Digitized by Khilafat Library Rabwah.

صفحہ ۲۹ و ۳۰ و ۱۵۰ و ۱۷۲ و ۱۹۸ ذیغیرہ ملاکق توجہ گورنمنٹ
صفحہ ۲۴۴ - لائق ملاحظہ خریداران اخبار

صفحہ ۱۳۱ و ۱۶۲ لغایت ۱۷۸ و صفحہ ۱۹۴ لغایت ۱۹۶ -
لائق ملاحظہ خانصاحب محمد علیخان رئیس الیر کوٹلہ - حافظ محمد یوسف شاہدارہ نہر
منشی عبدالحق اکیوٹنٹ لاہور - منشی الٰہی بخش اکیوٹنٹ - سید فتحعلیشاہ ڈپٹی کلکٹر نہر

صفحہ ۸ و ۹
لائق ملاحظہ پیران مولوی
صفحہ ۱۴۴

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر یکم لغایت ششم — جلد شانزدہم

بابت سنہ ۱۳۱۱ ہجری مقدس مطابق سنہ ۱۸۹۳ء

شرح قیمت

یہ رسالہ عموماً عہ رسالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے - خاص (رؤسائے اہل اسلام) بنظر اعانت للہ عہ رعنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی للہ عہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایتاً لئے جاتے ہین جنکی آمدنی عہ سے زیادہ نہین ہے ر + جو عہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر بضامت علمی رکھتے ہین اور رسالہ کی اشاعت کرتے ہین انکو بلا قیمت دیا جاتا ہے + خط وکتابت وار سال زر مہتمم کے پورے نام سے بنام مالک ضلع گورداسپور کے پتہ سے ہونی چاہیئے - اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر +

ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

اشتہار

خاکسار کادیانی کی درخواست پر اسکے جملہ دعاوی باطلہ جواز تخلف وعدہ الٰہی وغیرہ کے ابطال پر قسم کھانیکو حاضر و مستعد ہے - اور اگر وہ ہمارے دلائل کا جواب دیکر قسم سے اس جواب کا غلبہ ثابت کرے تو اسپر دو ہزار روپیہ کا انعام دینے کو تیار ہے -

تفصیل شرائط صفحہ ۱۴۷ و صفحہ ۱۵۹ و صفحہ ۱۹۴ لغایت ۱۹۶ ملاحظہ ہو

ابوسعید محمد حسین

اطلاع

اجرائے مستقل ردّ کادیانی کے لئے کافی درخواستین نہین آئین اور اس ردّ کے لئے اشاعۃ السنۃ کے مخصوص ہونے پر اسکے اکثر مالکان (خریداران) راضی نہین ہین - لہذا اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ اس رسالہ کا تیسرا حصہ ردّ کادیانی کیلئے مخصوص ہو سو اکثر حصہ مضامین مفید عام اہل اسلام کیلئے مانند اشاعت ہو اس تجویز پر عمل ہوگا - جسمین بقیہ مضمون سود و لاٹری یا تعلیم مسلمانان یا شجرۃ الاسلام ناظرین کے ملاحظہ مین گذرے گا انشاء اللہ تعالیٰ -

ایڈیٹر

مژدہ روح افزائے اہل ایمان و جانکاہ اہل قادیان

خدا کے محض فضل و توفیق سے اس عاجز خادم قرآن نے حفظ قرآن مجید و فرقان حمید ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء مین ختم کر لیا ہے - اور اسکے بعد دور فعہ اسکو دور بھی لیا ہے - ماہ رمضان المبارک کی تراویح مین سنایا جائیگا - مسلمانو اپنے خادم دین پر اس نعمت کا شکر بجالاؤ - کادیانیو اغبر شدہ ہو کر کچھ کہا کرو مرجاؤ کیونکہ یہ انعام الٰہی علی الرغم تمہارے ہوا ہے - اور تمہارے ہی مخالفت کا یہ صلہ ہے

عبدالحق اسلامی پریس ہوشیارپور پنجاب

فہرست مطالب نمبر لغایت ۶

(۱) کادیانی کا دعوی نبوت اور اسکے دلائل کا بیان (۲) لغت العرب کی عمدہ کتاب صراح کی شہادت سے ثابت کیا گیا ہے کہ کادیانی کا دعوی نبوت اور اسکے دلائل کا بیان (۳) عدم وفات پر کادیانی کے صفحات مندرجہ اشتہارات یکہزار و اخبار ۴ ہزار اور رسالہ بے الوار رہنمائی قوم نوراد الاسلام کا کذب مدعا ثابت ہونا ثابت کیا گیا ہے - (۴) کادیانی کا دعوی الہام (۵) فرضی مباحثہ کادیانی کے مشورہ نانی کی عدم و پر کادیانی کی زبانی بیان (۶) حسین اسکے اس عذر کا جواب ہے جو مرزا سلطان بیگ کی فوت ہونے پر اس نے کیا ہے - ان مجموعہ مضامین کے جواب الجواب کادیانی کیلئے کیا گیا ہے

MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

یا فتاح یا خیر الفاتحین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اشاعۃ السنۃ کی کیفیت سالانہ

اور

ایک غنیم دشمن اسلام دکادیانی) پر اسکی فتحیابی کا شکرانہ

سالگذشتہ مین اشاعۃ السنۃ کی خدمت اسلامی کی کیفیت کیا عرض خدمت ناظرین و معاونین ہو۔ وہ ناظرین پر ظاہر ہے محتاج بیان نہین اور جو اس خدمت کے صلہ مین خدا تعالے کے اسپر انعام و اکرام ہوئے ہین انکا شکریہ کس زبان سے ادا ہو۔ زبان و مان مین طاقت نطق و تبیان نہین۔ ان انعامات کی کسیقدر تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین ہو چکی ہے۔ اس مقام مین ایک بڑے بھاری انعام خداوندی کا ذکر کیا جاتا ہے اسلام کا ایک چھپا دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفی حریف مسیلمہ ثانی دجال زمانی مرزا غلام کادیانی جو سالہا سال سے درپے تخریب اصول اسلام و جملہ سماوی ادیان تھا۔ اور ان ادیان کے مقابلہ مین وہ ایک نیا دین دنیا مین پھیلانا چاہتا تھا۔ اور اس غرض کے حاصل کرنے اور اس مہم کو فتح کرنے اور اصول اسلام وغیرہ ادیان کل قلع قمع کرنے کے لئے اسکے پاس ایک یہی آلہ یا حربہ تھا۔ کہ مین خدا کی طرف سے مبعوث ہو کر تجدید دین کے لئے آیا ہون۔ اور اپنے ساتھ آسمانی نشان و معجزات لایا ہون۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مین خدا کا مرسل نبی - محدث - مجدد عیسیٰ - مھدی - آدم - احمد بیشتر بزمان عیسیٰ ہون - اور جو کچھ مین دین اسلام مین تجدید کرون (یعنے نئی باتین نکالون) وہ سب کے لئے واجب القبول ہین جو لوگ ان کو نہ مانین گے وہ یہودی ہونگے - اور وہ آگ مین ڈالے جائین گے - الے غیر ذالک من المزخرفات +

اسکو اسلام کے خادم اشاعۃ السنۃ نے پس پا کیا - اور اسکے حربہ یا آلہ کو بیکار کر دیا - اپنی جلد ۱۵ اور اس سے پہلی جلدون مین اس آلہ یا حربہ کا دیانی کا گلٹ یا ملمعہ کھول دیا - اور کس مپرسی ناکس پر جو ادنے درجہ تک فہم و انصاف رکھتا تھا یہ ظاہر و ثابت کر دیا کہ یہ شخص مامور و مبعوث نہین ہو سکتا - یہ نہ مرسل ہے - نہ نبی - نہ محدث نہ مجدد نہ عیسیٰ نہ مھدی نہ آدم نہ احمد بلکہ یہ مسیلمہ ثانی اور دجال زمانی ہے - اور خدا کی طرف سے یہ کسی قسم کا معجزہ یا نشان آسمانی نہین دیا گیا - اور نہ ایسے شخص کو معجزہ یا نشان دیا جانا ممکن ہے - یہ معجزات و نشانات کا دل سے قائل ہی نہین اسکا معجزہ یہ ہے کہ دعوی اور [illegible] ہے - مین ہزار پیشگوئیون کو اپنے دعوی اور منجانب اللہ ہونیکی تائید و تصدیق مین یہ پیش کرتا ہے انمین سے ایک بھی صادق اور منجانب اللہ ثابت نہین اور نہ ہو سکتی ہے - اسکی پیشینگوئی محض دروغگوئی چالاکی فقرہ بندی دھوکہ دہی ہوتی ہے دگر ہیچ - اور از انجملہ اسکی ایک **پیشینگوئی** متعلق موت خسر فرض مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری پر اسنے اس جلد ۱۵ مین انتہی سوالات جرح وارد کر کے یہ ثابت کیا کہ اسی قسم کی اسکی اور پیشینگوئیان ہین - انمین اگر کوئی سچی نکل آوے تو وہ منجانب اللہ نہین ہو سکتی - ایسی پیشینگوئیان عرب کے کاہن - نجومی - جفری - رملی - جوتشی - طبعی - فلاسفر - سٹیفک مین - مسمریزمسٹ - قیافہ شناس - اٹکل باز - بہنگڑ - پہنگڑ - ارڑ پو پو بھی کہا کرتے ہین - جو بعض اوقات سچی نکلتے ہین و معہذا وہ

+ ارڑ پو پنجاب مین بھیک مانگنے والون کا ایک فرقہ ہے جو ہاتھ مین دو چار ورق لیکر کوچہ بکوچہ کہتے پھرتے ہین الو پو بر بگ کن دی مین کہدے بچن غیرہ اور ایک چھپکی آٹے پر غیب کی باتین بتانیکے مدعی ہوتے ہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نبی مرسل ملہم و محدث نہین کہلاتے - اور یہ بہی ثابت و مبرہن کر دیا کہ پیشینگوئی نفسہ و بانفرادہ اسلام مین کچھ وقعت و حقیقت نہین رکھتے جبتک کہ پیشگوئی کرنے والے مین حسن اعتقادی کریم الاخلاقی مدت العمری - راستبازی رحمدلی - بے غرضی - عفت عدالت وغیرہ اوصاف حمیدہ پائے نہ جاتے ہون - جو دجال کادیانی مین یک لخت مفقود ہین -

اور اسکی دوسری پیشگوئی متعلق موت مسٹر عبداللہ آتہم عیسائی کی نسبت اسی جلد (۱۵) مین اس نے یہہ ثابت و مدلل کر دیا کہ یہہ پیشگوئی نہین بلکہ محض لاف زنی و دروغگوئی ہے - اور اسپر پانچ دلیلین (اندرونی شہادتین) اس پیشگوئی کے الفاظ سے اخذ کر کے بیان کین (۱) اسکا مضمون اسکا کذب ظاہر کر رہا ہے کیونکہ طالب نشان بوعدہ ایمان کیلئے اسکی موت کو نشان ٹھرانا (جو اس پیشگوئی کا مضمون ہے) آسمانی نشان نہین بلکہ حماقت و سفاہت شیطان ہے وہ مر ہی گیا تو پہر نشان دیکہکر ایمان کیونکر لاویگا (۲) اسمین ہلاک ہونے والے کی تعیین نہین کیگئی صرف فریق مخالف کے لئے ہاویہ کی خبر دیگئی ہے جس سے کادیانی کی غرض یہہ ہے کہ اگر عبداللہ آتہم مرا تو اسکو اسکا مصداق ٹہرایا جاوے گا ورنہ کسی اور کو جو کہین اس فریق سے مرا -

(۳) کسی کے مرنے کی بہی اسمین صاف تصریح نہین - صرف ہاویہ کی خبر دیگئی ہے - پس اگر کوئی نہ مرا تو کادیانی کہدے گا کہ اصل الہام مین ہاویہ کہا گیا تہا مرنا میری طرف سے بطور تفسیر بیان ہوا تہا -

(۴) اسمین عمداً جہوٹھ اختیار کرنیکی قید اس لئے لگائی گئی کہ اگر کوئی نہ مرا تو یہہ کہا جائیگا کہ وہ لوگ عمداً جہوٹھ نہین بولتے -

(۵) پندرہ دن مباحثہ کی میعاد کا لحاظ مشعر ہے کہ اگر زیادہ دن مباحثہ مین لگ جاتے تو اتنے دن اور سزاے موت ٹل جاتی اور یہ امر مضمون سزا کے برخلاف ہے - اور ایک دلیل اس پیشگوئی کے دروغ ہونے پر (بیرونی شہادت) بیان کی جسکا ماحصل یہہ ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ کادیانی کے اخلاق عادات۔ اعتقادات ایسے خلاف اسلام ہین کہ ان اعمال وعقاید کے ساتھ وہ ہرگز ملہم اور خدا کا مخاطب نہین ہوسکتا۔ خواہ ہزار پیشگویان کرے۔ اور وہ پیشگویان سچی بھی نکلین۔ ایسی پیشگویان پنڈت۔ جوتشی۔ نجومی۔ جفری وغیرہ بھی کیا کرتے ہین۔ پہر اسکی تفصیل مین دہلی کے ایک پنڈت اور دکن کے ایک جوتشی کی چند پیشگویان نقل کین جو مطابق واقعہ نکلین ہین۔

اور اسکی اس پیشگوئی (یا دروغگوئی) کے سرزد ہونے سے پہلے صرف اسکے اس دعوی پر کہ مین عیسائیون کے مقابلہ مین آسمانی نشان دکھاؤن گا۔ اشاعۃ السنۃ نے ایک دو ورقہ مضمون بعنوان "عیسائیون کے باہمی جنگ مقدس پر اسلامی رائے" شائع کیا۔ جو اسکی جلد شانزدہم مین دوبارہ شائع ہوا ہے اسمین خوب کہولکر کہدیا کہ کادیانی کا آسمانی نشان دکھانا ایسا ناممکن ہے جیسا سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا نکل جانا عادۃً ناممکن ہے لہذا کوئی مسلمان اس امید نشان پر شریک مباحثہ نہو ورنہ اسکو ضرور شرمندہ ہونا پڑے گا اور اس امر کو خوب مفصل و مدلل کیا۔

اشاعۃ السنۃ کے اس بیان پر ہان نے کادیانی اس حربہ یا آلہ کو پاش پاش کردیا جس کسی منصف صاحب فہم نے اس بیان کو پڑہا۔ یا سُنا۔ اسکو یقین ہوگیا کہ کادیانی کسی پیشینگویون مین صادق بہی نکلے تو وہ ملہم اور خدا کا مخاطب نہین ہوسکتا۔ اور اسکا رتبہ ایک ارڑپوپو اور اسکے اخوان مذکورین سے بڑہ نہین سکتا۔

اس بیان سے بہت سی مسلمانون کو اسکے دام تزویر سے بچ جانا نصیب ہوا۔ ولیکن بعض کچے مسلمان ضعیف الایمان بیعلم وعرفان یا کم علم مصداق مثل مشہور "نیم ملا خطرہ ایمان" جنہون نے اس جلد اشاعۃ السنۃ کو نہ دیکہا تہا۔ یا دیکھا تو اپنی کم مائیگی یا ضعیف الایمانی سے اسکو بخوبی نہ سمجہا۔ اسبات پر اڑے ہوئے اور جمے بیٹھے تہے۔ اور یہ کہتے تہے کہ اگرچہ آجتک کوئی پیشگوئی کادیانی کی ارڑپوپوؤن کی بعض پیشگوئیون کی مانند بہی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سچے نہین نکلے مگر حال مین جو اس نے مسٹر عبداللہ آتھم کے پندرہ مہینے مین مرجانیکی پیشگوئی کی ہوئی اور اسکے عدم وقوع پر اپنے لئے سخت سزا مانی ہوئی ہے اسکا انتظار کرنا ضروری ہے اسمین وہ جھوٹھا نکلا تب اسکو ضرور دجال وکذاب سمجھا جائیگا۔ ایسے **ضعیف الایمان** قلیل العلم والعرفان لوگون کی ہدایت ودستگیری کے لئے اور اشاعۃ السنۃ کے اس بیان کا برہان کا ان کو یقین دلانے کے لئے خدا تعالے نے اس پیشگوئی مین بھی اسکو جھوٹھا کیا اسکی میعاد پندرہ ماہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو گذر گئی۔ اور عبداللہ آتھم کو زندہ رکھا جس سے اشاعۃ السنۃ کا صدق کس وناکس پر ظاہر ہوا۔ اور ہر شخص کو جو کادیانی کے دام تزویر مین پھنس کر اندھا بہرا ہو رہا تھا یہہ معلوم ہوگیا کہ کادیانی دجال زمانی مسیلمہ ثانی غدار مکار جھوٹھا فریبی ہے۔ اور دین اسلام اور جملہ سماوی ادیان کا دشمن اور مخالف ہے۔ اور اسلام وغیرہ ادیان کے مقابلہ مین جو یہہ نئے اصول بنا کر دنیا مین پھیلانا چاہتا ہے وہ ہرگز لائق تسلیم نہین ہین اور اس سے بچنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ فقال لک اللہ وحدہ لا شریک لہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اب گھر گھر کادیانی کے دروغ ظاہر ہونے پر خوشیان منائی جاتی ہین۔ دور ونزدیک سے مبارکباد کی آوازین وپیغام آتے ہین اور اس ملعون پر لعنتین بھیجی جاتی ہین۔ اکثر نامی شہرون کے گلی کوچون مین اس مضمون کے اشتہار واخبار شائع ہو رہے ہین اور مسلمان خدا تعالے کا شکریہ ادا کر رہے ہین۔ اور یہہ کہہ رہے ہین کہ خدا تعالے نے اسلام ومسلمانون پر کمال فضل کیا۔ اور بڑا احسان وانعام فرمایا کہ اس پیشگوئی مین اسکو جھوٹھا کیا۔ خدا تعالے یہ احسان مسلمانون پر نکرتا تو ہزارون بلکہ لاکھون جاہل مسلمان اس پیشگوئی کے سچے ہونے سے کادیانی کو خدا کا ولی اور ملہم سمجھکر اسکے تابع ہوجاتے اور اسلام کے اصول ومسائل مسلمہ قدیمہ سے مستغنی ہوکر اسلام کو سلام کہتے۔ اور خیرباد کہدیتے۔ خدا نے بڑا کرم کیا کہ اس فتنہ سے لاکھون کو بچایا۔ اور **طرفہ** یہ کہ اہل اسلام کی اس خوشی مین ہندو آریہ سکھ وغیرہ اشخاص مذاہب غیر بھی شریک

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

ہین۔ وہ بھی اپنی اپنی جگہہ خوشیان مناتے اور کادیانی کو لعنتین سناتے ہین۔ گو ان سب کے خوش ہونے کے وجوہات و اسباب مختلف ہین۔ مسلمانونکی خوشی کیوجہ تو اوپر ابھی بیان ہوچکی ہے۔ عیسائی اسلئے خوش ہین کہ اس پیشگوئی مین خاصکر وہی مخاطب تھے۔ و ہر چند اس پیشگوئی کے وقوع و صدق کی صورت مین وہ کسی الزام کادیانی کے مورد نہ ہوسکتے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین بصفحہ ۲۳۸ بیان ہوچکا ہے مگر اسکے جھوٹے نکلنے کی حالت مین وہ کادیانی کو شرمندہ کرنے کے حقدار ہوگئے ہین۔ اب وہ اسکو شرمندہ کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین۔ "آیئے جناب وعدہ وفائی کیجئے اور ہمین قدرت و اختیار دیجئے کہ ہم آپکے چہرہ مبارک کو کالا کرین مگر داڑھی سرخ ہی رہیگی اور گلوئے اقدس مین رسی ڈالین۔ اور پھر جوتیون کی مالا سے آراستہ کرکے بٹالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ امرتسر خصوصاً جنڈیالہ و نیز دیگر مشہور و معروف ہندوستان کے شہرونکی سیر کرائین جب آپ پیدل چلنے سے تھک جاوینگے تو آپ کو اسی خارشتی گدہی پر جو آپ کی دمشقی مسجد کے زیر سایہ ہر وقت موجود رہتی ہے سوار کرائینگے۔ نیز آپ کو اجازت دیجاتی ہے کہ آپ اپنے ساتھ بہتیرے اور بھی اپنے برادران لیکن ان کو اپنے اصلی رنگ و روپ مین رہنا ہوگا تاکہ آپ کا نور دین بوجہ احسن ظاہر و آشکارا ہو۔ اگر وہ آپکا کہنا نہ مانین تو آپ کو اختیار ہے کہ انپر کسیکو پریزیڈنٹ مقرر کردین تاکہ انتظام مین فتور نہ پڑے۔" مگر عیسائیون پر افسوس صد افسوس ہے کہ وہ اس خوشی مین خدا کو بھول گئے اور اسکی ناشکری کے مرتکب ہوئے۔ اور آیۃ اَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ کے مصداق بن گئے۔ اُنہون نے کادیانی پر فتحیابی کو اہل اسلام پر فتحیابی بنایا۔ اور اسکے جھوٹے ہونیسے مسلمانون کو جھوٹا کرنا چاہا حالانکہ وہ اشتہار ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک مطبوعہ اختر پریس امرتسر ضمیمہ نور افشان ۱۲ مئی ۹۳ء مین کادیانی کو جماعت مسلمانون سے خارج اور انکے اتفاق سے کافر تسلیم کرچکے ہین۔ اور اس وجہ سے اسکے ساتھہ مباحثہ کرنے سے انکاری ہوچکے ہین انہون نے آخر اس سے مباحثہ کیا۔ تو یہ کہکر کیا کہ ہم تجھے مسلمان فرض کرکے تجھسے مباحثہ کرتے ہین یعنے واقعہ مین تجھے مسلمان نہین جانتے چنانچہ انکے یہ اعترافات اشاعۃ السنۃ کے مضمون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

"عیسائیون کے جنگ مقدس پر اسلامی رائے" مین منقول ہین۔ ان ناشکر عیسائیون نے اس ناشکری پر یہہ زیادتی بہی کی ہے کہ اسلام کے ہادی و رہنما کی عالیجناب مین کسیقدر گستاخی کی ہے۔ مگر ان کو اسکی سزا ہمارے اخوان اہل اسلام ڈاکٹر حکیم مولوی غلام رسول صاحب امرتسری منشی مولوی سعد اللہ سعدی لودیانوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ میان امام الدین صاحب لاہوری وغیرہ صاحبان نے کافی دیدی ہے۔ لہذا اشاعۃ السنۃ کے اجلاس سے اس سزا پر زیادتی کی ضرورت نہین۔ ہان اسقدر زیادتی ضروری ہے جنکی ان اخوان کی تجویزات مین کسر رہگئی تہی۔ کہ عیسائیون نے اپنے اشتہار مطبوعہ نیشنل پریس واقعہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مین کادیانی کو بے غیرت کہا ہے اور ایک نوٹ مین لکہا ہے کہ "وہ (یعنے کادیانی) جانتے ہین کہ غیرت کس جانور کا نام ہے۔ کام مین لانا تو بڑا کام ہے"۔ اسپر تو ہمارا بھی صاد ہے۔ بیشک کادیانی کے برابر دنیا بہر مین کوئی بے غیرت و بیحیا نہین۔ مگر اے حضرات پوادر اس اشتہار کے محررین و پبلیشر آپ بہی اس بے غیرتی مین کادیانی کے پیرو ہو چلے ہین کیون اسپر عدالت مین استغاثہ دائر نہین کرتے۔ اور اسکو جیلخانہ کی سیر نہین کراتے۔ اگر مسٹر عبد اللہ آتھم اپنی ذاتی تکالیف و نقصان کا عوض و انتقام لینا نہین چاہتے۔ اور اسپر صبر کرنے مین اجر کی امیدوار ہین تو کیا حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام کی توہین (جو سالہا سال سے کادیانی کر رہا ہے) سننے پر صبر کرنے مین بہی امید اجر رکہتے ہین۔ اور اس پر غیرت کرنیکا حکم بہی اپنے مذہب مین نہین پاتی ہے۔ کادیانی حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام کے معجزات کو از قسم شعبدہ بازی اور مسمریزم اور ایک امر بیہودہ اور قابل نفرت کہہ چکا ہے۔ اور ان کو توحید کی ہدایت مین نکما اور تنویر باطن مین فیل شدہ اور اخلاق مین غیر مہذب اور گالیان دینے والا کہہ چکا ہے۔ (اسکا ازالہ ص ۳۰۲ ص ۳۰۰ ص ۳۱۱ ملاحظہ ہو) کیا ان باتون مین سے بہی کسی بات پر غیرت کا آپکو حکم نہین ہے۔ اور حمیت مذہبی و غیرت ایمانی آپکے ہان کوئی چیز نہین۔ اور اگر آپ لوگ یہہ عذر کرین کہ جلالی انجیل ہمکو انتقام سے مانع ہے تو اسکے جواب مین اولاً یہ کہا جائیگا کہ کیا یہہ حکم پرسنل (ذاتی) امور و تکالیف کی نسبت ہے یا مذہبی اور ایمانی تکالیف

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بھی اسمین شامل ہین۔ کیا جو شخص تمہارے معبود کو گالیان دے یا انجیل کی صریح بے ادبی کرے اُسکو بہی آپ چہوڑ دین گے۔ اور یہہ قدرت دین گے کہ وہ اسمین اور زیادتی کرے۔ ثانیاً کہا جائیگا کہ اس صورت مین آپ عدالتون کے ذریعہ سے اپنی مخالفون کا تدارک کیون کراتے ہین۔ اور اس قسم کے مقدمات عدالتون مین کیون لے جاتے ہین۔ آپ صاحبان انکار کرین گے تو ہم اپنے ہی ضلع گورداسپور مین چند ایسے کیس بتائینگے جنمین عیسائیون نے مخالفین مذہب کو سزائین دلوائی ہین۔ ان مقدمات کو دائر کرنے اور کادیانی کو سوکہا چہوڑ دینے سے (اگر آپ لوگ اس کو سوکھا چہوڑ دینگی) آپ لوگون کے حق مین وہی الفاظ کہنے جائز ہونگے جو نوٹ منقولہ بالا مین کادیانی کے حق مین آپنے کہے ہین۔ علاوہ بران یہہ کہنا بہی جائز ہوگا کہ آپ لوگون کا مشنری بننا صرف معقول تنخواہین پانے اور اس ذریعہ سے پیٹ بہرنے اور عیش کرنے کے لئے ہے۔ نہ مذہب کی محبت اور ایمانی غیرت کے لئے اور اس صورت ترک استغاثہ مین یہ کہنا بہی جائز ہو جائیگا (جیسا کہ بعض لوگ اس وقت بہی کہہ رہے ہین) کہ کادیانی درپردہ آپ لوگون کا بہائی عیسائی ہے۔ اور یہہ جنگ مقدس یا یون کہین کہ مکدر (جو آپ لوگون مین اور اوسمین ہوئی ہے) محض جنگ زرگری ہے۔ وہ بظاہر مسلمان بنکر تمسے صف آرا ہو۔ اور عمداً ایک جہوٹی پیشگوئی کرکے خود بخود جہوٹا اور مغلوب ہو گیا ہے۔ تاکہ ضعیف الایمان اور بے سمجہہ مسلمان اس سے مذہب عیسائی کا غالب ہونا ثابت کرکے عیسائی ہو جاوین۔ اور دین اسلام کو چہوڑ دین۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اسکا ایک قریبی رشتہ دار زوجہ کا بھائی (سالہ) محمد سعید اور ایک خلیفہ یوسف خان عیسائی ہو گئے ہین۔ اسنے درپردہ انکو کہدیا ہوگا کہ تم چلو تمہارے پیچہے مین اور لوگون کو بہی بہجوا دون گا۔ اور ایک دن خود بہی چلا آؤن گا۔ اسی وجہ سے آپ لوگ اسپر استغاثہ دائر نہین کرتے۔ کیونکہ آپ جانتے ہین کہ وہ تمہارا کام کر رہا ہے۔ یہ باتین محض نیک نیتی سے لکہی گئی ہین تاکہ آپ لوگون مین مذہبی حمیت و ایمانی غیرت پیدا ہو۔ اور آپ لوگ اپنے مذہب اور اپنی کتاب اور اپنے رسول یا (بزعم خود) اپنے خالق و معبود کی ہتک حرمت پر غیرت کرین۔ یہ بات آپ لوگون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو ناگوار معلوم ہو۔ تو آپ ہم اہل اسلام کو ہماری نیک نیتی کی وجہ سے معذور سمجھین اور معاف کرین ۔ آریہ ہندو وغیرہ اسلئے خوش ہین کہ کادیانی اون کو بھی اپنے الہامون (شیطانی احلامون) سے ڈرا تا رہتا تہا کہ فلان شخص اتنی مدت مین مرے گا۔ اور فلان میری پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گیا ہے اور انکو بظاہر اسلام کی طرف اور در حقیقت اپنے مذہب جدید مخالف اسلام و جملہ سماوی ادیان کیطرف دعوت کرتا رہتا تہا۔ لہذا اس پیشگوئی مین جہوٹا ہونیکے سبب اون کو بھی یہ حق پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اسپر ہنسین اور ڈائین اور خوشیان منا دین اور اسکو صلواتین سنائین +

ان مخالفین اسلام کی زبانون سے کادیانی کو برا کہلانے مین بھی خدا تعالے کو اسلام و مسلمانون کی حمایت و تائید منظور ہے۔ لہذا وہ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ وہ بے قصد دین اسلام کی تائید کر رہے ہین چنانچہ مضمون آیندہ مین اسکا ثبوت آیات و احادیث سے دیا جاویگا۔

ahmadimuslim.de

الغرض اس انعام کو ہر ایک فرقہ اپنے حق مین انعام و احسان الہی سمجھ رہا ہے اور اسپر خدا تعالے عزّ و جلّ کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔ اور مسلمان تو خصوصیت کے ساتھ رات دن اس احسان کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ خدا تعالے نے لاکھون جاہل مسلمانون کو اس کافر ظالم کے دام تزویر سے بچا لیا۔ اور اشاعۃ السنۃ اور بھی خصوصیت کے ساتھ تہ دل و ہر بال بال سے اس احسان خداوندی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ خدا تعالے نے اسکے مقالات و بیانات کا صدق عام اہل اسلام پر ظاہر کیا اور اس دشمن اسلام پر اسکو فتحیاب فرمایا۔ وہ اس شکریہ مین بزبان حال اس رباعی کا ورد کر رہا ہے

اگر ہر موئے من گردد زبانے ✤ ز تو رانم بہر یک داستانے
نیارم گو ہر شکر تو سفتن ✤ سر موئے ز احسان تو گفتن

ذیل مین اہل اسلام کے ان اشتہارات و اخبارات کا جو اس پیشگوئی کے دروغ ظاہر ہونے پر انہون نے شائع کئے ہین۔ خلاصہ مضمون نقل کرتے ہین جس سے دو غرضین پیش نظر ہین۔ ایک یہ کہ اس سے اس خوشی اہل اسلام کا جمہوری ہونا ثابت ہو۔ دوسری غرض یہ کہ اس کادیان کے کذاب دہشت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کا کہ مسلمانون نے عیسایون کی فتح پر مسرت ظاہر کی۔ اور عیسائیون کے مقابلہ مین اسلام کی شکست مان لی ہے" ازالہ ہوا اور یہ ثابت ثابت ہو کہ مسلمانون نے اس پیشگوئی مین ایک کافر (کادیانی) کے جھوٹے ہونیکو اسلام کی فتح سمجھکر اسپر خوشی ظاہر کی ہے عیسائیون کی فتح بمقابلہ اہل اسلام تسلیم نہین کی۔ اور نہ اسپر مسرت ظاہر کی ہے۔ بلکہ ان اشتہارات و اخبارات مین تو انہون نے عیسائیون پر یہی ویسی ہی لے دی کی ہے۔ جیسی کہ کادیانی پر کی ہے۔ اور بعض عیسائیون کی اس بے انصافی پر کہ انہون نے اس فتح کو بمقابل اسلام قرار دیا ہے۔ خوب خبر لی ہے اور اونکی اس شوخی و گستاخی کی جو بحق اسلام اُن سے سرزد ہولی ہے کافی سزا دی ہے۔ کادیانی مسلمانون پر یہہ تہمت لگاکر اپنے دام افتادہ جاہل مسلمانون کو دھوکہ دینا اور اپنا ہمدرد بنانا چاہتا ہے۔ اور فی الواقع مسلمانون مین ایک شخص بھی ایسا نہین ہے جو اس پیشگوئی مین کادیانی کے جھوٹا ہونے سے عیسائیون کو اسلام پر فتحیاب سمجھتا یا کہتا ہو۔

خلاصہ مضامین اشتہارات اہل اسلام متضمن اظہار شکر بر شکست کادیانی فرجام

سب سے پہلا اشتہار اس عنوان کا ہے۔

مرزا کادیانی اور آتھم کی لڑائی مین اسلام کی صداقت

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

جسکو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے شائع کیا۔ اور اسکے شروع مین کہا ہے آج ہم اس آیت کی تصدیق پاتے ہین۔ کہ خدا اپنے دین اسلام کی کیسی تائید کرتا ہے جو لوگ اس دین کی آڑ مین ہو کر اس دین کو بگاڑنا چاہتے ہین ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے ہین۔ چنانچہ مرزا کادیانی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ تمام مخلوق کی نظرون مین ذلیل اور رسوا ہوا کہ آتھم امرتسری باوجود پیرانہ سالی کے پندرہ مہینے کی مدت مین (جسمین کئی فصول حیضہ بھی ہوئین) نہین مرے۔ نہ صرف آتھم بلکہ ایک اور صاحب بھی (جنکی موت کے بعد مرزا صاحب نے اسکی بیوی سے نکاح کرنا تھا جسکی مدت حسب شہادت شہادت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

القرآن مصنفہ مرزا صاحب ۲۰ اگست ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی ہے) نہین مرے۔ ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بھگارتے + وہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا آج کوئی نہین جو مرزا کا ساتھ دیوے۔ حکیم نورالدین کہان ہین۔ احسن صاحب کہان ہین۔ پنجاب گزٹ کے ایڈیٹر کہان۔ نوجوان ریاض ہند کے مینیجر جو مارے خوشی کے پہولے نہ سماتے تہے کہان۔ وہ سیالکوٹ کے لکچرار معذور کہان ہین۔ جو مسلمانون کو ابوسفیان کا نقشہ تبلاتے تہے۔ کہان ہین خواجہ صاحب لاہوری کہان ہین سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین مگر افسوس صد افسوس عیسائیون کے حال پر کہ انہون نے مسلمانون کا اسمین ناحق دل دکھایا۔ اور اپنی عادت قدیمہ کے موافق بدزبانی سے کام لیا۔ الخ"

ناظرین! اس عبارت مین غور کرو۔ اور انصاف سے کہو کہ اس اشتہار مین اسلام کی فتح پر خوشی منائی گئی ہے یا عیسائیون کی فتح پر اور اسمین عیسائیون کی حمایت پائی جاتی ہے یا انپر لے دے و ملامت

دوسرا اشتہار اس عنوان کا ہے

ضیاء الاسلام

(مثیل الدجال اور پولوسی فرقہ کی مباحثہ کا اثر۔ مثیل الدجال کی روسیاہی)

جسکو مولوی و حکیم و ڈاکٹر غلام رسول صاحب نے شائع کیا ہے۔ اسکی ابتدائی چار سطرون مین تو کادیانی کی روسیاہی کا بیان ہے۔ باقی تمام اشتہار مین عیسائیون کا رد ہے۔ اسمقام مین اسکی چند سطرین نقل کی جاتی ہین ہم عیسائیون کے اشتہار کے بارہ مین نہایت افسوس ظاہر کرتے ہین کہ انہون نے بے وجہ خوشی سے اشتہار کا نام محمدیون اور عیسائیون کا جنگ مقدس رکہا۔ حالانکہ خود اپنے اشتہارون مین مان چکے کہ مرزا خارج از دائرہ اسلام ہے۔ پہر ایسا لکہنے کی وجہ معلوم نہین مگر عیسائی صاحبون کی کسی ضرورت داعیہ نے مجبور کیا ہوگا۔ چنانچہ پہلا خط فلپیون کا باب ۱۔ آیت ۱۸۔ پس کیا ہے۔ ہر طرح سے مسیح کی خبر دی جاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے۔ الخ اور حق بہی یہی ہے کہ یہہ لوگ اپنے بزرگ کی کلام کی پیروی ضرور کرین ورنہ دینداری مین ضرور دھبہ لگیگا۔ کیا کوئی صاحب پولوسی مذہب والون کو قرینتون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے پہلے خط باب ۹۔ آیت ۱۸ سے ۲۳ تک عمل کرنیوالون کو الزام دیسکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہین بلکہ ایسی چال چلنا تو ان پر فرض ہوگا۔ کیونکہ پولوس مقدس تو ہمیشہ اپنی رائے فخر کے ساتھ بدلتے رہتے ہین ۔

ناظرین! اس عبارت مین اسلام کی حمایت مین عیسائیونکی خبر لیگئی ہے؟ یا انکی فتح بمقابلہ اسلام تسلیم کی گئی ہے؟ تیسرا اشتہار اس عنوان کا ہے۔

اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد کادیانی

جسکو صوفی عبدالحق غزنوی نے شائع کیا۔ اور اسکے شروع مین آیت فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ کافر (یعنے کادیانی) مبہوت ہوگیا۔ نقل کرکے یہہ بیت لکھا ہے۔ ؎

كذبت والله فی دعوی نبوتك تبّت يداك ستصلی فی غد سعرا

یعنی بخدا تونے (اے کادیانی دعوئی نبوت مین جھوٹ بولا ہے تیرے ہاتھ ٹوٹ پڑین تو شتاب دوزخ مین داخل ہوگا۔ (یعنے اگر اس دعوی پر [illegible] جیسی طرح پڑگئی یا کچھ کسر ہے۔ منہہ اچھا کالا ہوا۔ یا کچھ فرق ہے۔ پھر یہی الہام اور مسیحائی کا لاف گزاف مارو گے یا خاتمہ ہے بیشرمی کا۔ آپ تو مسیح موعود مجدد وقت مہدی منتظر تھے۔ آپکا دعوے والہام پیشگوئیان ایسی جھوٹی وبہتان وبکواس نکلین تو تیری امت کا کیا ٹھکانا ہے۔ آپکا الہام کیون فیل ہوگیا۔ آپ جو فرماتے تھے کہ مباہلہ کے بعد جو باطل پر ہوگا۔ وہ ذلیل اور روسیاہ ہوگا۔ وہ سچ نکلا یا جھوٹ آپنے جو مولوی عبدالجبار صاحب کیطرف خط بھیجا تھا کہ مین اپنے الہام پر ایسا ایمان رکھتا ہون جیسے کتاب اللہ پر اب بھی وہی ایمان ہے یا کچھ فرق آگیا۔ کیون مرزا جی پنڈتون اور جوتشیون اور برہمنون کی بھی تو کبھی پیشینگوئیان سچی نکلتی ہین۔ آپکے الہامات کیون سب کے سب جھوٹھ اور غلط نکلتے ہین۔ چنانچہ تمہاری چند پیشین گوئیان نمبروار ذکر کیجاتی ہین۔

اسکے بعد کادیانی اول پیشگوئی مین موت عبداللہ آتھم۔ پرچہ جنگ مقدس سے بالفاظہ کادیانی نقل کرکے کہا ہے اب تاریخ گذری آتھم آگے سے زیادہ قوی تندرست صحیح الدماغ ہے ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی تاثیر نہین تو اور کیا ہے کہ مرزا اپنی زبان سے شیطان بدکار لعنتی بنگیا اور اسی زبان سے عیسیٰ مجدد۔ مہدی بنتا ہے۔ اب کس بے شرمی و بیحیائی سے زندگی بسر کرے گا ؎

گر نماند ازو وجود تو نشان ✤ نیک بودی زین حیات چون سگان ✤ زاغ گر زادے بجائے مادرت ✤ نیک بود از فطرت بدگوہرت ✤

دوسری ڈبل پیشگوئی مرزا کی شہادت القرآن مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ ۱۸۹۳ء صفحہ ۸۰ مین یہ لکھی ہے۔ پھر ماسوا اسکے بعضے اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان مین ہین جیساکہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشینگوئی جسکی میعاد ۱۵ مہینے تک اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی نسبت پیشینگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آجکی تاریخ سے جو ۱۴ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے۔ قریبًا گیارہ مہینے باقی رہگئے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتون سے بالکل بالاتر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہین۔ اب مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد ۱۴ اگست ۱۸۹۴ء مین پوری ہوچکی۔ اور وہ راولپنڈی مین اپنے مامون سالدار کے پاس نوکر ہے بالکل صحیح و سالم خوش و خورم ہے یہ مباہلہ کی تاثیر نہین تو اور کیا ہے ؎ ولکن اعمی القلب لیس یھتدی

؎ جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ✤ کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

پھر کادیانی کی تیسری اور **چوتھی پیشگوئی** نقل کرکے اسکا کذب ثابت کرکے آخیر مین پادریون پر لے دی کی اور یہہ بات کہی ہے کہ عیسائیون کے حال پر سخت افسوس ہے کہ وہ انصاف کا خون کرتے ہین کہ کادیانی کے جھوٹے ہونیسے اہل اسلام پر فخر کر رہے ہین۔ باوجودیکہ علماء اہل اسلام کادیانی کو اسلام سے خارج کر چکے ہین۔"

ناظرین! اس عبارت کو بھی انصاف سے دیکھنا اور ایمان سے کہنا کہ اس اشتہار مین کادیانی کو کافر ٹھیراکر اسپر اپنی فتح کا دعوے کیا ہے یا عیسائیون کی فتح کا بمقابلہ اسلام

چوتھا اشتہار اس عنوان کا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسیح کاذب خاکدانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی پیشگوئی (زٹل) جھوٹی ہونے کے سبب سے پادری صاحبان کا اہل اسلام پر طنز کرنا بالکل غلط ہے اور خود انہین کی تحریرات و مسلمات کے برخلاف

جسکو منشی و مولوی محمد سعد اللہ صاحب سعدی لودیانوی یادگار سعدی شیرازی اور دیگر مسلمانان لودیانہ نے شائع کیا ہے اسکے شروع مین یہہ لکہا گیا۔ عوام و خواص پر واضح ہے کہ موضع کادیانی ضلع گورداسپور مین ایک شخص مسمّے بہ مرزا غلام احمد نے کئی سال سے ایسے ایسے دعاوی و عقاید پہیلائے تہے جنکے سبب سے علماء اسلام نے از روے شریعت اسپر کفر کا فتوے دیکر عام مسلمانون کو آگاہ کر دیا تہا۔ کہ یہہ شخص اسلام سے خارج ہے چند لوگ جو بوجوہ مختلف اسکے دام تزویر مین آچکے تہے۔ اسی طرح پہنسے رہے ذیقعدہ ۱۳۱۱ ہجری مین بن بلائے پادریون کے مقابلہ مین کہڑا ہو گیا۔ کہ مین مسلمانون کی طرف سے تمہارے ساتھ بحث کرون گا۔ اور بعض عقل کے اندہے اسکے ساتھ ہو لئے حالانکہ پادری کلارک صاحب اسی جلسہ مناظرہ کے پریزیڈنٹ نے قبل از مناظرہ اہل جنڈیالہ بانیان مناظرہ کو لکہا بہی کہ تم ایک ایسے بزرگ کو بحث کے لئے پیش کرتے ہو۔ جسکو ایک محمدی شخص بہی تصور کرنا مشکل ہے۔ علماء اسلام پنجاب و ہندوستان نے اس مرزائی قادیانی کو دجال کذاب ملعون ملحد دائرہ اسلام سے خارج وغیرہ وغیرہ لکھا ہے۔ لیکن یہ بن بلایا مہمان ان احمق مسلمانون کے سر ہی چڑہ گیا اور جلسہ مباحثہ مین مان نہ مان مین تیرا مہمان جا کودا۔ اپنی خود کامی و خود غرضی جو اسکے خمیر مین ہے یہان بہی وہی اسکی مدنظر تہی یعنے کوئی ایسی تدبیر کرون جسّے میری مسیحیت سرسبز ہو۔ اور پیشتر اہل اسلام نے جو جو مناظرہ اہل کتاب سے کئے ہین۔ انسے میرا مناظرہ عوام کی نظر ممتاز ہو جائے۔ عیسائیون کے عقاید باطلہ مثلاً تین خدا۔ خدا کا بیٹا۔ کفارہ وغیرہ کا رد کونسی عجیب بات تہی جو اب مرزا نئی کر کے دکھاتا۔ مولوی رحمت اللہ صاحب اور پادری فنڈر صاحب کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مباحثے مین خوب طے ہو چکے ہین۔ نئی بات یہ تہی کہ کسی طرح میری مسیحیت کا سکہ جمے چنانچہ فریق ثانی کا مناظر عبداللہ آتہم جو ایک سن رسیدہ پنشنیاب آدمی تہا۔ ایام مناظرہ مین اسکو بیمار دیکھکر کذاب کادیانی نے یہہ زٹل ہانکدی کہ پندرہ مہینہ تک یہہ شخص مرجائیگا۔ اور اسکے بعد کئی کتابون مین اسکی تشہیر خوب واضح طور پر کردی۔ اور اسکے نہ مرنے کی صورت مین اپنے لئے سخت سزائین جو مخالف چاہین منظور کین میرے گلے مین رسہ ڈالا جائے۔ میرا منہہ کالا کیا جائے۔ مجھے سولی دیا جائے۔ پھانسی پر لٹکایا جائے۔ تمام شیطانون بدکارون اور لعنتیون سے زیادہ لعنتی قرار دیا جائے۔ مین ہر ایک بات کے لئے طیار ہون۔ ایک ضعیف العمر آدمی کو ایسی دہمکیان سخت برا اثر پہنچاتی ہین۔ ادہر مسلمانون سے مباہلے کی ٹہیرائی کہ وہ مجھے عیسی و مہدی و نبی و رسول مبشر عیسی کیون نہین مانتے۔ اہل اسلام مین سے ایک مرد صالح عبدالحق (عافاہ اللہ) غزنوی مقیم امرتسر وہین اٹہا۔ اور جناب باری مین کادیانی کے مقابل آکر اس عجز و نیاز سے جھوٹے پر لعنت کہی کہ اہل بصیرت کی نظر مین جھوٹے پر اسکا اثر اسیوقت نمایان تہا اور اسکی قبولیت کے آثار آج ایک جہان دیکہہ رہا ہے۔ قادیانی کو یہ روز بد ایسی سخت ذلت ساتھ لیکر پیش آگیا جو اسنے اپنی لعنت مین جھوٹے کے لئے اپنے مونہہ سے کہی تہی۔ ۵ جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۱۱ ہجری کو یہہ گپ قادیانی لگائی تہی جسکی مدت اسلامی تاریخ کے مطابق ۱۸ صفر ۱۳۱۲ ہجری کو پوری ہو چکی۔ اس وقت مرزا کی طرف سے یہ عذر ہوا کہ گو ہم اسلام کے مدعی ہین لیکن یہان ہماری مراد انگریزی مہینے ہین۔ خیر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو وہ بہی ہو چکی۔ آدہی رات گذر کر آج ۶ تاریخ کا دن ہے اور آتہم مذکور چنگا بہلا زندہ موجود ہے۔ کوئی شخص بن آئی نہین مرسکتا۔ خواہ اپنے ہاتھ سے اپنے مرنیکی کوشش کرے پہر کسیکی تدابیر علمی۔ عملی سحر۔ مسمریزم و عمل الترب وغیرہ سے کیا ہو سکتا ہے لودیانہ کے پرانے مسیحی پادریون نے یہان کے مرزائی نئے مسیحون کو خوب شرمندہ کیا اور انکی روزمرہ کی لن ترانیون پر خوب فضیحت کی کہ وہ منہہ چھپا کر اپنے اندر جا گہسے۔ یہ تو انکو حق تہا جو کچھ چاہتے کرتے کیونکہ قادیانی اپنے لئے سب سزائین منظور کر چکا ہے۔ اسکے چیلے بہی اسکے مستحق ہین۔ پرانے مسیحون نے کچھ بیجا الفاظ بحق اسلام بہی اس خوشی مین آکر لکھ مارے جو انکے بیجا تعصب پر دلالت کرتے ہین۔ اس مباحثہ مین کوئی مسلمان جسکو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

محمدی بمعنے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جائے۔ عیسائیون کے مقابل نہ تہا۔ تماشائی ہونا اور بات ہے۔ یون تو ہندو بہی شریک ہونگے نہایت افسوس ہے کہ کادیانی کا خالہ زاد سالا جو تہوڑی مدت سے پرانے مسیحون مین ملا ہے اس جہگڑے کا نام مسیحون اور محمدیون کا جنگ مقدس رکہے۔ یہ خود نیا مسیحی اور مسلمانون کا فتوی اپنے نئے مسیح کے حق مین دیکھ چکا تہا۔ اور کچھ نہین تو پادری کلارک صاحب کا اشتہار تو دیکہا ہوگا جو اہل جنڈیالہ کے لئے مشتہر ہو چکا ہے" اور اسکے اخیر مین سعدی لودیانوی کی نظمین اور غزلین ہین جسکو اہل اسلام کمال شوق سے پڑہتے ہین۔ ازانجملہ چند ابیات اس مقام مین نقل کئے جاتے ہین۔ ؎

در جو سما چند بتابد شررے چند ✤ در باغ بماند شجرے بے ثمرے چند
مرزا توئی الحق فرط اعور دجال ✤ گشتند دوان در پس تو کور و کرے چند ✤ تصدیق نصاری و یہود از تو عجب نیست
دجالی و دجال دہد شان سپرے چند ✤ بگرفت یکی دُر یتیم آملے از وے ✤ در سلک غزل سفت جو صائب گہرے چند
بنما بصاحب نظرے گوہر خود را ✤ عیسی نتوان گشت بتصدیق خرے چند ✤

ناظرین! اس اشتہار کی نثر و نظم بلکہ عنوان ہی بتا رہا ہے کہ یہ اشتہار عیسائیون کے دعوے فتح بمقابلہ اسلام کا رد ہے۔ نہ اسلام پر انکی فتح پانیکا اثبات۔

پانچوان اشتہار اس عنوان کا ہے۔

فتح اسلام بہ شکست کادیانی ناکام

اسکو بہی سعدی لودیانوی و دیگر مسلمانان لودیانہ نے شائع کیا ہے اسکا عنوان صاف بتا رہا ہے کہ اس اشتہار کے مشتہرین نے کادیانی کو جہوٹا ہونیکو اسلام کی فتح قرار دیا ہے نہ عیسائیون کی فتح بمقابلہ اسلام۔ اس اشتہار مین کادیانی کے اس عذر مصداق عذر بدتر از گناہ کا جو دو روقہ اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے کادیانی نے شائع کیا ہے۔ کمال خوش اسلوبی سے جواب دیا ہے۔ اس مقام مین اس جواب کے اچنبے ہونے کے سبب اسکا اختصار نہین کیا گیا۔ ہان اسکی نظم کے چند اشعار نقل کئے جاتے ہین۔ وہ یہ ہین

ارے او بے وفا غدار مرزا ✤ ارے پر فتنہ و مکار مرزا ✤ مسیح کاذب و مہدی کذاب
سراپا جہوٹ کے انبار مرزا ✤ تیرا چہوٹا سا مونہہ اتنی بڑی بات ✤ نہ ہو کیونکر ذلیل و خوار مرزا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

پڑے گی ہر طرف سے تجھ پہ لعنت + بس اب ہر وقت رہ طیار مرزا + ذرا خوش ہو کے گہر جا کر دکھانا
گلے مین لعنتون کا ہار مرزا + خفا مت ہو کہ عبد الحق سے تو نے + طلب کی تہی یہی پھٹکار مرزا
نشانہ کیسا اس تیر دعا کا + ہوا تیرے جگر سے پار مرزا + تجھے روتے ہی گذرے پندرہ ماہ
ہوئی حالت یہ تیری زار مرزا + ولے پہر بھی نہ مرنے پایا اتھم + وہ ہی پہلے سے بہی طیار مرزا
رگ جان کاٹنے آیا تہا تیری + ستمبر کی چٹھی کا تار مرزا + کہان ہین سیالکوٹی واحد العین
تیرا مداح کج رفتار مرزا + کہان ہی تیرا نور دین و احسن + فصیح و حامد طرار مرزا
مصیبت ہر طرف سے تجھ پہ آئی + انہین سے کر تو استنصار مرزا + الخ

ولہ ایضاً

غضب تہی تجھ پہ ستمگر چٹھی ستمبر کی + نہ دیکھی تو نے نکلکر چٹھی ستمبر کی + ہے کادیانی ہی جہوٹا مرا نہین آتم
یہ گونج اٹہا امرتسر چٹھی ستمبر کی + تیرے حریف کو فیروزپور سے لائے + یہ ریل ہے جو تیرا خر چٹھی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چہا رہی تہی کہ تہا + تیرے مریدون پر محشر چٹھی ستمبر کی + یہ لودیانہ مین مرزائیونکی حالت تہی
کہ جینا ہو گیا دوبہر چٹھی ستمبر کی + [illegible] + [illegible] واعور چٹھی ستمبر کی
مسیح و مہدی کاذب نے منہہ کی کہائی خوب + یہ کہتی پہرتے تہی گہر گہر چٹھی ستمبر کی + ہی روسیاہ مثیل و مسیلم و اسود
ملاحدہ کا وہ رہبر چٹھی ستمبر کی + یہ کادیانی کی تذلیل کسلئے تہی؟ نہ تہا + مباہلہ کا اثر گر چٹھی ستمبر کی الخ

چھٹا اشتہار اس عنوان کا ہے۔

نئے اور پرانے عیسائیونکے جنگ مکدر کے نتیجے پر محمدیون کا ریویو

جسکو میان امام الدین صاحب ساکن لاہور محلہ گیلانیان نے شائع کیا ہے۔ اوسمین اول سے آخر تک عیسائیون ہی پر بے دلی ہوئی ہے۔ کادیانی کی بہی کہین واجبی خدمت کی گئی ہے مگر وہ ضمنی و طفیلی ہے۔ اسکے ابتدائی فقرات کا خلاصہ یہ ہے۔ محمد سعید مسیحی صاحب کو واضح ہو کہ تمہارا اشتہار بنام مسیحون اور محمدیون کے جنگ مقدس کا نتیجہ ہماری نظر سے گذرا۔ جو کچھ تمنے قادیانی صاحب کی نسبت لکھا اس سے ہمکو کچھ سروکار نہین کیونکہ ہم خود اس تمہارے جنگ و جدال سے پہلے ہی قادیانی صاحب کو دجال مردود کاذب بے ایمان

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وغیرہ سمجھتے ہین اور وہ بالکل محمدی نہین۔ اور ہمارا کروڑہا اہل اسلام کو (جو اوسکو ایسا ہی جانتے اور سمجھتے ہین) اہل اسلام کی طرف سے مناظر قرار دینا سراسر نادانی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ اور اسکی ہار جیت کل اہل اسلام کی ہار جیت تصور کرنی اس سے بڑھکر حماقت کی کیا نشانی ہے"۔

ناظرین! ابتداء عیسائیون کی تائید ہے یا اُن کا سراسر رد ہے۔

ساتوان اشتہار اس عنوان کا ہے۔

مرزائی الہام اور مسیحی تعلیم پر مختصر ریمارک

جسکو غلام احمد صاحب اخگر ساکن کٹڑہ جھنگیان امرتسر نے شائع کیا ہے اسکے نصف حصہ مین کادیانی کے عذر بدتر از گناہ کا جو دو ورقہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے اسنے شایع کیا ہے۔ جواب ہے۔ اور نصف حصہ مین پرانے عیسائیون پر لے دی

آٹھوان اشتہار اس عنوان کا ہے۔

غلام کادیانی اور اسکے الہام شیطانی

یہ اشتہار ضمیمہ اخبار درۃ الاسلام لاہور مین شایع ہوا ہے۔ اسمین پہلے کادیانی کی خبر لی ہے پھر پرانے عیسائیون پر لے دی کی ہے۔ اس قسم کے اور بہت اشتہار اہل اسلام کیطرف سے شائع ہوئے ان سب کے اختصار و تلخیص سے بہت تطویل متصور ہے۔ ان اشتہارات مین سے کسی اشتہار مین عیسائیون کی فتح بمقابلہ اسلام تسلیم نہین کیگئی۔ اور نہ اسپر کسی نے مسرت ظاہر کی ہے۔ آس دعوئی من کادیانی نے مسلمانون پر افترا کیا۔ اور اپنے دام افتادہ سادہ لوحون کو دھوکا دیا ہے۔ اب ہم بعض اسلامی اخبارات کا خلاصہ مطالب ہدیۃ ناظرین کرتے ہین:-

خلاصہ مطالب بعض اسلامی اخبارات

واضح ہو کہ ہندوستان کے اکثر اخبارات نے (اسلامی ہین خواہ غیر اسلامی) اس [illegible]

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہونے پر کادیانی کو دروغگو۔ قرار دیا اور اسکے مقابلہ مین مسلمانون کی فتحیابی کا اعتراف اور اسپر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ کسی نے اس مقابلہ مین عیسائیون کو مسلمانون کو فتحیاب نہین کیا ہم اس مقام مین صرف چند اسلامی اخبارون کا خلاصہ مطلب نقل کرتے ہین۔

خلاصۂ اخبار جریدۂ روزگار مدراس

اس نامور اور مشہور اخبار دکن و مدراس نے پرچہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیشگوئی کے متعلق لاہور کے ایک اخبار سے جو مضمون نقل کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے: "مرزا صاحب کی پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر سنا ہے کہ انکے معتقدین کو بہت رنج اور پریشانی ہوئی ہے اور وہ بہت شکستہ دل ہو گئے ہین اور واقعی انہین ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ ان کے مریدون مین سے ہر ایک کے دل مین یہ بات اچھی طرح بیٹھ گئی تھی کہ پیشینگوئی ضرور صحیح ہوگی۔ اور عبداللہ آتھم مرین گے۔ اور ضرور مرین گے۔ زمین و آسمان ٹل جائین گے اور یہ پیشین گوئی نہ ٹلیگی۔ مگر افسوس ہے کہ پیشینگوئی صحیح نہ نکلی۔ اور اسپر مخالفین مرزا صاحب بہت کچھ [illegible] اور ۱۰ ستمبر کو صبح کے ساڑھے سات بجے عبداللہ آتھم صحیح و سلامت فیروزپور سے لاہور پہنچے۔ اور ۸ بجے کی گاڑی مین امرتسر کو روانہ ہو گئے۔ جہان عیسائیون نے بڑا بھاری جلسہ کیا۔ اور حد سے زیادہ خوشی منائی۔ اب عام کی نظرین اسبات کی طرف لگی ہوئی تھین کہ مرزا صاحب اپنی اس صداقت پر کیا ارشاد فرماتے ہین چنانچہ مرزا صاحب نے لوگون کے انتظار کو رفع کر دیا ہے۔ اور انہون نے اس معاملہ پر ایک تقریر شایع کر دی ہے اسکو طول ہونے کے باعث تو ہم بلفظہ شایع نہین کر سکتے۔ مگر خلاصہ اسکا یہ ہے۔ اسکے بعد ان کادیانی کے عذر بدتر از گناہ کا خلاصہ (جو مضمون آیندہ مین منقول ہوگا) نقل کر کے اسکے بعد کہا ہے۔

مرزا صاحب اسمعاملہ مین خواہ کچھ ہی کہین اور عیسائی صاحبان اسکا خواہ کچھ ہی جواب دین مگر اسلام قدیم کے ماننے والے مسلمان کبھی اسکو اسلام کے متعلق نہین سمجھینگے۔ کیونکہ انکو مرزا صاحب کی نہ اس پیشگوئی پر اعتقاد تھا۔ اور نہ اس تقریر پر یقین اور اعتقاد ہے اسلئے عیسائیون کو اس گھمنڈ مین نہ آجانا چاہیئے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئی صحیح نہ نکلنے پر وہ اسلام پر فتحیاب ہو گئے۔ یہ پیشین گوئی کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کا معاملہ خاص مرزا صاحب کی ذات سے متعلق تہا۔ جنکو مثیل مسیح اور الہام ہونیکا دعوٰی تہا۔ اور جسکو بجز تنے چند انکے مریدون کے راسخ الاعتقاد مسلمانون نے اس وقت تک ہرگز نہ مانا اور نہ آیندہ مانینگے۔

خلاصۂ سراج الاخبار جہلم

اس اخبار کے پرچہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء مین کادیانی کے جھوٹا ہونے پر اور پہر اس جھوٹا ہونے کے بعد عذر بدتر از گناہ کرنے پر جو مضمون شایع ہوا ہے اسکی عبارت یہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئی مسٹر عبداللہ آتہم کی نسبت جس صراحت و وضاحت سے بالکل خلاف واقع اور سراسر غلط نکلی ہے اگر مرزا صاحب کو کچہہ بہی شرم و حیا ہوتا تو یقین تہا کہ وہ صاف صاف الفاظ مین اپنی غلطی اور سہو و خطا کا اقرار کر لیتے اور بیچارے الہام کو بدنام اور مضحکہ طفلان نہ بناتے۔ مگر اب جو انہون نے اپنی پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک تقریر "فتح اسلام" کے بارے مین مختصر تقریر" کے عنوان سے شایع کی ہے۔ اور جسکی دو کاپیان براہ راست کادیان سے ہمارے پاس بہی پہنچی ہین اور جسے شایع کر کے مرزا صاحب نے [illegible] کہہ دہی اور بیجا تاویلین کرنے مین ہی یگانہ آفاق نہین ہین بلکہ پورے درجے کے ڈھیٹ اور بے شرم اور سچ مچ شرم چہ گتی ست کہ پیش مردان بیاید کے مصداق بہی ہین۔ آپ اپنی تحریر مذکور مین لکہتے ہین۔ پہر اس غور بدتر از گناہ کا خلاصہ (جو مضمون آیندہ مین بیان ہوگا) نقل کر کے اسکا دندان شکن جواب دیا ہے اور آخیر مضمون پر کہا ہے۔ "ہماری دانست مین مرزا صاحب کو چاہیئے کہ مرزا احمد بیگ صاحب داماد کی پیشگوئی کی نسبت ابہی سے کوئی تاویل گہڑ کر شایع کر دین کیونکہ اسکی میعاد کے ختم ہونے مین ہی صرف چند روز باقی رہتے ہین۔ اور وہ نوجوان اس وقت مزے سے راولپنڈی مین وندنا رہا ہے"

خلاصہ اخبار وفادار لاہور

اس اخبار کے پرچہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مین بڑا لمبیڈ مضمون درج ہے جسمین کادیانی اور پرانے عیسائیون دونون کی اچہی خبر لیگئی ہے۔ اسکا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مرزا کادیانی کی پیشین گوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کی مذہبی صداقت

سچ کہنے مین بدترین خطرات - جھوٹ کہنے مین ضمیر پر بدنما دھبہ - گو یم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا سا معاملہ - پس جھوٹ سے گریز اور توبہ ہزار توبہ - ہان راستی موجبِ رضائے خداست - مرزا کادیانی کی مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کی نسبت پہلی پیشگوئی غلط - اغلط جھوٹ اور سراسر جھوٹ ثابت ہونے پر بعض عام اور بازاری لوگ ناواقفیت سے اسلام پر بڑے نامعقول فقرات اور اعتراض جماتے ہین - اور خاص لوگ مگر غیر مذہب والے متانت سے اپنی دلی مذہبی تعصب کے خیالات کے ظاہر کرنے مین اپنا زور قلم دکھا رہے ہین - جو بیشک زبردستی اور غلطی کر رہے ہین پہلے خیال کے لوگ مذہبی امور سے ناواقف ہین مگر دوسرے واقف ہو کر اسلام کی تحقیر پر وضعداری سے کمربستہ ہین - ہم ان دونون خیالات والونکی غلطی مرزا - کادیانی کی جھوٹی پیشگوئی سمجھتے ہین نہ کچھ اور جسکی وجہ ہم بلا تامل اصول مذہب اور مذہبی اشتعال کیوجہ سے ایسا کہنے مین دریغ نہین کرتے کہ اسلام ایسے صادق مذہب اور اسلام کے بانی مخبر صادق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول مذہب کو بدنام - اور انکی تحقیر کرانیوالا مرزا کادیانی ہے سو کوئی اور جسکے بعد ہم ایسا کہنے مین بے اختیار ہین - کہ او مرزا! او کادیانی! او جھوٹے مسیح موعود! او غلام - احمد کے پاک اور صادق اصول کو اپنی دروغگوئی سے بدنام کرنیوالے - او! عبداللہ راہم والد نانیر مرزا! خداوند خدا تجھے تیری بدنیتی اور تیری جھوٹی پیشگوئی کے صلہ مین اور تو خیر مگر کم سے کم تیری جھوٹی پیشگوئی کے نتیجہ کے تمام فقرات کا تجھ پر ہی خاتمہ کر کے تمام دنیا مین تجھے عبرت مجسم بنا کر اسلام کی صداقت کی زیادہ تر صریح نظیر قایم کرے - اور عام طور پر جتلادے کہ تیری ایسی بدنیتی سے شہرت پسندی کے خیال سے ایسی جھوٹی پیشگوئی کرنیوالے دنیا مین ایسے ذلیل ہوا کرتے ہین -

خلاصہ اخبار وزیر ہند سیالکوٹ

اس اخبار کے پرچہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء مین ایک کہلی چٹھی بنام کادیانی جو کہ [illegible]

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مرزا صاحب! اگرچہ آپ پر لعنت کی بوچہار تحریراً و تقریراً ہر وقت۔ ہر لحظہ بلکہ ہر دم پڑ رہی ہے اگرچہ علماء آپکی تکفیر کر چکے۔ عوام تکذیب اور غیر اقوام تذلیل و تضحیک اگر اس نازک وقت مین آپ کا کوئی ساتھ نہین دیسکتا مگر مین محض از راہ ہمدردی و غمخواری آپکے دل کو بڑہانے کے لئے آپکو اس مشہور انگریزی فقرہ کی طرف متوجہ کرتا ہون جسکے الفاظ یہہ ہین۔ ٹرائی ٹرائی۔ ٹرائی اگین۔ یعنی اگر اس دفعہ کامیابی نہین ہوئی تو نہ سہی۔ دوسری دفعہ سہی۔ اگر دوسری دفعہ بہی ناکامی ہی رہی تو چلو بلا سے تیسری دفعہ ہی سہی۔ آپنے سنا نہین کہ گر گر کر ہی سوار ہوا کرتے ہین۔ چلو اگر بجاے بیٹا کے بیٹی ہو پڑی تو کیا۔ اگر ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء کو احمد بیگ کی بیٹی والا الہام نہین پورا ہو سکا تو نہ سہی۔ اب اگر آتہم صاحب کی موت کا الہام باطل ہو گیا ہے تو کیا۔ آپ تو ماشاء اللہ مرد ہین۔ شرم و حیا کو آپ بالائے طاق رکہین۔ یہ زنانہ وصف آپ جیسے مردون کے شایان حال بہی نہین ہے۔ نشنیدہ کہ گفتہ اند۔ "شرم چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید" آپ اپنی الہامات یکے بعد دیگرے ضرور شائع کرتے جاوین اور کسیکی چنین اور چنان کیطرف خیال تک نہ کرین خواہ وہ سب کے سب اوسی طرح یکے بعد دیگرے جہوٹے ہی نکلتے جاوین۔ غرض آپ ہمت نہ ہارین اور جہٹ پٹ کوئی کوئی اور تازہ الہام شایع کر دیوین۔ دیکہتے نہین آپ کیا تہے اور کیا بنگئے۔ یہ سب ہمت اور استقلال کا نتیجہ ہے۔ آپ ماشاء اللہ پہلے محض امی تہے۔ آپ عالم بنے۔ پہر درجہ بدرجہ۔ مولف مصنف۔ مجدد۔ ملہم۔ حارث۔ مہدی دوران مسیح زمان مثیل مسیح۔ مہدی منتظر مسیح موعود۔ احمد۔ مثیل محمد۔

(آجکل مثیل مہاراج کرشن جی اور رامچندر جی) حتی کہ آئینہ کمالات مین آپ خود خدا بن بیٹہے۔ زمین و آسمان و مافیہا کے خالق و مدبر وغیرہ وغیرہ۔

مرزا صاحب بڑے بڑے کام تو آپنے بہگتا لئے۔ اب مسٹر آتہم کے الہام کے جہوٹا نکلنے پر آپنے ہمت ہار دی تو بس ترکی تمام شد۔ آپکا پرانا اور سیالکوٹ مین سب سے پہلا یار غمخوار ابو المسیح احمد انکم ٹکس کلارک ضلع سیالکوٹ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اسکے پرچہ یکم اکتوبر ۱۸۹۴ء مین ایک بسیط مضمون شائع ہوا ہے جسکا عنوان یہ ہے

مرزائیون اور عیسائیون کی لڑائی فریقین کی گمراہی اسلام کی سچائی

مرزائیون کی روسیاہی بعد ثبوت کمال درجہ کی بیحیائی

پہر اس مضمون مین پرانے عیسائیون اور کادیانی دونون کی اچھی طرح خبر لی گئی ہے۔ اور جو بات عنوان مین کہی ہے وہ خوب ثابت کر دکھائی ہے۔

خلاصۂ اخبار نور علی نور لودہیانہ

اس اخبار کے دو ایڈیٹر اہین۔ ایک مسلمان سنی (مولوی نور محمد صاحب جقانی) دوسرا عیسائی جہوٹی عیسی کی مانتے والا مرزائی میان الدین جلد ساز۔ سنی ایڈیٹر صاحب نے پرچہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ مین مرزا کی "پیشگوئی غلط ہونیکا باعث" عنوان قائم کر کے پہلے یہ عذر کیا۔ اور کہا کہ اگرچہ ہم قبل از وقت اپنے اکثر احباب سے مرزا کی پیشگوئی غلط ہونیکی نسبت رائے قائم کر چکے تہے مگر پاس خاطر میان الدین[1] صاحب درج اخبار کرنیکو ایک وقت معین پر ملتوی رکھا تہا جسکو اب بارہ تیرہ روز ہوئے اور اس عرصہ مین مرزا اور اسکے چیلون سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ اسکے بعد سنی ایڈیٹر نے اس پیشگوئی کا غلط و دروغ ہونا اور کادیانی کا عامل عمل مسمریزم (مگر ناقص و ناتجربہ کار) ہونا ثابت کیا۔ اور اور اسکے عذر کا جو اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء مین اسنے شائع کیا ہے عذر بدتر از گناہ ہونا ثابت کیا ہے۔ عیسائی[2] مرزائی ایڈیٹر نے اس پیشگوئی کے جہوٹ ہونے پر اسکے برخلاف اشتہار دینا چاہا۔ تو لودیانہ کے حواریان کادیانی اسکے گرد ہو گئے۔ اور بولے کہ ہمنے سنا ہے۔ تم حضرت اقدس (اکذب) کے برخلاف

---

[1] یہ الفاظ سنی ایڈیٹر صاحب کے مشعر ہین کہ میان الدین صاحب مرزائی ہونیکی وجہ سے سنی ایڈیٹر کو پیشگوئی کے برخلاف رائے ظاہر کرنے سے مانع رہے۔ ورنہ وہ پہلے ہی سے یہ رائے شائع کر دیتے۔

[2] میان الدین کو اس پیشگوئی کے برخلاف رائے ظاہر کرنے کے بعد عیسائی مرزا کہنا شاید اس سوال ناظرین کا محل ہوگا کہ وہ تو کادیانی کے عقاید جدیدہ سے تبری ظاہر کر رہے ہین پہر ان کو عیسائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah
MirRoasterMir ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

اشتہار دینے والے ہو۔ اسکے جواب مین ایڈیٹر صاحب مرزائی نے کہا کہ میرا عقیدہ تو وہی ہے جو آپکو معلوم ہے مگر کیا کرون شہر کے لوگ بہت دق کرتے ہین۔ ان دق کرنے والے مسلمانون خصوصاً نور علی نور کے خریدارون کے پاس خاطر اور خوف سے اپنے اسی پرچہ ربیع الاول مین یہہ مضمون شائع کیا جو بعینہ آپکے الفاظ سے (مگر بحذف و اختصار) نقل کیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہین۔

جنگ مقدس کی پیشگوئی کا خاتمہ

مرزا صاحب نے امرتسر کے مباحثہ مین مسٹر عبد اللہ آتھم کے پندرہ مہینے کے اندر اندر مرنے کی جو پیشگوئی کی تھی اسکے اخیر مرزا صاحب نے خود ہی بطور فیصلہ یہہ اقرار کیا ہے۔ اسکے بعد اڈیٹر مرزائی نے وہ عبارت کادیانی پرچہ جنگ مقدس سے نقل کی ہے جو رسالہ نمبر ۲ جلد ہذا کے صفحہ ۳۵ مین منقول ہے۔ اسکے بعد کہا ہے۔ "اب چونکہ اس پیشگوئی کی میعاد گذر کر بارہ تیرہ روز ہو لئے۔ اور عبد اللہ آتھم عیسائی ابتک زندہ اور بالکل تندرست ہے۔ اور مرزا صاحب نے اپنے اشتہار فتح الاسلام مین جو تاویل کی ہے وہ بالکل قابل اطمینان نہین ہے۔ پس اب ہم اپنی طرف سے کچھ نہین کہتے [illegible] آپ گرفتار

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴)

مرزائی کیون کہا گیا۔ الجواب۔ اے حضرات ناظرین! باتمکین اسکی دو وجہ ہین **اول** ان کا وہی قول ہے جو حواریان کادیانی کے جواب مین انہون نے کہا اور وہ متن مین منقول ہے اور وہ ہمکو ایک معزز اور معتبر سنی مسلمان کے ذریعہ سے پہنچا ہے۔ **دوسری** وجہ یہہ قول خداوندی ہے جسمین ارشاد ہے کہ جو لوگ ایمان لائے پہر کافر ہوئے پہر ایمان لائے پہر کافر ہوئے۔ پہر اس کفر مین بڑہ گئے خدا انکو نہ بخشیگا اور نہ ہدایت کریگا۔ مگر ہان انکو جو تائب ہوئے اور انہون نے اس فساد کی اصلاح کی اور اپنے دین کو خالص کر لیا۔ وہ لوگ مومنون کے ساتھ ہین۔ اور میان الہ دین صاحب کا یہہ حال لودہانہ کے رہنے والون پر محض نہین ہے کہ وہ پہلے مسلمان تہے پہر عیسائی مرزائی ہوئے۔ پہر جب میر عباس علی صاحب مرحوم و مغفور کادیانی کے پنجہ سے نکلکر تائب ہوئے ہین تو ان کے ساتھ میان الہ دین بہی تائب

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ سَبِیْلًا ۝ (الی قولہ تعالیٰ۔) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰہِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ (نساء ۲۰ و ۲۱)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہوتا اور پکڑا جاتا ہے۔ اور ہم مرزا صاحب کے عقاید جدیدہ سے یعنی اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینا نہین مانتے ہمارے وہی عقاید ہین جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے صحابہ کرام اور سلف صالحین فرقہ اہل سنۃ والجماعت سے برابر ابتک منقول اور متواتر ہین والسلام۔

العبد۔ کمترین الہ دین جلد ساز لودیانوی واڈیٹر نور علی نور لودہانہ

خلاصہ کپورتھلہ اخبار

اس اخبار کے پرچہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۴ء مین عنوان "ہر نمرودی را پشہ" قایم کرکے بیان کیا ہے کہ کادیانی نے عیسی ہونے کا دعوی کیا۔ تو اسپر یہ اعتراض ہوا کہ دجال تو ابہی نکلا ہی نہین عیسی مسیح کیون نازل ہوا۔ تو اس نے پادریون کو دجال قرار دیا۔ اور یہہ دعوی کیا کہ اسی دجال کے قلع قمع کو خدا نے مجھے نازل کیا ہے تاکہ سحر فرنگ کا موم کا بت آسمانی اعجاز کے پتہر سے توڑ دیا جائے۔ اور چند سادہ لوحون کو اپنا گرویدہ بناکر تہوڑے عرصہ مین ایک جمعیت بہم پہنچاکر اپنے قرار دادہ دجال کے مقابلہ کے لئے دمشق (کادیان) سے نکلا۔ اور اب سر مین اسکے مقابلہ مین صف آرا ہوا۔ آخر پندرہ ماہ مین یہہ فیصلہ ہوا کہ عین غروب آفتاب کے وقت مسیح کے لشکر پر ہزیمت پڑی اور اسکی جان نثار سر پاؤن پر رکہکر میدان سے بہاگے اور بجای اسبات کے کہ دجال مسیح کے ہاتھ سے باب لد پر قتل ہو بیچارہ مسیح آپ ہی دجال کے ہاتھ سے سخت مجروح ہوکر بہاگ کر دمشق (کادیان) مین جا چہپا۔ اگرچہ کادیانی ایسے زبردست حریف کا مقابلہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۵)

ہوئے۔ اور اسلام مین آئے جب وہ امرتسر کے مباحثہ عیسائیون مین شامل ہوئے تو کادیانی کے ملحدانہ اصول اور تقاریر سنکر بے علمی و ناواقفی کے سبب انکو رال ٹپک پڑی اور پہر عیسائی مرزائی ہوئے۔ اور اسمین ایسے بڑہے کہ اخبار نور علی کو کادیانی کے کمالات کا فوٹو بنادیا جسکے سبب سے مسلمانان قصبہ روپڑ وغیرہ نے خریداری اخبار سے انکار کر دیا۔ اب اس پیشگوئی سے کادیانی کی روسیاہی دیکہلر اور چارونطرف کی لعنت و ملامت سے ڈر کر پہر مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہین۔ لہذا بحکم آیۃ منقولہ بالا انکے اس اسلام کا اعتبار نہین جبتک کہ وہ ایک مدت تک کادیانی کے کفریات کا علانیہ مجلسون مین اور اخبار مین اسی طور پر رد نکرین جس طور پر اس کے محامد و فضائل بیان کر چکے ہین اور آیت اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا کا پورا مصداق نہ بن جائین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے سے تمغات لعنت کا مستحق تو ہو گیا لاکن افسوس ہے کہ وہ اس زخم کاری سے جانبر نہو گا۔ اور بعدہ جلد روانہ ملک عدم ہو جائیگا۔ اور اسکی نوحہ خوانی کے واسطے یہ مصرع ناموزون نہ ہوگا۔ ؎

کہین ملکے خس کم جہان پاک سارے ۔ اب اے مقدس حوارین فرمائیے کیا اسلام صدہا سال سے مسیح کے زیر سایہ اسی فتح و کامیابی کا انتظار کر رہا تہا جو آجکل آپکے مسیح کو نصیب ہوئی ہے۔ کیا سحر فرنگ کا موم کا بت اسی طرح توڑا جاتا ہے۔ کیا بت پرستی کی بنیاد یونہی اکہاڑی جایا کرتی ہے۔ اتقوا اللہ اتقوا اللہ اتقوا اللہ اور یہ بہی فرمائیے کہ یہہ شکست و ندامت جو آپکے مسیح کو دجال کے مقابلے مین حاصل ہوئی ہے اسکا کسی حدیث مین ذکر ہے کہ مسیح موعود جو صرف قتل دجال اور ترقی اسلام کے واسطے نازل ہوگا دجال کے مقابلہ مین ذلیل ہوگا۔ اور اسکے متبعین جو مقبولان بارگاہ ایزدی ہونگے۔ اسی دمشق مین دشمنون کے پنجہ مین چہوڑ کر اپنے اپنے گہرون کو بھاگ جائینگے۔ اور اپنے امام کو دشمن کے رحم پر چہوڑ دینگے نہین ہرگز نہین۔ ایسا کسی پیشگوئی مین نہین بلکہ اسکے خلاف معاونین مسیح کی جان نثاری اسلام کی شرطیہ فتوحات اور دجال کی شکست و قتل کی بشارتین جابجا پائی جاتی ہین۔ جو بیشک اپنے وقت پر ظہور مین آئینگی۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو کادیانی مسیح ہے نہ ملہم نہ مجدد بلکہ یہہ سارے جہگڑے دنیا طلبی کے واسطے ظہور مین آئے۔ الحمد للہ کہ اس شکست سے اسلام کو کچھ بہی تعلق نہین کیونکہ مرزا کو اسلام کی طرف سے وکالت یا نیابت کی کوئی سند نہین ملی ہوئی ہوئی تہی جسسے اسکی شکست اسلام سے منسوب ہو سکے بلکہ اسلام نے تو اس کو پہلے ہی مطرود اور مردود کر دیا تھا۔ اب اگر کوئی متعصب و ناحق شناس مرزا کی شکست و ذلت کو اسلام سے منسوب کرے تو وہ خود ذلیل در ذلیل سمجہا جائیگا۔"

اس قسم کے مضامین اس پیشگوئی کے دروغ ہونے کے مظہر اور اسلامی اخبارات (پیسہ اخبار۔ ملا دو پیازہ وغیرہ وغیرہ) مین درج ہین۔ مگر ان سب کی تفصیل سے بہت تطویل متصور ہے۔

غیر اسلامی اخبارات

غیر اسلامی اخبارات کا انتخاب ہمارا مقصود و مطلوب نہ تہا مگر دو باتین (ایک بے انصاف عیسائیون کو دوسرے گورنمنٹ کو) جتانے کی غرض سے ہم دو تین غیر اسلامی اخبارات کا خلاصہ نقل کرتے ہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایک بات (جو عیسائیون کو جتانے کے لائق ہے) یہ ہے کہ غیر اسلامی اخبارات خصوصًا عیسائی اخبار نورافشان نے کادیانی کی اس پیشگوئی کے جھوٹی ہونے سے اسلام کو جھوٹا تسلیم نہین کیا۔ یہ ان بے انصاف عیسائیون کو عبرت و ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے جو کادیانی کے جھوٹا ہونیکو اسلام کا جھوٹا ہونا کہہ رہے ہین۔

دوسری (جو گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ہے) یہ ہے کہ غیر اسلامی اخبارات نے اس حرکت بیجا پر کادیانی کو مواخذہ عدالت کے لائق قرار دیا ہے۔

کوہ نور

لاہور کا پرانا اخبار کوہ نور ۱۱ ستمبر ۹۴ء کے پرچہ مین اس پیشگوئی کا جھوٹ ہونا ثابت کر کے لکھتا ہے

ہم یہان یہہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہین کہ اگر عیسائی اس پیشگوئی کو تمام مسلمانون کیطرف سے خیال کرین تو انکی سخت غلطی ہوگی۔ کیونکہ مرزا کادیانی اپنے اعمال و افعال کا خود جوابدہ ہے نہ کہ اسلام معدودے چند آدمیون کے سوا ہندوستان کے تمام اہل اسلام مرزا کادیانی کی نسبت نفرت اور حقارت کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ اور اسکی پیشین گوئیان خود مسلمانون کے نزدیک مجذوب کی بڑ کی زیادہ وقعت نہین رکھتین

۱۰ ستمبر ۹۴ء کی صبح کو عبداللہ آتھم فیروزپور سے امرتسر جاتے ہوئے تھوڑی دیر لاہور ریلوے اسٹیشن پر ٹھیرے تھے۔ بہت سے لوگ کمال اشتیاق سے انکو دیکھنے گئے تھے۔ جنہون نے ان کو صحیح وسلامت دیکھہ کر خوشی ظاہر کی۔ فورًا یہہ خبر لاہور مین پھیل گئی۔ عام جوش مسرت اور خوشی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ۱۰ ستمبر کا دن مسلمانان لاہور کے لئے عید سے کسی طرح کم نہ تھا۔ بالفرض مرزا قادیانی کی پیشین گوئی صحیح بھی نکلتی تو پھر بھی انکو ایک بخوبی یا رمال سے زیادہ وقعت نہین دیجا سکتی تھی کیونکہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نجومیون کی پیشین گوئیان صحیح ثابت ہوئی ہین۔ مرزا صاحب نے اعلان دیا تھا کہ اگر یہہ پیشین گوئی غلط نکلی تو میرے گلے مین رسّا ڈالکر تشہیر کیا جائے اور پھانسی پر چڑھایا جائے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کو اس بات کا یقین ہے کہ برٹش عہد سلطنت مین کوئی ان کے گلے مین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

رسہ ڈالنے نہین آئیگا۔ پھانسی تو کیا ذکر ہے۔ لیکن اگر ہم غلطی نہین کرتے تو وہ کم سے کم تخویف مجرمانہ کے ضرور مرتکب ہوئے ہین۔ اور عبد اللہ آتہم ملک پر احسان کرین گے۔ اگر وہ اس ملہم کاذب کو عدالت کے کٹہرے پر لاکر کہڑا کرین گے۔ واقعی یہہ امر نہایت غیر مستحسن ہے کہ ایک شخص کو پوری آزادی دیجاوے کہ وہ خوفناک پیشین گوئیون سے لوگون کو ڈراتا پہرے۔ یہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سلطنت کی برکت ہے کہ مسیح و مہدی تو کیا اگر کوئی (نعوذ باللہ) خدائی کا بہی دعوی کرنے لگے تو کسیکو اسکی طرف آنکہہ اوٹھا کر دیکہنے کی جرأت نہین ہو سکتی۔ ایران اور روم تو اسلامی سلطنتین ہین روسی عملداری مین بہی ایسے مدعیان خرد کے لئے سائبیریا میدان (یہ ایسا ہے جیسا کہ کالا پانی) موجود ہے"

اس اخبار مین جو اس آزادی کو غیر مستحسن قرار دیکر پہر اسکو برٹش گورنمنٹ کی برکت کہا گیا ہے اس سے صاحب اخبار کوہ نور کی مراد بے برکتی ہے۔ اور واقع مین بہی کسیکو اس حد تک آزادی دینا جو رعایا اور گورنمنٹ کے جان و مال کو نقصان پہنچاوے برکت نہین ہو سکتی ہے بلکہ یہہ ناجائز آزادی ہے جس سے گورنمنٹ نیو ٹرلٹی کو نقصان پہنچ رہا ہے اور عام لوگون کا گورنمنٹ پر یہہ گمان ہوتا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ایسے لوگون کی طرفدار ہے۔ اسلئے وہ انکو اس آزادی سے نہین روکتی۔ اور وہ یہہ چاہتی ہے کہ ایسے لوگ تفرقہ انداز پیدا ہون۔ اور لوگون مین پہوٹ ڈالتے رہین۔ اور وہ اتفاق جو گورنمنٹ کے خیال مین (نہ واقع ہین) سلطنت کے لئے مضر ہے۔ پیدا نہونے دین۔ یہ خیال صرف عوام کا ہی نہین۔ بلکہ خاص پرنسپل اشخاص اور لیڈرون کا ہے جسکو وہ بذریعہ اخبارات مدت ہوئی ظاہر کر چکے ہین۔ اور عوام تو اس سے زیادہ کہتے ہین۔ جسکا اظہار پبلکی مناسب نہین۔ کیونکہ وہ "مستان را سرود۔ یاد۔ دہانیدن" کا مصداق بنتا ہے۔ ہان گورنمنٹ پرائیوٹلی دریافت کریگی تو ہم ظاہر کر دینگے لہذا گورنمنٹ کا خسروانہ اور منصفانہ فرض ہے اگر عبد اللہ آتہم یا کوئی اور صاحب کادیانی کی اس حرکت بیجا پر چارہ جوئی نکرین۔ تو گورنمنٹ خود مداخلت کرے۔ اور اسکو نقصان و ایذا رسانی اور تخویف مجرمانہ کی سزا دی اور اس سے جو عامہ خلائق مین نقصان پیدا ہونا نہ صرف احتمالی بلکہ یقینی اور واقعی امر ہے۔ اسکو روک دی جیسا کہ وہ اور دہوکا دینے والون اور ضرر رسانون کو بلا استغاثہ روک دیتی ہے۔ اور اسکی کوئی وجہ نہین کہ اگر کوئی کہوٹی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کوئی چیز کسی کے پاس فروخت کرے یا جہوٹی دوا دیکر لوگون ضرر پہنچاوے۔ یا فن طبابت یا جراحی کی آڑ مین کسیکو اسکی موت کی جہوٹی خبر دیکر اسکا مال مارے تو گورنمنٹ اسکو مواخذہ کرے۔ اور اگر کوئی جہوٹا الہام بناکر اس سے لوگون کو موت سے ڈراوے اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارے تو اسکو گورنمنٹ چہوڑ دے اور ایسی آزادی دے رکہے کہ جسکو وہ چاہے اس الہام سے ڈراوے اور دہمکاوے اور اسکا مال خورد برد کرے۔ اور اگر گورنمنٹ یہہ عذر کرے کہ لوگ اپنے مالون کے تصرف مین آزاد و خود مختار ہین وہ اپنے اختیار سے (خوشی سے خواہ ڈر سے) مال دیتے ہین۔ تو اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہے تو پہر گورنمنٹ ان لوگون کو کیون روکتی ہے جنکو لوگ اپنی خوشی سے دہوکہہ مین آکر مال دیدیتے ہین۔ یا ان کے ہاتھ سے جانی نقصان پاتے ہین۔ اور آخر وہ لوگ دہوکھ باز ثابت ہوتے ہین۔ اور اگر گورنمنٹ یہہ عذر کرے کہ الہام کا دعوے کرنا اور اس الہام کے ذریعہ سے اس قسم کی پیشین گوئیان کرنا ایک مذہبی امر ہے جسمین گورنمنٹ مداخلت نہین کرتی۔ نیوٹرل (غیر طرفدار) رہنا چاہتی ہے۔ تو اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ پہر گورنمنٹ نے ان لوگون پر کیون مواخذہ کیا۔ اور کیون ان کو پھانسی دیا یا توپ کے آگے اڑا دیا۔ یا کالے پانی بہجوایا جنہون نے اپنے مذہب کے حکم یا بہانہ سے گورنمنٹ کا مقابلہ کیا یا مقابلہ کرنے والون کا ساتھ دیا۔

یہہ کادیانی بہی اس خیال کا آدمی ہے۔ یہہ اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۱ مین صاف کہہ چکا ہے کہ نافرمان انسان کا مال اور جان اسکے ملک سے خارج ہوکر خدا کے ملک مین ہو جاتے ہین۔ پہر خدا جسکو چاہتا ہے ان کے مال و جان کا مالک بنا دیتا ہے اور اسکے ہاتھ سے تلف کراتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی نسبت اپنے خاص مریدون کو ہشت سالہ میعاد کی پیشگوئی مین سنا چکا ہے۔ جسکا ہمنے بادہار رسالہ مین ذکر کیا ہے۔ اب یہہ گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے صرف کافی جمعیت کا منتظر ہے۔ کیا اس وقت بہی گورنمنٹ اس مقابلہ کو ایک مذہبی امر سمجہکر مداخلت سے متوقف رہیگی۔ اور اس مداخلت کو خلاف ٹیوٹرلٹی سمجہیگی۔ نہین ہرگز نہین۔ اور یہہ امر انصاف اور خسروانہ منصب کے مخالف ہے کہ جب وہ اپنے الہام اور مذہب کی اجازت سے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

گورنمنٹ پر دست درازی کرے تو اسکو روکا جائے۔ اور جب وہ اسی الہام اور مذہب کے بہانہ سے رعایا
کے جان و مال پر دست درازی کرے تو اسکو مذہبی امر سمجھکر اسمین دست اندازی نہ کیجاوے۔
آیندہ اس امر کو گورنمنٹ خود سوچ لے وہ ہم سے بڑھکر ایسے امور کو سوچ سکتی ہے۔
امور مملکت و ملک خسرواں دانند ۔ گدائے گوشہ نشین تو حافظا مخروش

اخبار نور افشان لودیانہ

اخبار نور افشان نے (جو عیسائی مشہور اخبار ہے) اپنے پرچہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء مین کوہ نور کا مضمون
مذکور بطور ستشہاد نقل کیا ہے تو گویا امر کو مان لیا کہ جو عیسائی اس پیشگوئی کو تمام مسلمانون کی
طرف سے سمجھتے ہین۔ اور کادیانی کے جھوٹا ہونے کو تمام مسلمانون کا جھوٹا ہونا بنا رہے ہین۔ وہ سخت
غلطی کرتے ہین۔ علاوہ بران اسی پرچہ مین اسپر خود یہہ ریمارک کیا کہ یہہ ہم لکھ چکے ہین (یعنے پرچہ
۴ ستمبر ۱۸۹۴ء مین ہے۔) کہ مرزائی پیشگوئی کا پورا ہو جانا مسیحیت کی بطالت کی دلیل کسیصورت
سے نہین ہو سکتی ہی [illegible] اور اپنے پرچہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء مین اپنے عیسائی نامہ نگار سے نقل کیا ہے۔ "مرزا صاحب جا رہے
نزدیک آپ کا الہام بہر صورت جھوٹا اور اسکی تاویل باطل ٹھہرتی ہے۔ اور بیچارے اسکے کوئی چارہ
چارہ نہین کہ آپ توبہ کرین۔ آپ شوق سے ایسے اشتہار دیوین اور جھوٹون جتاوین کہ آپ
جھوٹے نہین ٹھہرے۔ اور فتح اسلام فتح اسلام پکارا کرین۔ لیکن ان سے نہ تو آپکی روسیاہی
دھوئی جاتی ہے اور نہ فتح اسلام ثابت ہوئی ہے۔ آپ جیسے ادیبون کی بابتین فتح اسلام کی
دلیل نہین ٹھیر سکتی ہین۔ آپ اسلام کو بھی خواہ مخواہ بدنام کر رہے ہو۔ حالانکہ ہم عیسائی نہین
چاہتے کہ آپکے سبب اسلام کو بدنام کرین۔ اور اپنے پرچہ ۱۲ اکتوبر مین لکھتا ہے۔ نامہ نگارون کی
خدمت مین گذارش ہے کہ آیندہ کوئی مضمون مرزا غلام احمد کادیانی کے بارہ مین ہمارا اندراج
نور افشان نہ بھیجین۔ غیرتمند و باحیا شخص کے لئے جسقدر ابتک لکھا جا چکا ہے کافی سے زیادہ
ہے۔ مگر غالبًا نامبردہ کو ان تحریرون سے کچھ بھی عبرت نہ آئی ہوگی۔ پس ایسے شخص کی نسبت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھہ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین - درحالیکہ اہل اسلام کادیانی کو دایرہ اسلام سے خارج - اور مسیحی اسکو ایک کاذب مفتری سمجھتے ہین - تو ایسا سکو اس مہلک طریق مین جو اس نے اپنے لئے اختیار کیا ہے چھوڑ دیا چاہئے اور آیندہ اسکا کچھ ذکر نکرنا بہتر ہوگا - ایڈیٹر -

ان کو ٹیشنز (حوالجات) نور افشان کو وہ بے انصاف عیسائی جو کادیانی پر فتحیابی کو اسلام پر فتحیابی سمجھکر اسپر غلبلین بجاتے ہتے - عبرت و انصاف دحیا کی نگاہون سے پڑہین - اور اس فتح کے دعوے پر اب شرم کرین - اور آیندہ اس فتح کو بمقابلہ اہل اسلام فتح نہ کہین - بلکہ ایک کافر مرتد خارج از ملت اسلام پر فتح کہین جیسا کہ ان کے لیڈرون ایڈیٹر نور افشان اور اس کے عیسائی کارسپانڈنٹون نے کہا ہے -

مس نقل و تلخیص مضامین اخبارات و اشتہارات ہماری دونون عرضین ثابت ہوئین -

(۱) کادیانی کی شکست و دروغگوئی ثابت ہونیکی خوشی جمہوری خوشی ہے -

(۲) [illegible] اس شکست کو اسلام کی شکست نہین قرار دیا - اور نہ اسپر اظہار مسرت کہا ہے - کادیانی نے جو مسلمانون کو اسلام کے مقابلہ مین عیسائیون کی فتح پر خوش کرنیکا الزام دیا ہے - اسمین کذب اور دجالیت سے کام لیا ہے - اب ناظرین کو یہ شوق و انتظار ہوگا کہ کادیانی اس روسیاہی کو کس طرح اوٹھاتا ہے اور حسب عادت خود اپنے جھوٹ کو کیونکر سچ بناتا - اور اس گناہ پر وہ کونسا عذر کرتا ہے جسکو اس مضمون مین کئی جگہہ عذر بدتر از گناہ کہا گیا ہے - سو اے حضرات ناظرین اسکا بیان مستقل مضمون ذیل مین ہے

لعنت کادیانی بر کادیانی

جسکا دوسرا نام یہ ہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الْكَاذِبِيْنَ الْمُفْتَرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور وہ نمبر ہا آیندہ مین درج ہے -

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

لعنۃ اللہ علی الظالمین الکاذبین یا المفترین علی اللہ رب العالمین

(بجواب اشتہارات یک ہزار و دو ہزار و تین ہزار و چار ہزار و رسالہ بے انوار کادیانی۔)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ ۝

ان لعنۃ اللہ علی الظلمین الذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا وھم بالاخرۃ کافرون ۝

فنجعل اللہ علی الکاذبین ۝

لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ تا ہزار۔ بحث شمار صفحہ ۱۱۸ لغایت ۱۲۲ رسالے بے نور کادیانی بے انوار

این۔ ہین کسپر؟

صاحبو! کذاب۔ ظلام۔ افاک۔ مفتری علی اللہ کادیانی پر۔

اوہو۔ کسکی طرف سے

صاحبو! خدا تعالے کی طرف سے اور عام لعنت کرنیوالون فرشتون مسلمانون اور عام لوگون کی طرف سے

اور خود کادیانی کی اپنی طرف سے۔

خدا تعالے کیطرف سے اور تمام لعنت کرنیوالون فرشتون مسلمانون اور عام لوگون کی طرف سے لعنت ہونیکا کیا ثبوت ہے

صاحبو! خدا کیطرف سے اسپر لعنت ہونیکا ثبوت وہ آیات قرآن ہین جنکو زیب عنوان مضمون کیا گیا ہے۔

انمین صاف تصریح ہے کہ "خدا تعالے پر افترا کرنیوالے اور نزول وحی کا جہوٹا دعوی کرنیوالے سے بڑہکر کوئی ظالم نہین ہے" اور "ظالمونپر خدا کی لعنت ہی۔ جو خدا کی راہ سے روکتے ہین۔ اور وہ قیامت کے منکر ہین" اور "جہوٹے پر لعنت کرین"۔ اور یہہ امر باتفاق فریقین مسلم ہے کہ کادیانی اپنے اوپر نزول وحی کا دعوے کرتا ہے (دیکھو توضیح مرام صفحہ ۱۸) اور یہہ امر باتفاق جمہور اہل اسلام ثابت و مسلم ہے کہ کادیانی اس دعوی مین جہوٹا ہے۔ اور وہ لوگون کو خدا کے دین سے روکتا ہے اور اپنے نئے دین پر چلانا چاہتا ہے۔ اور وہ قیامت کا منکر ہے۔

فرشتون اور مسلمانون اور عام لوگون کی طرف سے اسپر لعنت ہونیکا ثبوت وہ آیات منقولہ حاشیہ ہین جن سے ثابت ہی کہ جسپر خدا تعالے لعنت کرتا ہے اسپر فرشتے اور عام لوگ بہی لعنت کرتے ہین۔ اور وہ احادیث

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لہ ان آیات کا ترجمہ متن مین ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اولئک یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون ۵
اولئک علیهم لعنة الله والملائکة والناس
اجمعین ۵ ویوضع له البغضا فی الارض مشکوة ص۴۱۰
انتم شهداء الله فی الارض مشکوة ص۱۳

جنکا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ "زبان خلق نقارۂ خدا"
مسلمانون کی طرف سے اسپر لعنت ہونیکا ثبوت یہ بہی ہے
کہ کادیانی نے رسالہ "بے نور" کے چار صفحون مین عیسائیون
کے حق مین ایک ہزار لفظ لعنت نمبروار تحریر کرکے آخر مسلمانون
کو بہی اسمین شامل کرلیا ہے اور اہل اسلام مین یہ امر مسلم اور ثابت ہی کہ مسلمان لعنت کا محل و اہل نہین ہوتا اور
یہہ امر حدیث[1] مین آچکا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے جو اسکی اہل محل نہو تو وہ لعنت پہر پہرا کر
اسی شخص کیطرف رجوع کرتی ہے جسکے موہنہ سی نکلتی ہے۔ لہذا وہ ہزار لعنت جو مسلمانون کے حق مین بلا قصور
وبلا وجہ اسنے کہی تہی وہ مسلمانون کی طرف سے واپس ہوکر اسی پر آپڑی۔

عام لوگون کیطرف سے اسپر لعنت ہونیکا ایک **ثبوت** یہہ بہی ہے کہ یہہ عام لوگون کو لعنت کرتا ہے۔ آریہ
کو اسنے شحنہ حق کے صفحہ ۱۶ مین دس لعنتین کہین۔ نصاری کو اسی رسالہ بے نور مین ہزار لعنت سنائین۔ وہ اسکے
صلہ و مقابلہ مین اسکو دن رات لعنتین کر رہے ہین۔

ایک وجہ انکی لعنت کی یہہ بہی ہی کہ خدا مسلمانون کا حامی ہے۔ مسلمانون کی حمایت مین خدا ان لوگون
سے بہی اسکو لعنتین کہلاتا ہے۔

بہلا صاحب اس بیان سے یہہ تو ثابت ہوا کہ خدا کی طرف سی اور فرشتونکی اور عام بندون کیطرف سی اسپر
لعنت برس رہی ہے۔ مگر اسکا ثبوت کیا ہی کہ خود اسکی طرف سے بہی اسپر لعنت پڑ رہی ہے۔ اپنے آپ کون لعنت کرتا ہے؟

صاحبو! یہ بہی خدا کی طرف سے مسلمانون کی حمایت مین کادیانی پر رجعت و عقوبت ہی۔ کہ وہ اپنی موہنہ سے
اپنے آپ پر حسب تفصیل ذیل لعنت کرچکا اور کر رہا ہے۔ مباحثہ امرتسر مین (جو اسکا اپنے بڑے بہائیون عیسائیون
سے ہوا تہا) وہ مسٹر عبد اللہ آتہم کے پندرہ ماہ مین فوت ہوجانیکی پیشگوئی کرکے صفحہ اخیر مین صاف یہ لکہہ چکا ہے
"مین اسوقت اقرار کرتا ہون کہ اگر یہہ پیشگوئی جہوٹی نکلی۔ یعنے وہ فریق جو خدا تعالے کے نزدیک جہوٹ پر ہے
پندرہ ماہ کے عرصہ مین آجکی تاریخ سے بسزا موت (ایہا الناظرون ان الفاظ کو نہ بہولنا) ہاویہ مین نہ پڑے

[1] مشکوۃ صفحہ ۴۰۵ مین ملاحظہ ہو۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو مین ہر ایک سزا کے اوٹھانے کیلئے تیار ہون۔ مجھکو ذلیل کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جائے میرے گلے مین رسّہ ڈالا جائے۔ مجھکو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہون۔ اور مین اللہ جلّشانہ کی قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ ضرور وہ ایسا ہی کریگا۔ ضرور کریگا۔ آسمان زمین ٹل جائین پر اسکی باتین نہ ٹلین گی۔ اب اس سے زیادہ مین کیا لکھہ سکتا ہون جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہنسی کی جگہہ نہین۔ اگر مین جھوٹا ہون تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانون اور بدکارون اور لعنتیون سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو"

یہ عبارت و الفاظ کادیانی کے صاف پکار رہے ہین کہ اگر کادیانی کا مخالف عبداللہ آتھم یا فریق مخالف کے تمام ممبر بسزا موت جہنّم مین نہ جائین تو کادیانی پر خدا کی اسقدر لعنت ہے جو تمام دُنیا کے کسی شیطان بدکار لعنتی پر نہین ہوئی۔

اب ہمکو یہ دیکھنا چاہیئے کہ عبداللہ آتھم یا اسکا تمام فریق مرگیا یا وہ زندہ ہے؟ اور اسکے فریق کے لوگون سے کوئی ایک شخص بھی زندہ ہے۔

صاحبو! میعاد موت ۱۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو گذر گئی۔ اور عبداللہ آتھم معہ اکثر ممبران فریق خود زندہ ہی بھلا۔ چنگا۔ ہٹا۔ کٹا پہلے سے زیادہ تازہ موٹا۔

اس امر کا اعتراف کادیانی نے خود اپنے اشتہار ۲ ستمبر ۱۸۹۴ء اور اپنے رسالہ "بے انوار" مین کیا ہے۔ وہ عبداللہ آتھم کو زندہ بتایا ہے۔ اور ڈاکٹر کلارک اور پادری عمادالدین وغیرہ کو مخاطب کر کے ان دونو کی حیات کا اظہار و اقرار کر رہا ہے۔ پھر بسبب شہادت عبارت و الفاظ منقولہ بالا اسکی طرف سے اسپر لعنت کی بوچھاڑ ہو نہین کیا کسر ہے؟ آپ صاحبان صاف ہی کہین گے۔ کوئی نہین ہرگز نہین مگر آن ہر لحظہ اسپر لعنت کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ اور ہوتی رہیگی۔ جبتک کادیانی وہ کہہ بازی افترا پردازی سے تائب نہوگا۔ اور مسلمان نہو جائیگا۔

بھلا صاحب! اگر کادیانی عبارت و الفاظ مذکورہ بالا شائع و مشتہر کر چکا ہے تو پھر وہ اپنا مونہہ کالا کر کے اور اپنے گل مین رسّہ ڈالکر اور ایک لعنت کا سائن بورڈ زیب گلو فرما کر اپنے آپکو مسلمانون یا عیسائیون کے حوالہ کیون نہین کر دیتا۔ اس مین اسکو کوئی عذر ہے تو وہ کیا ہے؟

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

صاحبو! وہ عذر ایک نہین کئی اعذار ہین مگر سب کے سب عذر بدتر از گناہ کا مصداق - وہ عذرات وہی یا اسکے جنس سے ہین جنکے کادیانی کیطرف سے پیش ہونیسے پہلے اشاعۃ السنۃ اپنے نمبر ۹ جلد ۱۰ مین پیشگوئی کر چکا ہے وہ یہہ ہین - (۱) وہ کہتا ہے کہ اصل الہام مین "ہاویہ" کا لفظ تہا - یعنی اسکی تشریح موت سے اپنی طرف سے کی ہے اسمین یعنی غلطی کہائی تو یہ کوئی نئی بات نہین پہلے ملہم بہی ایسی غلطی کہا گئے ہے جو ایک الہامی وعدہ مجمل کی اپنے خیال سے تفصیل کرتے وہ درست نہ نکلتی تو ان کو خدا تعالے پر عدم ایفاے وعدہ کا گمان ہو جاتا - اسکی تصدیق و تائید مین شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب فیوض الحرمین کے صفحہ ۴۷ کا حوالہ دیتا ہے - اور پہر کہتا ہے کہ اصل الہام کے مضمون "ہاویہ" سے عبد اللہ اتم بچ نہین سکا - وہ سخت بیمار ہاوڈر کا مارا - شہر بشہر پہرتا رہا - گہر کے اندر سے اسکو ڈر لگتا ہا کتے اور سانپون کے سامنے آجانے سے بہی ڈر جاتا تہا - یہ ہاویہ نہین تو اور کیا ہے اور کہتا ہو اس معنے ہاویہ سے اس فریق کا کوئی شخص نہین بچا ڈاکٹر کلارک کو رائٹ صاحب کے بے وقت[1] موت کا ایسا الم پہنچا جو ہاویہ سے کم نہ تہا - ایسا ہی پادری ٹامس ہاول بیماری کے ہاویہ مین رہکر ایک مدت کے بعد نکلا

† اصل عبارت جو مضمون فیوض الحرمین کو حال لکھا ہے اور ہمارے ناظرین کے واسطے نقل نہین کیا کہ اسکے نقل کرنے سے عام لوگون پر کادیانی کا معترف غلطی ہونا ظاہر ہوتا تہا - اور یہہ امر (اعتراف غلطی) کادیانی پر موت سے زیادہ سخت ہے - یہ اعتراف غلطی کا جو ہمنے متن مین کادیانی سے نقل کیا ہے - اس عبارت فیوض الحرمین سے نکال کر کادیانی کو اسکا معترف بنایا ہے اسنے یہہ صریح اعتراف غلطی نہین کیا - لہذا مناسب ہوا کہ ہم اصل عبارت فیوض الحرمین کو نقل کرین - تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اس عبارت کے دست آویز سے کادیانی کا معترف غلطی ہونا ثابت ہوتا ہے - حضرت شاہ صاحب فرماتے ہین وعدہ کے عدم وقوع کا دوسرا سبب یہہ ہوتا ہے کہ صاحب کشف کو ایک امر مجمل کا انکشاف ہوتا ہے پہر وہ انکشاف اجمالی الہام بن جاتا ہے - اس اجمال کے صاحب کشف کے علوم و خیالات جو اسکے سینے مین ہوتے ہین خرچ کر دیتے ہین - ایسی جگہ سے کہ اسکو خبر نہین ہوتی اسپر اسکو اطمینان یقین ہو جاتا ہے - تو اسکا کچہ اعتبار نہین ہوتا -

وثانیہما ان ینکشف لہ امر مجمل ویتحول ہذا الانکشاف الاجمالی الہاما مجملا فیتبادر الیہ العلوم المخزونۃ فی صدرہ فتشرح شرحا من حیث لا یدری * * ولا عبرۃ حینئذ بالثلج والاطمینان لانہ فی الحقیقۃ ثلج بالاماني

[1] جوان کی موت کو بے وقت کہنا جاہلون اور دین سے ناواقفون کا کام ہے جو اس ملہم نے اختیار کیا ہے -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

ایسا ہی پادری عبداللہ سخت بیمار ہونے کے ہاویہ مین گرا۔ اور معلوم نہین کہ مرا یا بچا۔ پادری عماد الدین رسالہ نور الحق کے جواب سے عاجز ہونے سے اور ایکہزار لعنت کا جو اس رسالہ مین اسپر بھیجی گئی تہی مورد ہونیسے ہاویہ مین گرا۔

(۲) عذر اول کے مخالف و متناقض ہے۔ وہ یہہ بہی کہتا ہے کہ موت کامل طور کا ہاویہ ہے۔ اور یہہ واقعہ ہو چکا ہے۔ اس سے گو عبداللہ آتہم بچگیا ہے مگر اصل الہام مین عبداللہ آتہم کا نام نہین لیا گیا تہا۔ بلکہ فریق مخالف کے لئے ہاویہ مین پڑنے کی خبر دیگئی ہے سو مباحثہ کرنیوالے فریق سے ایک ممبر بلکہ اسکا سرگروہ پادری رائٹ صاحب امرتسر مین مرا۔ اور یوحنا جنڈیالہ مین پادری فورمن لاہور مین مرا۔ اس معنے کر بہی اس پیشگوئی کا تحقق ہو گیا۔ نہ تخلف۔ آفرین صد آفرین! اے کادیانی اڑڑ پوپو تیرے جرأت و حیا پر کہ جس مونہہ سے تونے موت کو اصل الہام سے غیر اور اسکی تفسیر قرار دیکر اسکے تحقق کو غیر ضرور ٹہیرایا تہا۔ اور اس تفسیر کو اصل الہام سے متحد سمجہنے کو وسوسہ شیطان بتایا تہا۔ اسی مونہہ سے تونے پہر اسکو ہاویہ کا فرد ٹہیرایا اور متحقق بنایا ہے۔ اور اس گروہ کے دو تین شخص کی موت سے اس پیشگوئی کو سچا بنایا ہے۔)

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱)

الاجمالی من حیث ہو محفوظ فی ہذا الشرح وربما تبادر اللہ ہاجس نفس واستعجال طعبتہ وتسویل شیطان فقصر نظرہ عن التمیز فبقی الامر عندہ غیر مبین ۔ وبالجملہ فمن رای ہذہ الصورۃ المختلطۃ قال وعد ولم یوجد الموعود ومن رای کل شئی متمیزا من غیرہ قال الوعد اجمالی قد وفی بہ ولو فی نشاۃ دون نشاۃ وشبح دون شبح ۔ فالوجہان جمیعا انما یعتریان المتوسطین واما اہل الکمال فہم بمعزل من ذلک (فیوض الحرمین مختصرا ص۷۴)

کیونکہ یہ یقین اس اجمالی امر کا ہے۔ اسحالت و صورت مین کہ وہ اس خیالی شرح مین محفوظ سمجہا گیا ہے۔ پہر بعض اوقات نفس کا خطرہ یا خیال یا طبیعت کا استعجال یا شیطان کا دہوکہ جلدی کرتا ہے تو صاحب کشف اس الہام اجمالی اور اس شرح خیالی مین تمیز نہین کر سکتا۔ اور اسکے نزدیک اصل الہام اور اسکی شرح مین فرق نہین رہتا پس جو شخص اس گڈمڈ صورت کو دیکہتا ہے وہ کہتا ہے کہ وعدہ ہوا تہا مگر پایا نہین گیا۔ اور جو شخص ان دونون مین امتیاز کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ وعدہ اجمالی تہا سو پورا ہوا خواہ کسی جہان مین ہو۔ (دنیا یا آخرت مین) اور خواہ کسی صورت سے ہو (ظاہری یا تاویلی سے)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۳) عذر اول کے مخالف و متناقض وہ یہہ بہی کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کے دو حصے تہے۔ اول یہ کہ فریق مخالف ہاویہ (یعنے موت) مین ڈالا جائیگا۔ دوسرا یہ کہ اگر وہ حق کیطرف کسیقدر بہی رجوع کرلے گا یعنے موت سے ڈر جائیگا تو وہ اس ہاویہ موت سے بچا لیا جائیگا۔ عبداللہ آتہم کے حق مین خدا نے پہلے پہلو کیطرف رُخ نہ کیا بلکہ دوسرے پہلو کو اختیار کیا کیونکہ عبداللہ آتہم نے کسیقدر حق کیطرف رجوع کرلیا تہا۔ اس عذر و تاویل پر قوائل کو کادیانی نے اپنے ہی تک نہین رہنے دیا۔ بلکہ اس مضمون کا عربی عبارت مین ایک الہام بہی گہڑ کر خدا تعالے پر اسکا افترا کیا۔ چنانچہ کہا ہے کہ خدا تعالے نے ایسا کیا اور مجہے فرمایا ہے اطلع اللہ علی ہمہ وغمہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً۔ ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ وبعزتی وجلالی انک انت الاعلی وغرق الاعداء کل ممزق ومکر اولئک ہو یبور۔ انا نکشف السر عن ساقہ یومئذ یفرح المومنون ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین۔ وہذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلاً۔" اس عبارت کے نو فقرے ہین جنمین اکثر فقرے قرآن مجید سے پورے پورے چورائے گئے ہین۔ اور فقرہ اول و سوم و چہارم و پنجم کے بعض الفاظ قرآن سے مسروق ہین۔ اور ان الفاظ و فقرات کی ترتیب صرف ایجاد بندہ (کادیانی) ہے۔ سو سراسر گندہ جس سے مطلب مقصود کادیانی کچہہ سمجہہ مین نہ آتا تہا اور وہ مطلب در بطن شاعر کا مصداق تہا لہذا کادیانی کو اسکی تفسیر بہی الہام (یا شیطانی احتلام) سے کرنی پڑی۔

فقرہ اول کا اصل ترجمہ لفظی یہ تہا کہ خدا نے اسکے غم و ہم پر اطلاع پائی۔ جس سے کادیانی کا مطلب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷

مگر یہہ امر۔ امر متوسط لوگون کو پیش آتے ہین۔ اہل کمال ان دونو سے برطرف رہتے ہین۔ ارڈپوپو کادیانی نے اس مضمون کتاب فیوض الحرمین سے تمسک کرنیسے یہہ بتایا ہے کہ مین عرفان و کمال مین ناقص ہون اسلئے خطرہ نفس اور وسوسہ شیطان نے مجہہ پر غلبہ کرکے میری اس تفسیر کو (جو مین نے اپنے خیال سے کی تہی) اور اصل الہام اجمال کو ایک کردیا۔ اور مین نے غلطی کرکے اصل ہاویہ کو موت قرار دیکر خصم کے سامنے یہ اقرار کرلیا تہا کہ اگر مخالف کو موت نہ ہوئی تو میرا مونہہ سیاہ کرکے مجہے لعنتی بنایا جائے وغیرہ وغیرہ۔ اسمین مینے شیطان سے دہوکہہ کہایا ہے اور مین اسکی تفسیر کرنیمین غلطی کا مرتکب ہوا مگر اے حضرات یہ بات اسکے حوالہ و دستاویز مضمون مذکور کا لازمہ و نتیجہ ہے۔ مونہہ سے وہ کبہی اقرار نکریگا کہ مین اس تفسیر مین غلطی کا مرتکب ہوا ہون یہہ بہی وجہ ہے کہ اس عذر اول کے مخالف دوسرے عذرات بہی کرتا ہے جن سے اس تفسیر کا صحیح ہونا ثابت ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ادا نہوتا تہا۔ اسلئے کادیانی اسپر الہامی تفسیر سے زیادتی کی اور کہا۔ اُور اسکو مُہلت دی۔ جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت گیری اور تکذیب کیطرف میل کرے۔ اور خُدا کے احسان کو بہلا دے"!

فقرہ دوم کا ترجمہ لفظی صرف یہہ تہا کہ تو خدا کی عادت مین تبدیلی نہ پائیگا۔ جو کادیانی کے مطلب کے لئے کافی نہ تہا۔ اسپر کادیانی نے الہامی تفسیر سے یہہ زیادتی کی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہین کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہو جائین جو غضب آہی کو مشتعل کرین۔ اور اگر دل کو کسی گوشہ مین بہی کچہ خوف آہی مخفی ہو اور کچہہ دہڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہین ہوتا۔ دوسرے وقت پر پڑ جاتا ہے"۔ ایسے ہی الہامی تفسیر فقرہ ۳ و ۴ و ۵ و ۶ کے کہ فقرہ ۷ کی (جسکا ترجمہ لفظی یہہ ہے۔ "ہم اسکی پنڈلی سے پہید کہولین گے) یہ تفسیر کی ہے کہ ہم اسکی پنڈلیون مین سے ننگا کر کے دکھائین گے یعنے حقیقت کہول دین گے اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کرین گے۔ ایسی ہی اور تفسیر الہامی باقی فقرات کی کی ہے۔ اس مرمت و شکست و ریخت الہام مذکور پر بہی کادیانی کا یہ مطلب لوگو پر ظاہر نہوا تہا کہ یہہ غم و ہم کرنا [illegible] کے ٹل جانے کی شرط قرار دیا گیا تہا۔ تو اُس نے اس الہام اور اسکی تفسیر کو بلکہ تمام مضمون کو ختم کر دینے کے بعد ضمن حاشیہ نمبر ۱ مین اس الہام کی تفسیر در تفسیر کی۔ اور یہہ بات کہی ہے کہ حق کیطرف رجوع کرنیسے یہی ڈر جانا مراد ہے جو عبد اللہ آتہم نے اپنی مضطربانہ حالت سے ظاہر کیا ہے کہ وہ موت سے ڈر کر شہر بشہر پہرا اور گہر کے اندر سے اور کتون اور سانپون سے ڈرا۔ کیونکہ حق کیطرف رجوع کرنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت سے قبول کرنا درحقیقت ایک ہی بات ہے۔

(۲) اور اس عذر کی تائید مین وہ یہہ بہی کہتا ہے کہ کسیقدر ڈر جانا گو نجات اُخروی کیلئے کافی نہین ہے، (یعنی اسلام و ایمان اس سے ثابت نہین ہوتا۔ جس سے نجات اُخروی متصور ہے) مگر اس قدر ڈر جانے سے دُنیوی عذاب الٰہی کا ٹل جانا۔ لازم و ضروری ہے۔ اور اسپر آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ دلیل ہے۔ اور یہ بات بہی قرآن اور بائبل سے ثابت ہے کہ خدا تعالے عادت مستمرہ و سنتِ قدیمہ ہے کہ جب کوئی شریر قوم جسپر عذاب نازل ہونا مقرر ہو چکا تھا عذاب سے ڈر گئے تو وہ عذاب اس سے ٹلا یا گیا۔ اسکی ثبوت مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند ایسی آیات قرآن نقل کی ہین جنمین اس مضمون کا نام و نشان نہین۔ صرف یہہ بیان ہے کہ عذاب اس وقت نازل ہوتا ہے جب کسی قوم سے فسق و ظلم و استہزا وقوع مین آتا ہے

(۳) اور کہتا ہے کہ عبد اللہ آتہم کا کسیقدر ڈر جانا اس سے ثابت ہے کہ وہ شہر بشہر پھرا۔ اور اگر عبد اللہ اس سے انکاری ہو تو وہ ایک مجلس مین مجھ سے مباہلہ کرے۔ اور کہدے کہ ۱۵ مہینہ کے عرصہ مین کبھی ایک لحظہ وہ اس پیشگوئی سے نہین ڈرا۔ اور کبھی سچائی اسلام کا خیال اسکے دل مین نہین گذرا۔ اور کبھی ایک ذرہ اسلامی توحید کا خیال اور تثلیث سے انکار اسکے دل مین نہین آیا۔ اسکے بعد اگر ایک سال تک اسکو موت نہ آئی تو اسکو سچا سمجھا جائیگا۔ اور ایک ہزار روپیہ اسکے ملک کیا جائیگا جو بطور امانت و باخذ ضمانت ابھی سے اسکے پاس رکھوایا جائیگا۔ اور اگر عبد اللہ آتہم نے اس فیصلہ کیطرف رجوع نہ کیا۔ تو گویا میری اس بات کو کہ وہ میری پیشگوئی سے کسیقدر ڈر گیا تسلیم کر لیا۔

(۴) اور کہتا ہے کہ اس پیشگوئی مین دوسرے پہلو کو خدا نے اسلئے اختیار اور پہلے پہلو کو ترک کیا۔ کہ پہلا پہلو (یعنے موت عبد اللہ آتہم) مجروح اور تختہ مشق اعتراضات ہو گیا تھا۔ کوئی کہتا تھا۔ مرنا کیا نئی بات ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب پہلے ہی موت کا فتوی دیچکے ہین۔ کہ چھ ماہ تک فوت ہو جائیگا۔ کوئی کہتا تھا کہ بڈھا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ کمزور ہے۔ موت کیا تعجب ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ جادو سے مار دینگے یہہ شخص بڑا جادوگر ہے خدا حکیم و علیم نے جب دیکھا کہ معترضون نے اس پہلو کو بہت کمزور اور مشکوک کر دیا ہے اور خیالات سے اسکا اثر اوٹھا دیا ہے۔ تو عبد اللہ آتہم کے دل پر عظمت اسلام کا رعب ڈالکر پہلو ثانی سے اسکو حصہ دیدیا۔ اور موت کے پہلو کو ٹال دیا (اس قول سے کادیانی نے یہ جتایا ہے کہ وہ دہریہ ہے خدا کو صفت علم و قدرت کے ساتھ نہین مانتا۔ اسکی تشریح اس قول کے جواب مین ہو گی۔ انشاء اللہ)

(۵) اور کہتا ہے کہ ایک فائدہ اس پہلو دوم کے اختیار کرنے مین یہہ بھی ہے کہ اگر پہلو اول کو اختیار کیا جاتا۔ اور عبد اللہ آتہم مر جاتا۔ تو ہماری جماعت مین عام لوگ جنمین رذیل کمینہ سفلہ اور [illegible] لوگ بھی شامل ہین داخل ہو جاتے۔ اور ہماری شریف اور پاک جماعت کے ہم پہلو جگہہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لیکر اس جماعت کو ناپاک کر دیتے۔ اس فائدہ کی تائید و ثبوت مین وہ کہتے ہے کہ خدا کی عادت قدیمہ اور سنت مستمرہ معجزہ و نشان نمائی مین یہی چلی آتی ہے۔ کہ وہ ایسے باریک و عالیشان معجزہ و نشان ظاہر کیا کرتا ہے جنکو صرف عالیشان شریف و نجیب و زیرک لوگ و باریک بین سمجھ سکین نہ ایسے عام فہم نشان جنکو کمینہ لوگ اور موٹی عقل والے سمجھ سکین۔ اور وہ ایسے نشان دیکھکر داخل جماعت ہون۔ اور وہ ان نجیبون اور زیرک لوگون کے ہم پہلو جگہ لیکر انکے عار و ننگ کا موجب ہون۔ اور اس جماعت کو ناپاک کرین۔ خدا تعالے ان لوگون کو جماعت شرفا و عقلا سے علیحدہ اور خارج کرنے کی غرض سے اپنے نشانون پر یہ دے ڈال دیتا ہے۔ خدا تعالے قادر تو ہے کہ وہ ایسا نشان دکھادے جس کو تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت کمینہ بھی سمجھ سکین اور اس نشان کیطرف جھک جائین مگر ایسا نہ کبھی ہوا۔ اور نہ آیندہ ہوگا ایسا نشان دیکھکر ایمان لانا ایمان بالغیب نہین کہلاتا جو نجات کا مدار ہے اور نہ وہ موجب ثواب ہوسکتا ہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا موجب ثواب نہین ہوسکتا۔ لہذا ایسا نشان حامی ایمان نہین ہوتا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو باطل کر دیتا ہے۔

(۷) ان دعوات پر ناز اور فخر کرکے کادیانی ان علمار اسلام کو جو اس پیشگوئی مین اسکو جھوٹا قرار دیکر اسکے تکذیب مین اشتہار جاری کر چکے ہین نیم عیسائی بنا کر انپر لے دے کرتا اور یہہ کہتا ہے کہ انکا مجھے جھوٹا کہنا اسلام پر حملہ کرنا ہے کیونکہ مین اگرچہ انکے نزدیک کافر بلکہ اکفر تہا مگر پھر بھی اسلام کا وکیل تہا۔ اور اس پیشگوئی سے اسلام کی سچائی عیسائیون پر ثابت کرنا چاہتا تہا پس اگر مین اس پیشگوئی مین جھوٹا ہوا تو گویا اسلام جھوٹا ہوا۔ اور اسکی تائید مین ایک فرضی تمثیل پیش کرتا ہے کہ اگر بہنگی یا چمار اسلام کی حمایت مین عیسائیون کا مقابلہ کرے گا۔ تو یہہ ممکن نہ ہوگا کہ خدا تعالے اس بہنگی کو ذلیل کرے۔ اور عیسائیون کو اس پر فتحیاب کرے۔ خدا تعالے کا ایسا بہنگی یا چمار ہونا نہین دیکھے گا۔ بلکہ اپنے دین کی عزت رکھے گا۔ پھر تم مجھے عیسائیون کے مقابلہ مین کیون مغلوب اور ذلیل قرار دیتے ہو۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۸) اس فخریہ الزام کے ساتھہ وہ ان علماء اور ان تمام اشخاص مذہب غیر عیسائی ہندو آریہ سکھہ وغیرہ کو جو اس پیشگوئی کو دروغگوئی کہنے مین مسلمانون کے شریک ہین۔ اور وہ کادیانی کے جہوٹا ہونے پر اظہار مسرت کر چکے ہین۔ وہ گندی کامیابی ہی دیتا ہے۔ اور یہہ کہتا ہے کہ اب بہی عبد اللہ آتہم سے میرے عذر سوم کی تکذیب بصورت مذکورہ بالا کرانے کے بغیر مجہے جہوٹا کہو گے۔ تو تم شریف اور حلالزادے نہین ہو کمینے اور حرامزادے ہو۔

(۹) ان ملمعہ سازیون اور تبرا بازیون کے ساتھہ وہ اپنے دام افتادہ احمقون اور گمراہ شدہ مریدون کو اپنی صداقت اور فتح جتلا کر اپنے دام سے باہر نکلنے پر یہہ ڈر سناتا ہے کہ اگر تم مجھ سے الگ ہو گئے تو تمہارا پچہلا حال پہلے حال سے بدتر ہو جائیگا۔

یہہ اسکے عذرات اور انکے وجوہات ہین جنکو اس نے ۴ صفحہ اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور اکیس صفحہ رسالہ "بے انوار" مین بیہودہ پیرایہ اور لغو و مکرر سہ کرر عبارات مین بیان کیا ہے۔ ہمنے (۶) صفحون مین اس کا پورا مطلب بہ تہذیب و تلخیص ادا کر دیا۔ ولیکن اے صاحبو اسکے یہ عذرات اور انکے وجوہات من اولہا الی آخرہا اسکی اس روسیاہی کو اٹہا نہین سکتے۔ اور اس پیشگوئی مین اسکو سچا نہین کرتے بلکہ پکا کاذب و ملعون و کافر اور فریبی اور حیلہ ساز بناتے ہین۔ اور اسکی روسیاہی پر سیاہی کے گہٹا چڑہاتے ہین۔ اور یہہ بتاتے ہین کہ بیحیائی بیشرمی بے ایمانی ہٹ دہرمی مین بات بنانی اور ایک بات کہکر اس سے مکر جانی۔ اور پہر منکر نہ کہلانے مین دنیا بہر مین اسکا کوئی نظیر نہین ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اور اس دعوی کی دلیل دل لگا کر سنو۔

اسکا پہلا عذر اسلئے اسکی روسیاہی کو نہین مٹاتا۔ بلکہ اسپر سیاہی کی گہٹا چڑہاتا ہے۔ کہ مسلمانون نے اسکو یہ نہین کہا کہ تیرے اصل الہام مین موت کا وعدہ تہا۔ وہ پورا نہین ہوا اسلئے تیرا مونہہ کالا کرنا چاہیئے وہ اسکو ایسا کہتے تو اسکے جواب مین اسکا عذر بجا ہوتا۔ مسلمان تو اسکو یہ کہہ رہے ہین کہ تو نے اس الہام کی تفسیر مین ہاویہ کو موت قرار دیا تہا۔ اور اس موت کے عدم وقوع پر مونہہ کالا کرانا قبول کیا تہا۔ اب اسکا وقوع نہین ہوا تو تیری اس تفسیر و اقرار کے رو سے (نہ اصل الہام کے حکم سے) ہمارا حق ہو گیا ہے کہ ہم تیرا مونہہ کالا کرین اور تیرے گلے مین رسہ ڈالکر تجہے شہر بشہر پہرا دین۔ اور جب تو تہک جائے تو تجہے ایک گدہے پر جسکو ایک بہنگی ساتھ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ لے پہر یگا۔ تجھے سوار کرادین۔ اس صورت مین اے صاحبان الاشان! کادیانی کا یہ عذر کب لائق پذیرائی ہے۔ اور وہ اس سزا کو کب ٹال سکتا ہے۔ اے حضرات ناظرین! مسلمان تو اسکو چلا چلا کر کہہ رہے ہین کہ اس پیشگوئی سے موت مراد قرار دینا اور اسکے عدم وقوع پر ایسی سخت سزا مان لینا۔ اے کادیانی تیری نادانی یا دہوکہ دہی و بے ایمانی ہے تو حجج الحق مین اپنے ازالہ کے صفحہ ۴۰۰ مین یہ لکھہ چکا ہے کہ انبیا اپنی پیشگوئی کے معنے سمجھنے مین غلطی کیا کرتے (عیاذاً باللہ) تو پہر تو اپنی پیشگوئی کے معنے سمجھنے مین کیونکر غلطی سے بری ہو سکتا ہے کیا تیرا الہام انبیا کے الہام کی نسبت زیادہ یقینی ہے یا تو اپنے الہام کے معنے سمجھنے مین غلطی و خطا سے معصوم ہے۔ اگر تیرا یہ دعوی ہو تو تیرے کافر و بے ایمان ہونے مین کیا شک ہے اور اگر تجھے یہ دعوی نہین تو پہر اپنی پیشگوئی کے ان معنی کا جو تو نے سمجھے ہین تجھے یقین کرنا کیونکر جائز ہے اسصورت مین تیرا اس یقین کو ظاہر کرنا صرف لوگونکو دہوکہ دینا اور اس غرض سے ہے کہ اگر اس عرصہ مین عبداللہ بسبب اتفاق و تقاضا سنہ و عمر فوت ہو گیا تو تو لوگون کو دام مین لاؤنگا اور اگر وہ فوت نہوا تو یہہ کہدیگا کہ اصل الہام مین فوت ہونیکا وعدہ نہ تہا بلکہ صرف ہاویہ کا وعدہ تہا۔ جو ہر ایک کافر کو مرنے کے بعد نصیب ہوتا ہے اس سے موت مراد ہونا میری طرف سے بطور تفسیر تہا جو غلط نکلا۔

یہ باتین کادیانی کو اشاعۃ السنۃ نے اپنے نمبر ۹ جلد ۱۵ کے صہ ۲۲۹ و صہ ۲۳۳ وغیرہ صاف طور پر کہدی ہین اور مسلمانون نے زبانی اور اخبارون مین اور کادیانی کے گہر پہنچکر کہی ہین۔ مگر کادیانی اور اسکے گمراہ اور اندہے بہرے حواریون نے کیسی ایک نہ سنی اور ان سب کے مقابلہ مین دعوئی موت عبداللہ آتہم پر ضد قایم رکہی۔

اخبار عام ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء کے کسی پرچے مین ایک کشمیری حواری کادیانی نے منکرین و مکفرین کادیانی سے یہہ درخواست کی تہی کہ لوگو! اس تکفر و انکار مین کیون جلدی کرتے ہو پیشگوئی موت عبداللہ آتہم کا انتظار تو کرلو اسکے جواب مین ایک مسلمان نے کہا کہ اگر عبداللہ آتہم فوت ہوا تو بہی کادیانی کا الہام واجب التسلیم نہوگا جبکہ نبیون اور سابق ملہمون کے الہام کا بقول کادیانی ظاہری معنے سے وقوع ضروری نہین ہے۔ تو کادیانی کا الہام اگر ظاہری معنے سے (جسکا کادیانی کو دعوے ہے) واقع ہو گیا۔ کیون تسلیم کیا جاویگا۔ اسکے جواب مین اس کشمیری حواری نے اخبار عام گہست سنہ ۱۸۹۴ء کے کسی پرچہ پر یہہ شہتر کیا تہا کہ جو پیشگوئیان انبیا و ملہمین سابقین کے اپنے ظاہری معنے سے وقوع مین نہین آئین وہ کسی کے مقابلہ مین اور کسی دعوی کی تصدیق کے لئے نہوئی تہین۔ بخلاف اس پیشگوئی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

موت عبداللہ آتھم کے کہ یہہ بمقابلہ عیسائیون کے اور ایک دعویٰ کے تصدیق کے لئے ہوئی ہے۔ لہذا اس پیشگوئی کا اسی معنے ظاہری سے واقع ہونا ضروری ہے جو اس سے یقیناً سمجھے گئے ہین ایسی اگست ۱۸۹۷ء کے اخیر مین دو شخص بظاہر مسلمان درپردہ عیسائی مرزائی اور نیچری (ایک مولوی نور محمد مالک نوری شفاخانہ موصل ضلع لاہور۔ دوسرا منشی فتحدین ملازم سردار محمد عمر رئیس موکل قادیان) پہنچے۔ تو انمین سے دوسرے صاحب اڈیٹر پیو کادیانی سے مستقر ہوئے کہ یا حضرت! اگر یہہ پیشگوئی اپنے ظاہری معنے سے جو آپنے بیان کئے ہین واقع نہوئی یعنے عبداللہ آتھم فوت نہوا تو پھر کیا ہوگا کیا اسمین کوئی تاویل نہین۔ تب اڈیٹر پیو صاحب بولے کہ اگر مگر کی یہان گنجایش نہین یہ پیشگوئی اسی معنی کو ضرور ہی پوری ہوگی۔ یہ بات ہمسے سردار محمد عمر مذکور نے جو ہمارے مخلص دوست ہین اور وہ ان لوگون کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ گئے تھے کہی ہے۔ ایسی ہی اگست کے آخیرون کی روایت و حکایت ایک سکرٹری انجمن حمایت اسلام کو ایک خاص حواری کادیانی کے ذریعہ سے پہنچی تھی کہ عبداللہ آتھم ضرور فوت ہوگا اسمین تاویل کوئی نہین ہے۔ اس حواری کا ایک رشتہ دار ادائل ستمبر مین لاہور سے نئی پوشاک لیکر قادیان پہنچا تھا کہ ستمبر کو جو موت عبداللہ آتھم پر قادیان مین عید ہوگی اسمین یہہ پوشاک پہنوںگا۔ گو آخر اسکو عید کی جگہہ محرم کرنا پڑا۔ اس وقت کادیانی اور اسکے اتباع کا یقین کے ساتھ یہہ دعویٰ تھا کہ اس پیشگوئی مین کوئی تاویل نہین ہے ضرور عبداللہ آتھم فوت ہوگا ورنہ کادیانی اُس سزا کا مستحق ہوگا جسکو وہ مان چکا ہے۔

کیا اس صورت مین اے صاحبان منصفین مسلمانون کا حق نہین ہے کہ وہ کادیانی کو اس تغیر پر یقین کرنیکی وجہ سے اور اس یقین پر اسکے مذکور کو مان لینے کی نظر سے (نہ اصل الہام کی نظر سے) درخواست کرین کہ جناب اکذب! تشریف لائیے۔ اپنا موہنہ کالا کرائیے۔ اپنے گلے مین رسہ اور لعنت کا سائن بورڈ لٹکوا کر شہر شہر پھر کر لوگون کو اپنے جمال باکمال کا نظارہ کرائیے۔ اور تہتک جانیکی حالت مین گھر ہے پر بشوق و ذوق سے سوار ہو جائیے۔ کیا اس درخواست کے جواب مین کادیانی یہ عذر کر سکتا ہے کہ اصل الہام مین صرف "کا وعدہ" کا وعدہ تھا موت کی تجویز تو صرف میری تفسیر تھی جو خطا نکلی سکیا یہہ عذر باوجود اس تغیر کے اور اسپر یقین کر کے وعدہ مذکور کو کر لینے کی اس سزا سے بری کر سکتا ہے۔ نہین نہین ہرگز نہین کیا اس عذر کے جواب مین وہ لوگ یہہ نہین کہہ سکتے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ ہم اصل لفظ الہام (یا شیطانی احتلام) کی نظر سے تیرا مونہہ کالا کرنا نہین چاہتے بلکہ تیری اس تفسیر کی نظر سے جسپر تجھے اور تیری تمام جماعت کو یقین تھا۔ اور تیری اس اعدہ کی دست آویز سے جو اس یقین پر تو مشتہر کر چکا تہا بیشک کہہ سکتے ہین۔ اور ہزار بار کہہ سکتے ہین۔ اور یہہ کہکر اس عذر کو رد کر سکتے ہین

عذر دوم۔ تین وجہ سے۔ کادیانی کی روسیاہی کو نہین مٹا سکتا۔ بلکہ اسپر اور سیاہی کی گھٹا چڑہاتا ہے۔

وجہ اول یہہ کہ وہ عذر اول کے صریح مخالف و متناقض ہے۔ عذر اول مین وہ موت کو ہاویہ سے مغایر اور اپنی غلطی خیال کا نتیجہ قرار دے چکا تہا۔ اب وہ اسکو ہاویہ کا فرد کامل ٹہیراتا ہے جو غیریت و کمال اتحاد کا مثبت ہے۔ اور یہہ دونون امر مغایرت و اتحاد آپسمین متناقض و متعارض ہین۔ لہذا بحکم اذا تعارضا تساقطا دونون ساقط الاعتبار رہوے

افسوس صد افسوس کادیانی کے اتباع سے۔ ایک شخص بہی اہل علم اور صاحب دانش نہین۔ جو ایسی ڈبل غلطیون پر اسکو تنبیہ کرے۔ اور اگر وہ تنبیہ نہو تو اسکے اتباع سے ہاتھ اوٹھا کر اس ذلت سے بچے

وجہ دوم یہہ کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۴ء تک (جو موت عبداللہ آتہم کی میعاد کا آخری دن تہا) تو کادیانی یا اوسکے کسی پیرو نے فریق مخالف سے بجز عبداللہ آتہم اور کسیکو مراد قرار نہ دیا۔ اور ہر ایک کا دعوی عبداللہ آتہم ہی کی موت کا تہا۔ باوجودیکہ صہ ۲۳۲ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۵ مین جو جون ۱۸۹۲ء کو شایع ہو چکا تہا۔ اس لفظ "فریق" کی نسبت یہہ ریمارک کیا گیا تہا کہ "دلیل دوم۔ (منجملہ اندرونی دلائل دروغگوئی ہونے پیشگوئی مذکورہ کے) اس پیشگوئی مین مخالف حق ہلاک ہونیوالے کی کوئی تعیین و تشخیص نہین ہوئی۔ صرف فریق مخالف حق کا ہلاک ہونا بتایا گیا ہے جس سے نہ تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے فریق عیسائی کے تمام ممبر یا حاضرین جلسہ یا متصدیان و معاونین مباحثہ جن مین ڈپٹی عبداللہ آتہم کے علاوہ کئی اور اشخاص (پادری جے ایل ٹہاکرداس۔ پادری عبداللہ اور پادری ٹامس ہاول صاحب اور ڈاکٹر لیچ ایم کلارک صاحب وغیرہ وغیرہ بہی داخل تہے) مراد ہین۔ یا ان مین کوئی شخص اس ابہام و عدم تعیین سے یہہ مقصود معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر بحسب اتفاق و انقضاء مدت عمر ڈپٹی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عبداللہ آتھم (جنکے پاؤن گور مین لٹک رہے ہین اور وہ اپنی پیرانہ سالی اور کمال درجہ کی کمزوری کی وجہ سے گویا
مصرع اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند کا مصداق ہو رہے ہین۔ اس دُنیا سے سدھاری۔ تو انکو اسکا مصداق
بنایا جائیگا ورنہ یہہ کہدیا جائیگا کہ گروہ عیسائی سے اور شخص مراد ہے جسکا تمام عیسائیان پنجاب ہندوستان
سے یا خاصکر عیسائیان جنڈیالہ وامرتسر سے (جو مباحثہ مین شریک تھی) پندرہ ماہ مین فوت ہونا ممکن ہے"

اس ریمارک کے مشتہر ہونے پر بہی کادیانی اور اسکے کسی پیرو نے اُف نہ کیا۔ اور سانس نہ لیا۔ اور
برخلاف شہرۂ عام موت عبداللہ آتھم کے یہ نہ کہا کہ ہمنے عبداللہ آتھم کو خاص نہین کیا۔ لفظ "فریق مخالف"
عبداللہ آتھم سے مخصوص نہین ہے پہر جب ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء کو گذر گئے اور عبداللہ آتھم کو موت نہ آئی تو یہہ بات
بنائی گئی ہے لہذا اب اس بات کو کون سُنتا ہے۔ اور اس سے بجُز دہوکہ دہی و فریب بازی کیا ثابت
ہوتا ہے۔ اس سے وہ روسیاہی اور تر نہین سکتی۔ بلکہ اور زیادہ ہوتی ہے۔

وجہ سوم۔ قطع نظر ان دونون وجہون (اول و دوم) سے یہہ بات بن بہی نہین سکتی۔ یہہ تب
بنتی جبکہ فریق مخالف سے ایک کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ تمام ہندوستان پنجاب کے نہ سہی۔ خاص کر گروہ
کے وہ لوگ جو مباحثہ مین شامل و شریک تھے سب مر جاتے۔ اور انمین سے کوئی نہ بچتا۔ صرف
پادری رائیٹ یا یوحنا۔ یا پادری فورمن (جو مباحثہ مین شامل ہی نہ تہا) کے فوت ہو جانے سے فریق
مخالف کا فوت ہو جانا صادق نہین آتا۔ اسپر روشن اور قوی دلیل جس سے کادیانی کو گریز و انکار کی کوئی
سبیل نہ نکلی۔ یہ ہے کہ فریق مخالف مجموعہ اشخاص مخالفین کا نام ہے نہ ایک یا دو تین شخص کا۔ اس امر کو
کادیانی نے اپنی حماقت و جہالت سے خود اپنے رسالہ انوار ۲۱ صفحی کے صفحہ ۲ سطر ۱۲ وہ مین اس غرض سے بیان
کیا ہے کہ عبداللہ آتھم کی خصوصیت جاتی رہی۔ اور اسکو نہ مرنے سے جو مجھپر اعتراضون اور لعنتون کی بوچہاڑ
پڑ رہی ہے وہ موقوف ہو جائے۔ مگر بحکم آنکہ "دروغ گو را حافظہ نباشد" آپنے یہ نہ سوچا کہ مرے، تو صرف
دو یا تین اشخاص ہین۔ اور مین فریق مخالف تمام گروہ کو قرار دے رہا ہون۔ پہر وہ لفظ دو یا تین شخص کے
فوت ہونے سے کیونکر صادق ہوگا۔

اب اسکی اصل عبارت سنو جو رسالہ انوار کے صہ مین حوالہ قلم ہوئی ہے آپ فرماتے ہین۔ عرفًا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فریق اس تمام گروہ کا نام ہے۔ جو ایک کام بالمقابل کرنیوالا ہے۔ یا اس کام کا معاون یا اس کام کا حامی ہو۔ اور پیشگوئی کی کسی عبارت میں نہیں لکھا کہ فریق سے مراد صرف عبداللہ آتھم ہے۔ ہاں جہانتک میں نے الہام کے معنے سمجھے وہ یہی ہے کہ جو شخص اس فریق سے بالمقابل باطل کی تائید میں بنفس خود بحث کرنیوالا ہے اسکے لئے ہاویہ سے مراد سزا ر موت ہے۔"

اس تصریح و بیان کادیانی کے ساتھ کہ عرفاً فریق تمام گروہ کا نام ہے۔ نہ منجملہ گروہ ایک یا دو یا تین کا کادیانی کا دو یا تین شخص کو فریق قرار دینا اور صرف ان کی موت سے فریق مخالف کی موت کے وقوع کا دعوے کرنا۔ اور اس سے اپنے الہام کو صادق اور واقع قرار دینا۔ اس روسیاہی کو بڑھاتا نہیں تو اور کیا ہے۔ کچھ شرم کرو۔ کچھ حیا کسی سے مستعار لیکر ہی علمین لاؤ۔

تنبیہ اعذر توے ناظرین ہاتکین ان کادیانی کی روسیاہی پر سیاہی کئی تہ جماتا ہے۔ اور اسکو آیت ظلمات[1] بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بناتا ہے۔ اور اس کی تفصیل و تبیین جو بالا میں ہے اسکی [illegible] سچیائی دھوکہ بازی حیلہ سازی کا ایسا کامل ثبوت دیتے ہیں کہ اسمیں کسی صاحب فہم و انصاف کو ایک ذرہ اشتباہ باقی نہیں رہتا۔ بلکہ یقین کامل ہو جاتا ہے کہ کادیانی خدا تعالے پر افترا کرنے میں بڑا دلیر۔ آیات کی تحریف میں بے نظیر۔ خدا تعالے کے صفات علم و قدرت کا منکر۔ معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکاری دھوکہ دینے میں اپنی نظیر صرف آپ ہی ہے۔ دشنام دہی و فحش گوئی میں بہنگیوں اور بازاری شوہدوں کا گروہ ہے اور ان اوصاف کے ساتھ اسکا دعوے الہام و رسالت و ولایت صاف مظہر ہے کہ وہ دہریہ ہے۔ خدا اور رسول اور جزا و سزا کا بالکل قابل نہیں۔

ناظرین توجہ کریں! اور ہمارے ہر ایک دعوی کا ثبوت دلائل قطعیہ سے سنیں۔

اولاً کادیانی کا یہ دعوے کہ کسیقدر رجوع کیحالت میں موت سے بچا لینا۔ اصل الہام کا ایک پہلو تہا

---

[1] ترجمہ اندھیرے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ جب ان میں کوئی ہاتھ نکالتا ہے تو قریب ہے کہ اسکو دیکھ نہ سکے اور جس کو خدا تعالے نور نہ دے اس کو کوئی نور نہیں ملسکتا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

محض دروغ بے فروغ ہے۔ ناظرین حصہ دوم مباحثہ امرتسر کا صفحہ ۱۷ دیکھین۔ اسمین کسیقدر کا لفظ کہان ہے؟۔ پس اگر یہہ لفظ اسمین نہ پاوین تو بحکم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کادیانی پر ہزار لعنت بہجوائین۔ اور ہمارے اس دعوی کی تصدیق کرین کہ کادیانی جہوٹ بولنے مین بڑا دلیر ہے۔ اے حضرات اصل الہام (یا احتلام) کادیانی کی عبارت یہہ ہی "بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نکرے"۔ جس سے (بحکم قاعدہ المطلق اذا اطلق ارید منہ الفرد الکامل یعنے جب کوئی لفظ بے قید بولا جاتا (جیسے پانی کا لفظ) تو اس سے اسکا فرد کامل مراد لیا جاتا ہے یعنی وہی پانی معروف جو پینے دہونے غسل کرنیکے کام مین آتا ہے نہ عرق انگور یا شراب یا پیشاب (جو ناقص طور پر اور مجازاً پانی کہلاتے ہین) اس وقت رجوع بایمان و اسلام مراد سمجہا گیا تہا۔ اور کادیانی اور اسکے پیروان کے فہم مین بہی یہی آیا تہا کہ اگر عبد اللہ آتہم مسلمان ہوگیا تو وہ سزاے موت سے بچ جائیگا۔ ورنہ ضرور مارا جائیگا۔ پہر جب آخری تاریخ وفات عبد اللہ آتہم جو حساب کے رو سے ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء تہی گذر گئی۔ اور عبد اللہ آتہم کو موت نہ آئی۔ تو کادیانی نے بجاے رجوع بسوے حق کسیقدر رجوع کرنیکا دہکوسلہ بنا لیا۔ اور اپنے رسالہ بے انوار کے صفحہ ۱۰ سطر ۱۷ مین یہہ لکہدیا کہ الہامی عبارت مین مدعا یہہ تہا کہ حق کیطرف رجوع کسیقدر جہکنے کیحالت مین موت وارد نہین ہوسکتی۔ اور خدا سے اور دنیا سے ڈر کر یہہ نہ سوچا کہ اصل الہام مین کسیقدر رجوع کرنے یا جہکنے کا لفظ تو نہین بولا گیا۔ بلکہ رجوع بحق کا لفظ بولا گیا ہے۔ جس سے مراد بجز رجوع کامل کے کچہہ سمجہہ مین نہ آیا تہا اور نہ آسکتا ہے۔ پس اگر یہہ الہام خدا کی طرف سے تہا۔ اور اس سے مراد کسیقدر رجوع تہا تو پہر کیا اس وقت خدا تعالے کو یہہ لفظ "کسیقدر" بولنا یاد نہ رہا تہا۔ تعالے اللہ عما یقولہ الظالم المفتری الکادیانی علوا کبیرا اور یہ نہ سوچا کہ اگر کسیقدر رجوع بحق عبد اللہ آتہم کو سزاے موت سے بچانے اور اس عذاب کو ٹلانے کے لئے کافی تہا تو پہر اس موت و عذاب کا اسکو وعدہ ہی کیون دیا۔ اور یہہ ڈر کیون سنایا۔ اس کسیقدر رجوع بحق سے تو عبد اللہ آتہم اس وعدہ عذاب اور ڈر سنانے کے وقت بہی خالی نہ تہا۔ اور نہ اس سے پہلے کبہی خالی رہا ہے۔ اور نہ کوئی بشر اس سے خالی ہوسکتا ہے۔ خدا تعالے کو ماننا اور اسکو اپنا خالق و مالک و لائق عبادت سمجہنا۔ (۲) یا مخلوق خدا کسی قسم کا نیک سلوک کرنا۔ (۳) یا اپنے ہم جنس یا اولاد پر رحم کرنا اور ترس کہانا۔ ایسے حق کے اقسام و افراد ہین جن سے کسی ملت مذہب کا کوئی آدمی خالی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین ہوتا۔ آخری دو صفات ایسے حق کے افراد مین کہ ان سے وہ لوگ بہی خالی نہین۔ جو دہریہ کہلاتی ہین
تیسری صفت ایسی فرد حق ہے کہ اس سے بہائم اور وحشی جانور بہی خالی نہین ہے جو اپنی اولاد کو پیار کرتے
ہین۔ پہر کیا عبد اللہ آتہم تمام جہان کے اہل مذاہب بلکہ دہریون بلکہ حیوانون اور وحشیون سے بہی گیا گذرا
تہا کہ اس کے دلمین اس سزا موت کا وعدہ دینے اور اس سے ڈرانے کیوقت اس قدر حق بہی نہ تہا کہ وہ
خدا کو خالق و مالک جانتا ہو۔ یا مخلوق خدا سے نیک سلوک کا قائل ہو۔ یا اپنے ہمجنس و اولاد پر رحم
کرتا ہو۔ اسلئے اسکو اس عذاب موت کا وعدہ دیا گیا تہا۔ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ مباحثہ کیوقت
وہ خدا تعالے کے وجود اور خالقیت کا قائل تہا۔ اور مخلوق خدا سے حسن سلوک اور اپنے ہم جنسون اور
اولاد پر رحم کرتا تہا۔ اور خاص کر اپنے بہائی کادیانی سے اُس نے یہہ حسن سلوک کیا ہے کہ کادیانی
اسکو اثنار مباحثہ مین سخت الفاظ سے یاد کرتا رہا۔ اور وہ اسکے جواب سے اسکو معافی دیتا رہا۔ اور اسکے
حق مین بدزبانی سے پیش نہین آیا۔ چنانچہ اصل مباحثہ اور اس مباحثہ کی نسبت اسلامی رائے
مندرجہ جلد ہذا کے ناظرین پر مخفی نہوگا۔

ahmadimuslim.de

کادیانی خود تو جہان کے احمقون سے زیادہ احمق تہا ہی اُس نے اپنے خدا و ملہم کو (جو یقیناً
معلم الملکوت ہے) بہی احمق بنایا ہے۔ اور یہہ جتایا ہی کہ اسکا ملہم کسیقدر رجوع بحق کو مزیل عذاب موعود قرار دیتا
ہے اور اتنا نہین سمجہتا کہ کسیقدر حق سے کوئی بشر بلکہ کوئی حیوان بہی خالی نہین۔ لہذا اسقدر حق کے موجود
ہونیکے ساتھ عذاب سے ڈرانا اور ہلاکت کی خبر سُنانا۔ پہر اُسیقدر حق کی نظر سے اس عذاب کو ٹلا دینا
حماقت و سفاہت ہے۔ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔

بالجملہ اصل الہام (یا احتلام) مین کادیانی کا لفظ رجوع بحق (جس سے مراد کامل رجوع باسلام
سمجہا گیا تھا۔) کہنا۔ اور جب عبد اللہ آتہم کا باوجود مسلمان نہونے کے موت سے بچ جانا نظر آگیا تب
اوس سے مُراد و مدعا کسیقدر رجوع (جو بوقت الہام مذکور بہی عبد اللہ آتہم مین پایا جاتا تہا) بتانا اس
الہام کے سراسر افترا و شیطانی احتلام ہونے اور کادیانی کے مفتری و کذاب ہونے پر ایک بڑی
روشن اور قوی دلیل ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

دوسری دلیل اس الہام کے احتلام ہونے پر یہہ ہے۔ کہ کادیانی پنجابی ہے اور اسکی قوم اور اول مخاطب بہی پنجابی ہین۔ اور یہہ الہام عربی۔ حالانکہ خدا تعالے کی قدیم سنت ہے کہ خدا تعالے نے ہر ملہم نبی و مرسل کو (جنمین کادیانی شمولیت کا دعوی کرتا ہے۔ (دیکہو صفحہ اول لوح ازالہ اوہام کادیانی اور اسکا صفحہ ۵۳۲ و صفحہ ۶۷۳ اور اسکا رسالہ شہادت القرآن کا صفحہ ۲۴ وغیرہ وغیرہ) اسکی قوم کی زبان مین کلام و الہام سے مشرف فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ یونس مین ارشاد ہے "ہمنے کوئی رسول نہین بہیجا۔ مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ اون کو بیان کر دے"۔ اور از انجا کہ بیان وہی مفید و موجب فہمایش و ہدایت ہوتا ہے۔ جسکو مخاطب سنکر اپنے ذاتی اور مادری زبان مین سمجہہ لین۔ لہذا اس سنت کی ایک حکمت یہہ بہی ہے کہ جو کچہہ نبی مرسل کہے اسکو اسکے اول مخاطب اپنی زبان مین سمجہہ سکین۔ پس اگر یہہ الہام خدا تعالے کیطرف سے ہوتا۔ تو سنت قدیمہ الٰہیہ کے مطابق ٹھیٹھ پنجابی مین ہوتا۔ اوی غلام احمد اسان عبد اللہ اتھم نون ایس گلے نئین مادیا جو ھن سانون ملوم ھوئی اے کہ اوہ ڈر گیا سی یا اسکی مانند اور پنجابی الفاظ مین

وَمَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (یونس ۱۶)

اس الہام کا ایسے عربی الفاظ مین ہونا جنکا مطلب کادیانی خود بہی بلا تفہیم الٰہی سمجہہ نہین سکا اور اس الہام کے ساتھ الہامی تفسیر کا جو اصل الفاظ سے کوئی تعلق نہین رکہتی۔ نازل ہونا روشن دلیل ہے کہ یہہ الہام رحمانی نہین بلکہ احتلام شیطانی ہے۔ یہہ دلیل ایسی روشن اور وسیع ہے کہ اس سے جملہ الہامات کادیانی جو اکثر عربی مین ہوئے ہین۔ اور وہ براہین کادیانی اور اسکی دیگر تصانیف مین درج ہو کر مشتہر ہو چکے ہین۔ اور انمین پنجابی زبان جو کادیانی اور اسکی مخاطب قوم کی مادری زبان ہے ایک بہی نہین۔ سب کے سب احتلام شیطانی ہو گئے ہین۔

ریویو براہین احمدیہ کی تحریر کے وقت ہمکو یہہ دلیل نہین سوجہی۔ ورنہ اس وقت ان الہامون شیطانی احتلامون کا کام تمام کر دیا جاتا۔ مگر بحمد اللہ اب بہی ایک موقع مناسب مین اس دلیل کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خدا کی طرف سے القاء ہوا۔ جو کادیانی کے جملہ عربی الہامات پر کاری زخم لگا۔

تیسری دلیل اسکے احتلام ہونے پر یہہ ہے کہ اس الہام کی عربی عبارت جسقدر کادیانی کی ایجاد ہے وہ ایسی گندی اور مکروہ ہے کہ وہ الہام الٰہی ہرگز نہین ہوسکتی۔ اور معہذا وہ مطلب مقصود کادیانی کو ادا کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا کسی مسلمان سے یہہ جرأت نہین ہوسکتی کہ ایسی عبارت واہی اور بے مطلب کو الہام الٰہی تسلیم کرکے الہام کو بٹہ لگادے۔ اور مخالفین اسلام سے جو تھوڑی بہت عربی جانتے ہین الہام کی ہنسی کرادی۔ اگر ہم کادیانی کے جملہ ایجادی فقرات اور آیات قرآنی مین اسکے تصرفات کی تفصیل کرین تو اس سے بہت تطویل متصور ہے لہذا بطور تمثیل صرف ایک فقرہ کی قلعی کھولتے ہین۔ اسکا فقرہ نمبر ۷ یہہ ہے "انا نکشف الستر عن ساقہ جسکا لفظی ترجمہ یہہ ہے۔ "ہم اسکی پنڈلی سے بھید کھولینگے"۔ اور اسکی تفسیر جو کادیانی نے الہام سے کی ہے یہہ ہے۔ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیون سے ننگا کرکے دکھادین گے یعنی حقیقت کھول دین گے۔ اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کردین گے"

ahmadimuslim.de

سولے حضرات ناظرین! جنکو عربیت کا مذاق ہے۔ آپ اپنے خداداد علم سے جانتے ہین اور اے حضرات فارسی اردو خوانان آپ عربی دانون سے پوچھ کر یقین کرسکتے ہین کہ عربی زبان مین اور ادبی محاورات مین کسیکو پنڈلیون سے ننگا کرکے بھید دکھانا کوئی محاورہ نہین۔ اور نہ اُس کے کوئی معنے بنتے ہین۔ بھید کو پنڈلی سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اسکا تعلق تو دل سے ہے۔ لہذا پنڈلی کھول کر بھید دکھانا کوئی معنے نہین رکھتا۔ پنڈلی یا ران کھولنے سے جو مستور چیز ظاہر ہوتی ہے اسکو تو اس مقام سے کوئی تعلق اور مناسبت نہین ہے۔ ہان عرب کی زبان اور محاورات مین کشف عن الساق (پنڈلی کھولنی) کا محاورہ پایا جاتا ہے جسکے ساتھ لفظ سر یا بھید نہین ملایا جاتا۔ اور عربی محاورہ مین پنڈلی کے دو معنے کئے جاتے ہین۔ ایک حقیقی دوسرے مجازی مستعار یا کنائی"

(۱) ساق بمعنے اصل و قوام جو اسکے حقیقی معنے ہین اس معنے کر ساق الشجر درخت کا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تنہ اور ساق الانسان آدمی کی پنڈلی بولتے ہین۔ اور اس سے حقیقت ان اشیاء کی مراد رکہتے ہین۔
(۲) کشف ساق سے شدت کے معنے بطور مجاز مستعار باکنایۃ مراد رکہتے ہین جسکی وجہ یہہ ہے کہ جب
کوئی آدمی محنت اور سختی سے کام کرتا ہے تو اپنی پنڈلیون سے کپڑا اوٹھا لیتا ہے پہر ایک شدت کی
حالت کو اس انسانی حالت سے تشبیہ دیکر اسکو کشف ساق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بہت سی اشعار عرب مین
لڑائی کی طرف کشف ساق (پنڈلی کہولنے) کو منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ تفاسیر بیضاوی کشاف تفسیر کبیر
وغیرہ مین وہ اشعار معہ تفصیل ان معانی کے جو ہمنے بیان کی ہے منقول ہین۔ ان ہی محاورات کے
مطابق قرآن مجید مین یوم یکشف عن ساق ارشاد ہوا ہے جس سے مفسرین سلف و خلف دونون
معنے حقیقی اور مجازی کنائی مراد بیان کرتے ہین۔ جو لوگ حقیقی معنے ساق مراد بیان کرتے ہین۔ وہ
ساق سے جہنم کی ساق یا عرش کی ساق مراد بیان کرتے ہین۔ اور اہل ظواہر اللہ جلشانہ کی ساق
مراد بتاتے ہین جسکی وہ کوئی حقیقت و کیفیت بیان نہین کرتے۔ اور نہ اسکے کشف کی کوئی حقیقت
ظاہر کرتے ہین۔ اور جو لوگ مجازی تشبیہی یا کنائی معنے مراد بتاتے ہین وہ اس سے شدت کے معنے
مراد بیان کرتے ہین یہ اقوال معالم و فتح البیان و کشاف و بیضاوی و تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر مین مرقوم ہین

بالجملہ کشف ساق کا محاورہ کلام عرب اور قرآن مین پایا جاتا ہے مگر جو اجہل الناس اور احمق
کادیانی اور اسکے اجہل الخلق و احمق ملہم (معلم الملکوت) نے کشف السر عن الساق کا محاورہ گہڑ لیا ہے
اسکا کہین عرب کے محاورات مین اثر و نشان پایا نہین جاتا۔ اور نہ اسکا کوئی مطلب بنتا ہے۔ اور یہ امر
اس بات پر قوی اور روشن دلیل ہے کہ یہہ خدا تعالے کا الہام نہین۔ بلکہ شیطان کا احتلام ہے۔
کادیانی اگر عرب کے محاورات سے اپنی خانہ ساز کلام کو ثابت کرے تو ہم سے ایک سو روپیہ انعام لے۔
اور اگر ثابت نہ کر سکے (اور ہرگز نکر سکیگا۔ گو اپنے تمام نام کے مولوی حواریون نور دین بہیروی جمونی
احسن امروہی محمد سعید شامی وغیرہ کو بلا کر ان سے مدد لی) تو ندامت کے ساتہہ اس امر کو مان لے کہ
یہہ کلام الہام نہین شیطانی احتلام ہے۔

جو کادیانی کے دام افتادہ جاہل اور بعض مسلمان متردد کادیانی کے عربی رسائل کو دیکہکر یہہ کہہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

رہے ہین کہ ان رسائل کے مقابلہ مین علمار اسلام کوئی رسالہ عربی کیون نہین لکھتے۔ اور کادیانی سے انعام کیون نہین لیتے یا اسکو الزام کیون نہین دیتے۔ وہ لوگ اسی ایک مثال کو غور سے دیکھین اور جو اس سے پہلے ہم رسالہ نمبر ۲ جلد ۵ کی آخر مین کادیانی کی عربی عبارات کتاب وساوس کے اغلاط کی فہرست شائع کر چکے ہین اُسکو ملاحظہ کرین۔ تو یقینًا جان لین کہ کادیانی کے رسائل کی عربی عرب کی عربی نہین ہے بلکہ وہ محض نک ہندی بے سود مصداق غث بر بود ہے۔

کادیانی ہندی اور فارسی محاورات کا اپنی خانہ ساز اور ناموزون عبارات مین ترجمہ کر دیتا ہے لہذا وہ اس لائق ہرگز نہین ہے کہ علمار عربی دان اسکیطرف توجہ کرین اور اسکے مقابلہ کا قصد فرماوین۔ علمار تو کجا اول درجہ کے طالب العلم جنہون نے سرکاری سکولون مین مفتاح الادب وغیرہ رسائل پڑھے ہین۔ اسکی عربی عبارات کو حقارت اور کراہت کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ اور اسپر ایسی بادلیل نکتہ چینی کرتے ہین جسکا جواب کادیانی سے کچھ بن نہین پڑتا ہمارے ایک عزیز تلمیذ منشی احمد دین کلارک انکم ٹکس ضلع سیالکوٹ نے (جس نے الف اے۔ بی اے جماعت کی عربی کی تعلیم سکولون مین پائی ہے) کادیانی کی تفسیر کرامات الصادقین کے (جو درحقیقت بہتانات الکاذبین ہے) ابتدائی چند صفحون پر سرسری نکتہ چینی کر کے کادیانی کے پاس بھجوادی۔ اور اسپر نہایت ملایمت سے داد الصاف چاہی۔ تو کادیانی سے اسکے جواب مین کوئی بات بن نہ سکی۔ آخر اس عزیز نے وہ نکتہ چینی اخبار وزیر ہند مین سیالکوٹ مطبوعہ ۸ اگست ۱۸۹۴ء مین چھپوادی۔ جسکی بعض علمار کپورتھلہ نے پرچہ وزیر ہند ۲۴ اگست ۱۸۹۴ء تصویب و تائید بھی کی وہ اخبار آسانی سے ملسکتا ہے۔ اور اگر موقع ملا تو کادیانی اور مدعیان علم حواریان کادیانی کو شرمندہ کرنیکے لئے ہم بھی اسکو اپنے رسالہ مین جگہہ دین گے۔ آسن نکتہ چینی کو پڑھکر ناظرین یقین کرین گے کہ کادیانی کی عربی عرب کی عربی نہین ہے پھر وہ کیونکر مستحق ہے کہ علمار عربی دان اسکی طرف توجہ کرین۔ مجھے ان مسلمان طالب العلمون پر (کہ کادیانیون کا ذکر نہین) سخت افسوس آتا ہے جو بذریعہ خطوط مجھہ سے پوچھتے ہین۔ کہ کیون جناب فلان رسالہ عربی کادیانی کے مقابلہ مین کوئی رسالہ عربی مین لکھا جائیگا یا نہین مین نے ان کے اس سوال کا انکو اسی وجہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہے جواب نہیں دیا۔ اور بجائے اسکے انکو یہہ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے ان رسائل کی عربی عبارات کو پڑھکر اور اسکے محاورات کو عربی محاورات سے منطبق کرکے اپنی رائے تو قایم کرین کہ وہ عربی ہے یا نہین۔ اسکے بعد مجھ سے وہ سوال کرین کہ اسکے مقابلہ مین کوئی عربی رسالہ لکھا جائیگا یا نہین۔

یہ اس الہام کی عربیت مین کلام ہے۔ اب اسکے مودی و مفید مطلب و مقصود کا دیانی نہونیکا حال سنو۔ حضرات ناظرین! یہ عبارت جیسی کیسی ہے مطلب بتا نہین سکتی۔ اس عبارت کا لفظی ترجمہ سے تو کچھ بھی مطلب سمجھ مین نہین آتا۔ چنانچہ صفحہ ۳۵ وغیرہ مین اسکا بیان ہو چکا ہے لہذا کادیانی کو اس عبارت کا مطلب بتلانے کے لئے ایک الہامی تفسیر کی ضرورت ہوئی جو اُس نے ترجمہ کے ساتھہ بیان کی سا در بھی صفحہ ۲۹ مین نقل ہو چکی ہے۔ اس تفسیر سے بھی کسیقدر حق کیطرف رجوع کرنے سے مدعا و مُراد کہ وہ عبداللہ آتھم کا اس پیشگوئی سے ڈر جانا ہی ظاہر ہوا تھا۔ اسلئے کادیانی کو اس الہام کی شرح و تفسیر کے بعد بلکہ اس تمام مضمون کو ختم کر دینے کے بعد حاشیہ نمبر ۱ مین بصفحہ ۱۵ سطر ۱۰ مین اسکا مطلب بیان کرنا پڑا کہ اس رجوع بحق سے جانا مُراد ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے **حق کیطرف جھکنا اور اسلامی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کے ساتھہ قبول کرنا۔ درحقیقت ایک ہی بات ہے**" اس مدعا و مراد کا عبارت الہام اور اسکی الہامی تفسیر سے سمجھہ مین نہ آنا۔ اور ایک مدت کے بعد مانند "شتے بعد از جنگ" کادیانی کا اس مدعا کو ظاہر کرنا ہی ایک روشن دلیل ہے کہ وہ عبارت الہامی نہین شیطانی احتلام ہے۔ خدا تعالے جو سچون کا ملہم ہے ایسا قاصر البیان نہین ہے کہ جو مدعا کسی الہام سے ادا کرنا چاہے اسکو نہ الہام مین ادا کرے نہ اسکی الہامی تفسیر مین کہہ سکے۔ اور ایک مدت کے بعد اسکو وہ مدعا ظاہر کرنا یاد آوے

ثانیاً۔ جو دعوی (مذکورہ صفحہ ۲۷) کی تائید مین کادیانی نے کہا ہے کہ کسیقدر ڈر جانیسے موعود عذاب موت و ہلاکت بشہادت قرآن ٹل جایا کرتا ہے۔ اسمین اُسنے دجالیت سے پورا کام لیا۔ اور تحریف نصوص سے اپنی یہودیت کا اظہار کیا ہے۔ قرآن کی کسی آیت مین یہ بیان صراحتاً یا اشارتاً پایا نہین جاتا کہ قطعی وعدہ عذاب موت و ہلاکت کا کسی قوم کو موقت بوقت زمانی دیگیا ہو، وہ ان کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کسیقدر ڈر جانے سے ٹل گیا ہے۔ **کادیانی نے اپنے دعوے کے ثبوت مین ایک آیت**
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پیش ہے۔ سو دنیاوی موعود عذاب موت کے ٹلنے مین نص نہین ہے
بلکہ وہ آخرت مین ذرہ بھر نیکی کا بدلہ پانے مین نص ہے۔ اسکے پہلے قیامت کے احوال و اہوال (زمین کا
ہلایا جانا اور اسکا اپنے بوجھ (خزانی و مردی) نکال دینا۔ اور اپنی پیٹھ پر گذرے واقعات کی خبر دینا
بیان کرکے کہا ہے۔ اسدن لوگ متفرق ہو کر
حساب کی جگہہ سے پھرینگے تاکہ اپنے اعمال کا بدلہ
دیکھلائے جائین۔ پھر جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اسکو دیکھہ لیگا۔ پھر اس آیت سے کادیانی کا یہہ نکالنا کہ
جو ایک ذرہ خدا سے ڈر گیا اس سے دنیا مین سنگین عذاب موت ٹل گیا۔ تحریف و یہودیت نہین تو
اور کیا ہے[1]

دوسری آیت حاشیہ نمبر (۱) رسالہ بے انوار مین کادیانی وہ پیش کی ہے جسمین بیان ہے

(۲) واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها
ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا

(۳) وما كنا مهلكي القرى الا واهلها
ظالمون ۝

(۴) ولقد استهزئ برسل من قبلك
فاملیت للذین کفروا ثم اخذتهم فكيف
كان عقاب ۝

(۵) ومكروا مكرا ومكرنا مكرا
وهم لا يشعرون ۝

کہ ہم جس وقت بستیون کو ہلاک کرتے ہین جب ان کے
لوگ ظالم ہو جاتے ہین۔

چوتھی وہ آیت جسمین بیان ہے کہ تجھ
سے پہلے رسولون سے ٹھٹھا کیا گیا۔ تو ہم نے منکر
لوگون کو پکڑا۔

پانچوین وہ آیت جسمین بیان ہے کہ
لوگون نے مکر کیا۔ تو ہمنے اُن کے مکر کی سزا دی مگر

[1] بعض مفسرین نے اس آیت کے یہہ معنے بھی کئے ہین کہ کافرون کو دنیا مین نیکی کا بدلہ رزق و اولاد و مال ملتا ہے
مگر اسکی تفسیر مین کسی نے نہین کہا جو کادیانی نے کہا ہے کہ ذرہ خوف کے بدلے سخت عذاب موت سے ٹل جاتا ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہہ آیات سب کی سب کادیانی پر حجت ہین یعنے اسکو جہوٹا کرتی ہین۔ اسکی دست آویز نہین ہو سکتین ان آیات مین عذاب کا موجب و سبب فسق۔ ظلم۔ استہزا و مکر کو بتایا گیا ہی سو عبداللہ آتہم سے بمقابلہ اسلام سرزد ہو چکا ہے۔ لہذا وہ عذاب کا مستحق ہو چکا تہا۔ کادیانی کا الہام سچا۔ اور خدا کی طرف سے ہوتا تو ان آیات کی شہادت سی اسپر ضرور عذاب آجاتا۔ ان آیات مین یہہ نہین کہا گیا کہ اگر فسق و ظلم و استہزا و مکر کے بدلے عذاب موت کا وعدہ ہو جائے تو پہر تو وہ کسیقدر ڈر جانے سے ٹل جاتا ہے۔ لہذا کادیانی کا ان آیات سے عذاب ٹل جانیکا ثبوت نکالنا۔ تحریف مین یہودیون کے کان کاٹنا ہے

چہٹی آیت کادیانی نے اشتہار عدم وفات شوہر زوجہ فرضی خود مین وہ پیش کی جس مین حضرت یونس کی قوم سے ایمان لانے کی وجہ سے عذاب کا اٹہایا جانا مذکور ہے۔ اور کادیانی نے دعوے کیا ہے کہ "حضرت یونس کی قوم کو قطعی طور پر بغیر بیان کسی شرط کے چالیس دن کی میعاد بتلائی گئی ہے" یعنے پہر وہ عذاب اوٹہا لیا گیا۔ اور وعدہ عذاب پورا نہوا۔

اس آیت کے استدلال مین بہی کادیانی نے اپنی وجالیت سے پورا کام لیا۔ اور تحریف مین یہودیون کو مات کیا۔ اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکہدیا ہے۔

اے حضرات ناظرین باوقار! اس آیت مین یہہ نص و تصریح نہین ہے کہ حضرت یونس کو خدا تعالے نے اس قوم کو ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ دیا تہا۔ اور نہ اس مضمون کی کوئی حدیث صحیح یا ضعیف دواوین سنت مین دیکہی گئی ہے۔ بلکہ نص قرآن مین صرف یہہ بیان ہے کہ

فلولا کانت قریۃ امنت فنفعہا ایمانہا الا قوم یونس لما امنوا کشفنا عنہم عذاب	کوئی بستی ایسی* نہوئی کہ وہ عذاب دیکہکر ایمان لاتے اور اس سے نفع اٹہاتی۔ بجز قوم یونس کے کہ جب وہ

* تفسیر کبیر جلد ۵ کے صفحہ ۴۱ و ۴۲ مین بواسطہ واحدی حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ابو مالک سی منقول ہے کہ قرآن مین جہان کہین "لولا" کا لفظ ہی۔ اسکے معنی "ہلا" حرف تحضیض و ترغیب کے ہین بجز اس آیت کے اور آیت فلولا کان من القرون کے ان دونون آیتون مین اسکے معنی نفی کے ہین تفسیر فتح البیان مین کہا ہی کہ اسکے معنے ہلا تحضیضیہ کے ہون تب ہی اسکے معنے نفی کے ہین۔ دجال کادیانی کا ایک خامل و خامد حواری رسالہ تفہیم کے صفحہ ۱۶ مین اسکے معنے ترغیب کے بیان کرتا ہے اور جاہل اتنا نہین سمجہتا کہ اگر اس سے ترغیب مراد ہو تو پہر حضرت یونس کی قوم کا اسی [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

الخزي في الحيوة الدنيا ومتعناهم الى حين ۝
(یونس ع - ۱۰)

ایمان لائے تو ہمنے ان سے دُنیا کی رسوائی کے عذاب کو اٹھا دیا - اور ان کو ایک وقت تک دُنیا سے متمتع کیا" جس سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ وعدہ عذاب قطعی ہلاکت کا نہ تہا قطعی ہوتا - تو وہ ایمان لانے سے نہ ٹلتا - اور اسمین تخلف نہوتا - بلکہ وہ شرطی انداز تہا کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو عذاب کیے جاؤگے - پہر قوم یونس آثار عذاب دیکہکر ایمان لے آئے - تو وہ عذاب (جو بشرط عدم ایمان تہا) وقوعمین نہ آیا - بعض مفسرین نے یہہ لکہا ہے کہ حضرت یونس نے قوم کو چالیس شب کی میعاد مقرر کردی تہی - مگر انہون نے یہہ نہین لکہا - کہ وہ وعدہ قطعی ہلاکت کا تہا - شرطی عدم ایمان کی شرط سے مشروط نہ تہا - بلکہ چالیس رات کی میعاد مقرر کرنے اور اس سے پہلے عذاب نہ آنے سے صاف سمجہا جاتا ہے کہ چالیس شب ان کے ایمان کی انتظار کے لئے مقرر ہوئی تہی - اور اس غرض کے اظہار کے لئے تہی کہ اگر وہ اس عرصہ مین ایمان لے آوین گے تو وہ عذاب نازل نہوگا -

امام رازی [illegible] طرف مبعوث ہوئے - انہون نے جہٹلایا تو وہ ان سے خفا ہوکر نکل گئے - پہر جب انہون نے حضرت یونس کو نہ پایا تو ڈر گئے - اور ٹاٹ پہن لئے - اور چلائے - حضرت یونس نے ان کو چالیس دن کی میعاد مقرر کردی - تو وہ آپکے جواب مین بولے کہ ہم اسباب و آثار ہلاکت دیکہینگے تو ایمان لے آوینگے اور جب بتیس راتین گذر گئین تو آثار عذاب نمایان ہوئے - اسحال مین سیاہ بادل نمودار ہوا جس سے سخت دہوآن ظاہر ہوا جو شہر مین آپہنچا - اور اس سے اسکی چہتین سخت سیاہ ہوگئین - تب وہ لوگ

وروي ان يوسف عليه السلام بعث الى نينوي من ارض الموصل فكذبوه فذهب عنهم مغاضبا فلما فقدوه خافوا نزول العقاب فلبسوا المسوح وعجوا اربعين ليلة وكان يونس قال لهم جاز الاجل اربعون ليلة فقالوا

جنگل کو نکل گئے - اپنی بیویون کو بچون سے جدا کرکے چلانے لگے اور ایمان لے آئے - اور تائب ہوئے تو خدا نے انپر رحم کیا - اور عذاب کو ملتوی کیا گیا - (یہ حضرت یونس کا بقول مفسرین) چالیس دن کی میعاد مقرر کرنا اور ان کے جواب مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان رأينا اسباب الهلاك آمنا بك فلما مضت خمس وثلثون ليلة ظهر في السماء غيم اسود شديد السواد فظهر منه دخان شديد وهبط ذلك الدخان حتى وقع في المدينة واسود سطوحهم فخرجوا الى الصحراء وفرقوا بين النساء والصبيان و بين الدواب واولادها فجعل بعضها الى بعض فعلت الاصوات وكثر التضرعات واظهروا الايمان والتوبة وتضرعوا الى الله تعالى فرحمهم وكشف عنهم ۱۲

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۱۸۸)

قوم کا یہہ کہنا کہ ہم آثار و اسباب دیکھکر ایمان لے آوین گے ۔ اور اسپر حضرت یونسؑ کا سکوت فرمانا صاف یقین دلاتا ہے کہ وہ وعدہ عذاب قطعی نہ تہا بلکہ بشرط عدم ایمان تہا ۔ تب ہی اُنہون نے بصورت آثار دیکہنے کے وعدہ ایمان کیا تہا ۔ پہر اُنکو میعاد سے پہلے آثار دکہا کر ایمان عطا ہوا اور عذاب ملتوی کیا گیا ۔

اب اس سے بڑہکر سُنو ۔ تفسیر کبیر کی جلد ۶ کے صفحہ ۱۸۸ مین حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ خدا تعالے نے حضرت یونسؑ کی طرف جو وحی متضمن خبر عذاب کی تہی خود اسمین یہہ شرط لگا دی تہی کہ اگر وہ لوگ ایمان نہ لائین گے ۔ تب اُنپر عذاب نازل ہوگا ۔ حضرت یونس نے

فاوحى الله اليه (اى يونس) قل لهم ان لم تؤمنوا جاءكم العذاب فابلغهم فخرج من عندهم فلما افقدوه ندموا على فعلهم وطفقوا يطلبونه فلم يقدروا ثم ذكروا امر يونس للعلماء الذين كانوا في دينهم فقالوا انظروا واطلبوه في المدينة فطلبوه فقيل لهم انه خرج العشى فلما ايسوا اغلقوا باب مدينتهم فلم يدخلها بقرهم ولا غنمهم وعزلوا الوالدة عن ولدها

انکو یہہ وحی الٰہی پہنچائی تو وہ لوگ ایمان لانے سے انکاری ہوئے ۔ جسپر حضرت یونس علیہ السلام (خفہ ہوکر) ان کے بیچ مین سے نکل گئے تو وہ پچتائے ۔ اور حضرت یونسؑ کی تلاش مین لگ گئے ۔ حضرت یونس کو اُنہون نے نہ پایا تو رونے چلانے لگ گئے ۔ اور ایسے ڈرے کہ حاملہ عورتون کے حمل وضع ہوگئے ۔ اور انسانون کے علاوہ گائے بکریون کی بہی آوازین نکلین تب عذاب رفع ہوا ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

وکذ الصبیان والامھات ثم قاموا ینتظرون الصبح فلما انشق الصبح داو العذاب ینزل من السماء الخ کبیر ج ۶ ص ۱۸۸

لیجئے کادیانی صاحب! اس روایت سے کیسی صفائی اور تصریح کے ساتھ ثابت ہو گیا کہ جو حضرت یونسؑ کو خدا تعالےٰ نے شرطی عذاب کا ڈر سنایا تھا وہ وعدہ قطعی نہ تھا۔ اب اس سے بڑھکر آپ کیا چاہتے ہین۔ اور شرطی ہونے عذاب قوم یونسؑ کا اور کیا ثبوت مانگتے ہین؟

اس روایت کے معنے سمجھنے مین جو کادیانی نے دھوکہ کہایا دیدہ دانستہ دھوکہ دینا چاہا اسکا ازالہ اشتہار چار ہزار کے دلائل کے جواب مین عنقریب کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور اگر کادیانی اس ظاہر مفہوم آیت کو نہین مانتا۔ اور بیان مذکور مفسرین کو بھی جس سے عذاب کا مشروط بعدم ایمان ہونا ثابت ہے۔ سچا نہین جانتا تو وہ کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے یہ ثابت کردے کہ وہ وعدہ قطعی ہلاکت کا تھا۔ اور پھر وہ ٹلایا گیا۔ اور صرف یہی امر اسکا مدعا ثابت کرنیکو کافی نہوگا۔ بلکہ اسکو یہ بھی ثابت کرنا پڑے گا کہ قوم یونسؑ ایمان نہ لائی تھی۔ اور کفر پہ ثابت ہوئے تھے۔ صرف کسیقدر ڈر گئے تھے جیسا کہ بقول کادیانی عبداللہ آتھم کسیقدر ڈر گیا تھا۔ اور وہ ایمان جو نجات کی شرط ہے نہ لایا تھا۔ کیونکہ اگر یہ امر کادیانی ثابت نہ کرسکا۔ اور قوم یونس کا ایمان لانا اس کے نزدیک بھی ثابت مسلم رہا جیسا کہ نص قرآن لما امنوا کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا سے جو معہ ترجمہ منقول ہوئے سے ثابت ہے۔ تو پھر بھی یہہ آیت کادیانی کی دلیل نہو سکیگی۔ کیونکہ اسکا دعوی یہہ ہے کہ کسی قدر ڈر جانے سے اور دل کے کسی گوشہ مین ایک ذرہ دہشت کا یا خوف پیدا ہو جانے سے عذاب قطعی ٹل جاتا ہے۔ گو وہ ایمان جو نجات کی شرط ہے حاصل نہو۔ پس جبتک آیت متعلق قصہ حضرت یونسؑ یا کسی اور آیت سے کادیانی یہہ ثابت نکرے کہ صرف کسیقدر ڈر جانے سے باوجود کافر و بے ایمان رہنے کے عذاب موعود ٹل جاتا ہے اور ٹل گیا ہے۔ اس آیت سے اسکا تمسک کرنا کمال درجہ کی بیحیائی اور بے ایمانی ہوگی۔

کادیانی کے دام افتادہ احمق اسبات کو نہین سمجھتے کہ عبداللہ آتھم تو بقول کادیانی بھی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایمان نہین لایا۔ صرف کسیقدر ڈر گیا تہا بخلاف قوم یونسؑ کہ وہ پورے طور پر اور کمال تضرع سے ایمان لے آئے تہے پہر یہ آیت متعلق قوم یونسؑ اگر بالفرض اس سے قطعی عذاب کا ٹل جانا ثابت ہو کادیانی کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہے

اس بحث بلکہ تمام مضمون لکہے جانے کے بعد کادیانی کا اشتہار چار ہزار روپیہ کا ہماری نظر سے گذرا۔ اسمین صہ ۱۱ سے صہ ۱۶ تک کادیانی نے خاصکر خاکسار کو مخاطب کرکے پہلی عام موعود اور قطعی عذابون کی توبہ و استغفار سے ٹل جانیکا ثبوت پیش کیا ہے۔ پہر خاصکر حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی ہونے کے ساتھ ٹل جانیکا ثبوت پیش کیا ہے۔

عام موعود اور قطعی عذابون کے استغفار و توبہ سے ٹل جانیکے ثبوت مین اوّل یہہ دعوٰی کیا ہے کہ تمام قرآن اس تعلیم سے بہرا پڑا ہے کہ اگر توبہ و استغفار قبل نزول عذاب ہو تو عذاب ٹلجاتا ہے اور اس دعوٰی کے ثبوت مین بیبل کا ایک قصہ نقل کر دیا ہے جسکا نہ پتہ بتایا۔ نہ حوالہ کتاب دیا اور اس دعوٰی کے ساتہہ دوسرا دعوٰی بہی جڑ دیا کہ یہہ قصہ قرآن نے لکہا ہے۔ بلکہ اور حد شین اس قسم کی بہت ہین جنکا لکہنا موجب طول ہے۔ پہر اسکے ساتہ (تیسرا) یہہ دعوٰی بہی جڑ دیا ہے کہ علاوہ وعید ٹلنے کے (جو کرم مولی مین داخل ہے) اکابر صوفیہ کا مذہب ہے کہ کبہی وعدہ بہی ٹلجایا کرتا ہے۔ اور اسپر صوفیون کی دو کتابون کا حوالہ دیکر اس دعوی سوم کی دلیل قرآن سے یہ پیش کی ہے کہ حضرت موسٰیؑ کو نزول توریت کے لئے تیس رات کا وعدہ دیا گیا تہا۔ اور کوئی شرط ساتہہ نہ تہی۔ مگر وہ وعدہ قایم نہ رہا۔ اور اسپر دس دن بڑہائے گئے۔ جس سے بنی اسرائیل فتنہ گوسالہ پرستی مین پڑے۔ اور اس سے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ جبکہ اس نص قطعی سے ثابت ہو کہ خدا تعالے ایسے وعدہ کی تاریخ ٹالدیتا ہے جسکے ساتہہ کسی شرط کی تصریح نہین کیگئی تہی تو وعید کی تاریخ مین عند الرجوع تاخیر ڈالنا خود کرم مین داخل ہے۔

پہر حاشیہ مین بضمن نوٹ اول کادیانی نے اس دلیل پر آپ ہی یہہ سوال وارد کرکے کہ اللہ تعالے یہہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یعنے خدا تعالے وعدہ کا خلاف نہین کرتا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکا یہہ جواب دیا ہے کہ اس آیت مین وعدہ سے مراد وہ امر ہے جو خدا کے ارادہ مین وعدہ کے نام سے موسوم ہو۔ نہ وہ امر جسکو انسان اپنے خیال کے مطابق قطعی وعدہ سمجہہ لے۔ اور کہا ہے کہ ممکن ہے کہ خدا تعالے ایک وعدہ کرے اور اسکے ساتہہ کوئی شرط مخفی ہو جسکا اظہار نکرے۔ اور اس شرط کے عدم ظہور سے اس وعدہ کا ظہور نہ ہو۔ پہر اپنے پہلے دعویٰ کی نظیر یا دلیل وہ آیت قرآن پیش کی ہے۔ جسمین یہ

لئن انجیتنا من ھذہ لنکونن من الشاکرین فلما انجاھم اذا ھم یبغون فی الارض بغیر الحق (یونس ۶)	ذکر ہے کہ کشتی والے طوفان کے وقت کہتے ہین کہ اے خدا اگر تو ہمکو اس سے نجات دیگا تو ہم شکر گذار ہونگے۔ پہر جب خدا انکو نجات دیتا ہے تو وہ زمین مین

ناحق کے طالب ہوتے ہین۔ اور بڑے فخر سے ایسی آیات سے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ خدا تعالے اپنے قہری ارادہ سے دریا مین طوفان پیدا کرتا پہر ان کے تضرع اور رجوع پر انکو بچا لیتا ہے۔ باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ پہر مفسدانہ حرکات کرین گے۔ پہر کہا ہے کہ کیا اس طوفان سے یہہ غرض ہوتی ہے۔ کہ کشتی والون کو خفیف چوٹین لگین مگر ہلاک نہوں۔ اے شیخ ذرا شرم کرنا چاہیے۔ اس قدر عقل کیون ماری گئی۔ کہ نصوص بدیہیہ سے انکار کئے جاتے ہو۔"

مگر اے ناظرین باتمکین! کادیانی کے اس بیان سے اسکا کوئی دعوی منجملہ دعاوی ثلثہ ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ پرلے سرے کا بے شرم ہے۔ اور دہوکھ دینے مین دجال موعود کا باوا۔ معہذا بیعقل و نافہم ہے۔ اتنا نہین سمجہتا کہ میری ان مغالطات سے گو مشتے چند میرے دام افتادہ احمق خوش ہو جائین گے۔ اور واہ واہ سبحان اللہ کہین گے۔ مگر جہان کے عقلا میرے مخالف ہو جائینگے اور میری استدلات پر ہنسی اوڑائین گے۔ اور میرے دجال ہونیکا یقین کر لین گے۔

اب ناظرین توجہ کرین۔ اور ہماری ہر ایک بات کا ثبوت لین۔ کادیانی جو یہہ دعویٰ کیا ہے کہ تمام قرآن اسی تعلیم کا بہرا پڑا ہے۔ کہ توبہ و استغفار قبل نزول عذاب ہو تو عذاب ٹلجاتا ہے۔ اور اسکے ثبوت مین جو کچہہ کہا ہے۔ اسمین اولاً یہ نہ سوچا کہ جو عذاب توبہ و استغفار سے ٹلجاتا ہے۔ وہ عذاب قطعی موعود ہوتا ہے جسکے وقوع کی پیشتر خبر دیجاتی ہے۔ یا غیر موعود ہے اور محل بحث و نزاع کونسا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عذاب ہے قطعی موعود یا غیر موعود۔ اور میرا دعوے کس عذاب کے ٹلجانیکا ہے قطعی موعود کا یا غیر موعود کا۔ پس اگر عذاب قطعی موعود محل مبحث و نزاع ہے اور اسی کے ٹل جانیکا مجھے دعوے ہے۔ تو پھر میرا کشتی والی آیت کو معرض استدلال مین لانا کیا وجہ رکھتا ہے۔ کیا کسی آیت مین یا حدیث مین یہہ آیا ہے کہ کشتی والون پر جو طوفان آیا کرتا تہا۔ اور وہ ان کے رجوع و استغفار و تضرع سے ٹل جایا کرتا تہا۔ وہ پیشتر سے موعود ہوتا تہا۔ اور اسکی نسبت خاص کوئی وعدہ ہلاکت آجاتا تہا۔ ایسا ہی تو مین اس مقام مین اس آیت کو پیش کرون جسمین وعدہ قطعی ہلاکت بہ طوفان ہوا ہو۔ اور پھر وہ ٹلا ہو۔ اور اگر اس مضمون کی آیت کوئی نہین ہے تو عقلا جہان جو میرے دام تزویر مین نہین پھنسے میری اس پیش کردہ آیت کو دیکھکر کیا کہین گے۔ اور اس آیت مین یا قرآن کی کسی آیت مین اس طوفان کا جو تضرع سے ٹل گیا تہا وعدہ نہ دیکھینگے تو مجھے بجز احمق نافہم یا پرلے سرے کا چالاک دہوکہ دینے والا دجال نہ کہین گے تو اور کیا کہین گے؟

اور ثانیاً نہ سوچا کہ دعوے لو میرا یہہ تہا کہ رجوع و تضرع سے عذاب موعود ٹل جانیکی آیات سے قرآن بہرا پڑا ہے۔ اور اسکی دلیل و تفصیل مین میرا ایک بستان قصہ بعیل سے نقل کرنا کیا وجہ رکھتا ہے۔ کیا بعیل قرآن ہے۔ پھر اس دعوی پر ایک دعوے دوم کرنا۔ اور بے پتہ اقوال مفسرین اور احادیث کا حوالہ دینا کیا وجہ رکھتا ہے۔ کیا مفسرین کے بے پتہ اقوال اور ایسی ہی بے نشان آحادیث بہی قرآن کہلاتے ہین۔ پھر اس کوتاہی کے ساتہہ کہ قرآن کی ایک آیت یا حدیث بہی نقل کی۔ میرا یہہ کہنا کہ تفصیل موجب تطویل ہے کیا معنے رکھتا ہے۔ "کے آمدی و کے پیر شدی"۔ آیت یا حدیث یا کسی تفسیر کی عبارت تو ایک بہی ہم نے ایسی نہین لکھی جسمین موعود عذاب کے ٹلجانے کا ذکر ہو۔ پھر تطویل کہان سے ہوگئی جس سے تہک کر اور آحادیث یا آیات کے ذکر سے قلم کو روکا گیا ہے۔

اور ثالثاً یہہ نہ سوچا کہ جو دعوی سوم کی مین نے آیت قرآن دلیل بنا کر پیش کی ہے وہ وعدہ خلافی کی جو اعتراض قطعی کہونکر ہو سکتی ہے۔ اس آیت مین یہہ کہان تصریح ہے کہ موسی رات کے گذرنے پر فرعونیون کا خدا نے وعدہ کیا تہا۔ اور وہ وعدہ دس رات بڑہا کر ٹلایا گیا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور رابعًا یہ نہ سوچا کہ جو اقوال صوفیون کی ہم اس وعدہ خلافی کی تائید مین پیش کرکے اپنے ساتھ ان کو بدنام کرنا چاہتے ہین کیا وہ اقوال بھی آیات قرآن ہین۔ اور وہ کس شخص کے لئے حجت دست آویز بنائی گئی ہین۔ اپنے لئے یا اپنے مخاطب کے لئے۔ ہمارا سارے جہان کا اتباع و توافق کو چھوڑ کر مجتہد و مجدد بنکر قرآن و حدیث سے استدلال کا مدعی بننا پھر بجائے قرآن حدیث ان اقوال صوفیہ کو پیش کرنا عاقلون اور منصفون کی نظرون مین کیا وقعت و اثر پیدا کریگا۔ اور ہمارا مخاطب جو دلیل شرعی کا طالب ہے وہ ان اقوال کو ان معنے سے جو ہم سمجھتے ہین کب قبول کریگا۔

ہمارے ان الزامات و سوالات کے ضمن مین کادیانی کے جملہ دعاوی دلائل کا جواب اجمالی ادا ہوا۔ باین ہمہ اب ان ہم دعاوی و دلائل کا جواب تصریح و تفصیل سے دیتے ہین۔

اسکا پہلا دعوے محض کذب افترا ہے قرآن مین ایسا ایک بھی آیت ایسی نہین ہے جسمین یہہ ذکر ہو کہ موعود و قطعی عذاب توبہ استغفار سے وقت موعود سے ٹل جاتا ہے۔ اس دعوی کی دلیل جو بے پتہ نقل کادیانی نے بیبل سے پیش کی ہے۔ وہ کادیانی اور اسکے عیسائی بہائیون کے لئے حجت ہوگی۔ اہل اسلام تو اسکو حجت نہین سمجھتے۔ اور ان کتابون کو محرف جانتے ہین اور طرفہ یہہ کہ کادیانی بھی براہین احمدیہ مین کہہ چکا ہے کہ یہہ کتابین کایا پلٹ ہوتے رہتے ہین (دیکھو براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۱ اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۷)۔

کادیانی کا دوسرا دعوی بھی محض ڈھکوسلہ ہے۔ کادیانی کو شرم یا عزت ہے۔ تو اس مضمون کا کسی مفسر معتبر کا قول جو اہل کتاب سے ماخوذ نہو بلکہ حدیث سے ہو یا کوئی صحیح حدیث نقل کرے۔

کادیانی کے تیسرے دعوی مین دو دعوے ہین۔ ایک یہہ کہ وعید کو ٹلا دینا کرم ہے دوسرا یہہ کہ وعید آپ ہی کبھی ٹل جایا کرتا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہلے دعوی کا رد و ابطال یہ ہے کہ اس دعوی کو اپنی نقلی و شرعی دلیل سے مدلل نہیں کیا اسکی صرف عقلی دلیل یہ بیان کی ہے کہ یہہ کرم ہے۔ اسکا جواب ہے کہ یہہ بات آپ نوٹ دوم ص(۱۲) اشتہار چار ہزار مین مان چکے ہین کہ "**تخلف وعدہ ایک نقص ہے جو خدا تعالے پر جائز نہین**" اور اسکے نقص ماننے کی وجہ یہی ہے کہ اس سے کذب لازم آتا ہے اور یہی نقص بعینہ تخلف وعید مین موجود ہے۔ لہذا اللہ تعالے کا اس سے بھی پاک ہونا بحکم عقل واجب و ضروری ہے جیسا کہ تخلف وعدہ سے آپکے نزدیک بھی اسکا پاک ہونا واجب اور ضروری ہے۔ اور نقل بھی عقل کی موید ہے۔ اللہ تعالے وعید کے باب مین صاف فرمادیا ہے کہ جو مین نے ڈر (یا عذاب) کی بات کہی ہے وہ نہ بدلے گی۔ اور مین

(ق) مایبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید

بندون پر ظلم کرنے والا نہین ہون۔ یعنے اگر مین اپنی اس بات (وعید) کو بدلا دون۔ اور کافرون اور مشرکون کو بھی مسلمانون کی طرح بخش دون تو یہہ

افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون (القلم)
ام نجعل الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار (سورہ ص ۶)

مسلمانون اور خدا پرستون پر میری قانون جزا و سزا کے برعکس ظلم ہے۔ اور فرمایا کیا ہم مسلمانون اور مجرمون کو یکسان کردین گے؟ تمہین کیا ہوا کیسی باتین کرتے ہو؟ اور فرمایا کیا ہم نیک عمل مومنون کو مفسدون کی مانند یا پرہیزگارون کو بدکارون کا سا کردین گے؟

آپکی عقلی دلیل کا جواب یہہ ہے کہ اگر اپنے کرم کی نظر سے خدا تعالے کو ایک **نقص** اور عیب (کذب) کا **ارتکاب جائز** ہے۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ شرک و کفر و زنا وغیرہ سبھی گناہ خدا تعالے کی نزدیک بھی جائز ہون۔ اور بندون کے نزدیک بھی تقلید خدا جائز (تعالے اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا) خدا کے نزدیک اس جواز گناہ کی وجہ یہہ ہے کہ کرم خداوندی کی نظر سے خدا کا کذب جائز ہوا۔ اور کرم کا گنہگارون کو یقین دلایا گیا تو گنہگار دلیری سے اس کرم کے بھروسہ کفر و شرک و زنا کا ارتکاب کرین گے اور یہہ کہین گے کہ خدا تعالے کریم ہے۔ وہ اپنا کرم چھوڑ کر ہمکو کبھی عذاب نکریگا۔ اس سے بعثت رسولون کا عبث ہونا اور احکام حلال و حرام کا بیکار ہونا لازم آیا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کادیانی چونکہ باتفاق جمہور اہل اسلام اس قسم کے عقاید و مقالات کے سبب زندیق ٹہرادیا گیا ہے لہذا وہ ایسی باتین عوام کو سُنا کر یہی چاہتا ہے کہ شریعت بیکار ہو۔ اور احکام اسلام درہم برہم ہون۔ اور سب لوگ میری طرح زندیق بن جائین۔

اس قسم کی باتین پہلے زندیقون نے بہی کہی تہین مگر بحمدُ اللہ اسلام نے انکی اچہی طرح خبر لی۔ اور انکی بیخکنی کردی۔

لوگون کے نزدیک اس تجویز سے جواز ہر ایک گُناہ کی وجہ یہہ ہے کہ کریم سے اگر کوئی کسی امر کی جسکو وہ گُناہ جانتا ہو۔ (مثلاً اسکی صورت ہو کسیکا زنا کرنا) درخواست کرے تو اُسکو اپنے کریم ہونے کے لحاظ سے اس سوال کو رد نہ کرنا۔ اور ایک شب کے لئے اپنی عورت کو سائل زانی کے پاس بہیج دینا جائز ہو جائیگا۔ اور کادیانی کی اس دلیل پر عمل کرنا پڑیگا۔ کہ اگرچہ زنا بُری صفت ہے (جیسا کہ کذب) مگر کریم کو بلحاظ کرم۔ سائل کا دل رکہنے کو اس بُرائی کا ارتکاب جائز ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است ... از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

اے نادان کادیانی! خدا تعالے کے حقین اسکے کرم کی نظر سے تیرا کذب کو تجویز کرنا۔ اور وعید معین مین اسکا تخلف جائز کہنا بعینہ ایسا ہی ہے۔ خدا تعالے سے صدور کذب ایسا ہے جیسا انسان سے زنا۔ کچہہ تو سوچ۔ ذرا ہوش کر! اور شرم سے کام لے! خدا تعالے کی نسبت ایسی بات نہ کہہ۔! جو خُدا تعالے نے نہین فرمائی فلا تضربوا للہ الامثال۔ ان اللہ یعلم وانتم لا تعلمون

دوسرا دعوی (تخلف وعدہ آلہی کے جواز) پر جو کادیانی نے آیت قرآن وَوٰعَدْنَا موسیٰ ثلثین لیلۃ سے استدلال کیا ہے اسمین خدا تعالے پر افترا کیا ہے۔ اس آیت مین صرف تیس رات کے وعدہ کا ذکر وارشاد نہین کہ ہمنے صرف تیس ہی کی رات کا موسیٰ سے وعدہ کیا تہا۔ بلکہ برخلاف اسکے صاف طور پر یہہ ارشاد ہے کہ ہمنے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کرکے اسکو دس رات سے پورا کیا۔ سو اسکے رب کا وعدہ چالیس رات

واذ واعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ وَاَتْمَمْنٰهَا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ (اعراف)	سے پورا ہوا یہہ آیت نص قطعی ہے۔ کہ پورا وعدہ چالیس رات

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ہی رات کا تہا۔ مگر اس آیت مین منجملہ چالیس رات کے تیس کو پہلے ذکر کیا۔ دس کو پیچہے۔ پہر اس تفصیل کے بعد اسکا ٹوٹل کیا۔ اور فرمایا کہ وہ پورا وعدہ چالیس رات کا ہوا جسکو دوسری آیت مین بلا تفصیل چالیس ہی رات کا وعدہ کہا۔ اور صاف فرمادیا کہ ہمنے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔ تو تمنے

واذ واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظالمون (بقرہ ع ۶)

اسکے پیچہے بچہڑے کو معبود بنایا۔

اس تفصیل کی مثال قرآن کی ایک وہ آیت ہے جسمین خدا تعالے نے حج مین تمتع کرنے والے پر (جو قربانی نہ پاوے) دس روزہ فرض

فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج و سبعۃ اذا رجعتم تلک عشر کاملۃ

کئے۔ مگر پہلے تین حج کے دنون مین پہر سات اسکے بعد اور آخر فرمادیا کہ یہہ دس پوری ہوئی۔ یہان اگر یہہ سوال ہو کہ اس آیت مین تو دس دن کو تفصیل مذکور سے بیان کرنے مین فایدہ ظاہر ہے کہ تین روزہ اور سات روزہ کا محل جدا جدا بیان ہوا۔ اس آیت مین چالیس رات کی تفصیل مذکور سے کیا فایدہ ہو تو اسکا جواب یہہ ہے کہ وہ فایدہ تفسیر کبیر کی عبارت مین عنقریب بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

اب کادیانی کے تصرف و بے ایمانی کو دیکہو کہ اس نے پوری آیت کا مضمون بیان نہ کیا۔ اور اس وعدہ الٰہی کو پہلے صرف تیس رات کا وعدہ بتایا۔ پہر دس رات سے اس وعدہ کا بدلجانا اور اپنے وقت موعود سے ٹل جانا تجویز کیا۔ اور اس چوری پر یہہ دلیری اور سینہ زوری کہ اس تبدیلی کو وہ نص قطعی کہتا ہے۔ اور مصرع۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کا مصداق بنکر دکہاتا ہے۔ اب ہم اپنے اس بیان کی تائید کے لئے علماء مفسرین کے اقوال پیش کرتے ہین۔ جو بدست آویز آیات مذکورہ اس وعدہ کو چالیس ہی رات کا وعدہ قرار دیتے ہین نہ تیس کا امام رازی نے تفسیر کبیر جلد اول کے صفحہ ۵۲۱ مین کہا ہے۔ اس قول خداوندی سے کہ ہمنے موسے

وایضا فلیس المراد انقضاء ای اربعین کان بل اربعین معین وھو الثلثون من ذی القعدۃ

سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔ کوئی (عام) چالیس راتین مراد نہین۔ بلکہ (خاص) تیس راتین ماہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

والعشر الاول من ذی الحجۃ لان موسیٰ
علیہ السلام کان عالما بان المراد ھو ھذہ
الاربعون وایضا فقولہ تعالیٰ واذ واعدنا
موسیٰ اربعین لیلۃ یحتمل ان یکون المراد
انہ وعد قبل ھذہ الاربعین ان یجیئ الی
الجبل ھذہ الاربعین حتی تنزل علیہ التورات
ویحتمل ان یکون المراد انہ امر بان یجیئ الی
الجبل ھذہ الاربعین ووعد بانہ تنزل
علیہ بعد ذلک التوراۃ وھذا الاحتمال انما
ھو المتائید بالاخبار (البحث الرابع) قولہ
ھھنا واعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ یفید
ان المواعدۃ کانت من اول الامر علی الاربعین وقولہ فی الاعراف وواعدنا
موسیٰ ثلاثین لیلۃ واتممناھا بعشر
یفید ان المواعدۃ کانت فی اول الامر علی
الثلاثین فکیف التوفیق بینھما اجاب
الحسن البصری فقال لیس المراد ان وعدہ
کان ثلاثین لیلۃ ثم بعد ذلک وعدہ
بعشر لکنہ وعدہ اربعین لیلۃ جمیعا وھو
کقولہ ثلاثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم
تلک عشرۃ کاملۃ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۵۲۱)

ذیقعدہ کی۔ اور دس رات ذالحج کی کیونکہ موسیٰ
کو اس تعین کا علم تہا۔ اور اس وعدہ دینے کے
دو احتمال ہین ایک یہہ کہ ان چالیس سے پہلے یہہ
وعدہ دیا گیا ہو کہ حضرت موسیٰ چالیس رات پہاڑ
پر آئین گے تو توریت ملیگی۔
دوسرا احتمال یہہ کہ پہلے چالیس رات پہاڑ
پر آنیکا حکم ہوا ہو۔ اور اسکے بعد یہہ وعدہ توریت
ملنے کا ہوا۔ اس احتمال دوم کی تائید حدیث
سے ہوتی ہے۔ اس قول خداوندی سے کہ ہمنے
موسیٰ کو چالیس رات کا وعدہ دیا ثابت ہوتا ہے
کہ پہلے ہی سے چالیس رات کا وعدہ ہوا تہا۔ اور
دوسرے قول سے جو سورہ اعراف مین ہے۔
کہ "ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا وعدہ دیا۔ اور اسکو
دس رات سے پورا کیا" مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے
تیس کا وعدہ ہوا تہا۔ ان دونون قول مین
موافقت کیونکر ہو سکتی ہے؟ اسکا جواب
(امام مشہور تابعی) حسن بصری نے یہہ دیا
ہے کہ اس قول دوم سے یہہ مراد نہین کہ پہلے
وعدہ تیس رات کا دیا تہا۔ پہر دس رات کا
دوسرا وعدہ ہوا۔ بلکہ وہ وعدہ پہلے ہی سے اکہٹی
چالیس رات کا تہا۔ اسکو تیس اور دس رات

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے وعدہ سے تعبیر کرنا ایسا ہے جیسا خدا تعالےٰ کے اس قول مین کہ متمتع تین روز ایام حج مین روزہ رکھے۔ اور سات جب حج کرکے پھرے یہہ دس پورے ہوئے" پہلے تین کو پھر سات کو بیان کیا گیا ہے۔

پھر امام رازی نے جلد چہارم تفسیر کے ص۱۱۵ مین کہا ہے۔ کہ سورہ بقرہ مین چالیس رات کا

واعلم انه تعالى قال فى سورة البقرة واذ واعدنا موسى اربعين ليلة وذكر تفصيل تلك الاربعين فى هذه الاية فان قيل وما الحكمة ههنا فى ذكر الثلاثين ثم اتمامها بالعشر وايضا فقوله فتم ميقات ربه اربعين ليلة كلام عار عن الفائدة لان كل احد يعلم ان الثلاثين مع العشر يكون اربعين قلنا اما الجواب عن السوال الاول فهو من وجوه (الاول) انه تعالى امر موسى عليه السلام بصوم ثلاثين يوما وهو شهر ذي القعدة فلما اتم الثلاثين انكر خلوف فمه فتسوك فقالت الملائكة كنا نشم من فيك رائحة المسك فأفسدته بالسواك فاوحى الله اليه اما علمت ان خلوف فم الصائم أطيب عندى من ريح المسك فامره الله تعالى ان يزيد عليها عشرة ايام من ذي الحجة فهذا السبب (والوجه الثانى) فى

وعدہ بیان ہوا ہے۔ اور اسمقام (سورۃ اعراف) مین ان چالیس رات کی تیس اور دس رات کی تفصیل ہوئی ہے۔ اسکی حکمت و فایدہ کیا ہے؟ اسکا جواب کئی (چار) وجوہ سے ہے وجہ اول یہہ کہ حضرت موسیٰؑ کو مہینے ذیقعدہ کی تیس روز روزہ کا حکم ہوا تہا۔ جب انہون نے تیس روزہ پورے کئے تو اپنے منہ کی بو پاکر مسواک کر لی تسپر فرشتون نے کہا کہ ہم کو آپ کی منہ سے خوشبو آتی تہی۔ آپ نے مسواک کرکے اسکو کیون دور کیا۔ اسپر خدا تعالےٰ نے حکم دیا۔ کہ دس روزہ اور رکہین۔

وجہ دوم یہہ کہ اللہ تعالےٰ نے اون کو تیس دن روزہ رکہنے۔ اور انمین قربت الٰہی کے کام کرنے کا حکم دیا تہا۔ ان تیس دن کے بعد باقی دس دن مین توریت ملنے کا وعدہ تہا اسی فایدہ کے لئے تیس اور دس کی تفصیل ہوئی۔ ان دو وجہون کے بعد امام رازی نے دو وجہین اس

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فائدۃ ھذا التفصیل ان اللہ امرہ ان یصوم ثلاثین یومًا وان یفعل فیھا ما یقربہ الی اللہ تعالیٰ ثم انزل التورات فی العشر البواقی وکلمہ ایضًا فیھذا ھو الفائدۃ فی تفصیل الاربعین الی الثلاثین والی العشرۃ (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۷۱)

تفصیل کی اور بیان کی ہین۔ اور پھر اس سوال کا جواب دیا ہے۔ کہ اس تفصیل کے بعد چالیس رات کا ذکر پھر کیون کیا ہمنے اس بیان کو خوف تطویل سے چھوڑ دیا ہے۔

ان دو وجہون کا (جو بیان ہوئی ہین) خلاصہ مطلب یہ ہی کہ تیس ۳۰ دن کے روزہ کے حکم سے مقصود قربت وعبادت تہا۔ اور دس دن کے روزہ سے مقصود بدبوئے دہن پیدا کرنا جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مسواک کرکے کہو دیا تہا۔ اور اگر حضرت مسواک نکرتے اور اس بوے دہن کو نہ کہوتے تو صرف تیس ہی روزہ پر۔ مگر انقضاء مدت وعدہ چالیس روز کے بعد کتاب پاتے اور ہمکلام ہوتے۔ اس مقصود کی نظر سے تیس دن کا روزہ اور ستم کا ہوا۔ دس دن کا اور ستم کا۔ اسلئے ان دونون کو جدا جدا بیان کیا۔ جیسے متمتع کا صیام عشرہ کو اختلاف محل کے سبب جدا جدا بیان کیا گیا ہے۔

اپنی اس دلیل پر جو کادیانی نے حاشیہ مین بضمن نوٹ اول سوال کرکے اس کا جواب دیا ہے۔ اور اسمین کہا ہے کہ وعدۂ الٰہی سے جسکا تخلف جائز نہین وہ امر مراد ہے۔ جو خدا کے ارادہ قدیمہ مین وعدہ کے نام سے موسوم ہو چکا ہو۔ نہ وہ جسکو انسان نے وعدہ سمجھہ لیا ہو یعنی اسکا خلاف ہو تو کچھ مضایقہ نہین ہے۔ اس سے کادیانی نے یہہ ظاہر کیا ہے کہ اس کے نزدیک خدا تعالےٰ کہتا کچھہ ہے اور ارادہ کچھہ اور کرتا ہے۔ لہذا اسکا ظاہری قول اور وعدہ اپنے ظاہری معنے سے لایق وثوق واعتماد نہین ہے۔ حیتک کہ اسکے باطنی معنے اور دلی ارادہ پر اطلاع نہ ہو۔ اس بیان واظہار مین کادیانی نے خدا تعالےٰ وتقدس کو ان منافق ودورخے انسانون کی مانند قرار دیا ہے۔ جو کہتے تو ہین کچھہ اور دل مین کچھہ اور رکہتے ہین۔ اور اس وجہ سے یکرنگ اور ظاہر باطن کے یکسان لوگ ان کی باتون کا اعتبار نہین کرتے۔ کیونکہ وہ ان کے دلی ارادہ پر مطلع نہین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہوسکتے۔ اور یہہ نہین سمجھہ سکتی کہ جو بات منہہ سے کہتے ہین وہ ان کے دلی ارادہ کے موافق ہے۔ یا اس سے مخالف۔ اور اس وجہ سے وہ انکو منافق سمجھتے ہین۔ اور انکی باتون کا اعتبار نہین کرتے۔ اور جبکہ انسان کا ارادہ دلی دوسرے انسان کو معلوم نہین ہوسکتا اور اس وجہ سے دلی ارادہ کے برخلاف بات کہنے والون کی باتون پر یقین نہین کیا جاتا۔ اور اسکو اظہار خلاف باطن کے سبب منافق و بے اعتبار سمجھا جاتا ہے۔ تو پھر اگر کادیانی کے نزدیک خدا کی باتین بھی اسی قسم سے ہین کہ ان کا ظاہر کچھہ ہو اور باطن موافق ارادہ قدیمہ کچھہ اور تو اس سے صاف اور یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ کادیانی کے نزدیک خدا کی کسی بات اور وعدہ پر جسکے ساتھ اس نے اپنے دلی ارادہ کا اظہار نہین کیا۔ وثوق و اعتبار نہین ہے کیونکہ خدا تعالے کے ارادہ پر جب تک وہ ظاہر نکرے کسیکو اطلاع ممکن نہین۔ اور اس وجہ سے اسکے ہر ایک وعدہ مین جسکے ساتھ دلی ارادہ کا اظہار نہو یہ شبہہ رہتا ہے کہ خدا جانے یہ وعدہ ارادہ قدیمہ آلہیہ کے موافق ہے یا ارادہ آلہی اسکے مخالف ہو۔ اور یہہ وعدہ صرف لفظی اور زبانی جمع خرچ ہے۔ اور یہہ شبہہ دین و ایمان و عمل حسنات و ترک سیئات کی بیخ و بنیاد اکھاڑ کر پھینک دینے والا ہے۔ جب انسان کو خدا کے وعدہ پر اعتماد و وثوق نہوگا۔ اور اس وعدہ کے بھروسہ خدا سے نیک عمل کے جزا کی امید اور عمل بد کی سزا کے خوف کا اسکو یقین نہوگا تو وہ خدا تعالے پر ایمان کب لائیگا۔ اور تکلیف اوٹھا کر عمل نیک کیون کریگا۔ اور دنیاوی و دم نقد لذت و نفع کو چھوڑ کر عمل بد سے کیون بچیگا۔

واہ کادیانی صاحب! اپنے خدا تعالے کے وعدہ اور اسکے ایفا کی حقیقت خوب بیان کی جس سے دین ایمان کی بیخکنی ہوتی ہے۔ کیا یہی دقائق و حقائق ہین جنکی نظر سے آپ مجدد کہلاتے ہین اور دین اسلام کی تجدید و اصلاح کرنے آئے ہین۔ اگر آپکے ایسے دقائق و حقائق مسلمان مان لین گے تو آپ اسلام و مسلمانون کا کام کردینگے

گر ہمین مکتب ست و این مُلّا کارِ طفلان تمام خواہد کرد

مگر آپ خاطر جمع رکھین اور مطمئن رہین۔ مسلمان آپکے ایسے حقائق و دقائق کو کفر جانتے ہین۔ اور اچھی طرح جان چکے ہین کہ آپ ایسے حقائق کے بیان سے مسلمانون کو اپنے جیسا زندیق بنانا چاہتے ہین۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لہذا وہ آپکے دام مین نہین آتے۔ اور آپکو یہہ کہکر ؎ بہر رنگے کہ می آئی شناسم +

خوب پہچانتے ہین۔ ہان جو احمق لوگ آپکے دام پھنس گئے ہین وہ ان دقائق کو مانین گے مگر وہ پہلے ہی اسلام سے خارج ہو چکے ہین۔ ان کا ان دقائق کو مان لینا کوئی افسوس اور تعجب کا محل نہین ہے۔

اس دلیری پر کادیانی کی اس بہادری کو دیکھو کہ وہ اپنی ان کفریات مین اکابر صوفیون کو بھی شریک کرتا ہے اور یہہ جتاتا ہے کہ جو باتین مینے کہی ہین یہی باتین بعینہا شیخ عبدالحق دہلوی و شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ نے کہی ہین۔

اے حضرات ناظرین! کادیانی اس دعوی مین جھوٹا ہے جو کچھہ ان حضرات نے کہا ہے اسکا مطلب اور ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب کی کلام کا مطلب ص۳۶ مین بیان ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کادیانی نے ان حضرات کی اصل عبارات کو نقل نہین کیا۔ وہ اس دعوی مین سچا ہوتا۔ تو بڑی طمطراق سے انکی عبارات نقل کرتا۔ اور اس سے اپنی تائید نکالتا۔

اخیر مین جو کادیانی اپنے پہلے دعوے کی دلیل کشتی والی آیت کو بتایا ہے اسکا تفصیلی جواب ہمارے پہلے اعتراض و سوال کے ضمن مین ادا ہو چکا ہے۔ لہذا اسکی تفصیل کی حاجت نہین ہے اس کا اجمال یہہ ہے کہ کشتی والون پر جو طوفان آتا تہا اور وہ تضرع اور توبہ سے ٹلایا جاتا تہا۔ وہ موعود نہوتا تہا۔ کسی آیت مین یہہ نہین آیا کہ اس طوفان سے پہلے اسکا وعدہ آجاتا تہا۔ کادیانی نے اس آیت کے استدلال مین لوگون کو دہوکا دیا ہے۔ اور خدا تعالے پر افترا کیا ہے۔ یہہ عام قطعی موعود عذابون کے ٹل جانے کا کادیانی کیطرف سے ثبوت اور اسکا جواب ہے۔ اب خاص حضرت یونسؑ کی قوم سے قطعی موعود عذاب ٹلجانے پر کادیانی کا ثبوت دیکھو اور اسکا جواب سنو۔ حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی ہونے اور پہر توبہ سے ٹلجانے کے ثبوت مین کادیانی نے کوئی آیت۔ کوئی حدیث کوئی قول صحابی۔ کوئی قول تابعی۔ کوئی عبارت کسی تفسیر کی ایسی پیش نہین کی جسمین یہہ تصریح ہو کہ وہ عذاب خدا کی طرف سے قطعی تہا شرطی نہ تہا۔ اور پہر اسکی دلاوری اور شیر بہادری کو دیکھو کہ بہت سی تفسیرون کا حوالہ دیدیا اور کئی صحابی و تابعیون کا نام لیکر انکے ذمہ لگا دیا۔ کہ وہ عذاب بلا شرط تہا اور دو عبارتین تفسیر کبیر نقل کر کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان کا مطلب بہی یہی بتایا۔ کہ وہ عذاب قطعی تہا۔ اور دو حدیثین بہی جو صرف حضرت ابن عباس کے قول
مین نقل کرکے اسکا مطلب بہی یہی بتایا۔ کہ وہ عذاب قطعی تھا۔ اخیر مین بیبل مین سے یونہ (یعنے یونس)
نبی کی کتاب کچہہ عبارت نقل کی۔ اور اسکا مطلب بہی یہی بتایا کہ عذاب کا وعدہ قطعی تہا۔

اس تمام بیان مین جہوٹ بولا ہے۔ اور جس **قول کا حوالہ** دیا۔ یا جو عبارت نقل کی اسمین مسلمانونکو
دہوکا دیا ہے اسکے تمسکات سے ایک عبارت یا ایک قول یا ایک حدیث سے بہی ثابت نہین ہوتا
کہ وہ عذاب قطعی تہا۔ اور بشرط ایمان اسکا ٹل جانا حضرت یونسؑ کو نہ کہا گیا یا انہون نے نہ سمجہا تہا۔

اب ناظرین اسکے ہر ایک تمسک بہ قول و عبارت کو سُنین۔ اور پہر ہمارے جوابات اور
تشریحات کو دیکہین۔ اُمید ہے وہ ان جوابات و تشریحات کو پڑہکر کادیانی کی جُرات پر تعجب کرین گے
اور بے ساختہ کادیانی کے حق مین کہین گے ؎ چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد +

اولاً اپنی تین تفسیرون فتح البیان۔ ابن کثیر معالم کا صرف حوالہ (بلا نقل عبارت) دیکر
لکہا ہے کہ ان تفاسیر مین یہی کہا ہے [illegible] حوالہ آپ بہول گئے۔ سچ ہی
درد نگور را حاقظہ نباشد۔ ہم کہتے ہین یہہ جلد ششم ہے) غور سے پڑہو۔ تا معلوم ہو کہ ابتلا کی وجہ
کیا تہی۔ یہی تو تہی کہ حضرت یونسؑ قطعی طور پر عذاب کو سمجہے تہے اگر کوئی شرط منجانب ہوتی تو
یہہ ابتلا کیون آتا۔ چنانچہ صاحب تفسیر کبیر لکہتا ہے انہم لما لم یؤمنوا اوعدہم بالعذاب
فلما کشف العذاب عنہم بعد ما توعدہم خرج معاضبا۔ پہر اسکا ترجمہ کرکے ثانیاً آپ
فرماتے ہین۔ اور صاحب تفسیر کبیر نے جو پہلا قول نقل کیا ہے اسکے سمجہنے مین نادان شیخ نے
(خاکسار کو فرماتے ہین) دہوکا کہایا۔ اور یہہ نہین سوچا کہ اسکے آگے ص۱۸۸ مین وہ عبارت
لکہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب موت کی پیشگوئی بلا شرط کی تہی۔ پہر ثالثاً فرمایا۔
اور یہی آخری قول مفسرین اور ابن مسعودؓ اور حسن اور شعبی اور سعید بن جبیر اور وہب کا ہے۔
اسپر بہی آپ کو کہٹکا رہا کہ اس عبارت سے اور ان ناموں سے تو کوئی نہ سمجہیگا کہ وعدہ عذاب
قطعی تہا۔ یہی سمجہا جائیگا کہ یہہ قطعی ہونا ہمنے حضرت یونسؑ کے ابتلا سے نکالا ہے اور ممکن ہے کہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ابتلا کی وجہ کوئی ایسی اور پیدا ہو جائی جس سے وعدۂ عذاب شرطی بہی رہے اور حضرت یونسؑ کا ابتلا بہی صحیح ہو جائے چنانچہ اشاعۃ السنۃ مین اسوجہ کا بیان ہوگا۔ تو پہر آپنے اس آیت ثلثین لیلۃ سے جا ہاتھ مارا۔ اور رابعًا یہہ فرمایا۔ پہر ہم یہہ کہتے ہین کہ جس حالتمین وعدہ کی تاریخ ٹلجانا نصوص قرآنیہ قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے جیسا کہ آیت وواعدنا موسی ثلثین لیلۃ اسکی شاہد ناطق ہے تو وعید کی تاریخین جو نزول عذاب پر دال ہوتی ہین جسکا ٹلنا اور رد بلا ہونا توبہ و استغفار۔ اور صدقات سے باتفاق جمیع انبیاء علیہم السلام ثابت ہے پس ان تاریخون کا ٹلنا بوجہ اولی ثابت ہوا۔

پہر آپکو تفسیر کبیر کی ایک عبارت کا خیال آیا مثل مشہور ہے ڈوبتے کو تنگے کا آسرا یا سہارا۔ تو آپنے خامسًا فرمایا۔ اور صاحب تفسیر کبیر اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۶۴ مین (یہان بہی اب بحکم "دروغ گو را حافظہ نباشد" یا دہشت اور حیرت کے مارے جلد کا حوالہ دینا بہول گئے۔ یہ بہی ہم بتاتے ہین۔ عبارت تفسیر کبیر کی جلد ہفتم مین ہے) لکہتے ہین ان ذنبہ یعنی ذنب یونس کان لان اللہ تعالی وعدہ انزال الاہلاک لقولہ الذین کذبوہ فظن انہ نازل لا محالۃ فلاجل ہذا الظن لم یصبر علی دعائہم فکان الواجب علیہ ان یستمر علی الدعاء لجواز ان لا یہلکہم بالعذاب ۵ پہر اس عبارت کا ترجمہ کرکے آپ فرط جاہلیت کی حمیت وخوشی مین آکر سادسًا فرماتے ہین۔ اب بولو شیخ جی کیسی صفائی سے ثابت ہو گیا کہ یونسؑ نبی وعدہ ہلاک کو قطعی سمجہا تہا۔ اور یہی اسکے ابتلا کا موجب ہوا۔ کہ تاریخ ٹل گئی۔ اور اگر سپر اکتفا نہ ہو تو دیکہو امام سیوطیؒ کی تفسیر درمنثور سورۃ انبیا۔ قال اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس قال لما دعا یونس علی قومہ اوحی اللہ الیہ ان العذاب یصبحہم × فلما رأوہ جاروا الی اللہ وبکی النساء الصبیان والوالدان ورغت الابل وفصلانہا وخارت البقر وعجاجیلہا۔ وثغت[عہ] الغنم وسخالہا فرحمہم اللہ۔ وصرف ذلک العذاب عنہم وغضب یونس وقال کذبت[لہ] فہو قولہ اذ ذہب مغاضبًا پہر اس حدیث کا ترجمہ کرکے اس مضمون

عہ ثغت کو کادیانی نے لغت لام سے لکہا ہے یہ اسکے ادنی علم کا نتیجہ ہے۔

لہ ایسا ہی کادیانی کے اشتہار چار ہزار مین کذبت بصیغہ مجہول مجرد لکہا گیا۔ اور درحقیقت یہ کذبت بصیغہ معروف مجرد ہے۔ (دیکہو صفحہ ۹۶ رسالہ ہذا)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی ایک اور حدیث اسی کتاب سے اسی صحابی ابن عباس سے نقل کرتے ہین جسمین یہہ بیان ہے
کہ حضرت یونسؑ کو اون کے ایمان لے آنے اور اس سبب سے عذاب ٹلجانے کی خبر ہوئی تو وہ بولے
کہ اب مین جھوٹا کہلاکر اُن کی طرف نہ جاؤن گا

اسکے بعد آپ اسی جاہلیت کی حمیت مین آکر سابقاً فرماتے ہین ۔ اب فرمائیے شیخ جی
ابہی تسلّی ہوئی یا کچھہ کسر ہے ۔ ظاہر ہے کہ اگر وحی قطعی عذاب کے نہوتی ۔ اور حضرت یونسؑ کو خدا کی
طرف سے علم ہوتا کہ ایمان لانے سے عذاب ٹل جائیگا تو وہ کیون کہتے کہ اب مین اس قوم کی طرف
نہین جاؤن گا ۔ کیونکہ مین ان کی نظر مین کذاب ٹھہر چکا ہون ۔ جبکہ وہ سُن چکے ہتے کہ قوم نے
توبہ کی اور ایمان لے آئے پس اگر یہہ شرط بہی انکے وحی مین داخل ہوتی تو انکو خوش ہونا چاہئے
ہتا ۔ کہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ نہ یہہ کہ وطن چہوڑکر ایک بہاری مصیبت مین اپنے تئین ڈالتے ۔
پہر اس حدیث کے آخری فقرہ کے حاشیہ مین اپنے یونہ کی کتاب کی کسیقدر عبارت نقل
کی اور [illegible] اور یونہ شہر مین (یعنی
نینوہ مین) داخل ہونے لگا ۔ اور ایک دن کی راہ جاکے منادی کی اور کہا ۔ چالیس اور دن
ہونگے تب نینوہ برباد کیا جاویگا تب نینوہ کے باشندون نے خدا پر اعتقاد کیا ۔ اور روزہ کی
منادی کی ۔ اور سب نے چہوٹے بڑے تک ٹاٹ پہنا ۔ اور خدا نے انکے کامون کو دیکہا کہ وہ اپنے بُرے
راہ سے باز آئے ۔ تب خدا اس بدی سے کہ اسنے کہی ہتی کہ مین اُن سے کرون گا پچہتاکے باز آیا
اور اس نے نہ وہ بدی کی ۔ باب ۴ پر یونہ اس سے ناخوش ہُوا ۔ اور نہایت رنجیدہ ہوگیا ۔ اور اُس نے
خدا کے آگے دعا مانگی کہ اب اے خدا ! مین تیری منت کرتا ہون کہ میری جان مجہہ سے لے لے
کیونکہ میرا جینا مرنے سے بہتر ہے ۔ اور اسکے بعد اسی جاہلیت کی حمیت و خوشی مین آکر تاسّفاً
فرمایا ہے ۔ اب اے شیخ جی ذرا آنکہین کہولکر دیکہو کہ یونسؑ نبی کی کتاب سے بہی قطعی طور پر ثابت
ہوگیا ۔ کہ اس پیشگوئی مین کوئی شرط نہ ہتی ۔ اسی لئے تو یونسؑ نے رنجیدہ ہوکر دعا کی کہ اب میرا
مرنا بہتر ہے ۔ پہر عاشراً فرمایا ہے ۔ شیخ جی ۔ اب تو ہر ایک پہلو سے قابو مین آگئے ۔ آپ عام

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جلسہ مین بمقام لاہور عہد کر چکے ہو کہ مین اسبات کی قسم کہاؤن گا۔ کہ موت کا عذاب نہین ٹلتا۔ اب قسم کہا دین تا خدا جھوٹے کو واصل جہنم کرے ورنہ یہہ سخت بے ایمانی ہوگی کہ قسم کہانیکا عہد کر کے پھر توڑ دیا جاوے۔ اور اگر آپنے قسم نہ کہائی تو یہی سمجھا جائیگا کہ صرف دو سو روپیہ کے طمع نے آپ مین یہ جوش پیدا کر دیا تہا۔ اور پھر قسم کہانے کی کوئی راہ نہ دیکھی تو اندر ہی اندر وہ جوش تحلیل پا گیا۔ اور بجائے اسکے اپنی بے وقوفی پر ایک ندامت باقی رہگئی۔ مگر کیا تعجب ہے کہ پھر بھی قسم کہالو۔ کیونکہ بے ایمان آدمی پاک نوشتون کی بھی کچھہ پرواہ نہین رکہتا۔ اور دہریہ پن کی رگ سے اپنے انجام کو سوچ نہین سکتا۔"

یہہ اس زمانہ کے ہیچ کار فرق اور اخلاق کا پھرا ہوا آخری کلام ہے۔ جو اس خاکسار کے مقابلہ مین فرمایا گیا ہے۔ اب ناظرین اسکے فقرہ فقرہ کی تشریح و جواب سنین اور داد انصاف دین۔

پس پہلے ایک اجمالی جواب اسکے جملہ متمسکات کا سنین۔ پھر فقرہ فقرہ کی تفصیل و تشریح سے۔

ahmadimuslim.de

اجمالی جواب

کادیانی نے اپنے جملہ متمسکات مذکورہ کا یہہ مطلب سمجھا اور جتایا ہے۔" کہ حضرت یونسؑ اہل نینوی کیطرف رسول ہو کر گئے۔ اور اس قوم نے نہ مانا۔ تو خدا نے ان سے قطعی وعدہ عذاب کیا۔ حضرت یونسؑ اُس قوم سے نکلگئے۔ اور عذاب کے منتظر رہے۔ پھر جب قوم کے ایمان لانے سے وہ عذاب اوٹھایا گیا تو حضرت یونسؑ خدا تعالیٰ پر خفا ہو گئے۔ اور بولے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے قطعی عذاب دیکر انکے ایمان لانے سے عذاب کو اُٹھا لیا۔ اسمین اُسنے اپنے وعدہ کا خلاف کیا اور مجھہ سے جھوٹ بولا اور مجھی قوم سے شرمندہ کرایا۔ اور جھوٹا کہلایا۔ اب مین کس موہنہ سے قوم کے پاس جاؤن۔ اس سے تو میرا مر جانا بہتر ہے۔ اور اسی خیال سے وہ بھاگے۔ یہانتک کہ دریا مین کود کر مچھلی کے پیٹ مین گئے۔ پھر وہان لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کہکر اپنے اس قصور کا اقرار کر کے اس سے توبہ کی تو اس سے نجات پائی۔ اور اگر خدا تعالےٰ ان کو پہلے سے خبر دیتا کہ یہہ عذاب شرطی ہے۔ قوم ایمان نہ لائیگی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تب نازل ہوگا۔ ورنہ اُٹھایا جائیگا۔ تو وہ کیون اس ابتلا مین پڑتے۔ کیون خدا سے خفا ہوتے؟ کیون بہاگتے۔؟ کیون مچھلی کے پیٹ مین جاتے؟ بلکہ وہ قوم کے ایمان لانے اور اس وجہ سے عذاب اوٹھائے جانے سے خوش ہوتے۔ اور کہتے کہ میرا مشن اور سخن پورا ہوا۔ مشن (یعنے جسکام کے لئے مین بغیر اور پیغمبر بناکر بہیجا گیا تہا وہ کام) یون پورا ہوا کہ لوگ ایمان لائے۔ اور سخن یون پُورا ہوا کہ عذاب جو بشرط عدم ایمان تہا ایمان لانے سے اٹہایا گیا۔ لوگ بہی بچگئے۔ مین بہی اس شرط کے موافق سچا نکلا۔ خُدا مجہسے اور قوم سے راضی ہُوا۔ ہم خدا سے راضی ہوئے"۔

سوائے حضرات ناظرین باتمکین۔ اگر کادیانی کے متمسکات جن سے کادیانی نے یہہ مطلب نکالا ہے بلا مزاحمت و بلا معارضہ صحیح اور ثابت ہون۔ اور ان کا مطلب بہی یہی ہو جو کادیانی نے سمجہا ہے اور واقعی حضرت یونسؑ پر جو ابتلا آیا ہے وہ اسی سبب سے آیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اُن سے قطعی وعدہ عذاب کرکے اسکا خلاف کیا۔ تو وہ خدا تعالےٰ سے خفا ہوگئے۔ اور مچھلی کے پیٹ مین گئے۔ تو صورت [illegible] کادیانی [illegible] اسکے مخالف جھوٹے جھوٹے۔ جھوٹے۔ اور اگر ہمنے خدا کی توفیق اور توقیف اسکے برخلاف (۱) اولاً۔ یہ بات ثابت کردی کہ کادیانی کے متمسکات بلا معارضہ صحیح نہین ہین بلکہ ان کے معارضہ و مقابلہ مین انہی کتابون مین جن سے کادیانی نے اپنے متمسکات نکالکر پیش کئے ہین یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یونسؑ کا غصہ سے نکل جانا۔ اور مچھلی کے پیٹ مین تضرع و دعا کرنا پہلے واقعہ ہوچکا تہا۔ اور اہل نینوےٰ کی طرف سے رسول منکر جانا۔ اور اس قوم کا ایمان لانے کے سبب عذاب سے بچ جانا اسکے بعد ہوا ہے۔

اور (۲) ثانیاً یہ بات ثابت کردی کہ جن روایات سے کادیانی نے تمسک کیا ہے ان روایات سے بہی باوجود انکے ناقابل اعتبار ہونے کے یہہ مطلب ثابت نہین ہوتا جو کادیانی نے سمجہا ہے۔ بلکہ انہی کتابون کی دوسری عبارات و نقول کی شہادت سے ان روایات سے بہی اسکے برخلاف یہہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نہ حضرت یونسؑ سے خدا تعالےٰ نے وعدہ عذاب قطعی کیا۔ اور نہ حضرت یونسؑ نے اس وعدہ کو قطعی سمجہا اور نہ اس عذاب کے اُٹہائے جانے سے انکو خدا تعالےٰ پر غصہ آیا۔ اور نہ اس غصہ کے سبب سے اُن پر عتاب ہُوا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اور نہ اس جرم کا انہون نے آیت مذکورہ بالا مین اعتراف کرکے اس سے توبہ کی بلکہ جو کچھہ ہوا وہ اور ہی امر تہا۔ تو پہر آپ صاحبان! اے ناظرین یقین کرین! اور داد انصاف دیکر صاف کہین کہ کادیانی کے برابر دنیا مین کوئی جہوٹا اور کوئی دہوکا دینے والا اور اپنے دام افتادہ احمقون کی آنکہہ مین خاک دہول ڈالکر دن کو رات بنانیوالا کوئی دوسرا نہین۔ اور اس سے جو سختی مسلمانون کی طرف سے ہو رہی ہے وہ اسی کے لائق ہے۔ ناظرین توجہ کرین گے تو اس امر کا ایسا یقین کرین گے جیسا ایک اور ایک دو ہونیکا یقین کرتے ہین۔ اور وہ داد ضرور دینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

پہلی بات کا ثبوت

قرآن مجید مین اس مضمون نص کی صریح موجود ہے کہ حضرت یونس ؑ کا غصہ کرکے نکل جانا۔ اور مچہلی کے پیٹ مین مبتلا ہونا اور پہر مناجات کرنا پہلے ہوا ہے۔ اور رسول ہوکر جانا اسکے بعد۔ ایسا ہی بیبل کی کتاب یونہ مین جسکو کادیانی نے بیک نوشتہ لکہتا ہے۔ اور اس سے انکار کرنے کو دہریہ پن کی رگ بتاتا ہے۔ بیان ہوا ہے۔

قرآن کی سورۂ انبیا مین ہے۔ اور جب یونس (قوم سے) غصہ ہوکر چلے گئے اور انہون نے یہ خیال کیا کہ (اس چلے جانے کے سبب) ہم اُنپر تنگی اور خفگی کا حکم نکرین گے۔ پہر اُنہون نے اندہیرون مین (دریا اور مچہلی کے پیٹ کے) پکارا کہ اے خداوند تیرے سوا کوئی معبود نہین۔ مین (اس بہاگنے اور قوم پر غصہ کرنے کے سبب) ظالم ہون۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی۔ اور اس غم سے انکو نجات دی۔ ہم ایسی ہی مومنون کو نجات دیتے ہین۔

وذا النون اذ ذهب مغاضبا فظن ان لن نقدر عليه فنادى فى الظلمات ان لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ۝ فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذلك ننجى المؤمنين (انبیاء ۶۶)

اور سورہ صافات مین ہے۔ اور جب یونس ؑ بہری ہوئی کشتی کیطرف بہاگے پہر قرعہ ڈالا۔ تو مغلوب ہوئے۔ پہر ان کو مچہلی نے نگل لیا جبکہ وہ اپنے تئین ملامت کرنیوالے تہے وہ اسمین تسبیح نہ کہتی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَی
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ
مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا
عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی
مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝ (والصّٰفّٰت)

تو قیامت کے دن تک اوسمین رہتے۔ پھر ہمنے
اون کو میدان مین ڈالا۔ ایسی حالت مین کہ
وہ مچھلی کے پیٹ مین رہکر ضعیف (یا بیمار) ہوگئی
تہے۔ اور اوپر کدو کا درخت اوگایا۔ اور ایک لاکھ
بلکہ (دیکھنے والے کی نظر و شمار مین) ایک لاکھ
سے بہی زیادہ آدمی کیطرف رسول کرکے بہیجا۔
پس وہ ایمان لائے۔ تو ہمنے اون کو ایک وقت
تک دنیا سے نفع پہنچایا۔ یہ آیات نص قطعی ہین۔ کہ حضرت یونسؑ کا غصہ کرنا اور مچھلی کے پیٹ مین
جانا پہلے ہوا۔ اور رسول ہوکر قوم کی طرف جانا پیچھے۔

تفسیر کبیر مین جس سے کادیانی کی پہلی عبارت متمسک منقول ہے کہا ہے کہ مفسرین کا اسمین
اختلاف ہے۔ کہ یہہ قصہ حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ مین جانیکا اہل نینوی کے پاس رسول ہوکر جانے

اختلفوا فی وقوعه علیه السلام فی بطن
السمکة کان قبل اشتغاله باداء رسالة
الله تعالی او بعده (اما القول الاول) فقال
ابن عباس رضی الله عنه کان یونس علیه
السّلام وقومه لیسکنون فلسطین فغزاهم
ملك وسبی منهم تسعة اسباط ونصفا وبقی
سبطان ونصف فاوحی الله تعالی لنبی
شعیب النبی علیه السّلام ان اذهب الی
حزقیا الملك وقل له سحق یوجه نبیا قویا
امینا فانی القی فی قلوب اولئك الذی یرسلوا

پہلے ہوا یا اسکے بعد اسمین پہلا قول یہہ ہے
جو حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ یونسؑ اور
اسکی قوم فلسطین مین رہتے۔ جنپر ایک بادشاہ
نے چڑہائی کی تو ان مین سے نو قبیلے سالم اور ایک
کے نصف کو قیدی بنالیا۔ صرف دو قبیلے اور ایک
کا نصف باقی رہگئے۔ تو خدا تعالے نے حضرت
شعیبؑ نبی کو حکم دیا کہ تو حزقیا بادشاہ کے پاس جاکر
کہہ کہ وہ کسی امانت دار اور قوی نبی کو اس ظالم
بادشاہ کے پاس بہیجے اور ان لوگون کو اس سے
چہوڑا لاوے۔ حزقیا نے حضرت شعیب کو کہا کہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

معه بنی اسرائیل فقال له الملک فمن تری
وکان فی مملکته خمسة من الانبیاء فقال
یونس بن متی فانه قوی امین فدعا الملک
بیونس و أمره ان یخرج فقال یونس هل
امرک الله باخراجی قال لا قال فهل سمانی
لک قال لا قال فههنا انبیاء غیری
فأبوا علیه فخرج مغاضبا للملک وقومه
فأتی بحر الروم فوجد قوما هیوا سفینة
فرکب معهم فلما تلجت السفینة تکفأت بهم
وکادوا ان یغرقوا فقال الملاحون ههنا
رجل خاص ✤

آپ کسکو مناسب سمجھتے ہین انہون نے کہا کہ
مین یونس نبی کو مناسب سمجھتا ہون۔ اور اس
وقت اس سلطنت مین پانچ نبی موجود تھے خرقیا
نے حضرت یونس کو بلایا۔ اور حکم دیا۔ کہ وہ اس ظالم
کیطرف جائین۔ حضرت یونس بولے کہ کیا خدا
تعالے نے مجھے جانیکا حکم دیا ہے۔ اور میرا نام
لیا ہے۔ انہون نے کہا کہ نہین تب حضرت یونس
نے فرمایا کہ کیا یہان میرے سوائے اور کوئی
نہین ہے۔ مگر بادشاہ نے انہی کے جانے پر اصرار
کیا۔ تو اس سے حضرت یونس بادشاہ خرقیا اور قوم سے خفا
ہوکر چلے گئے اور کشتی مین سوار ہوئے اور

اس ابتلا مین پڑے۔ (پھر اسکو بہ تفصیل ذکر کیا۔ جیسا کہ مشہور اور جملہ تفاسیر مین مذکور ہے۔
اسی واسطے ہمنے اس تفصیل کو چھوڑ دیا۔ اور پھر جب خدا تعالے نے انپر کرم کیا۔ اور آپ مچھلی
کے پیٹ سے نکلے تو اس ظالم بادشاہ کیطرف گئے۔ اور اس سے قیدی چھوڑ دینے کے خواستگار
ہوئے اُس نے نہ مانا تو خدا تعالے نے حضرت یونس کیطرف اس امر کی وحی کی۔ کہ اگر وہ ایمان نہ لائینگے
تب انپر عذاب نازل ہوگا۔ پھر اس عذاب کے نزول کی وہ کیفیت جو صفحہ ۵۸ رسالہ مین تفسیر کبیر سے
نقل ہوچکی ہے۔ بیان کرکے کہا ہے کہ بنا بر اس قول ابن عباس کے حضرت یونس کی رسالت مچھلی
کے پیٹ سے نکل آنے کے بعد ہوئی۔ اور اس قول ابن عباس کی دلیل وہ قول خداوندی ہے جو
سورہ صافات مین فرمایا ہے۔ کہ پھر ہمنے یونس کو (دریا سے) میدان پر ڈالا۔ اور انپر کدو کا درخت

فعلی هذا القول کانت رسالة یونس علیه السلام
بعد ما نبذ بالحوت ودلیل هذا القول

اُگا دیا۔ اور انکو ایک لاکھ بلکہ (شمار کرنے سے
والی کے نزدیک) ایک لاکھ سے بھی زیادہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

قولہ تعالیٰ فی سورۃ الصّٰفّٰت فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۚ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۚ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۚ وفی ھذا القول روایۃ اخریٰ وھی ان جبرائیل علیہ السّلام قال لیونس علیہ السّلام انطلق الی اھل نینوی فانذرھم ان العذاب قد حضرھم فقال یونس علیہ السّلام التمس دابۃ فقال الامر اعجل من ذلک فغضب وانطلق الی السفینۃ وباقی الحکایۃ کما مرت الی ان التقمہ الحوت فانطلق الی ان وصل الی نینوی فالقاہ ھنالک (تفسیر کبیر ص۱۸۵ جلد ۶)

آدمیون کیطرف رسول کرکے بھیجا۔ اس قول مین ایک روایت یہہ بھی ہے کہ حضرت یونس کو نینوی کیطرف جانیکو کہا گیا تہا۔ اسمین اُن سے جلدی چاہی گئی۔ تو وہ غصہ ہوکر کشتی کیطرف بہاگے تو انپر یہہ ابتلا آیا۔

دوسرا قول یہہ ہے کہ مچھلی کا قصّہ حضرت یونسؑ کے اہل نینوی کو دعوت کرنے اور انکیطرف رسول ہوکر آنے کے بعد ہوا ہے۔ یہہ وہ قول ہے جسکو کاویانی نے تفسیر کبیر ص۱۸۵ سے نقل کیا ہی اور اس سے پہلے قول کو دونون روایتون کے

ahmadimuslim.de

آیت سورہ صافات سے موید بتایا ہے۔

اس بیان سے ثابت ہی کہ قرآن کی صریح نصوص سے جنکے اقوال مفسرین بہی مصدق و موید ہین صاف ثابت ہی کہ حضرت یونسؑ کا غصّہ کرنا اور ابتلا مین پڑنا پہلے ہوا۔ اور اہل نینوی سے عذاب ٹلجانا پیچھے ہوا۔

اب بیبل کی شہادت سُنو۔ بیبل مین یونہ (یعنے یونس) نبی کی کتاب مین صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت یونس پر مچھلی کے پیٹ مین جانیکا ابتلا پہلی ہُوا اور اہل نینوی کیطرف ان کا جانا پیچھے ہوا۔ اس کتاب کے پہلے باب مین کہا ہے۔ اور خداوند کا کلام یونہ بن متی کو پہنچا اور اس نے کہا کہ (۲) اُٹھ اس بڑے شہر نینوہ کو جا۔ اور اسکے برخلاف منادی کر۔ کیونکہ ان کی شرارت میرے سامنے اوپر آئی۔ (۳) لیکن یونہ خدا کے حضور سے ترسیس کو بہاگنے کے لئے اُٹھا۔ اور وہ یافا مین اترگیا۔ اور وہان ایک جہاز کو جو ترسیس کو جانے پر تہا۔ پایا۔ تب اسکا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرایہ دیکر اسپر چڑہا تا کہ خدا کے حضور سے ترسیس کو اون کے ساتھ جائے۔ (۴) لیکن خداوند نے
سمندر پر ایک بڑی آندہی بہیجی۔ اور سمندر کے درمیان طوفان نے شدت کی ایسی کہ گمان تہا۔
کہ جہاز تباہ ہو جائے۔ پہر آیت ۵ سے ۱۶ تک حضرت یونسؑ کا مچھلی کے پیٹ مین جانے اور آخر
توبہ کرنیکا حال بیان کر کے کہا ہے۔ (۱۰) اور خداوند نے مچھلی کو کہا۔ اور اسنے یونہ کو خشکی پر
اگل دیا۔ پہر باب ۳ مین حضرت یونسؑ کا اہل نینوے کے پاس رسول ہو کر جانا بیان کیا۔ اور کہا اور
خداوند کا کلام دوسری بار یونہ کو پہنچا۔ اور اس نے کہا کہ اٹھ اس بڑے شہر نینوہ کو جا۔ اور وہان
اسکی منادی کر۔ پہر حضرت یونسؑ کا اہل نینوے کے پاس جانا۔ اور منادی کرنا۔ اور نینوی کے برباد
ہونیکی خبر دینا۔ اور پہر اون کے ایمان لانے سے انکا بچ جانا بیان کر کے باب ۴ مین کہا ہے۔ پہر
یونہ اس سے نہایت ناخوش ہوا۔ (۱) اور نہایت رنجیدہ ہوا۔ اور اس نے خدا سے دعا مانگی۔ اور کہا کہ اے
خداوند! مین تجہسے عرض کرتا ہون۔ کیا یہہ میرا مقولہ نہ تہا۔ جس وقت مین ہنوز اپنے وطن مین تہا۔
اسلئے مین آگے ترسیس کو بہاگا کیونکہ مین جانتا تہا کہ تو [illegible] اور نہایت مہربان ہے اور پچہتا کے آپکو بدی سے باز رکہتا ہے۔ (۳) اب اے خداوند مین تیری
منت کرتا ہون کہ میری جان مجہسے لے لے۔ کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے۔ (۴) تب
خدا نے فرمایا تو شدت سے رنجیدہ ہوتا ہے۔ (۵) اور یونہ شہر سے باہر جا کے شہر کی پورب طرف بیٹہا۔
اور وہان اپنے لئے ایک چہپر بنایا۔ اور اسکے نیچے چہانو مین بیٹہا رہا۔ کہ دیکہئے اس شہر کا کیا حال ہوتا ہے
۶۔ تب خداوند نے ریندی کا درخت اگایا۔ اور اسے یونہ کے اوپر دوڑایا تا کہ وہ اسکے سر پر سایہ کرے
اور اسکے تکلیف سے چہوڑا دے۔ اور یونہ اس ریندی کے پیڑ کے سبب نہایت خوش ہوا۔ ۷۔ دوسرے
دن صبح کے وقت خدا نے ایک کیڑے کو تیار کیا۔ اور اسنے اس ریندی کے درخت کو کاٹا۔ ایسا کہ
وہ سوکہہ گیا۔ اور جب آفتاب چڑہا۔ تب ایسا ہوا۔ کہ خدا نے پورب کیطرف سے لو چلائی۔ اور آفتاب کی
گرمی سے یونہ کے سر مین اثر کیا۔ وہ غش مین آگیا۔ اور اپنی جان کے لئے موت چاہی۔ اور کہا اس سے
جینے سے میرا مرنا بہتر ہے۔ ۹۔ اور خداوند نے یونہ کو کہا کہ تو اس ریندی کے درخت کے سبب شدت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

سے رنجیدہ ہے۔ اسنے کہا کہ ہان مین یہانتک رنجیدہ ہون کہ مرنا چاہتا ہون۔ ۱۰۔ تب خداوند نے فرمایا کہ تجہے اس رینڈی کے درخت پر رحم آیا جسکے لئے تونے نہ محنت کی۔ اور نہ تونے اسے اگایا جو ایک ہی رات مین اُگا۔ اور ایک ہی رات مین سوکہہ گیا۔ ۱۱۔ اور کیا مجہے لازم نہ تہا کہ مین اتنے بڑے شہر نینوہ پر جسمین ایک لاکہہ بیس ہزار آدمیون سے زیادہ ہین۔ جو اپنے دہنے بائین ہاتہہ مین امتیاز نہین کر سکتے۔ اور مواشی بہی بہت مین شفقت نکرون"۔

اس کتاب سے بہی صاف ثابت ہوا کہ ابتلا حضرت یونسؑ کا پہلے ہوا۔ اور انکی قوم سے عذاب کا رفع ہونا اسکے بعد ہوا۔ ہان اسپر حضرت یونسؑ کا رنجیدہ ہونا۔ اسمین بیان ہوا ہے۔ مگر اس رنجیدگی پر حضرت یونسؑ کا وہ ابتلا و عتاب جسکا کادیانی کو دعوے ہے بیان نہین ہوا۔ اور اس رنجیدگی سے جو کادیانی نے وعدۂ عذاب کا قطعی ہونا نکالا ہے۔ اسکا ابطال دوسری بات کے ثبوت مین عنقریب آئیگا۔ یہہ مقام اسکا محل نہین ہے۔ بالجملہ آیات قرآن اور اسکے موافق اقوال مفسرین اور بیبل سے یہہ امر صاف ثابت ہے کہ واقعہ ابتلا یونسؑ پہلے ہوا۔ اور حضرت یونسؑ کا اہل نینوی کیطرف رسول ہوکر جانا اور ان کو عذاب کی خبر دینا اور پہر اس عذاب کا رفع ہو جانا پیچہے ہوا۔

اس بیان سے ہماری پہلی بات ثابت ہوئی۔ اور یہہ بات معلوم ہوگئی کہ وہ روایات جن سے کادیانی نے تمسک کیا ہے بلا معارضہ صحیح نہین۔ بلکہ ان کے مقابلہ و معارضہ مین آیات قرآن و بیبل و اقوال مفسرین ایسے موجود ہین جن سے وہ روایات غلط اور ناقابل اعتبار ثابت ہوتی ہین۔ اور کم سے کم یہہ کہ وہ مشکوک و مرجوح ہین۔ اور ان کے مخالف روایات راجح۔ کادیانی نے ان معارضات کی نقل و بیان کو ترک کر کے تفسیر کبیر سے صرف اپنے مطلب کی ایک روایت نقل کر کے اور باقی کتابون کا حوالہ دیکر مسلمانون کو یہہ جتایا ہے کہ ان کتابون مین بلا اختلاف یہی بیان ہوا ہے۔ کہ حضرت یونسؑ کو خدا کی طرف سے ہلاکت اہل نینوی کا قطعی وعدہ ملنے اور پہر اس وعدہ کے ٹل جانے کے بعد۔ اور اسی سبب کے حضرت یونسؑ کے خدا پر خفا ہو جانے پر حضرت یونسؑ مچہلی کے پیٹ مین مبتلا کئے گئے۔ اور ان کتابون مین اسکا خلاف مذکور نہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہوا۔ اور کتاب یونہ کے پہلے اور دوسرے باب کا بیان۔ (جس سے حضرت یونسؑ کا وعدہ عذاب سے پہلے مبتلا ہونا ثابت ہوتا ہے) ترک کرکے صرف تیسری اور چوتھے باب کی چند آیات کو (جنمین حضرت یونسؑ کا برگزیدہ ہونا بیان ہوا ہے) نقل کرکے یہہ جتایا ہے کہ یہہ برگزیدگی ہوئی۔ تو حضرت یونسؑ پر وہ بلا آئی۔ اور ان دونون قسم کی کتابون (تفاسیر و بیبل) کی نقل و حوالہ مین جھوٹ سے کام لیا ہے۔ اور لوگون کو دہوکا دیا۔ اب دادِ انصاف ناظرین کے ہاتھ مین ہے۔

دوسری بات کا ثبوت

روایات متمسکہ کادیانی جیسی کیسی ہین۔ انکا مطلب وہ نہین جو کادیانی نے سمجھا ہے۔ بلکہ انکا مطلب بشہادت دوسری عبارات و روایات انہی کتابون کی جن سے وہ روایات کادیانی نے نقل کی ہین) یہہ ہے کہ حضرت یونسؑ نے اہل نینوی یا قوم اس ظالم بادشاہ کو دعوت ایمان کی تو انہون نے [illegible] انکو ایمان لانے کی خبر دی۔ انہون نے جواب مین یہ کہا کہ ہم عذاب کے آثار و اسباب دیکھین گے تب ایمان لائینگے۔ ابہی سے ایمان نہین لائے تو حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالی کی اس سنت قدیمہ کی نظر سے کہ عذاب آجانیکے بعد کسی قوم کا ایمان قبول نہین ہوا۔ اور وہ عذاب اوٹھایا نہین گیا۔ انکے اس عذر و جواب کو قبول و پسند نہ کیا۔ اور ان کے اس عذر و قول سے اور خدا تعالے کی سنت قدیمہ کے حکم سے (نہ خدا تعالے کی خاص اس قوم کی نسبت قطعی عذاب کی خبر دینے سے) یہ گمان کیا اور سمجھہ لیا۔ کہ انپر عذاب ضرور نازل ہوگا۔ اور اسی خیال و گمان سے وہ اس قوم پر انکے اس عذر و جواب کے سبب خفا ہوکر اور ان کی دعوت چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر جب انہون نے دیکھہ لیا کہ عذاب آیا۔ اور پھر وہ ان کی توبہ و استغفار و ایمان لانے کے سبب اُٹھایا گیا۔ اور خدا تعالے نے اپنی اس سنت قدیمہ مین استثنا کو ملحق فرمایا ہے۔ اور قوم یونسؑ کو اور قومون مین مستثنے کرکے ان کا ایمان بعد معائنہ عذاب قبول کرلیا ہے۔ تو اس سے انکو قوم پر (نہ خدا تعالے پر) ملال پیدا ہوا۔ کہ کیون پہلے سے وہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایمان نہ لائے۔ اور میری خیال و مقال کے غلط ہونیکے موجب ہوئی۔ اور یہہ خیال کیا۔ کہ جو بات مین ان کو کہہ چکا تہا کہ آثار عذاب دیکہنے کے بعد کسیکا ایمان قبول نہین ہوتا۔ لہذا انپر ضرور عذاب آئیگا۔ اسکا (نہ خدا تعالے کے وعدہ کا) خلاف ظہور مین آگیا ہے۔ اب مین اس قوم کی نظر مین جہوٹا قرار پاگیا ہون۔ وہ مجہے کہین گے کہ تم تو کہتے تہے کہ مشاہدہ عذاب کے بعد ایمان قبول نہین ہوا کرتا اور تم پر عذاب ضرور آئیگا۔ لو اب اسکا خلاف ہوا۔ اور ہمارا ایمان بعد مشاہدہ عذاب قبول کیا گیا۔ اور تمہارا کہنا جہوٹ نکلا۔ لہذا اب مین اس قوم کیطرف جہوٹا کہلا کر نہ جاؤن گا۔

کادیانی نے جو ان روایات سے اس مطلب کے (جو ہمنے بیان کیا ہے) برخلاف مطلب بیان کیا ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ کادیانی ان روایات اور بیبل کے پانچ الفاظ یا فقرات کا مطلب غلط سمجہا ہے۔ یا صحیح مطلب سمجہکر دیدہ دانستہ اس سے اغماض کیا۔ اور لوگون کو دہوکا دینے کے لئے غلط مطلب بتایا ہے۔ وہ پانچ الفاظ و فقرات یہ ہین۔ اول لفظ مغاضب یا غضب (جو تفسیر کبیر اور تفسیر منثور کی پہلی روایتون مین ہین جنکے پہلے کشف یا صرف العذاب کے فقرات ہین۔ اور انکے معنے کادیانی یہہ سمجہا ہے کہ عذاب کہلایا پہیر اگیا ہو۔ تو اس امر کو دیکہکر حضرت یونس ع خدا تعالے پر خفا ہو کر نکل گئے۔

دوسرا لفظ لا محالہ فقرہ فظن انہ نازل لا محالہ مین جو تفسیر کبیر کی دوسری عبارت مین ہے۔ اور اسکے معنے کادیانی یہہ سمجہا ہے کہ خدا کے قطعی وعدہ سے اور اسکی کلام سے حضرت یونس ع نے یہ سمجہہ لیا۔ اور ظن کیا تہا۔ کہ عذاب ضرور واقعہ ہوگا۔ اور یہ وعدہ عذاب موت کا قطعی ہے۔

تیسرا اور چوتہا لفظ کذبت و کذابا جو در منثور کی دونون عبارتون کے ان فقرات مین ہے۔ صرف ذلک العذاب و غضب یونس و قال کذبت فہو قولہ اذ ذہب مغاضبا و قال یونس عند ذلک لا ارجع الیہم کذابا جنکے معنے کادیانی یہ سمجہا ہے کہ عذاب پہیر اگیا تو حضرت یونس ع نے خدا پر غصہ ہو کر کہا کہ خدا نے قطعی وعدہ دیکر اپنے اس وعدہ کا خلاف کیا۔ اسمین خدا تعالے نے خود جہوٹ بولا۔ اور مجہے قوم سے جہوٹا اور شرمندہ کرایا۔ لہذا اب مین اس قوم مین نہ جاؤن گا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پانچوان لفظ بخیدہ ہونے یا پچھتانے کا جو بیبل کے اس فقرہ مین ہے کہ "خدا اس بری سے کہ اس نے کہی تھی کہ مین کرون گا۔ پچھتا کے باز آیا۔ پھر یونہ اس سے ناخوش ہوا۔ اور نپٹ بخیدہ ہوا۔ مگر اے حضرت ناظرین! آپ کو ہمارے اجمالی جواب کی تقریر سے معلوم ہو چکا ہے کہ ان پانچون الفاظ و فقرات کے معنے ایسے ہی ہو سکتے ہین جنسے نہ تو خدا کی طرف سے قطعی وعدہ عذاب کرنا ثابت و معلوم ہو۔ اور نہ خدا کی طرف سے اور اسکے قول کے حوالہ سے حضرت یونسؑ کا قوم کو قطعی وعدۂ عذاب دینا مفہوم ہو۔ اور نہ حضرت یونسؑ کا خدا تعالے پر غصہ کر کے بھاگنا موہوم ہو۔ رہی تشریح و تفصیل ان کلمات و فقرات کی سو عنقریب تفصیلی جواب مین ہوگی۔ جس سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ ان الفاظ و فقرات کے جو معنے کادیانی سمجھا ہے وہ غلط ہین۔ اور ان کے معنے وہی صحیح ہین۔ جو ہمنے بیان کئے ہین۔ ہمارے اس جواب اجمالی سے ناظرین کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ روایات و عبارات متمسک بہا۔ کادیانی کے ایسے معنے بھی ہو سکتے ہین جو کادیانی کے مطلب کے برخلاف ہین۔ پس ہماری دوسری بات کافی ثبوت ہے اب داد انصاف ناظرین کے ہاتھ مین ہے۔

ahmadimuslim.de

تفصیلی جواب

کادیانی کے متمسکات سے پہلے عبارت تفسیر کبیر اور پہلی عبارت تفسیر درمنثور کا جواب اور لفظ مغاضب اور غضب کی تشریح یہہ ہے کہ لفظ مغاضب حضرت یونسؑ کے حقمن قرآن مین وارد ہے۔ اور اسی کی تفسیر مین درمنثور کی پہلی عبارت مین غضب کا لفظ بیان کیا گیا ہے۔ پس جو معنے اس لفظ کے قرآن کی آیت مین تفسیر کبیر وغیرہ تفاسیر مین بیان کئے گئے ہین۔ وہی معنے تفسیر کبیر کے اس عبارت مین مراد ہونے چاہیئے۔ اور وہی معنے لفظ غضب کے درمنثور کی عبارت مین صاحب درمنثور نے اسکو تفسیر آیت بنا کر قرار دیئے ہین۔

تفسیر کبیر مین تو بجواب اعتراض ان لوگون کے جو اس لفظ مغاضب سے پیغمبرون کا گناہگار

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہونا نکالتے ہین) کہا ہے۔ آیت مین یہہ ذکر نہین ہے کہ حضرت یونسؑ کس شخص پر خفا ہوئے لیکن

(والجواب) عن الاول انه ليس في الآية من غاضبه لكنا نقطع على انه لا يجوز لنبي الله ان يغاضب به لان ذلك صفة من يجهل كون الله مالكا للامر والنهي والجاهل بالله لا يكون مؤمنا فضلا عن ان يكون نبيا۔ واذا ثبت انه لا يجوز صرف هذه المغاضبة الى الله تعالى وجب ان يكون المراد انه خرج مغاضبا لغير الله والغالب انه انما يغاضب من يعصيه فيامره به فيحتال قومه او الملك او هما جميعا ومعنى مغاضبة القوم انه اغضبهم بمفارقته لخوفهم حلول العذاب عليهم عندها وقرأ ابو شرف مغضبا۔ اما قول (اي المعترض) مغاضبة القوم ايضا كانت محظورة لقوله تعالى ولا تكن كصاحب الحوت قلنا لا نسلم انها كانت محظورة فان الله تعالى امره به تبليغ تلك الرسالة اليهم وما امره بان يبقى معهم ابدا فظاهر الامر لا يقتضي التكرار فلم يكن خروجه من بينهم معصية۔ واما الغضب

ہم یقین رکھتے ہین کہ نبی کا خدا تعالے پر خفا ہونا جائز نہین ہے۔ کیونکہ یہہ جاہلون کا کام ہے اور ایسا جاہل مومن نہین ہوتا۔ چہ جائیکہ نبی ہو سکے اور جب غضب خدا کے حق مین جائز نہوا تو وہ جب ہوا کہ اس سے بجز خدا تعالے کسی اور شخص پر حضرت یونسؑ کا غصہ کرنا مراد ہو تو احتمال ہے کہ وہ شخص اُنکی قوم ہو یا بادشاہ (حزقیا) ہو یا دونون فریق اور قوم سے مغاضب ہونیکے یہہ معنی ہین۔ کہ انہون نے قوم کو غصہ مین ڈالا۔ یعنے اُن سے جُدا ہو کر ان کو ناراض کر دیا۔ اور جو معترض نے کہا ہے کہ قوم سے ناراض ہو کر چلے جانا یا ان کو ناراض کرنا بھی گناہ تہا۔ حضرت یونسؑ نے اسکا ارتکاب کیون کیا۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس امر کا گناہ ہونا مسلم نہین۔ خدا تعالے نے ان کو تبلیغ رسالت کا حکم دیا تہا۔ نہ یہہ کہ وہ انمین بیٹھے رہین۔ اور غصہ کرنا اسلئے گناہ نہین تہا۔ کہ اس سے انکو ممانعت نہوئی تہی اسلئے حضرت یونسؑ نے اسکو جائز خیال کیا کیونکہ وہ غصہ خدا ہی کے لئے تہا اور اسکی دین کی بڑائی کے لئے اور کفر اور کافرون سے بغض سے۔ تاہم بہتر یہی تہا کہ وہ ان لوگون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

فلا نسلم انه معصيته وذلك لانه لما لم يكن منهيا عنه قيل ذلك فظن ان ذلك جائز من حيث انه لم يفعله الا غضبا لله تعالى وانفة لدينه وبغضا للكفر واهله بل كان الاولى له ان يصابر وينتظر الاذن من الله تعالى في المهاجرة عنهم ولهذا قال تعالى ولا تكن كصاحب الحوت كان الله تعالى اراد لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم افضل المنازل واعلاها (تفسیر کبیر ص ۱۸۹ ج ۶)

مین ٹھیرے رہتے۔ اور صبر کرتے۔ اور قوم سے جدا ہونے کے لئے خدا کے حکم کے منتظر رہتے۔ اس ترک اولی کی نظر سے خدا تعالے نے آنحضرت کو فرمایا کہ تو یونسؑ کی مانند نہ ہو جائیو۔ جس سے خدا تعالے کی گویا یہہ مراد ہے کہ آنحضرت کا رتبہ حضرت یونسؑ سے اعلے ہے۔

تفسیر فتح البیان اور معالم وغیرہ مین (جنکا آپنے حوالہ دیا ہے) لکھا ہے۔ ذهب مغاضبا سے یہ مراد ہے کہ وہ قوم سے خفا ہو کر چلے گئے۔ نہ اپنے رب سے۔ حسن۔ شعبی۔ سعید بن جبیر نے لکھا ہے خدا کے لئے خفا ہوئے۔

مغاضبا اى مراغما لقومه كالابق وقال الحسن والشعبي وسعيد بن جبير مغاضبا لربه واختاره ابن جرير والقتيبي وحكي عن ابن مسعود۔ قال النحاس ربما انكر هذا من لا يعرف اللغة وهو قول صحيح والمعني مغاضبا لاجل ربه كما تقول غضبت لك اى من اجلك وقال الضحاك مغاضبا لقومه وحكي عن ابن عباس وقالت فرقة منهم الاخفش انما خرج مغاضبا للملك الذي كان في وقته اسمه حزقيا وقيل لم يغاضب ربه ولا قومه ولا الملك ولكنه ما خوف

یہی حضرت ابن مسعود سے مروی ہے۔ نحاس نے کہا ہے جو شخص لغت و محاورہ عرب سے جاہل ہے وہ اس لفظ یا تفسیر کو پسند نہین کرتا۔ حالانکہ یہہ کہنا صحیح ہے۔ جسکے معنے یہ ہین کہ خدا تعالے کیلئے قوم سے خفا ہوئے۔ جیسے بولتے ہین مین تمہارے لئے فلان شخص سے خفا ہوا۔ ضحاک نے کہا ہے اور یہی ابن عباس سے منقول ہے کہ قوم پر خفا ہوئے ایک جماعت نے جنہین اخفش (نحوی) ہے کہا ہے کہ وہ اس بادشاہ سے خفا ہوئے تھے۔ جو اس وقت مین تھا۔ جسکا نام حزقیا تھا۔ بعض نے کہا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

من غضب اذا انف - (فتح البیان صـ۱۳۳ جلد ۳ والمعالم)

کہ وہ کسی سے بہی خفا نہین ہوئے - نہ خدا سے نہ قوم سے نہ بادشاہ سے - اور اس لفظ مغاضبًا کے معنے غصہ کرنیکے نہین - بلکہ نفرت و بیزاری کے ہین - یعنے وہ قوم سے متنفر و مستنکف ہوکر نکل گئے

آن عبارات خصوصًا تفسیر کبیر کی عبارت پڑہکر ناظرین کو یقین ہوگا کہ خدا تعالے پر غصہ کرنا کفر ہے اور اس سے انبیاء کی شان پاک اور ارفع ہے - لہذا امام رازی کی اس پہلی عبارت مین اور ایسا ہی درمنثور کی پہلی عبارت مین حضرت یونس ع کا خدا تعالے پر غصہ کرنا مراد نہین - بلکہ قوم پر غصہ مراد ہے -

شاید یہان **سوال** ہو کہ اس عبارت کبیر مین اور ایسا ہی عبارت اول تفسیر درمنثور مین یہہ بیان ہے کہ عذاب واقع ہو جانے کے بعد انکو غضب ہوا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہہ غصہ عذاب اٹہہ جانی پر تہا جو خدا کی طرف سے تہا نہ قوم پر کیونکہ عذاب اٹہا دینا ان کا کام نہ تہا -

اسکا **جواب** یہہ ہے - کہ یہہ غصہ بہی قوم پر ہے نہ خدا تعالے پر - کیونکہ اس عذاب کے اٹہہ جانیکا موجب قوم ہی کا فعل تہا نہ کہ موقع و بعد از وقت تضرع و استغفار ہے - حضرت یونس ع کو ان کے اس فعل پر (باوجودیکہ وہ فی نفسہ فعل نیک تہا) اسلئے غصہ آیا - کہ وہ فعل بعد از وقت ہوا - انہون نے غالبًا یہہ خیال کیا کہ میرے کہنے پر تو وہ قوم توبہ استغفار کیطرف متوجہ نہوئی اور جب مینے بدست آویز قدیم اور عام سنت اللہ کے (از بحکم جدید و خاص اعلام الٰہی) ان کے عذاب کو قطعی کہدیا - اور پہر مین مایوس و غصہ ہوکر انکے بیچ مین سے نکلگیا - تب انہون نے ایمان و توبہ و استغفار کیطرف رجوع کیا - جس سے میرا وہ خیال و مقال غلط نکلا - اور مین انکی نظرون مین جہوٹا بنا -

کہوکا دیانی صاحب! ہمنے کیسی تشریح سے ثابت کر دیا - کہ یہہ غصہ قوم پر تہا نہ خدا تعالے پر - اس جواب کی مزید - توضیح و تشریح کادیانی کی پانچوین بات کے جواب مین ہوگی ان شاء اللہ تعالے

کادیانی کی دوسری بات کا جواب - اور اس مین جو پہلے قول کو ذکر کرکے

اسمین اس عاجز کے دہوکا کہانیکا دعوی کیا گیا ہے - اس مقام کی شرح و حل یہہ ہے کہ ابتدا حضرت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یونسؑ کی نسبت یہہ علما کے دو قول ہین۔ (جو صفحہ ۸۰ رسالہ مین منقول ہوے ہین۔) ازانجملہ
پہلا قول یہہ ہے کہ حضرت یونسؑ کا ابتلا پہلے ہوا ہے۔ اور وعدۂ عذاب اسکے بعد حضرت یونسؑ
نے جب ابتلا مذکور سے نجات پائی۔ تو وہ اس ظالم بادشاہ کے پاس گئے۔ پہر جب اس نے انکار کیا۔
تو خدا تعالے نے حضرت یونسؑ کیطرف وحی کی کہ ان لوگون پر بشرط ایمان نہ لانے کے عذاب نازل
ہوگا۔ اس قول کی دستاویز سے خاکسار نے اپنی مجالس وعظ مین بیان کیا تہا۔ کہ حضرت یونسؑ
نے جس عذاب کی خبر دی تہی وہ شرطی تہا۔ قطعی نہ تہا۔

میرے اس قول کے جواب مین آپنے وہ کلمہ فرمایا ہے کہ "نادان شیخ نے اس قول کے
سمجھنے مین دہوکا کہایا ہے"۔ مگر اس کلمہ کا مطلب مصداق مطلب در بطن شاعر ہے۔ شاید اس سے آپکی مراد یہہ ہو۔
کہ یہہ شرطی وعدہ عذاب اور موقع پر ہے یعنے ظالم بادشاہ کو ڈرانے کے وقت ہوا تہا۔ اور ہم (خود
بدولت) جس عذاب کو قطعی کہتے ہین اسکا اور موقع ہے یعنے وہ اہل نینوی کا عذاب تہا۔ پس اگر
اس کلمہ سے کادیانی کا یہی مطلب ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ مین تو آپ کو نادان نہین کہتا۔ اور نہ
یہہ کہتا ہون کہ اس قول اول کا مطلب سمجھنے مین آپنے دہوکا کہایا۔ بلکہ یہہ کہتا ہون کہ آپ بڑے
ہوشیار و چالاک ہین۔ آپنے بہی اسکا مطلب تو وہی سمجہا ہے۔ جو اس خاکسار نے سمجہا ہے۔
مگر دیدہ و دانستہ آپ اس مطلب سے انکار کرتے ہین۔ اور لوگون کو عمداً دہوکا دینا چاہتے ہین۔

آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ نزول عذاب کی نسبت خدا کا وعدہ یا قول ایک ہی تہا۔ اور وہ
ایک ہی دفعہ فرمایا گیا تہا۔ (گو اسکا مورد نزول و محل و موقع مختلف ہو) یعنے اس عذاب کا ڈر
اہل نینوی کو سنایا گیا ہو۔ خواہ اس ظالم بادشاہ کو وہ وعدہ یا قول ایک ہی تہا۔ اور ایک ہی اسکا
مورد تہا۔ یہہ نہین ہوا کہ وہ عذاب دو دفعہ آیا ہے۔ اہل نینوی کو جدا اور اس بادشاہ کی قوم پر جدا گانہ
اور دو ہی دفعہ وہ وعدہ ہوا۔ اور جبکہ وہ وعدہ یا قول ایک ہی دفعہ فرمایا گیا تہا۔ اور اسکا مضمون
قول اول مذکور مین شرطی بیان ہوا ہے کہ "اگر وہ ایمان نہ لائین گے تب عذاب نازل ہوگا"
تو پہر اس حکم و قول کو جس موقعہ پر کوئی تسلیم کریگا۔ اسکو اسکا شرطی ہونا ماننا پڑیگا۔ خواہ کوئی اسکو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اہل نینوی کے حقین تسلیم کرے۔ (جیسا کہ آپ مانتے ہین) یا اس ظالم بادشاہ اور اسکی قوم کے حقین جیسا کہ حضرت ابن عباس فرماتی ہین خصوصًا اسحالت مین کہ اسکو اہل نینوی کے حقین تسلیم کرنیکی حالت مین اہل نینوی کا اسکے جواب مین یہ کہنا کہ ہم آثار عذاب دیکھینگے تب ایمان لے آوینگے۔ اسی تفسیر کبیر کے اسی صفحہ ۱۸۸ مین منقول ہے اور اسکے جواب مین حضرت یونسؑ سے یہہ کہنا کہین ثابت و منقول نہین کہ اے ناداونون یہ عذاب تو قطعی ہے۔ خدا تعالے نے اسکے قطعی وقوع کی خبر دی ہے۔ تم یہ بات کیون کہتے ہو۔ کہ ہم آثار دیکھکر ایمان لے آوینگے۔ حضرت یونسؑ کے یہ بات نہ کہنے اور اسمعاملہ مین خدا کی طرف سے قطعیت عذاب کی خبر نہ دینے سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ عذاب اہل نینوی کو سنایا گیا تہا۔ تو بہی وہ انہی الفاظ سے تہا۔ جو اس قول اول مین بیان کئے گئے ہین۔ نہ اور الفاظ جن مین خدا کی طرف سے قطعیت عذاب کی خبر ہو۔ کادیانی نے یہہ نہ سوچا کہ اس عبارت سے پہلے اسی صفحہ ۱۸۸ مین وعدہ عذاب کی وہ عبارت لکہی ہے جسمین شرط صریح موجود ہے۔ اس شرط کے ہوتے میرے دہوکے مین کون مسلمان آئیگا۔ اور کب کوئی مسلمان یقین کریگا۔ کہ جو وعدہ عذاب خدا کیطرف سے دیا گیا تہا وہ قطعی تہا۔

کادیانی کی تیسری بات کا جواب

یہ ہے کہ یہہ آپنے سفید جہوٹ بولا ہے۔ اور اپنے دام افتادہ احمقون کو یہ جتایا ہے کہ مفسرین نے بلا اختلاف اسی دوسرے قول کو پسند و اختیار کیا ہے۔ جسکو آپنے اختیار کیا ہے۔ اور یہی قول اجلہ صحابہ و تابعین سے مروی ہے حالانکہ یہہ بات محض جہوٹ اور خلاف واقع ہے۔ ناظرین کو ہمارے بیان صفحہ ۷ سے بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ ابن عباس جیسے جلیل الشان صحابی اسی پہلے قول پر ہین جو ہمنے بیان کیا ہے۔ اور اس قول کو بہی اہل تفاسیر نے ذکر کیا ہے۔ کیا آپکے نزدیک حضرت ابن عباس معتبر مفسر نہین یا وہ قول تفسیر معالم و تفسیر کبیر وغیرہ مین بیان کرکے اسکو آیت قرآن سے مدلل نہین کیا۔ ناظرین صفحہ ۷ و صفحہ ملاحظہ کرین

کادیانی کی چوتھی بات کا جواب

یہ ہے کہ آپ کا اس آیت وعدہ عذاب کی طرف رجوع کرنا عین اسبات کا اقبال کرنا ہے کہ حضرت یونسؑ کی خبر عذاب کے قطعی ہونے پر آپکے پاس کوئی طمانیت بخش

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دلیل نہین۔ اسلیئے آپنے اسکی تائید اس آیت وعدہ تیس رات سنی کالنی چاہیئے۔ مگر ہمنے ص۱۵ مین ثابت کردیا ہے کہ اس آیت سے صرف تیس رات کا وعدہ ہونا پھر اسکا خلاف ہونا ثابت نہین ہوتا لہذا یہ دلیل بھی آپکا خالی گیا۔

کادیانی کی پانچوین ثابت کا جواب اور لفظ لامحالہ اور تفسیر کبیر کی دوسری عبارت کی تشریح

یہ ہو کہ یہ لفظ و عبارت ای کادیانی صاحب اسمارہ اس دعوی پر دلیل ہے کہ وعدہ عذاب خدا کی طرف سے قطعی نہوا تہا آپکے اس دعوی کی کہ وہ وعدہ قطعی تہا۔ کیونکہ اگر خدا کی طرف سے وعدہ عذاب قطعی الفاظ کے ساتھ ہوتا تو اس سے حضرت یونس علیہ السلام کو یقین کامل پیدا ہوتا۔ نہ صرف ظن جس کو اس عبارت مین فظن انہ لامحالہ نازل سے بیان کیا گیا ہے اور یہہ کہا گیا ہے کہ حضرت یونسؑ نے ظن اور گمان کیا کہ وہ عذاب ضرور نازل ہونے والا ہے۔ اس لفظ ظن سے صاف اور یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ وعدہ عذاب جو خدا کی طرف سے ہوا تہا وہ قطعی الفاظ سے نہ تہا۔ حضرت یونسؑ نے اپنے ظن سے اسکو قطعی سمجہہ لیا تہا۔ اور اس ظن کی وجہ وہی معلوم ہوتی ہے جو ہمنے پہلے [illegible] کی تشریح مین کہی ہے کہ جب حضرت یونسؑ کو قوم نے یہ جواب دیا کہ ہم عذاب کے آثار دیکہکر ایمان لے آئین گے تو انہون نے اس قدیم سنت اللہ کے دست آویز سے کہ عذاب آجانیکے بعد ایمان قبول نہین کیا جاتا۔ یہہ سمجہہ لیا اور گمان کیا کہ یہہ عذاب قطعی ہے اور ٹلنے والا نہین ہے۔ اور اس خیال و گمان کیوجہ سے وہ اس قوم پر خفا ہو کر ان مین سے نکل گئے۔ اس قدیم سنت اللہ کا ثبوت قرآن کی اس آیت مین ہے جسمین ارشاد ہے کہ کیا یہہ لوگ زمین مین پہر کر

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ	پہلے لوگون کا حال (انکی کہنڈرون سے) نہین
عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ	دیکہتے۔ جو ان سے (شمار مین) زیادہ تہا اور قوت
وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم	مین سخت تہا اور زمین مین نشان (تصرفات عمارات
مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم	وغیرہ) مین بڑہکر تہے پہر ان کا کمایا ان کے کام
بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَ	نہ آیا جب رسول انکے پاس نشان لیکر آئے تو وہ
حَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝	

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (سورۃ المؤمن ع ۹)

اپنے معلومات پر خوش ہوئے۔ اور ان کو عذاب نے گھیر لیا۔ جس سے وہ ٹھٹھا کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو بولے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے۔ اور جنکو اللہ کا شریک بناتے تھے ان سے منکر ہوئے پر وہ ایمان ان کے کام نہ آیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔ اللہ کی یہی سنت (عادت) ہے۔ جو تمام گذشتہ بندوں میں گذر چکی ہے۔ تب منکر نقصان میں پڑ گئے۔ اپنی اسی سنت کے موافق خدا تعالےٰ نے فرعون سے معاملہ کیا ہے۔ جب وہ عذاب دیکھکر ایمان لایا جسکا اس آیت میں ذکر ہے جسمیں یہ بیان ہے کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بولا

حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ (سورۃ یونس ع ۹)

کہ میں ایمان لایا کہ بجز اس معبود کے جسکو بنی اسرائیل مانتے ہیں کوئی دوسرا معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) کیا اب ایمان لاتا ہے۔ اور اس سے پہلے تو سرکش بنا رہا۔ پس آج ہم تیری لاش کو زمین پر ڈالینگے تاکہ تو پچھلے لوگوں کے ایک نشان (عبرت) ہو۔" اور چونکہ حضرت یونسؑ اللہ تعالےٰ کے نبی تھے۔ لہذا وہ اس سنت اللہ سے بے خبر نہ تھے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی سنن و احکام کی تبلیغ و اطلاع کرنے سے مامور تھے۔ لہذا ان کی نسبت یہی اعتقاد کرنا واجبات سے ہے کہ انہوں نے اسی سنت اللہ کی نظر سے اور قوم کے سر دست و دم نقد ایمان لانے سے انکار اور عذاب دیکھکر ایمان لانے کے اقرار سے وہ گمان کیا۔ اور سمجھ لیا کہ عذاب دیکھنے کے بعد اس قوم کا ایمان قبول نہ ہوگا۔ اور وہ عذاب ضرور نازل ہوگا۔ اور اسی خیال سے غصہ کہا کر قوم کو چھوڑ دیا۔ اور چلے گئے۔ اور پھر عذاب رفع ہو جانے سے انکو یہہ خوف پیدا ہو گیا۔ کہ میں اس قوم میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا۔ میرا قول تو ان کے سامنے یہ تھا کہ وہ عذاب بحکم قدیم سنت اللہ ایمان لانے سے نہ ٹلیگا اور واقع میں ٹل گیا۔ اور خدا کی اس سنت قدیم میں ایک مستثنےٰ پیدا و لاحق ہو گیا۔ لہذا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انکو اس قوم پر دوبارہ رنج ہوا۔ اور غصہ آیا کہ کیون انہون نے مجھے جھوٹا کرایا۔ اور خود مجھے جھوٹا کہنا چاہتا تھا۔ اسی خیال اور رنج سے انہون نے اس قوم کی طرف آنے سے انکار کیا۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت یونسؑ کو خدا کی طرف سے قطعی وعدہ عذابِ قوم نہ دیا گیا تھا۔ بلکہ انہون نے قوم کے انکار اور خدا کی قدیم سنت سے قطعیتِ عذاب کا ظن کیا تھا۔ اور اگر حضرت یونسؑ کو خدا کی طرف سے عذاب کا قطعی وعدہ دیا جاتا۔ تو پھر حضرت یونسؑ کو اس عذاب کا صرف ظن نہ ہوتا بلکہ یقین ہوتا۔ اور نہ وہ عذاب ایمان لانے سے ٹلتا۔ بلکہ اس قوم کو ویسا ہی ہلاک کیا جاتا۔ جیسکہ اگلی قومین باوجود ایمان لانے کے ہلاک کی گئی۔ اور جیسا کہ فرعون لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہلاک کیا گیا تھا۔ اور نہ اس قدیم سنت اللہ سے اس قوم کو مستثنیٰ کیا جاتا۔ اور یہ امر نصوص قرائنہ سے ثابت و معلوم اور اکثر کے نزدیک مسلم ہے کہ یونسؑ کی قوم پر عذاب شروع ہو گیا تھا۔ اور پھر وہ ایمان لانے سے اٹھایا گیا۔ اور اس امر مین حضرت یونسؑ کی قوم پہلی تمام امتون کے حکم سے مخصوص و مستثنیٰ ہے۔ بعض لوگون کا خیال ہے کہ اصل عذاب نہ آیا تھا صرف اسکی علامات و نشان آئے تھے۔ مگر اسکو ظاہر قول خداوندی کہ قوم یونسؑ کی ایمان لائی۔ تو ہمنے عذاب کو کھول دیا یعنے اوٹھا دیا۔ رد کرتا اور صاف بتاتا ہے کہ عذاب آچکا تھا۔ پھر اوٹھا لیا۔ اور کھولا گیا۔ عذاب نہ آیا تھا تو کھولا کسکو؟

تفسیر معالم التنزیل مین کہا ہے۔ اسمین مفسرین کا اختلاف ہے کہ قوم نے اصل عذاب کو دیکھا تھا۔ یا نہین۔ بعض کا قول ہے۔ کہ صرف عذاب کی علامت دیکھی تھی۔ مگر اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ بعینہ عذاب دیکھا تھا۔ اسکی دلیل یہ قول خداوندی ہے۔ کہ ہمنے ان سے عذاب کھول دیا۔ اور کھولنا یا اٹھانا تب متصور ہے جبکہ عذاب واقع ہو چکے یا قریب الوقوع ہو۔

اختلفوا فی انهم هل راوا العذاب عیانا ام لا فقال بعضهم راوا دلیل العذاب والاکثرون علی انهم راوا العذاب عیانا بدلیل قوله کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا والکشف یکون بعد الوقوع او اذا قرب (تفسیر معالم التنزیل ص ۴۴)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اور تفسیر فتح البیان مین ہے کہ ابن جریر نے کہا ہے حضرت یونسؑ کی قوم اور امتون سے اس امر سے مخصوص ہوئی ہے کہ عذاب دیکھنے کے بعد ان کا عذاب اوٹھایا گیا۔ یہ قول جماعت مفسرین کا ہے۔ زجاج کہتا ہے کہ عذاب نہین دیکھا تہا۔ صرف اسکی علامت دیکھی تہی۔ اس قول کو صاحب فتح البیان نے پسند کیا ہے مگر یہہ اس بیان کے برخلاف ہے جو اسکے بعد ابن عباس وغیرہ سے اسنے نقل کیا ہے کہ عذاب میل یا دو ثلث میل کے قریب آگیا تہا۔ اور آسمان سے سخت سیاہ ہولناک دہوآن اتر پڑا۔ جس سے اسکی چھتین کالی ہوگئین پہر انہون نے توبہ کی اور نیک نیت کی تو اللہ نے اس عذاب کو کہول دیا۔ بعد اسکے کہ وہ انکے سر پر آچکا تہا۔

قال ابن جریر خص قوم یونس من بین الامم بان تیب علیهم من بعد معاینة العذاب وحکی ذلک عن جماعة من المفسرین وقال الزجاج انه لم یقع العذاب انما رأوا علامة العذاب * * * عن ابن عباس از العذاب کان هبط علی قوم یونس لم یکن بینهم وبینه الا ثلثی میل فلما دعوا کشف الله عنهم وقال قتادة قدر میل وقال غامت السماء غیما اسود منه خاف ان یاتیهم العذاب فلبسوا المسوح وعجوا الی الله بتوبة فبکوا وضجوا وعلم نبیهم ان قد دعا ربه فانطلق حتی اشرف علی القریة فلما لم یر شیئا ظن القوم قد کذبوه فرجع الی مجلسه فلما لم یجده ظن انهم قد کذبوه فرکب فی السفینة فلما رأوا ذلک علموا انه قد فارقهم بغیر اذن ربه فلما فقدوه خافوا ان یکون قد لحقه العذاب فلبسوا المسوح وعجوا الی الله بال

یونس العذاب کما غشی القبر فی الثوب اذا ادخل فیہ صاحبہ۔ ومطرت السماء دما واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ عن قتادہ قلولا کانت قریۃ امنت یقول لم یکن ھذا فی الامم قبل قوم یونسؑ لم ینفع قریۃ کفرت ثم امنت حین عاینت العذاب الا قوم یونس فاستثنی قوم یونس کشف عنھم العذاب بعد ما تدلے علیھم لم یکن بینھم وبینہ الا میل۔

(تفسیر درمنثور)

قوم تمام قومون سے اس امر مین مستثنی ہوئی ہے انکا عذاب قریب آجانیکے بعد اٹہایا گیا۔ اس بیان سے ثابت ہی کہ حضرت یونسؑ کی قوم پر جو رحم ہوا۔ اسمین قدیم سنت الٰہی مین ایک استثناء تخصیص واقع ہوئی۔ جسکا حضرت یونس علیہ السلام کو پہلے علم ندیا گیا تہا۔ اور اسی واسطے انہون نے باوجودیکہ انکو شرطی طور پر عذاب آنیکی خبر دیگئی تہی قوم کا یہہ جواب سنکر کہ "ہم عذاب دیکہکر ایمان لائین گے"۔ یہ خیال اور ظن کر لیا تہا کہ بس اب عذاب ضرور نازل ہوگا کیونکہ عذاب دیکہنے کے بعد کسیکا ایمان قبول نہین ہوا۔

خدا تعالے نے انکو ہرگز نہین فرمایا تہا کہ عذاب قطعی ہے۔ اگر خدا تعالے ایسا فرماتا تو حضرت یونسؑ کو اسکا یقین ہوجاتا صرف ظن نہوتا۔ جیسا کہ اس عبارت متمسکہ کادیانی مین کہا گیا ہے۔ لہذا یہہ عبارت ہمارے خیال کی موید اور ہماری دلیل ہوئی۔ نہ کادیانی کے خیال کی موید اور اسکی دلیل۔

کادیانی کی چھٹی بات اور فخریہ الزام کا جواب اور تفسیر درمنثور کی پہلی عبارت متمسکہ

کادیانی کے لفظ کَذِبت اور اسکے متعلق فقرہ کی تشریح۔ اس فخریہ کے الزام کا جواب تو کادیانی ہی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے۔ "لو" کادیانی جی اب کیسی صفائی سے ثابت ہوگیا کہ حضرت یونسؑ نبی نے وعدہ ہلاکت کو خدا تعالے کے فرمانے سے قطعی نہ سمجہا تہا۔ بلکہ قوم کے سردست ایمان لانے سے انکار اور اس شرطی ایمان کے اقرار سے کہ ہم عذاب دیکہین گے تب ایمان لائین گے۔ اور خدا تعالے کی سنت قدیمہ کی دست آویز سے کہ بعد معائنہ عذاب ایمان قبول نہین کیا جاتا۔ اسکا ظن کیا تہا۔

لفظ کَذِبت اور اسکے متعلق فقرہ کی تشریح آپکی پہلی اور پانچوین بات کے جواب مین ہوچکی ہے اور یہہ بات ثابت کی گئی ہے کہ حضرت یونسؑ نے اپنے اسی قول سے جو قوم کے انکار سے اور خدا کی سنت قدیمہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی دست آویز سے سمجھکر انہون نے فرمایا۔ اپنے آپ کو قوم کی نظرون مین جھوٹا قرار دیا تھا۔ نہ یہہ خدا کی طرف سے وعدہ خلافی ہونیکے سبب خدا تعالے کو جھوٹا کہا ہو۔ یہان صرف یہہ تشریح ضروری ہو کہ کادیانی لفظ کذبت کو بصیغہ مجہول لکھا ہے اور اسکا ترجمہ بہی ایسا ہی کیا ہو۔ جس سے خدا تعالے کیطرف کذب اور وعدہ خلافی کی نسبت ہو چنانچہ کادیانی نے کہا ہو کہ قطعی وعدہ کیون خلاف واقع نکلا۔ مجہہ پر کیون ایسی وحی نازل ہوئی۔ جسکی پیشگوئی پوری نہوئی۔ اور یہہ محض کادیانی کا حضرت یونس ع اور خدا تعالے پر افترا ہے۔ اس کتاب مین اس لفظ کو بصیغہ مجہول ضبط نہین کیا گیا۔ تاکہ اسکے معنے یہہ ہون۔ کہ مجہ سے اس وحی و پیشینگوئی مین جھوٹ بولا گیا۔ اور واقع مین ہی یہ لفظ بصیغہ مجہول معلوم نہین ہوتا۔ بلکہ یہہ لفظ بصیغہ معروف کذبت معلوم ہوتا ہے جسکے معنے یہہ ہین کہ مین نے اپنے خیال اور ظن سے (جسکی تشریح اوپر گذر چکی ہے) اون لوگون کو جھوٹ کہا کہ تمہارا ایمان قبول نہوگا۔ اور یہ عذاب ٹلیگا۔

ہمارے اس دعوی کہ لفظ [illegible] مجہول۔ دو دلیلین اسی کتاب مین موجود ہین۔ ایک تو وہی۔ دوسری روایت وعبارت جسکو کادیانی در منثور سے نقل کیا ہے۔ اسمین لفظ لا ادری الیہم کذابا جو فاعل کا صیغہ اور وہ لفظ حضرت یونس ع نے اپنے حق مین بولا ہے۔ لہذا وہ لفظ صاف بتاتا ہے کہ کذب کا فاعل انہون نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ اور یہ لفظ معروف ہے نہ خدا تعالے کو جو بصورت مجہول ہونے اس لفظ کا فاعل لم یسم بنتا ہے۔ دوسری دلیل اس کتاب کی ایک اور روایت ہے جسکو اسمین بروایت ابن مردویہ۔ ابن مسعود رض سے نقل کیا ہے اور اسکے اخیر مین حضرت یونس ع سے یہہ قول نقل کیا گیا ہے فقال لا ارجع الی قوم قد کذبتہم وظلت مغاضبا یعنی مراغما۔ یعنی حضرت یونس ع نے فرمایا اب مین ایسی قوم کی طرف پہر کر نہ جاؤنگا۔ جس کو مین اپنے خیال و ظن سے (جسکی تشریح ہو چکی ہے) جھوٹ کہہ چکا ہون کہ عذاب ضرور آئیگا۔ یہ کہکر وہ غصہ ہو کر یعنے بیزار ہو کر چلے گئے۔ اب کادیانی کو چاہیے کہ شرم اور حیا کو اختیار کر کے اس لفظ کذبت کو اور اس عبارت کو اپنے مدعا کے برخلاف سمجھکر واپس لے یا کچہہ کہا کر مر جائے۔ کیونکہ ایسے جھوٹ بولنے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور اس قسم کے دھوکہے دینے کے بعد جسکا پردہ پھٹ جائے۔ جینے سے مرجانا بہتر ہے۔

کادیانی کی ساتوین بات اور فخریہ الزام کا جواب

بہی اسی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے کہ اب فرمائیے کادیانی جی ابہی تسلّی ہوئی یا کچھ کسر ہے ہمنے صاف طور پر ثابت کر دیا ہے کہ قوم نے (باوجودیکہ ان کو بشرط ایمان نہ لانے کے عذاب کا ڈر سنایا گیا تہا۔ اور انہون نے اسکے جواب مین یہہ کہہ بہی دیا تہا۔ کہ ہم عذاب دیکہینگے۔ تب ایمان لائینگے) اسلئے اضطراب کیا۔ اور ایسی دردناک صورت بنائی کہ حضرت یونسؑ نے اپنے ظن سے (جسکی تشریح ہوچکی ہے) نہ وحی آلہی سے ان کو ڈرادیا تہا۔ کہ عذاب آجانے کے بعد ایمان قبول نہین ہوتا۔ اور حضرت یونسؑ بہی (باوجودیکہ انکو وحی آلہی نے یہ خبر دی تہی کہ عذاب شرطی ہے اور بحالت عدم ایمان قوم ہے قطعی اور بہرحال) اسلئے قوم کی تکذیب سے ڈر کر انکیطرف جانے سے انکاری ہوئے۔ کہ وہ اپنے اسی ظن سے (جسکی تشریح ہوچکی ہے) نہ وحی آلہی سے اس عذاب کو قطعی ٹہرا چکے تہے اور قوم کو کہہ چکے تہے کہ تمہارے ایمان لانے سے یہہ عذاب نہ ٹلیگا۔

ahmadimuslim.de

کادیانی کی آٹھوین بات کا جواب۔ اور عبارت کتاب یونہ کی تشریح۔

اس کتاب کے کسی فقرہ اور کسی لفظ سے یہ ثابت نہین ہوتا۔ کہ جو وعدہ حضرت یونسؑ کو عذاب قوم کا دیا گیا تہا وہ قطعی تہا۔ بلکہ اسکے باب ۳ کی دوسری آیت مین حضرت یونسؑ کا یہہ کہنا کہ "کیا یہہ میرا مقولہ نہ تہا جسوقت مین ہنوز وطن مین تہا۔ اسلئے مین آگے سے ترسیس کو بہاگا کیونکہ مین جانتا تہا کہ تو کریم اور رحیم خدا ہے جو غصہ کرنے مین دھیما اور نہایت مہربان ہے"۔ صاف بتا رہا ہے کہ حضرت یونسؑ کو پہلے ہی سے اس امر کا علم تہا۔ کہ خدا رحیم و کریم ہے وہ اس قوم کو عذاب نکریگا اور جو وعدۂ عذاب وہ دیگا وہ قطعی وعدہ نہوگا۔ اور اسی خیال سے اور اسی خوف سے وہ رسالت کی بوجہ سے بہاگ گئے اور اسکی وجہ سے وہ مچھلی کے پیٹ مین قید و مبتلا ہوئے اگر وہ خدا کے وعدہ کو قطعی سمجہتے تو وہ پہلے سے یہ اندیشہ اسکے عدم وقوع کا کرکے ترسیس کو نہ بہاگتے۔ اس خیال عدم وقوع عذاب موعود سے انکا بہاگنا صاف بتاتا ہے کہ وہ اس وعدہ عذاب کو قطعی اور اسکے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

وقوع کو یقینی نہ سمجھتے تھے" آپکے ان الفاظ سے یہہ بات سمجھی جاتی تھی۔ اسلئے کادیانی نے باب کی آیات کا انتخاب کیا۔ تو آیت ۲ کا یہہ فقرہ نقل نہ کیا۔ اور اس نقل مین سرقہ کا ارتکاب کیا اور ناظرین کو دھوکا دیا۔

اس آیت کے اخیر مین جو حضرت یونسؑ سے یہ فقرہ منقول ہے کہ خدا پچھتایا کے اپنے کو بدی سے باز رکھتا ہے۔ ایسا ہی باب ۳۲ کی آیات نمبر ۱۴ مین جسکو کادیانی نے نقل کیا ہے۔ خدا کی پچھتانے کا لفظ ہے۔ شاید کادیانی نے اس سے اس وعدہ کا قطعی ہونا نکالا ہے مگر اسکی یہہ سخت دھوکا دہی ہے

اول تو بیبل کے اس قسم کے مضمون یا الفاظ عیسائیون کے لئے حجت و سند ہو سکتے ہین جو بیبل کو جمیع الفاظ و مطالب سے الہامی مانتے ہین۔ یا کادیانی کے لئے حجت ہونگے جو عیسائیون کا جھوٹا بھائی بنا ہوا ہے۔ مسلمان تو بحکم منطوق واجب الوثوق آنحضرت کے کہ لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوا ھم یعنے نہ تو اہل کتاب کی ہر ایک بات مین تصدیق کرو۔ نہ تکذیب جسکی شرح [illegible] قرآن و حدیث مین نہین ہے۔ یقین نہین کرتے۔ اور اگر بطور فرض محال اس لفظ کو صحیح اور تحریف سے محفوظ مان لیا جاوے تو پھر اس لفظ پچھتانے کے وہ معنے مراد نہ سمجھے جاوین گے جو انسانون مین پائے جاتے ہین کہ پہلے ایک بات کہین پھر اسمین غلطی دیکھکر اسپر نادم ہو کر برخلاف اسکے کہین۔ ان معنے کر خدا تعالے کو پچھتانے والا سمجھنا خدا تعالے کو غلط فہم اور خطا کار انسان کی مانند جاننا ہے۔ جس سے اللہ تعالے کے شان پاک اور ارفع ہے بلکہ اسکے معنے صرف بنظر لوازم نہ بحسب حقیقت (جسکا علم بجز خدا کیکو نہین) یہ سمجھنے چاہئیے کہ پہلے ایک حالت (مثلاً بدی) کی نظر سے ایک حکم دینا۔ پھر دوسری حالت (نیکی) کی نظر سے دوسرا حکم دینا جو صورت و پیرایہ مین اسی انسانی پچھتانے کے مشکل ہے اور حقیقت اور معنے مین اس سے جداگانہ ایسا ہے خدا تعالے کا غصہ ہونا رحم کرنا۔ وغیرہ صفات مین جو لوازم و آثار مین انسانی صفات کے مشابہ ہین اور درحقیقت وہ انسانی صفات کی مانند اور مثل نہین ہین۔ کادیانی نے اگر پچھتانے کے وہی انسانی پچھتاوہ کے معنے سمجھ کر اس سے نکالا ہے کہ پہلے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خدا نے قوم کے مابعد ایمان لانے سے بے خبر ہونیکی وجہ سے وعدہ قطعی عذاب کا کیا۔ پھر جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو خدا تعالےٰ کو اسکا پتہ لگا۔ اور علم ہوا۔ تو اسکو پہلے وعدہ پر افسوس ہوا۔ اور اسکو نادم ہو کر اپنے وعدہ کو بدلنا پڑا۔ تو اسکے برابر دنیا مین کوئی احمق اور خدا کا فروسنکر نہین کیا وہ خدا کے غضب کو بھی اس معنے کر سمجھتا ہے۔ جلالیون مین پیدا ہوتا ہے کہ خون مین جوش آجاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور حواس مین تغیر ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے رحم کے بھی یہی سمجھتا ہے کہ اسکے دل مین گدگدی پیدا ہو جاتی ہے اور اسپر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اسکا اعتقاد ہی تو پہلے وہ خدا تعالےٰ اور اسکی صفات پر ایمان صحیح کرے۔ پھر بائبل کی اس آیت سے ماتھہ مارے۔ اور اگر کادیانی اس کتاب کے ان الفاظ سے کہ یونہ اس سے ناخوش اور نہایت رنجیدہ ہوا۔ اور خدا سے دعا مانگی کہ کہ میری جان مجھ سے لے کیونکہ میرے جینے سے مرنا بہتر ہے" قطعیت وعدہ عذاب نکالتا ہے۔ تو یہہ بھی اسکی سخت حماقت یا پرلے سرے کی دھوکا دہی و بے ایمانی ہے کیا وہ اس کلام کے یہہ معنے سمجھتا ہے کہ حضرت یونسؑ نبی عذاب ٹلجانے سے خدا تعالےٰ پر غصہ اور رنجیدہ ہو گئے۔ اور اسی معنے کے ساتھہ وہ اس کلام کو پاک نوشتہ کہتا ہے اور پھر مسلمان ہونیکا دعوی کرتا ہے۔

ہم بحوالہ تفسیر کبیر وغیرہ ثابت کر چکے ہین کہ خدا تعالےٰ پر غصہ کرنا کافرون کا کام ہے۔ نہ مسلمانون کا۔ چہ جائیکہ انبیاء علیہ السلام کا ہو۔ جو خلقت کو ہدایت کرنے اور کفر سے بچانے کے لئے آئے ہین۔ لہذا اس کلام کے معنے اگر اسکو الہامی اور تحریف سے محفوظ تسلیم کیا جائے وہی ہین جو قرآن کے لفظ مغاضب اور دونون پہلی روایات تفسیر کبیر و درمنثور کی شرح مین بیان ہو چکی ہین کہ آپ قوم سے رنجیدہ ہوئے ہین۔ کہ وہ کیون بگڑی جو میرا کہنا نہین مانتے ہتے۔ اور اسی رنج مین وہ کلمہ بیساختہ ان کے مونہہ سے نکلگیا۔ اس رنجیدہ ہونے اور اسپر وہ کلمہ کہنے کی نظیر حضرت یونسؑ کا درخت رینڈی کے خشک ہو جانے پر رنجیدہ ہونا اور بعینہا وہی کلمہ کہنا ہے جو اس کتاب کے باب ۴ آیت ۸ و ۹ مین موجود ہے اور وہ صـ۱۸ رسالہ مین منقول ہے۔ جس سے کوئی احمق سے احمق بھی نہین نکالتا۔ کہ وہ رنجیدہ ہونا خدا پر تہا اور اسپر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

موت کی آرزو کرنا خدا کی کسی وعدہ خلافی کے سبب سے تہا۔ بلکہ یہہ رنجیدگی ایسی ہے جیسے ہر ایک بشر کو نعمت کے فوت ہونے یا کسی مصیبت کے پیش آجانے سے ہوتی ہے۔ جسکو دوسرے لفظون مین غم وافسوس وملال سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایسے کلمات کے سبب نیک لوگون پر یہہ گمان نہین کیا جاتا کہ وہ خدا تعالے پر خفا ہوگئے ہین۔ انپر ایسا گمان انہی لوگون کا کام ہے جنکا خود خدا تعالے اور اسکے رسولون پر ایمان و اعتقاد نہین ہوتا۔

کادیانی کی نوین بات اور فخریہ الزام کا جواب بہی اسی کے الفاظ سے دیا جاتا ہے۔ اب اے کادیانی جی ذرا آنکہین کھولکر دیکھو! کہ یونس نبی کی کتاب کے الفاظ و فقرات کی تشریح سے کیسا ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت یونس نے اس وعدہ اور خبر عذاب کو جو خدا کی طرف سے انکو ملی تہی قطعی نہ سمجہا تہا۔ بلکہ شرطی اور ایمان سے ٹلجانے والی سمجہا تہا۔ اور ان کا خدا تعالے کی نسبت پچہتانے کا لفظ استعمال کرنا۔ (اگر صحیح تسلیم کیا جائے) ان معنے سے نہین ہوا جن سے اس [illegible] کی آرزو کرنا خدا کی وعدہ خلافی کے گمان سے تہا۔ مگر آپ مین کچہہ حیا و شرم ہو۔ تو آپ اب بہی مان جائین کہ ہمنے کتاب یونہ کا حوالہ محض غلطی سے دیا ہے۔ اور اس سے ہمارا مطلب ثابت نہین ہوتا۔

کادیانی کی دسوین بات کا جواب بہی اسکے الفاظ سے دیا جاتا ہے۔ کادیانی جی! اب تو ہر ایک پہلو سے آپ قابو مین آگئے۔ آپکی ہر ایک بات کے متعدد جوابات دندان شکن دئے گئے جنمین آپ کو چون و چرا کرنے کی گنجایش نہین۔ اور اگر آپ گنجایش سمجہتے ہین تو جواب دین اور دو ہزار روپیہ انعام لین۔ جسکا وعدہ ہم جدا گانہ اشتہار مین دینے کو طیار ہین۔

آس دسوین بات کے اخیر مین جو آپنے خاکسار سے قسم کہانیکی درخواست کی ہے اسکی اجابت و قبولیت تفصیل کے ساتھ اس مضمون مین ہوگی جو اشتہار متضمن عذر

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عدم وفات شوہر ثانی زوجہ فرضی کادیانی کے جواب مین شایع کیا جائیگا۔

اس مقام مین اس درخواست کی ایک بات نوٹس لینے کے اور ناظرین کو توجہ دلانے کے قابل ہے کہ اس درخواست مین پہلے آپنے ہمارے قسم کہانے پر مستعدی ظاہر کرنیکو طمع مال اور لالچ کیوجہ سے قرار دیا۔ اور آخیر مین اسکو بے ایمانی ٹہیرایا ہے۔ جس سے آپنے یقین دلایا ہے کہ جو شخص آپکے مقابلہ مین قسم کہانیکو مستعد ہوگا اسکو آپ پہلے قسم کہانے سے لالچی بناکر اس قسم سے ہٹاوینگے اور جب وہ اپنی صداقت پر جرأت کرکے قسم کہالیگا۔ تب آپ اسکو بے ایمان کہکر یہ طعن کرینگے کہ بے ایمان جہوٹی قسم کہا گیا ہے۔ اس سے اہل انصاف یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ آپکے مقابلہ مین اگر کوئی شخص کسی قسم کی دین یا دنیا مین عزت وحیثیت رکہنے والا قسم کہانے سے انکار کرے تو حق بجانب اسکے ہے۔ اور مسٹر عبداللہ آتہم جو آپکے چار ہزار روپیہ دینے پر بہی قسم نہین کہاتا تو اسکی ایک وجہ (علاوہ ممانعت مذہبی کے جسکا وہ مدعی ہے) یہ بہی ہو کہ وہ دنیا مین آپسے زیادہ عزت وحیثیت رکہتا ہے۔ آپکا گذارہ تو اسی گدائی اور کہانت کی کمائی پر ہے جو آپ جہوٹے مسیح اور جہوٹے مہدی بنکر کنارے ہین اور وہ اس وقت پنشن یاب ہونیکی حالت مین بہی ایک ہزار روپیہ ماہوار کے قریب آمدنی رکہتا ہے لہذا وہ اس دنیاوی عزت کے لحاظ سے بہی قسم کہانا قبول نہین کرتا۔ اور آپسے لالچی و بے ایمان کہلانا نہین چاہتا۔ وہ قسم کہانیکو مستعد ہوگا تو آپ اسکو ضرور لالچی کہینگے اور جب وہ قسم کہا جائیگا تب آپ اسکو بے ایمان بتائینگے اور ایسے لوگ مالدار اور ذی عزت دنیا مین بہت ملینگے جو ہزارون روپیہ کا نقصان قبول کرتے ہین مگر سچے ہوکر بہی قسم نہین کہاتے۔ اور بے ایمان معترضین کی اس تہمت سے ڈرتے ہین کہ فلان شخص جہوٹی قسم کہائیگا۔

عبداللہ آتہم کے قسم کہانیکی یہی وجہ ہمنے اپنی کسی مجلس وعظ مین بیان کی تہی جسکو آپنے اپنے اشتہار چار ہزار کے صـ۱۱ مین نقل کرکے اسکا جواب دیا ہے۔ کہ ایسا روپیہ لینا جو بغیر میل نفس کے ہو لالچ نہین مگر آپکی اس بدزبانی اور اتہام لالچ و بے ایمانی سے جو خاکسار کے ارادہ قسم کہانے پر آپسے ظاہر ہوئی ہے وہ جواب رد ہوگیا۔ اور معلوم ہوگیا کہ گو واقعہ مین سچی قسم کہانا اور اس ذریعہ سے مال حاصل کرنا لالچ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین۔ مگر آپ ازراہ ایمانداری اسکو ضرور لالچ بناوینگے۔ مگر آپ کو یہہ معلوم ہو کہ خاکسار آپکی دہمکی اور تہمت لالچ وبے ایمانی سے نڈریگا۔ اور آپکے مقابلہ مین ضرور قسم کہائیگا۔ اور اس تہمت سے آپکی دہان بندی یون کریگا۔ کہ اس قسم کے عوض مین آپ سے مال دُنیا کا طالب نہ ہوگا بلکہ اس چیز کا طالب ہوگا جسکو کوئی بے ایمان بہی طمع دنیاوی نکہہ سکیگا۔ آپ تو بے نظیر چالاک وچال باز ہی ہین۔ مگر یہہ خاکسار بہی آپکی چال کو تاڑ جاتا ہے۔ اور جس رنگ مین آپ آوین پہچان جاتا ہے۔ ؎ بہر رنگے کہ مے آئی شناسم ٭ لہذا وہ آپکے داؤ مین نہین آتا۔ اور بحکم دروغگو را "تا بخانہ باید رسانید" آپکو گہر اور بیت الفکر (الخلاء) تک پہنچا دیتا ہے۔

سب سے آخیر جو آپنے دہریہ ہونیکا اشارہ کیا ہے اسکا جواب خاکسار آپکو کچہہ نہین دیتا۔ اول خدا تعالے پہر اسلامی دُنیا جو آپکے اور خاکسار کے تالیفات سے مین نظر رکہتی ہے خوب جانتے ہین۔ کہ دہریہ کون ہے۔ کون خدا تعالے کو اسکی صفات سے نہین مانتا۔ اور خدا تعالے کو جہوٹ بولنے والا علم وقدرت سے معطل نیچر مین تصرف کرنے سے عاجز جانتا ہے اور کون اسکے نبیون کو جہوٹ بولنے والے اور اسکے معجزات کو مسمریزم اور شعبدہ بازی قرار دیتا ہے وعلی ہذا القیاس

ahmadimuslim.de

صفحہ ۶۰ سے یہانتک کادیانی کے اشتہار چار ہزار کے ان دلائل کا جو وعید (وعدہ عذاب) کے ٹلجانے پر اُسنے پیش کئے ہین جواب ہے۔ ذیل مین اسکے ایک حواری کے رسالہ کی اس قسم کی دلائل کا جواب دیا جاتا ہے تاکہ انکے جملہ دلائل کا جواب یکجا ادا ہو۔ اور طالب تحقیق کو پراگندگی نہو۔

ایک جاہل دجّال کادیانی نائب سیالکوٹی نے ایک رسالہ تفہیم حق (جو درحقیقت تفحیم[1] حق بجاے حطی ہے) اپنے نام کو چہپا کر خامد وخامل بنکر مشتہر کیا ہے۔ اسمین آپنی گیارہ آئیتین پیش کی ہین۔ جنسے بزعم خود کادیانی کا دعوی ثابت کرنا چاہا ہے۔ **از انجملہ چھہ آیات تو وہی**۔ یا ان کے مضمون کی آیات ہین۔ جنکو کادیانی نے پیش کیا۔ اور ہمنے اسکا جواب دیدیا۔

پانچ اور ہین۔ جنکا جواب اسمقام مین مناسب ہے۔

اول۔ جو اس رسالہ مین بہی نمبر اول ہے وہ آیت ہے۔ جسمین یہ بیان ہے کہ ہم نے

[1] تفحیم بجاے حطی کے معنے سیا کرنے کے ہین یعنے حق کے نور پر تحریف وتغلیط کی سیاہی ڈالنا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کسی بستی مین کوئی نبی نہین بھیجا۔ مگر اسکے لوگون کو فقیری اور بیماری مین پکڑا تاکہ وہ لوگ عاجزی کرین۔

(۱) وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالبأساء والضراء لعلھم یضرعون ۵

(۲) ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون

انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون ۵

(۳) ولما وقع علیھم الرجز قالوا یا موسی ادع لنا ربک بما عھد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنؤمنن لک

دوسری وہ آیت جو اس رسالہ مین نمبر ۲ ہے اور اسمین بیان ہے کہ مکہ والون نے کہا اے رب ہمارا عذاب (قحط) اٹھا دے۔ ہم ایمان لائینگی تو خدا نے فرمایا کہ ہم یہ عذاب اوٹھا دین گے مگر تم پھر کفر مین عود کروگے۔

تیسری۔ وہ آیت جو اس رسالہ مین نمبر ۱ ہے۔ اور اسمین یہ بیان ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ وہ ہمارا عذاب اٹھا دے تو ہم ایمان لاوین گے۔ اور جب عذاب اوٹھایا گیا تو پھر انہون نے وہی کفر کیا۔ مگر اس جاہل خامد و خامل نے اتنا نہ سوچا کہ کادیانی کا دعوے تو موعود عذاب موت کے ٹل جانیکا ہے۔ اور ان آیات مین جن عذابون کی تضرع و دعا و ایمان سے ٹل جانیکا ذکر ہے۔ وہ عذاب نہ تو موت و ہلاکت کے عذاب ہین۔ اور نہ موعود و موقت الزمان۔ پھر ان آیات سے اس کا استدلال کرنا اپنی دجالیت اور حماقت کا اظہار نہین تو اور کیا ہے۔ ایھا الخامد الخامل ایسے عذاب مادون الہلاک قطعی موعود و موقت الزمان نہین ہوتے۔ اسلئے یہ توبہ و استغفار سے (گو عارضی و جھوٹی ہو) ٹلجاتی ہین۔ بلکہ پہلی آیت تیسری متمسک بہا مین صاف بیان ہے کہ یہ عذاب ایسوا سطے بھیجے جاتے ہین کہ لوگ ان عذابون سے ڈر کر عاجزی کرین اور وہ عذاب ٹلین۔ لفظ لعلھم یضرعون کو پڑھ اور اسکے معنے کسی اہل علم سے پوچھکر شرمندہ ہو۔

(۴) وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون

چوتھی آیت وہ ہے جو اسکے رسالہ تفہیم مین نمبر ۴ ہے جسمین یہ بیان ہے کہ خدا تعالے اس حالت مین عذاب نہین بھیجتا جبکہ لوگ خدا سے بخشش مانگتے ہون۔ اس آیت کے تمسک سے بھی اس جاہل خامد و خامل نے اپنا جہل ظاہر کیا ہے اور آسانہ سوچا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ جس خیالی و فرضی استغفار نے عبداللہ آتہم کی موت کو ٹلا دیا۔ وہ اس پیشگوئی (دروغگوئی) کے وقت اور اس سے پہلے بہی عبداللہ آتہم مین موجود تہا۔ پہر اس استغفار کے ساتہہ عذاب موت کا ڈر کیون سنایا گیا۔ تیرے مرشد کے احمق ملہم (معلم الملکوت) کو اتنی خبر نہین کہ ایسا استغفار تو تمام پادری اور خاصکر عبداللہ آتہم اکثر اوقات اور خاصکر نمازون مین کرتے رہے ہین یہ تو نہین ہوا کہ جب پیشگوئی کا وقت ٹلنے لگا تہا اسی وقت وہ استغفار اس سے وقوع مین آیا۔

پانچوین آیت وہ ہے جو اس رسالہ مین نمبر ۹ ہے اور اسمین یہ بیان ہے کہ جنگ احزاب مین دشمن تلے اوپر سے آپڑے۔ تو تم لوگ اللہ تعالے پر برے گمان کرنے لگ گئے۔ اور منافق بول

(۵) اذجاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم الخ اُٹہے کہ خدا اور رسول نے ہمسے دہوکا کا وعدہ کیا تہا۔

اس سے اس جاہل خامد و خامل نے یہ بات نکالی ہے کہ خدا تعالے اپنے قطعی وعدون کو ان کے وقت سے ٹلا کر دوسرے وقت پر ظاہر کیا کرتا ہے جس سے لوگون کو برے گمان پیدا ہوتے ہین۔ اس استدلال مین بہی اس خامد خامل نے اپنا جہل ظاہر کیا۔ اور اتنا نہین سمجہا کہ جس نصرت اور وعدہ کے ظہور مین توقف ہوا اور اس سے کچے لوگون کو برا گمان پیدا ہوا۔ اسکا وقت ظہور خدا تعالے نے مقرر و موقت نہ کیا تہا جن لوگون کو برا گمان ہوا انہون نے اسکی مدت قریب سمجہنے مین۔ خود دہوکا کہایا۔ خدا تعالے نے ان کو دہوکا نہین دیا۔ اور نہ خود جہوٹ بولا ہے اے خامد خامل اس آیت اور اسکے نظائر متی نصر اللہ وظنوا انہم قد کذبوا کی تفسیر دوا دین سنت مین نکلوا کر کسی عالم حدیث سے سن اور اپنے ایسے اعتقاد سے کہ خدا تعالے اپنے موقت وعدون کو دوسرے وقت پر ٹلا دیا کرتا ہے۔ اور کسیقدر جہوٹ بہی بول لیا کرتا ہے توبہ کر ورنہ تیرے لئے جہنم تیار ہے۔

اس تفصیل سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جن آیات سے کادیانی اور اسکے گمراہ اتباع موقت و موعود عذاب موت کے ٹلجانے پر استدلال کرتے ہین۔ انمین سے ایک بہی ایسی نہین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جس سے انکا دعوی اور باطل اعتقاد ثابت ہو۔ ان آیات کی تفسیر مین کادیانی اور اسکے اتباع سے دجالیت سے کام لیا ہے۔ اور آیات قرآن مین یہودیون سے بڑھکر تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور مسلمانون کو دھوکا دیا ہے۔

یہ کادیانی کے اس دعوی کا کہ کسی قدر ڈر جانے سے عذاب قطعی موعود ٹل جایا کرتا ہے۔ اور اسکے دلایل کا **ردوالبطال** ہے۔ اب ہم اسکا معارضہ کرتے اور اسکے مقابلہ مین یہ ثابت کرتے ہین کہ عذاب موعود قطعی جسمین موت وہلاکت کی وعید ہو۔ نہ کسیقدر ڈر جانے سے ٹلتا ہے۔ نہ پورے ایمان لانے سے اور خدا تعالے اپنے وعید (عذاب کی خبر) مین کبھی جھوٹ نہین بولتا۔ کادیانی اور اسکے اتباع مفتری وملعون ہین جو خدا تعالے کا اپنے وعید مین جھوٹا ہونا تجویز کرتے ہین۔

کسیقدر ڈر جانے سے عذاب موعود کے نہ ٹلنے پر یہہ دلیل ہے کہ

خوفناک خبر سنکر کسی قدر ڈر جانا ایک طبعی اور فطرتی اور قدرتی امر ہے۔ گو مخبر کے صدق کا سننے والے کو یقین نہ ہو۔ یہ خوف مضر واحتمال صدق سے پیدا ہو جاتا ہے۔ گو آخر کو قائم نہ رہے

تمثیلات۔ (۱) کوئی طبیب کسیکو کہدے کہ تو فلان مرض کے سبب اتنے دنون کے بعد مر جائیگا تو سننے والا گو کیسا ہی صاحب حوصلہ ہوشیار ہو۔ اور اس طبیب کا پورا معتقد نہ ہو سنکر اول دہلہ ضرور ڈر جائیگا۔ اور یہہ کہیگا کہ شاید بحکم ؎

گاہ باشد کہ کودک نادان بغلط بر ہدف زند تیرے

اسکی تشخیص درست ہو۔ گو وہ آخر سنبھل جائے۔ اور اس طبیب کا کاذب یا غیر ماہر ہونا ثابت ہونے پر اس خوف کو دور کرے۔ (۲) کوئی رمال یا جوتشی یا نجومی کسیکو اگر یہہ کہدے کہ اتنے دنون مین تیری جان یا مال کو نقصان پہنچیگا۔ تو سننے والا گو مطلق علم نجوم یا رمل یا جوتش کا منکر ہو یا خاص کر اس شخص کے نجومی جوتشی ہونے کا انکاری ہو ایک دفعہ تو ضرور خائف ومتردد ہو جائے گا اور یہہ کہیگا کہ شاید علم نجوم وجوتش ورمل واقعی علوم ہون۔ یا اس شخص مین ان علوم کا حصہ ہو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

در بیشہ گمان مبر کہ خالی ست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

گو آخر وہ ان علوم کی نفی یا اس شخص مین ان علوم کے پائے نہ جانے پر دلائل قائم کر کے سنبھل جائے۔ اور بے فکر ہو جائے۔ (۳) جس شخص کو کوئی جھوٹا جانتا ہو وہ اگر اسکو یکایک اگر خبر دے کہ فلان شخص تیرے مار ڈالنے کی فکر مین ہے۔ اسکی یہ خبر سنکر سننے والے کو ضرور خوف پیدا ہوگا۔ اور وہ یہہ کہیگا کہ شاید یہ شخص بحکم "از الکذوب قد یصدق" اس خبر مین سچا ہو۔ گو آخر بعد تحقیقات اس کے جھوٹ کا یقین کر کے بیفکر ہو جائے۔ (۴) جو لوگ نئی روش نئے علوم کی مار مین آکر وجود خارجی جنّون اور شیاطین سے منکر ہین۔ انمین سے اگر کسیکو یہ کہا جائے کہ فلان مکان مین جن رہتا ہے اور اسکے ایسے ایسے افعال و حرکات مشاہدہ مین آچکے ہین۔ تو وہ تنہا خصوصاً رات کے وقت اس مکان مین جائیگا تو اسکے دلمین کسیقدر خوف و دہشت کہ ضرور پیدا ہوگا گو آخر وہ سنبھل جائے۔ (۵) مسلمان ہندؤن کو اور ہندو مسلمانون کو گمراہ جانتے ہین مگر بعض لوگ ایک فریق کے دوسرے فریق کے فقیرون اور عاملون سے ضرور ڈرتے ہین۔ اور ان کی بددعا سے بچتے ہین۔ اور ان کی دعا اور جھاڑ پھونک کے طالب ہوتے ہین۔ حالانکہ ان کو بالیقین حق و نجات پر نہین سمجھتے۔ (۶) قوم فرعون حضرت موسی کو نبی برحق نہ جانتے بلکہ جادوگر کہتے تھے۔ مگر ساتھہ ہی اسکے وہ ان عذابون کو

ایها الساحر ادع لنا ربك بما عهد عندك الخ

جو ان پر وارد ہوتے موسیؑ کی نافرمانی کا نتیجہ سمجھکر ڈرتے بھی تھے اور کہتے تھے کہ او اے ساحر تو خدا سے دعا مانگ تاکہ وہ عذاب اٹھا دے۔ تب ہم ایمان لے آوینگے۔ (۸) مکہ کے کافر آنحضرت کو نبی برحق نہ مانتے تھے مگر انپر قحط آیا۔ تو وہ اس سے ڈر کر آنحضرت سے دعا کے ملتجی ہوئے۔ (ان دو مثالون کو کادیانی نے بھی تسلیم کیا۔ اور ان سے غلط نتیجہ نکالا ہے)۔ (۹) ایک مثال مین اپنے آپ پر گذری بیان کرتا ہون۔ مین کادیانی کو دہریہ کافر مرتد۔ زندیق۔ جانتا ہون۔ اور اسکے عامل سحر و مسمریزم ہونیکا بھی یقین نہین رکھتا۔ اور اسکو صرف فقرہ ساز دہوکا باز اور لاف زن جانتا ہون۔ باانہمہ مین ۱۸۹۱ء مین جب اسکے سامنے بمقام لودہانہ گیا۔ تو اس خیال سے کہ مبادا اسکو سحر یا مسمریزم مین دخل ہو اس سے ڈر کر اسکے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ساتھ چار چشم نہ ہوا۔ اور معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھکر اپنے بدن پر پھونک کے اسکی مجلس مین ٹھہرا۔ اور جب تک اسکی مجلس مین رہا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا رہا۔ اور ڈرتا رہا۔ کہ شاید یہ عامل سحر یا مسمریزم ہو۔ اور اسکا منتر یا نظر بد مجھ پر چل جائے۔

ان تمثیلات سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ کسیقدر ڈر جانا ہر ایک خوفناک خبر سُنکر ایک طبعی اور فطرتی امر ہے۔ جس سے کوئی صاحب فطرت سلیمہ انکار نہین کرسکتا۔ اس قاعدہ سے ہم یقین کرسکتے ہین کہ جن اقوام عاد اور ثمود وغیرہ پر خدا کا عذاب آیا۔ وہ اس عذاب کی خبر سُنکر ضرور کسیقدر ڈر گئے ہونگے۔ و معہذا وہ عذاب ان سے نہین ٹلا۔ اور وہ لوگ ہلاک کئے گئے۔

اس تجویز کے موید قرآن کی وہ آیت ہے جسمین عام اقوام کا حال بیان ہوا ہے۔ کہ انپر خدا کا

حتی اذا اخذنا مترفیھم بالعذاب اذا ھم یجئرون۔ لا تجئروا الیوم انکم منا لا تنصرون۔ (المؤمنون ۷۷)	عذاب آیا۔ تو وہ ڈر گئے۔ اور چلا اٹھے اس سے وہ عذاب نہ ٹلا۔ اور خاصکر وہ حالات شاہد و موید ہین۔ قوم عاد کے حالات مین مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اُس قوم نے حضرت ہود نبیؑ کو نہ مانا تو اُنپر خدا تعالےٰ نے تین برس قحط کو متسلط کیا۔ پس انکے وکیل قیل بن عنز وغیرہ دُعا بارش کے لئے مکہ شریف پہنچے۔ جب خاص حرم مین دُعا کرنے لگے تو قیل بولا کہ اے ہمارے خدا ہود
وقال قیل بن عنز حین دعا یا الٰھنا ان کان ھود صادقًا فاسقنا فانا قد ھلکنا فانشاء اللہ سحائب ثلاثا بیضاء وحمراء وسوداء ثم نادٰہ منادٍ من السحاب یا قیل اختر لنفسک وقومک من ھذہ السحائب ما شئت فقال قیل اخترت السحابۃ السوداء فانھا اکثر السحاب ماءً وساق اللہ السحابۃ السوداء	سچا ہے تو ہماری لئے بارش نازل فرما۔ اس وقت تین بدلیان نمودار ہوئین۔ سفید۔ سُرخ اور سیاہ اور آسمان سے آواز آئی کہ اے قیل جس بدلی کو تو پسند کرتا ہے پسند کرلے۔ اُس نے سیاہ بدلی کو پسند کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے اسی بدلی کو قوم عاد کی بستیون کی طرف متوجہ کیا۔ ان لوگون نے اس بدلی کو دیکھا تو خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے یہ مینہ آئیگا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

التی اختارھا قیل بما فیھا من النقمۃ الی عاد
حتی خرجت علیھم من وادیھم یقال لہ المغیث
فلما راوھا استبشروا وقالوا ھذا عارض
ممطرنا یقول اللہ تعالیٰ بل ھو ما استعجلتم
بہ ریح فیھا عذاب الیم تدمر کل شئ بامر ربھا
ای یھلک کل شئ مرت بہ وکان اول من
ابصر ما فیھا وعرف انھا ریح مھلکۃ امراۃ من
عاد یقال لھا مھد فلما تبینت ما فیھا صاحت
ثم صعقت فلما افاقت قالوا لھا ما ذا رأیت
قالت رأیت ریحا فیھا کشھب النار امامھا رجال
یقودونھا فسخرھا اللہ علیھم سبع لیال و
ثمانیۃ ایام حسوما فلم تدع من عاد احدا
الا ھلک (معالم ص ۳۴۲)

وقال لھم صالح انتھکتم حرمۃ اللہ فابشروا
بعذاب اللہ ونقمتہ قالوا وھم یھزؤن بہ ومتی
ذلک یا صالح وما آیۃ ذلک۔ فقال لھم صالح
حین قالوا ذلک تصبحون غداۃ یوم موفی
ووجوھکم مصفرۃ ثم تصبحون یوم العروبۃ
ووجوھکم محمرۃ ثم تصبحون یوم شیار ووجوھکم
مسودۃ ثم یصبحکم العذاب فاصبحوا یوم
الخمیس ووجوھھم مصفرۃ کانما طلیت

اگر درحقیقت وہ آندہی تھی۔ جو آٹھ دن انپر مسلط رہی
اور اس نے اس قوم کے گھروں کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔
سب سے پہلے اس آندہی کو ایک عورت نے دیکھا تو اسکو
دیکھکر چلا اٹھی۔ اور بیہوش ہوگئی۔ جب وہ ہوش
مین آئی تو لوگون نے سبب پوچھا اس نے کہا کہ مین نے
اس آندہی مین آگ دیکھی ہی جسکو کئی آدمی کھینچے لاتے
ہین۔ سو دیکھو قیل کی دعا مین نہ کسی قدر بلکہ
اس سے بڑھکر خوف و ناامیدی موجود تھی۔ ایسا ہی
اس عورت مین پرلے سرے کا خوف پیدا ہوگیا
تھا۔ مگر چونکہ اس عذاب کا وعدہ ہوچکا ہے لہذا وہ

اور قوم ثمود کے حالات مین مفسرین
نے لکھا ہے کہ جب انہون نے اونٹنی کو کاٹ دیا۔
تو حضرت صالح نے انکو کہدیا کہ تین دن کے بعد
تمپر عذاب نازل ہوگا۔ اور اسکی علامت یہہ فرمائی
کہ جمعرات کے دن تمہارے مونہہ زرد ہوجاوینگے
جمعہ کو سرخ ہفتہ کے دن سیاہ۔ پھر عذاب نازل
ہوگا۔ جب جمعرات کا دن آیا۔ تو اُن کے مونہہ زرد
ہوگئے۔ اور انکو عذاب کا یقین ہوگیا۔ اور انہون
نے جان لیا کہ صالح نے سچ کہا تھا۔ دوسرے دن انکے
مونہہ سرخ ہوگئے۔ پھر وہ چلائے۔ اور رونے لگے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

باخلوق صغیرھم وکبیرذکرھم وانثیھم فایقنوا
بالعذاب وعرفوا ان صالحًا قد صدقھم فلما
ایسوا صاحوا باجمعھم الاوقد مضی یوم من
الاجل فلما اصبحوا الیوم الثانی اذا وجوھھم
محمرۃ کانما خضبت بالدماء فصاحوا وضجوا
وبکوا وعرفوا انہ العذاب فلما ایسوا صاحوا
باجمعھم الاوقد مضی یومان من الاجل
وحضرکم العذاب فلما اصبحوا الیوم الثالث
اذا وجوھھم مسودۃ کانما طلیت بالقار فصاحوا
جمیعا الاقد حضرکم العذاب فلما کان لیلۃ
الاحد خرج صالح من بین اظھرھم واسلم
معہ الی الشام فنزل رملۃ فلسطین فلما
اصبح القوم تکفنوا وتحنطوا والقوا انفسھم
بالارض (معالم ص۳۴۶)

اور پہچان گئے۔ کہ عذاب آئیگا۔ اور سب کے سب بول
اُٹھے۔ کہ دو دن گذر گئے۔ اب عذاب آئیگا۔ تیسرا دن
ہوا تو ان کے مونہہ کالے ہو گئے۔ اور سب کے سب چلا
اُٹھے۔ کہ بس اب عذاب آگیا۔ اور ہفتہ کے دن سب نے
کفن پہن لئے اور زمین پر گر گئے۔ اور ہلاک ہوئے

دیکھو اس قوم نے بھی عذاب کے آنے سے پیشتر
پہلے اور دوسرے تیسرے دن اسکی علامات دیکھکر
کیسا خوف کیا تھا۔ مگر چونکہ وعدہ عذاب ہو چکا تھا۔
لہذا یہہ خوف ان کے کام نہ آیا۔ اور وہ عذاب نہ ٹلا

ایمان لانیسے قطعی موعود عذاب کے نہ ٹلنے

فلما ادرکہ الغرق قال اٰمنت انہ لا الہ الا الذی
اٰمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین
الاٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین
فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک اٰیۃ
(یونس ۹۶)
النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم
الساعۃ ادخلوا اٰل فرعون اشد العذاب
(المؤمن ۵۶)

دوبنے لگا تو بولا۔ مین اس خدا پر ایمان لایا جسپر
بنی اسرائیل ایمان لائے ہین۔ اور مین مسلمانون
سے ہون (مگر خدا تعالے نے اسکو منظور نکیا)
اور فرمایا کہ اب ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے تو نافرمان رہا۔ اور مفسدون سے آج تیرے بدن
کو ہم زمین پر نکال کر پھینکدینگے تاکہ تو پچھلون کے لئے
ایک نشان عبرت ہو۔ اور دوسری جگہہ فرمایا۔ فرعون
اور اسکے پیرو صبح و شام آگ کے سامنے پیش کئے جاتے
ہین قیامت کے دن کہا جائیگا۔ آل فرعون کو سخت
عذاب مین داخل کرو۔

اس آیت سے صاف ثابت ہوا کہ قطعی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

موعود عذاب پورا ایمان لانے سے بھی نہین ٹلتا۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہی کہ حضرت یونسؑ کی قوم کا عذاب جو ایمان لانے سے ٹل گیا۔ وہ قطعی موعود نہ تہا۔ بلکہ شرطی مشروط بہ عدم ایمان تہا۔ اس واسطے وہ ایمان لانے سے ٹل گیا۔

بعض علمار نے یہ فارق بیان کیا ہے کہ فرعون کا ایمان عذاب آنے کے بعد تہا اسلئے نہین ٹلا اور قوم یونسؑ کا ایمان عذاب آنیسے پہلے تہا۔ اسلئے ٹلگیا۔ مگر یہ فارق لائق لحاظ نہین ہے۔ **اولاً** فلما آمنت کشفنا عنہم عذاب الخزی کہہ رہے کہ قوم یونسؑ پر بھی عذاب آگیا تہا۔ اور آثار ظاہر ہو گئے تب ہی خدا تعالے کشفنا یعنے عذاب کو ہمنے کہول دیا۔ فرمایا **ثانیاً** قطعی موعود کے نہ ٹلنے کیوجہ وعدہ الٰہی مین لزوم کذب ہے۔ سو جیسا عذاب آنیکے بعد ہے ایسا ہی آجانے سے پیشتر ہے۔ لہذا کوئی وجہ نہین کہ عذاب آنے سے پیشتر ایمان ہو۔ تو خدا کے وعدہ مین لزوم کذب جائز ہو۔

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ کادیانی کا یہ دعوی کہ کسی قدر ڈر جانے سے عذاب قطعی موعود ٹلجاتا ہے دروغ بے فروغ ہے اور اس دروغ بے فروغ کے کسی قدر ڈر جانے سے عذاب قطعی موعود کا ٹل جانا قرآن سے ثابت ہے۔ کادیانی کی بے ایمانی اور پرلے سرے کی دلیری اور بے حیائی ہے۔ پہر اس بیحیائی و بے ایمانی کے بہروسہ اسکا یہہ دعوی کرنا کہ عبداللہ آتہم کسیقدر ڈر گیا تہا۔ اسلئے اسکی موت کا موعود عذاب ٹلایا گیا۔ روز روشن کو رات بتانا۔ اور اپنے معتقدین کی آنکہون مین خاک ڈالکر دن کی رات ہونیکا انسے اعتراف کرانا ہے۔

اس کے اس دلیرانہ دعوی کے جواب مین مسلمان اہل بصیرت یقین کے ساتہہ کہہ سکتے ہین کہ کسی قدر ڈر جانا تو درکنار رہا۔ اگر عبداللہ آتہم صاف لفظون مین کلمۂ شہادت پڑہتا اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہدیتا جسپر وہ اب قایم نہین رہا۔ اور صاف کہہ رہا ہے کہ "مین اسلام کو سچا نہین جانتا اور نہ اس وقت پیشگوئی مین کبھی ہنے اسکو سچا جانا ہے"۔ تو بہی اسکا وہ عذاب جو شرط رجوع بحق (یعنے ایمان کامل) سے مشروط تہا۔ ہرگز نہ ٹلایا جاتا۔ اگر وہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا۔ وہ کادیانی کا اپنا یا اسکے ملہم شیطان کا دہکوسلہ تہا اس واسطے باوجود عدم تحقق رجوع بحق

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یعنے ایمان کامل وہ عذاب ٹل گیا۔ اور اس پیشگوئی کا کذب ظاہر ہوا۔

صفحہ ۵۴ سے اس مقام تک کادیانی کی دوسری بات کا جواب ہے۔ جو عذر سوم منقول ص۳۸ کی تائید مین اسنے کہی تھی اور وہ بات ص۳۹ مین منقول ہے۔ اسکے ضمن مین ص۵۶ سے ص۱۰۲ تک حضرت یونسؑ کی قوم سے عذاب ٹلجانے پر بحث ہوئی۔ اب اس عذر سوم کے بقیہ مویدات و وجوہات کا جو ص۱۰۲ سے ص۱۱۴ تک اس سے منقول ہے جواب دیا جاتا ہے۔ عذر سوم کی تائید مین **ثالثاً** جو کادیانی نے کہا ہے کہ عبداللہ آتہم کا میری پیشگوئی سے کسیقدر ڈر جانا اسکے شہر بشہر بہاگے پہرنے سے ثابت ہے۔ وہ اگر نہین ڈرا۔ تو اب قسم کہائے۔ اور ہزار روپیہ انعام لے۔ اگر پہر ایک سال کے عرصہ مین نہ مرجائے اس سے عبداللہ آتہم کا واقعی ڈر جانا اور اس ڈر کیوجہ سے موت سے بچ جانا ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ اس سے کادیانی کا دجال۔ بیحیا۔ دہوکہ باز۔ حیلہ ساز۔ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کلام سے اسکا مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ یک سال تو اور میرا دام تزویر بچھا رہے۔ اور اسمین احمق مالدار عقل کے اندہے گانٹھ کے پورے پہنسے رہین۔ مگر یہہ اسکا خام خیال اور سودائے محال ہے۔ اسکے اس حیلہ سے اسکے بہت سے مخلص اتباع جنمین کسیقدر ایمان و عقل باقی تہی نکلگئی۔ اور وہ سمجھ گئے کہ یہہ محض حیلہ سازی ہے۔ اور یہ پیشگوئی جہوٹی ہوچکی۔ اسکے اچہے اچہے معتقدین لاہور۔ امرتسر۔ گجرات پنجاب وغیرہ سے ہمکو معتبر ذرایع سے خبرین پہنچی ہین کہ اب وہ یہہ باتین کہکر منحرف ہوگئے ہین۔ اور کادیانی کو بیحیا دہوٹا کہتے ہین۔ کادیانی اس سے انکار کریگا تو ہم ان کی فہرست شائع کرین گے انشاء اللہ تعالے۔

اب اسکے دام مین صرف وہی لوگ رہگئے ہین کہ جو عقل و ایمان کو بالکل کادیانی کے ہاتھ فروخت کرچکے ہین۔ یا وہ لوگ درحقیقت اسکے معتقد پہلے ہی نہ تہے۔ صرف بسبب ظاہر اسکے معتقد بنے ہوئے تہے۔ اسکے لنگر سے پیٹ بہرنے اور گوشت پلاؤ پر لہٹے کہانیکو۔ یا اپنے باطل مذہب لامذہبی نیچریت و دہریت کادیانی کے ذریعہ سے پہیلانے کو۔ آن لوگون کے سوا اور سب لوگ جان اور مان چکے ہین۔ کہ یہہ کادیانی نے محض حیلہ بنایا ہے۔ اور درحقیقت نہ عبداللہ کی نقل مکانی سے اس کا ڈر جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ صرف ڈر جانے سے پیشگوئی کا سچا ہونا۔ ممکن ہے کہ عبداللہ آتہم کا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

شہر بشہر پہرنا اسکی پیشگوئی کی قدرتی اور غیر اختیاری اثر سے ڈر کر نہو۔ بلکہ وہ کادیانی اختیاری تدابیر و اسباب ہلاکت کے خوف سے ہو۔ کیونکہ عبداللہ آتہم امرتسر مین پنشن پانے کے بعد احد من الناس کے طور پر قیام پذیر تہا وہان اسکا حاکمانہ رعب نہ تہا۔ لودہانہ مین وہ اسلئے پناہ گزین ہوا کہ وہان اسکا ایک داماد مسٹر لوئیس ڈسٹرکٹ ججی کی حکومت اور رعب داب رکہتا تہا۔ وہان جب کادیانی کی مخفی اسباب و تدابیر ہلاکت کا اُس نے مشاہدہ کیا تو وہان سے فیروزپور مین اپنے دوسرے داماد مسٹر میاداس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے یہان وہ پناہ گزین ہوا۔ یہانتک کہ میعاد پیشگوئی ختم ہو گئی۔

چنانچہ اس امر کا عبداللہ آتہم اور اسکے عیسائی بہائیون نے خود اظہار کیا ہے۔ اور اخبارون و اشتہارون مین مشہر کر دیا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کے قدرتی اثر سے نہین ڈرا۔ اور نہ اُس نے اسلامی عظمت کو اپنے دلمین دخل دیا ہے بلکہ وہ کادیانی کی اختیاری تدابیر و اسباب ہلاکت سے ڈر کر بہاگتا پہرا۔

اخبار وفادار لاہور ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء مین عبداللہ آتہم کے ایک خط کا خلاصہ بالفاظ ذیل نقل کیا ہے۔ مین خدا کے فضل سے تندرست ہون۔ اور آپکی توجہ صفحہ ۸۱ و ۸۲ مرزا صاحب کی بنائی ہوئی کتاب نزول مسیح موعود کی طرف دلاتا ہون جو میری نسبت اور دیگر صاحبان کی موت کی پیشین گوئی ہے۔ اسے شروع کر کے آجتک جو کچہہ گذرا ہے آپکو معلوم ہے۔ اب مرزا صاحب کہتے ہین کہ آتہم نے دلمین اسلام قبول کر لیا ہے اسلئے نہین مرا۔ خیر انکو اختیار ہے۔ جو چاہین سو کہین جب انہون نے میرے مرنے کی بابت جو چاہا سو کہا اور اسکو خدا نے جہوٹا کیا۔ اب بہی ان کو اختیار ہے جو چاہین سو تاویل کرین۔ کون کسیکو روک سکتا ہے۔ مین دل سے اور ظاہرا پہلے بہی عیسائی تہا۔ اب بہی عیسائی ہون۔ اور خدا کا شکر کرتا ہون۔ جب مین امرتسر مین جلسہ عیسائی بہائیون مین شامل ہونے کو آیا تہا تو وہان بعض اشخاص نے پہلے تو ظاہر کر دیا تہا کہ آتہم مر گیا ہے نہین آویگا۔ اور جب مجہے ریلوے پلیٹ فارم پر دیکہا گیا تو کہنے لگے کہ یہہ آتہم کی شکل کا ربڑ کا آدمی بنا ہوا ہے۔ انگریز بڑے حکمت والے ہین۔ ربڑ کے آدمی مین کل لگا دی ہے۔ ایسی ایسی باتون کا جواب صرف خاموشی ہے۔ مین راضی خوشی تندرست ہون اور ویسے ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے۔ زندگی موت صرف رب العالمین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کے ہاتھ مین ہے۔ اب میری عمر ۶۸ سال سے زیادہ ہے۔ اور جو کوئی چاہے پیشگوئی کر سکتا ہے کہ ایک سو سال کے اندر اندر اس وقت کے جو باشندے اس دُنیا کے ہین سب مر جائین گے۔"

اخبار نور افشان لودہانہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء مین درج ہے:۔ "اُسمقام پر اسبات کا ذکر کرنا خالی از لُطف نہوگا۔ کہ امرتسر مین ڈپٹی صاحب کے ہلاک کرنیکے لئے تین دفعہ حملے کئے گئے چونکہ انکا امرتسر مین رہنا باعث اندیشہ تہا اسلئے ڈپٹی صاحب ۳۰ اپریل کو امرتسر سے جنڈیالہ تشریف لیگئے اور وہان سے لودہانہ کو چلے گئے۔ جہان ایک شخص برچہی سے ڈپٹی صاحب کا کام تمام کرنا چاہتا تہا۔ لودہانہ مین کچھ دن رہکر ڈپٹی صاحب فیروزپور مین رونق افروز ہوئے۔ اسجگہہ ان پر چار حملے ہوئے۔ بندوق سے دو دفعہ گولی چلی۔ ایک دفعہ ایک شخص گنڈاسا لئے ہوئے نظر آیا۔ دو دفعہ تین۔ تین آدمی رات کے وقت قریب کے کہیتون مین چہپے ہوئے معلوم ہوئے۔ جو پولیس کے تعاقب کرنے سے مفرور ہو گئے۔ اور انہین مین سے ایک دفعہ رات کے وقت ۳ آدمی کوٹہی کا دروازہ توڑ رہے تہے۔ چونکہ ایسے وقت مین زیادہ حفاظت کی ضرورت تہی (جو پیشگوئی کا آخری روز تہا) اسلئے ڈاکٹر کلارک صاحب ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو امرتسر سے فیروزپور تشریف لیگئے۔ رات کیوقت حسب معمول پولیس کا پہرہ رہا۔ اس کے بعد اسی پرچہ اخبار نور افشان مین ڈپٹی آتہم کے امرتسر پہنچنے کا حال بیان کیا۔ اور کہا۔ بعد ازان ڈپٹی عبداللہ آتہم صاحب نے محفل مین کہڑے ہو کر اپنا حال سنایا۔ کہ میرے لئے البتہ یہہ امتحان آیا تہا۔ اور میرا خیال تہا۔ کہ شاید مین مارا بہی جاؤن گا لیکن تسپر بہی کلیسا خداوند کی کلام کو یاد رکہے۔ جو موسیٰ کی معرفت ہوا۔ کہ اگر کوئی تمہارے درمیان جہوٹا نبی آوے۔ اور نشان مقرر کرے۔ اور اسکے کہنے کے بموجب ہو۔ تو خبردار تم اسکے پیچہے نہ جانا۔ کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمکو آزماتا ہے۔ اور یہ جو مہینے گذرے ہین انکی بابت انہون نے فرمایا۔ کہ مین نے فقط دو باتین دیکہین جن سے میری تسلی رہی یعنے خداوند روح القدس کا سہارا اور خداوند یسوع مسیح کا خون۔ یہہ کہہ کر بے اختیار انکے آنسو نکل پڑے۔ نیز جماعت کی بہی آنسو بہی۔"

کادیانی چونکہ ایسا شیر و بہادر دلیر ہے کہ عقل اور حیا دونون سے اکیلا مقابلہ کر رہا ہے لہذا اُسنے عبداللہ آتہم کی اس بات کہنے کو کہ مین مارا جاتا۔ اور اس پر رو دینے کو اپنے دعویٰ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی دلیل بنا لیا اور یہہ مشتہر کر دیا کہ عبد اللہ آتہم میری پیشگوئی سے ڈر کر یہہ کلمہ بولا۔ اور اسپر رو پڑا۔ اس کے رد و جواب مین اور نیز کادیانی کی درخواست قسم و طمع دہی۔ انعام کے جواب مین مسٹر عبد اللہ آتہم کو یہہ مشتہر کرنا پڑا کہ مین تیری پیشگوی کی عظمت سے نہین ڈرا۔ بلکہ تیرے ناجائز وسائل و تدابیر سے ڈرتا پہرا اور قسم کہانا۔ اور مال کا لالچ کرنا میرے مذہب مین منع ہے۔ چنانچہ نور افشان ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء مین عبد اللہ آتہم کا یہہ خط مشتہر ہوا ہے۔

بخدمت مکرم اڈیٹر صاحب نور افشان! بعد نیاز تصدیعہ یہہ ہے کہ فتح اسلام اور مختصر تقریر مرزا صاحب کادیانی کا جواب میری طرف سے یہہ ہے کہ مین نے کچہہ بہی عظمت اسلام سے جناب کی نبوت اولین مین نجات کے لئے مدد نہین لی۔ ہان البتہ مین جناب کے خونی فرشتون سے ڈر کر چہپتا رہا ہون۔ خصوصاً چار مہینے آخری آپکے ۱۵ ماہ کی نبوت مین نہ اسلام کی عظمت الہامی سے اور نہ اسلامی توحید کی تعظیم سے اور نہ تثلیث مین کچہہ متزلزل ہو کر (ابنیت و الوہیت میرے نزدیک وہی صحیح ہے جو بوقت مباحثہ مین نے شرح کی تہی۔) باقی رہی یہ بات کہ مین نے پہلے جناب کے ساتہہ کوئی شرط یا قسم یاد رہی نہین۔ اور نہ آیندہ باندہونگا۔ اور نہ آپکے روپیون کا مجہے کچہہ لالچ ہے۔ اور جنہون نے آپکے ساتہہ کچہہ بیہودگی کی ہے اور جو آپکے ساتہہ کرتے ہین اسکے شامل مین نہین۔

یہ بہی جناب مرزا صاحب کو معلوم ہو کہ قریب ستر برس کی تو عمر ابہی میری ہے۔ پہر آیندہ سال بڑہانا جناب کے کیا معنے رکہتا ہے کیا جناب کے خونی فرشتون کو پہلے موقع میرے مارنیکا نہین ملا۔ جو ایک سال کی کی مہلت اور طلب ہوتی ہے۔ مرزا صاحب سچے خدا سے ڈرو۔ مین تو موت کے لئے طیار ہی بیٹہا ہون۔ مگر آپ کو بہی مرنا ہے۔ مین آپ سے بدلہ کچہہ نہین چاہتا۔ مگر خدا سے آپکی خیر و عافیت کی دعا مانگتا ہون۔ والسلام۔

عبد اللہ آتہم مقام فیروزپور۔ محررہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء

اس مضمون کا ایک خط عبد اللہ آتہم کا بنام۔ ملا محمد بخش صاحب مالک اخبار جعفر زٹلی لاہور مین چہپکر مشتہر ہوا ہے۔ اور اصل خط دستخطی خاص مسٹر عبد اللہ آتہم صاحب کا ہمنے بمقام لاہور دیکہا ہے اسکی نقل بہی اسمقام مین مناسب ہے:۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ڈپٹی عبداللہ صاحب کا خط - آمدہ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۴ء

جناب محسن بندہ جناب مولانا محمد بخش صاحب مالک اخبار جعفر زٹلی لاہور تسلیم - آپکے خط کے جواب مین قلمی ہے کہ مین اپنے ایمان مسیحی کی بابت مفصل اخبار نور افشان وغیرہ مین اشتہار دے چکا ہون کہ مین سچے دل سے عیسائی جسطرح تہا ابتک اپنے ایمان پر قایم ہون - اور ہرگز اسلام کی طرف ذرا بہی مایل نہین ہوا نہ ظاہرانہ باطن مین - تو اب فرمایئے کہ اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہون - جو آدمی کچہہ بہی عقل رکہتا ہے اس سے صاف جان سکتا ہے - باقی رہا مرزا صاحب کا شرط لگانا کہ آتہم قسم کہا کر یہ بات کہدے - سو صاحب من میرے مذہب مین تو قسم کہانا منع ہے - متی کی انجیل مین صاف لکہا ہے کہ تم ہرگز قسم مت کہاؤ - ہان کے ہان - اور نہ کی نہ ہونی چاہیئے اور ہزار اور دو ہزار کی شرط لگانا تو ایک طرح کی جو یہ بازی ہے میرے خیال اور میرے مذہب مین اسطرح کا لالچ بہی منع ہے - مرزا صاحب کی مرضی جو چاہین سو کہتے جائین مین تو پہلے بہی یہ دعا مانگتا تہا - اور اب بہی دعا مانگتا ہون کہ یا خدا تعالے! تو مرزا صاحب قادیانی پر رحم کر - اور اسکو ہدایت کر کہ راہ راست پر آوے - اور اسکو صحت اور تندرستی جسمی اور دماغی بخش آمین - اس سے زیادہ سب کچہہ فضول ہے - اور مین ایک ضعیف العمر آدمی قریب ستر سال کی عمر کا ہون آخر کہانتک جیون گا - کون جانتا کہ کب خدا تعالے بلالے - زیادہ نیاز -

آپکا مشکور بندہ عبداللہ آتہم پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر از مقام فیروزپور -

اس خط پر جو ملا صاحب نے پنجابی زبان مین ریمارک کہا ہے - اسکا نقل کرنا بہی ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہوگا - ملا صاحب فرماتے ہین -

ک کفر دے فتوے سب عالماندے لگے مرزے تے سنے حواریان دے -

لکہیا دسّے قرآن حدیث اندر شرطان لاوندا وانگ جواریان دے -

تیرے کاذبا! ہوئے الہام جہوٹے جہڑے منگے تون ساک کواریان دے

ککڑون کہون مرزے ملّان ذبح کرسی فتح فتح کہین بازیان ہاریان دے

مسٹر آتہم کے اس بیان پر کہ وہ اس پیشگوئی کی قدرتی تاثیر سے نہین بلکہ کادیانی کے اختیاری اسباب و تدابیر ہلاکت سے ڈر کر نقل مکانی کرتے رہے - ہم ایک دیسی دلیل پیش کرتے ہین جس سے کسی شخص کو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اگر وہ ادنی فہم و انصاف بہی رکہتا ہوگا شک نہوگا۔ اور وہ دلیل یہ ہی کہ عبد اللہ آتہم ایک ریلجیئس مین (مذہبی آدمی) ہی۔ اور وہ اپنے مذہب کتابون کی روسی خدا کی سلطنت اور قدرت ہر جگہہ مساوی سمجہتا ہے۔ پس اگر اس پیشگوئی کو خدا کی طرف سے سمجہتا اور خدا تعالے کے مواخذہ سے ڈرتا تو وہ اس خوف سے نقل مکانی ہرگز نکرتا کیونکہ وہ خوب یقین رکہتا تہا۔ کہ خدا تعالی کی پکڑ ہر جگہہ مساوی ہے۔ اسکو نہ مسٹر لوئیس ڈسٹرکٹ جج لودہانہ کا رعب روک سکتا ہے۔ نہ مسٹر میاداس اکسٹرا اسسٹنٹ فیروزپور کا رعب۔ لہذا اسکی اس نقل مکانی سے صاف ثابت ہی کہ وہ اس پیشگوئی کو خدا کی طرف سے نہ سمجہا تہا۔ اور اسکے قدرتی اثر اور خدا کے مواخذہ سے ہرگز نڈرا تہا۔ بلکہ وہ کادیانی کے اختیاری وسائل و مخفی تدابیر سے ڈر کر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہرتا رہا۔

لیجئے جناب خسارت مآب کادیانی صاحب! یہ نقل مکانی عبد اللہ آتہم کی قدرتی مواخذہ سے نڈرنے پر دلیل ہوئی۔ اور آپ کی دلیل اُلٹی آپ پر پڑی۔ اختیاری وسائل و تدابیر ہلاکت سی خوف کے جواب مین کادیانی نے رسالہ بے انوار کے صفحہ ۱۱ مین ایک نوٹ کے ضمن لکہا ہے کہ مین کسی جگہہ کا بادشاہ نہ تہا چال چلن کے روسے خونریز اور ڈاکو نہ تہا۔ پہر اسقدر دہشت کہان سے پڑ گئی۔ اگر یہہ حق خوف نہ تہا۔

اسکا جواب یہ ہی کہ اعتقاداً و علماً تمہارے ڈاکو و خونریز ہونے مین کیا شک جب تم اپنی کتاب وساوس کے صفحہ ۶۰ مین صاف لکہہ چکی ہو کہ "کافر کا مال اور جان اسکی ملک نہین رہتی۔ خدا جسکے ہاتھ سے چاہے تلف کر دے"۔ اب اگر عملاً ڈاکو ہونے مین یعنی اس مسئلہ کو عملمین لانے اور لوٹ مار شروع کرنیمین کسر ہے تو جمعیت کی کسر ہے اور یہ بات مسلم کل ہے کہ عمل اور چال چلن ہمیشہ اعتقاد کے تابع ہوتا ہے۔ آپکا اعتقاد ثابت و معلوم ہوگیا تو اب عمل مین بجز جمعیت کیا کسر رہی۔ اس عام لوگون کے خیال اور اسکے دلائل کو اب بہی کادیانی نہ مانے تو ہم اسکے قول سوم کے جواب مین کہین گے۔ کہ ہم تہوڑی دیر کے لئے بطور فرض محال یہ فرض کر لیتے ہین کہ مسٹر عبد اللہ آتہم آپ کی پیشگوئی کی قدرتی تاثیر سے ڈر کر شہر بشہر بہاگتا پہرا۔ اور اس پیشگوئی مین وہ آپکو نجومی یا جفری یا جوتشی یا مسمریزسٹ سمجہکر یا (اس سے بہی بڑہکر کہتا ہون) آپکو ملہم مانکر اس پیشگوئی کے قدرتی اثر سے ڈر گیا۔ اور اس ڈر سے شہر بشہر پہرا۔ بلکہ کسی وقت موہنہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے اظہار ایمان بھی اس نے کر دیا۔ پھر اس **فرض محال** پر یہ کہتے ہیں۔ کہ اس صورت میں بھی اس پیشگوئی کا (اگر وہ خدا کیطرف سے تھی) پورا ہونا لازم تھا۔ اور اسکا مر جانا ضروری تھا۔ **اولاً** اسلئے کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ موت کا عذاب موعود ٹل جانے سے نہیں ٹلا کرتا۔ (جیسا کہ قوم عاد و ثمود اور ہر قوم سے جسپر عذاب آیا۔ اور وہ چلائے نہیں ٹلا۔) اور نہ وہ ایمان لانے سے ٹلتا ہے (جیسا کہ فرعون سے جو ایمان لایا تھا وہ عذاب نہیں ٹلا۔) **ثانیاً** اس لئے کہ اگر اس عذاب کی شرط عدم رجوع بحق کی نظر سے اسکو شرطی تسلیم کیا جائے۔ تو بھی اسکا وقوع ضروری تھا۔ کیونکہ اس شرط کا تحقق ہو گیا۔ اور عبد اللہ آتھم نے رجوع بحق نہیں کیا۔ یعنے وہ پورا اور سچا مسلمان نہیں ہوا۔ صرف پیشگوئی سے ڈر کر ظاہری اسلام لایا۔ جو شرعاً صحیح نہ تھا۔ بلکہ وہ اسلام عارضی اور جھوٹا تھا۔ جسکا عارضی اور جھوٹا ہونا اسکی تحریرات مابعد سے جو منقول ہو چکیں ثابت ہو گیا ہے۔ پس اگر وہ الہام اور وعدہ عذاب موت خدا کی طرف سے ہوتا جو عالم الغیب تھا۔ اور عبد اللہ آتھم کیحالت مابعد سے واقف تھا۔ تو وہ ایسے عارضی اور جھوٹے ایمان کو قبول نکرتا۔ اور اسکو موت کے عذاب سے نہ بچاتا۔ اور ضرور مار ڈالتا۔ آخر کار عبد اللہ آتھم باوجود تحقق شرط عذاب زندہ رہا۔ لہذا باوجود تسلیم و فرض اس امر کے کہ عبد اللہ آتھم اس پیشگوئی سے ڈر گیا۔ یا وہ کسی وقت ایمان لایا تھا۔ اس عذاب موت کا واقع نہ ہونا۔ اور عبد اللہ کا مارا نہ جانا اس امر پر کامل دلیل ہے کہ وہ الہام خدا کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ کادیانی کا من گھڑت ڈھکوسلہ یا اسکے (معلم الملکوت) کا وسوسہ تھا۔ جو جھوٹا نکلا۔ اور اس نے کادیانی کو جھوٹا کیا۔ اور تمام جہان کی لعنتوں کا مورد بنایا۔ لہذا اب اس جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے کادیانی کا ان باتوں کو زبان پر لانا۔ اور عبد اللہ آتھم کا ڈر جانا یا خفیہ ایمان لانا تجویز کرنا۔ اور درصورت انکار عبد اللہ آتھم کادیانی کا اسکو قسم دینا اور اسپر وعدہ انعام کرنا۔ محض بے شرمی اور بے ایمانی اور دھوکا بازی اور حیلہ سازی کی باتیں ہیں۔

اب اس بے شرمی ہیں کادیانی کی **دلیری کو دیکھو** کہ اس نے اس قسم پر پہلے **ایک ہزار** روپیہ کا انعام تجویز کیا۔ اس سے عبد اللہ آتھم نے انکار کیا۔ **تو پھر دو ہزار** کا اشتہار دیا۔ اس سے بھی اس نے انکار کیا۔ **تو بیس ہزار** کا اشتہار دیا۔ **اب چار ہزار** کا اشتہار چھپوا دیا ہے۔ **اور آئندہ دس ہزار تک**

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشتہار دینے کا بہی اسکا ارادہ سُنا جاتا ہے۔ یہ امر بہی کادیانی کا دہوکا بازی مین بڑا دلیر ہونا اور اس کے اس دہوکے مین پہنسنے والون کا کمال درجہ کا احمق ہونا ثابت کر رہا ہے

عقلمند بخوبی جانتے ہین کہ جس شخص نے ایکہزار روپیہ لیکر قسم کہانے سے بدست آویز ایک حکم مذہب کے انکار کیا ہے وہ دو ہزار یا تین ہزار یا دس ہزار روپیہ لیکر بہی قسم نہ کہائیگا۔ اور اس امر کا کادیانی کو یہہ یقین ہو گیا ہی۔ تب ہی وہ تعداد بڑہایا چلا جاتا ہی۔ اور اس سے احمقون کو فریب مین لاتا ہے۔ اس سے بڑہ کر اور سُنو کادیانی نے اس دہوکے پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے احمق دام افتادگان کو اشتہار تین ہزار کے صـ۶ مین ایک اور دہوکا دیا۔ اور یہہ کہا ہے کیا مین پاگل ہو گیا ہون۔ دیوانہ ہون۔ کہ اگر قطعی طور پر مجہے علم نہین دیا گیا۔ تو یون ہی تین ہزار برباد کرنیکو تیار ہو گیا ہون"

اس دہوکے کا ازالہ اور ان احمقون کے دام کادیانی سے نکالنے کی تدبیر و حیلہ یہہ ہے کہ کادیانی صاحب آپکو پاگل یا دیوانہ کون کہتا ہے۔ آپ بڑے ہوشیار عیار مکار طرار اور اس انعام مین بڑہتے جاتے آپ کی اس ہوشیاری پر مبنی ہے۔ آپکو قطعی طور پر علم و یقین ہے۔ کہ عبداللہ آتہم اپنے مذہب کی مخالفت کیوجہ سے ہرگز قسم نہ کہائیگا۔ اور وہ دن کبہی نہ آئیگا جسمین آپکا ایک پیسہ ہاتھ سے نکلے۔ پہر آپ بلا خوف کیون تعداد انعام مین بڑہتے نہ جاوین اور کیون احمقون کو دام نہ لاوین۔

اس سے بہی بڑہکر اور سُنو۔ کادیانی نے اس دہوکہ پر ایک پیشگوئی کا ڈھکوسلہ بنا لیا۔ جس سے اپنے احمق دام افتادگان کے پاؤن مین ایک اور رسہ یا آہنی کڑا ڈالنا چاہا ہے۔ اس نے عبداللہ آتہم کی قسم سے انکار کرنے پر اشتہار دو ہزار و چار ہزار مین یہ الہامی پیشگوئی کی ہے کہ عبداللہ آتہم قسم نہ کہائیگا۔ اور کادیانی کے مقابلہ مین کبہی نہ آئیگا۔ اسکا یہ منتر اُن احمق دام افتادگان پر چل بہی گیا۔ اور ان کے پاؤن مین وہ رسہ یا کڑا پڑ گیا۔ اب وہ یہہ کہہ رہے ہین کہ اگر یہ پیشگوئی الہامی نہین اور عبداللہ کے قسم نہ کہانیکی خدا نے کادیانی کو خبر نہین دی تو عبداللہ آتہم قسم کہا کر اس پیشگوئی مین کادیانی کو کیون جہوٹا نہین کرتا۔

مگر اس ڈہکوسلہ کا جواب ترکی بترکی کادیان کے عیسائی بہائیون نے ایسا دیدیا ہے جس نے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس پیشگوئی کے الہام کی قلعی کھولدی ہے۔ اسمقام مین اسی جواب کا نقل کردینا کافی وافی ہے۔
ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک نے نیشنل پریس امرتسر مین یہ اشتہار ذیل چھپوا کر شائع کیا ہے۔

اشتہار

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوے ہے کہ مین محمدی ہون۔ اور علمائے اسلام کہتے ہین کہ وہ مسلمان ہی نہین ہین۔ کفر کا فتوی لگا کر اسلام سے خارج کرتے ہین۔

اب ہم یہ کہتے ہین کہ اگر مرزا صاحب مجمع عام مین ایک لقمہ خنزیر کے گوشت کا سبھون کے سامنے کہا کر کہین کہ مین مسلمان ہون تو ہم یقین کرین گے کہ علماے اسلام کا فتوی غلط اور یہ درحقیقت مسلمان ہین۔ اور اگر مرزا صاحب یہ نہین کر سکتے تو وہ مسٹر آتھم صاحب کو بھی قسم کھانے سے معذور سمجھین کیونکہ جیسے قرآن کے حکم سے وہ سؤر کا گوشت نہین کہا سکتے اسیطرح آتھم صاحب انجیل کے حکم سے قسم نہین کہا سکتے۔ جبتک کہ کسی حاکم سے قسم پر مجبور نہ کرائے جائین۔ عیسائی کو قسم کھانا جائز نہین ہے۔

اگر آتھم صاحب قسم کھاتے تو ثابت کر دیتے کہ میرا عمل انجیل پر نہین ہے۔ پس مرزا صاحب کو لازم ہے کہ ہماری اس دعوت کو قبول کر کے اس شرط کے بموجب اپنے تئین محمدی ثابت کرین۔ ورنہ بار بار قسم کے اشتہار آتھم صاحب کے نام پر دینے بند کرین۔

اور مرزا صاحب گویا الہام سے یہ بھی کہتے ہین کہ آتھم صاحب ہرگز قسم نہ کھائینگے سو معلوم ہو کہ اگر یہ الہام نہین ہوتا اور جبرائیل ہماری پاس نہین آتا تو بھی ہم دعوی سے کہتے ہین کہ مرزا صاحب ہرگز خوک کا گوشت کھا کر اپنے تئین مسلمان ثابت نہ کر سکین گے۔

الواقم

(ڈاکٹر) ایچ۔ ایم۔ کلارک۔ ایم۔ ڈی۔ (میڈیکل مشنری (امرتسر)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عیسائیون کے قسم سے انکار و عذر کے جواب مین کادیانی کے اشتہار چار ہزار مین طول طویل بحث کی ہے۔ اور اسمین کہا ہے کہ عہد عتیق مین قسم کہانیکا حکم ہے۔ اور اسپر کتاب یرمیاہ اور زبور کا حوالہ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ عہد جدید مین بہی قسم کہانا ثابت ہی۔ اور اسپر پولوس اور پطرس کا قسم کہانا انجیل متی و اعمال سے نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پادری لوگ عدالتون مین بلائی جاتے ہین۔ تو قسمین کہاتے ہین۔ اور انگریزی سلطنت کے کل متعہد عہدہ دار اور پارلیمنٹ کے ممبر یہانتک کہ گورنر جنرل سب حلف اٹہانیکے بعد اپنے عہدون پر مامور کئے جاتے ہین۔ پہر کہا کیا یہ سب کے سب انجیل پر ایمان رکہنے سے بے نصیب تہے۔ اور صرف ایک عبداللہ آتہم ہی سچے ہی عیسائی ہین۔ جو قسم کہانیکو ممنوع قرار دیتے ہین۔

اسکا جواب معلوم نہین عیسائیون نے کیا دیا ہے یا آیندہ کیا جواب دینگے۔ مگر ہم اسلامی طرز و اصول پر اسکا جواب دیتے ہین۔ اور مسلمانون پر یہہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ جو ثبوت جواز قسم کا کادیانی نے پیش کیا ہے وہ اسلامی اصول پر کافی ثبوت نہین ہے۔

عہد عتیق مین جو قسم کہانیکا حکم ہے اسکو تو بسبب اعتقاد مسیحون کے حضرت مسیح نے اپنے اس قول سے منسوخ کر دیا ہے۔ جو انجیل متی کے باب ۵ مین ہے کہ ۳۳۔ پہر سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا کہ تو جہوٹی قسم نہ کہا۔ بلکہ اپنی قسمین خداوند کے لئے پوری کر۔ ۳۴۔ پر مین تمہین کہتا ہون ہرگز قسم نہ کہانا۔ نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہی۔ ۳۵۔ نہ زمین کی کیونکہ وہ اسکے پاؤن کی چوکی ہے۔ اور نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے۔ ۳۶۔ اور نہ اپنے سر کی قسم کہا کیونکہ تو ایک بال کو سفید یا کالا نہین کر سکتا۔ ۳۷۔ پر تمہاری گفتگو مین ہان کی ہان اور نہین کی نہین ہو۔ کیونکہ جو اسسے زیادہ ہے سو برائی سے ہوتا ہے۔"

رہا عہد جدید مین پولوس یا پطرس کا قسم کہانا۔ سو اسلامی اصول کی رو سے اس حکم مسیح کو اٹہا نہین سکتا۔ کیونکہ غیر نبی کا قول یا فعل نبی کے حکم کا ناسخ نہین ہو سکتا اگر حضرت مسیح کا فعل قسم ثابت ہو تو وہ بہی انکے قول کا ناسخ نہین ہو سکتا۔ اب رہا انگریزی عدالتون اور پارلیمنٹ مین قسم کا مروج

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہونا۔ اور انمین پادریون اور متہد عہدہ دارون کا قسم کہانا سو عیسائی مذہب کا حکم نہین بن سکتا اور ان کا فعل و عمل عیسائی مذہب کی دلیل نہین ہو سکتا۔ انگریزی سلطنت و عدالت اور دیگر عیسائی قومون کی سلطنت کے آئین و قانون مین اور کونسا امر ہے جو احکام توریت یا انجیل کے مطابق ہے۔ اور اسکو کوئی محمدی یا اور منصف عیسائی مذہب کہہ سکتا ہے جملہ عیسائی سلطنتون اور تمام عیسائیون اور پادریون نے احکام توریت و انجیل کو بالائے طاق رکھدیا ہوا ہے۔ اور انکے نزدیک عیسائی ہونے کے لئے مسیح کے خون و کفارہ پر ایمان رکھنا کافی و وافی ہے۔ یہ بات امن کے ہادی پولوس نے تعلیم کی ہے۔ اور احکام شریعت سے آزادی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ عبرانیون کے خط باب ۷ مین پولوس مقدس فرماتے ہین۔

"۱۸۔ پس اگلا قانون اسلئے کہ کمزور اور بیفایدہ تہا اٹھ گیا۔ ۱۹۔ کیونکہ شریعت نے کچھہ کامل نہ کیا۔ مگر ایک بہتر امید درمیان داخل ہوئی جسکے وسیلے ہم خدا کے حضور پہنچتے ہین"

بنا علیہ۔ عیسائی سلطنتون کے قانون و آئین اور عیسائیون کے افعال و اعمال جو توریت و انجیل کے خلاف ہین [illegible] جو شخص ان قانون و عمل کو عیسائی مذہب قرار دے اور اس سے قسم یا اور کسی حکم کا مذہب عیسائی ہونا ثابت کرے وہ پرلے سرے کا احمق یا دہوکا باز ہے۔

اس سے بہی بڑہکر اور سنو۔ کہ عبداللہ آتہم کے ڈر جانے اور ایمان لانے اور اسپر قسم کہانے سے انکار کرنے پر کادیانی نے ایک اور مکر کیا۔ اور اپنے احمق اتباع کو دہوکا دیا۔ اور کہا کہ یہ بائین عبداللہ آتہم کے مونہہ سے بطور مدعا علیہ ہونے کے نکل رہی ہین۔ اور مین چاہتا ہون کہ وہ بطور گواہ یہ بائین کہین اور اسپر قسم کہائین۔ اور خدا کے عذاب موت کے مستحق ہون۔ کیونکہ مدعا علیہ خواہ کتنا جہوٹ بولے اسپر عدالت مین مواخذہ نہین ہوتا۔ اور اگر کوئی گواہ بنکر جہوٹ بولے تو وہ حلف دروغی مین پکڑا جاتا ہے۔ اسکا جواب عبداللہ آتہم اور اسکے عیسائی بہائیون نے تو یہ دیا کہ آپ حاکم مجاز ہین تو ہمسے عدالت مین طلب کرین اور مجہہ سے جبرًا قسم لین۔ ہم تو آپ کو حاکم

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مجاز نہین سمجھتے۔ اور اپنے مذہب کے رو سے قسم کہانا جائز نہین سمجھتے"۔

ہم اسکا جواب اسلامی اصول پر ایسا دیتے ہین۔ جس سے کادیانی کے دام افتادہ اگر کچھ عقل رکھتے ہین اسکے دھوکے پر متنبہ ہو کر اس سے نجات پاوین۔ وہ یہہ ہے کہ اس قول مین کادیانی نے خدا تعالے کو عیسائی بنایا ہے۔ اور عیسائی گورنمنٹ کے قانون کو پابند ٹھہرایا ہے اور یہہ جتایا ہے کہ خدا تعالے بہ پابندی مذہب عیسائی مدعی علیہ کو جھوٹ کی سزا نہین دیسکتا اسلئے اسکو گواہ بنا کر قسم دلوا کر حلف دروغی کی سزا مین معذب بعذاب موت کرنا چاہتا ہے۔ اور یہہ سراسر اسکا دھوکا و مغالطہ ہے۔ خدا تعالے کے حکم و شریعت مین (جو اسلام مین مقرر ہے) جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کہانے ہین۔ گواہ اور مدعی علیہ بلکہ مدعی سب برابر ہین۔ بناء علیہ۔ عبداللہ آتھم اگر مدعا علیہ ہونیکی حیثیت سے جھوٹا بولے یا اسپر قسم کہالے تو ویسا ہی لائق سزا ہوگا۔ جیسا کہ ایک گواہ کی حیثیت سے جھوٹ بولے یا اسپر قسم کہالے۔ قسم تو وہ گواہ کی حیثیت سے بھی نہین کہائیگا۔ جیسا کہ مدعا علیہ بنکر نہین کہاتا۔ اور مدعا علیہ ہونے کی حیثیت سے تو وہ بقول کادیانی جھوٹ بول ہی رہا ہے۔ پس اگر وہ واقع مین جھوٹا ہے۔ اور خدا تعالے بقول کادیانی اسکو سزا موت دینا چاہتا ہے تو پھر اسمین کیون توقف کر رہا ہے۔ اور کیون اس امر کا منتظر ہے کہ وہ بطور گواہ جھوٹ بولے۔ اور جھوٹی قسم کہائے۔ اور اسپر حلف دروغی کی دفعہ قایم ہولے۔ تب اسکو سزا موت دے سکیا وہ اپنے اس حکم و شریعت کو جو اسلام مین مقرر کر چکا ہے منسوخ کرنا چاہتا ہے۔ اور اب وہ آئین قانون گورنمنٹ کا تابع ہو گیا ہے۔ نہین نہین ہرگز نہین

کادیانی اس امر کو تسلیم کرے تو اسکو مناسب ہے کہ عبداللہ آتھم کے مدعا علیہ ہو کر جھوٹ بولنے پر ہی اسکو جھوٹ کی سزا موت دلوا دے۔ مگر اس سزا کی میعاد ایک سال مقرر نکرا دے بلکہ گھنٹون یا اس سے بڑھکر دنون یا زیادہ سے زیادہ ایک مہینے کی ہفتون کی میعاد مقرر کرا دے کادیانی نے ایسا نہ کیا۔ اور ہمارے اس جواب کو سنکر بھی قانون انگریزی کی دفعہ قایم ہونیکا منتظر رہا۔ تو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکی دام افتادہ جماعت کو اگر وہ کچھ عقل رکھتے ہین یہ سمجھنا چاہیئے کہ کادیانی اس بات بتلانے مین کہ خدا تعالےٰ اس عذاب بھیجنے مین قانون انگریزی کی دفعہ کے قایم ہونیکی انتظار مین ہے خدا تعالےٰ پر افترا کرتا ہے۔ اور واقعہ مین یہ حکم خدا تعالےٰ کا نہین ہے۔ اور وہ عیسائی گورنمنٹ کی قانون کا پابند نہین بلکہ وہ خود حکم الحاکمین ہے۔ اور جو قانون اسنے اسلام اور قرآن مین مقرر کیا ہے اسکا خلاف وہ ہرگز نہین کرنا چاہتا۔ اور اگر کادیانی نومیا سنر ایک مہینے کے ہفتون سے زیادہ مقرر کی تو پھر وہ انہی اعتراضات کی تختہ مشق ہوگی جو پہلی مدت موت عبداللہ آتھم پر کیگئی تھی۔ اور ان اعتراضات کی نظر سے کادیانی کے ملہم (معلم الملکوت) کو وہ موت منسوخ کرنی پڑی تھی۔

اس بیان یا برہان سے ناظرین کو بخوبی روشن و ثابت ہوگا کہ کادیانی نے جو قول سوم مین کہا ہے اس سے اولاً یہ ثابت نہین ہوتا ہے۔ کہ عبداللہ آتھم اسکی پیشگوئی سے ڈر گیا۔ اور اگر ڈر جانا تسلیم بھی کیا جائے۔ تو اس سے اس عذاب موعود موت کا ٹلجانا جائز نہین ہو سکتا۔ اور ڈر جانیسے انکار کرنے پر عبداللہ آتھم کا قسم کھانا کوئی ضرورت نہین رکھتا اس بیان مین عبداللہ آتھم جھوٹا ثابت کرنے اور اسکے خوف بلکہ عارضی ایمان کو مان لینے پر بھی کادیانی جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت کذب عبداللہ آتھم مین اس پیشگوئی کا پورا ہونا اور عبداللہ آتھم کا مارا جانا ضروری تھا۔ اور اگر اوسمین کادیانی کے فرضی ملہم (معلم الملکوت) یا جعلی خدا (عبداللہ کیحالت مابعد سے ناواقف و بیعلم) سے غلطی ہوئی ہے۔ تو وہ اب عبداللہ کو گھنٹون یا دنون یا چند ہفتون مین مارے اور اسکی قسم کا منتظر نہ رہے۔ ورنہ اسکے علم قدرت کو بٹہ لگیگا اور اسپر پیروی قانون عیسائی گورنمنٹ کا الزام عاید ہوگا۔ جسسے خداوند عالم قادر و عالم الغیب پاک و منزہ ہے۔

عذر سوم کی تائید مین جو **رابعاً** کادیانی نے کہا ہے کہ خدا تعالےٰ نے جب دیکھا کہ موت کا پہلو مجروح و تختہ مشق اعتراضات ہوگیا ہے تب اُس نے اسکو بدل دیا ہے۔ اس سے ثابت و متیقن ہوتا ہے کہ کادیانی دہریہ ہے۔ وہ اس خدا تعالےٰ کو نہین مانتا جسکو اسلام اور جملہ مذاہب سابقہ نے عالم الغیب و قادر و ملیک تسلیم کیا ہوا ہے۔ بلکہ کسی ایسی ذات بے برکات عجز سمات کو خدا جانتا ہے جو نہ علم

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

رکہتا ہے۔ نہ قدرت اور نہ عقل نہ فہم جس سے وہ نفع و نقصان کا موازنہ کر سکے جو حقیقی خدا کو نہ ماننے اور دہریہ ہو جانے کے مساوی ہے۔ پس اگر واقعی کادیانی کا یہی اعتقاد ہے جو اسکے اس قول سے مفہوم ہوتا ہے تو پہر اس سے کسی مسئلہ شرعی مین مسلمانون کو بحث کرنا مناسب نہین۔ وہ سب مسائل کو چہوڑ کر پہلے اس مسئلہ مین بحث کرے کہ خدا تعالے کو کن صفات سے ماننا چاہیئے۔ اور اگر اسکا دلی اعتقاد یہہ نہین جو اس قول سے مفہوم ہوتا ہے۔ اور وہ خدا تعالے قادر و عالم الغیب کو مانتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ اس قول کو واپس لے اور یہ خیال کرے کہ خدا تعالے کی شان اس بے ضبطی و بے عقلی سے اعلی و ارفع ہے کہ وہ ایک واقعہ (موت عبد اللہ آتہم) کی نسبت اپنی حظیرۃ القدس اور دفتر قضا و قدر مین ایک تجویز مقرر کر کے ایک وقت اور تاریخ معین پر اسکے وقوع کی خبر دیدی۔ پہر جب اس واقعہ کے وقوع کی نسبت لوگون کے اعتراضات سُنے اور اس واقعہ کے وقوع کو تختۂ مشق اعتراضات ہوا۔ دیکہہ لے تب اس واقعہ کے وقوع کی خبر کو منسوخ کر دے۔ مگر اس نسخ کو اپنے حظیرۃ الغیب مین چہپائے رکہے۔ یا کادیانی کے دل و دماغ مین اسکو چہپا رکہے۔ اور اس واقعہ کی مدت وقوع تک اسکو اور کوئی بشر نہ سنے۔ اور جب وہ واقعہ وقوع مین نہ آوے اور اس کی تاریخ وقوع گذر جائے تب اس نسخ کا اظہار کرے یا اظہار کا حکم دے۔ پہر جب اس نسخ پر اعتراض کا اندیشہ پیدا ہو کہ یہہ محض حیلہ بنایا گیا ہے۔ تو اسکے جواب مین اور اپنی تصدیق کے لئے پہر اسی واقعہ کے وقوع کی خبر کو دلیل ٹہیرا کر پیش کرے۔ اور یہہ کہے کہ اگر تم نہین مانتے اور ہماری اس نسخ پر اعتراض کرتے ہو تو پہر ہم وہ واقعہ وقوع مین لائین گے اور اس شخص (عبد اللہ آتہم) کو اتنی ہی مدت ایک سال مین مار دین گے۔ اور یہ نہ سوچی کہ اس خبر کے وقوع پر وہی اعتراضات ہون گے جن سے بہاگ کر ہمنے اس خبر کو منسوخ کیا تہا۔ اور ہم اس مثل کی مصداق بنجائین گے فر من المطر و قام تحت المیزاب یعنی مینہہ سے بہاگا۔ اور پتنالے کے نیچے آکہڑا ہوا۔ اور اس غلطی اور نافہمی سے بہی اس کی شان اجل و ارفع ہے کہ وہ اس واقعہ کے وقوع کے نفع و نقصان کا موازنہ نکر سکے۔ اور اتنا نہ سمجہہ سکے کہ اس کے وقوع سے اس تعداد کے لوگون کا تابع ہو جانا۔ اور مخبر واقعہ کی صداقت کو مان لینا ممکن ہے کہ در صورت عدم وقوع اعتراض کرنیوالون کی تعداد اسکے عشر عشیر کو بہی نہ پہنچے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان باتون کو سوچکر کادیانی نے اس قول اور الہام کے دعوی کو دوڑا نکرے (واپس نہ لے) تو یقین ہوگا کہ وہ دہریہ ہے۔ خدا تعالے کو صفات کمال سے نہین مانتا۔ اور اللہ تعالے کو بے ضبطی بیعقلی۔ کم فہمی و غلطی کے نقائص سے پاک نہین سمجہتا۔ خود تو وہ علوم اسلامی سے جاہل ہی ہے خدا تعالے کو بہی اس مسئلہ سے ناواقف سمجہتا ہے۔ جو اسلام مین متقرر ہے کہ نسخ صرف احکام مین ہوتا ہے اخبار مین اسکا وقوع ہرگز نہین ہوتا کیونکہ اس سے مخبر صادق کا کذب لازم آتا ہے۔ لہذا مخبر صادق اپنی کسی خبر کے وقوع کو کبہی نہین بدلتا۔ اور جس امر کے وقوع کی وہ خبر دیچکا ہو اسکو اعتراضات کے خوف سے خواہ کسقدر ہون وہ ملتوی نہین کرتا۔

کادیانی اگر اپنے فرضی خدا کو ایسا ہی سمجہتا ہے اور ان نقائص سے اسکو پاک نہین سمجہتا۔ تو کم سے کم اسکو عقلا اور اہل مذاہب تمام جہان کے عام خیال کا پاس و لحاظ تو ضروری تہا۔ اگر یہہ ڈہکوسلہ بناکر اسکو خدا کے ذمہ لگانا ہی تہا تو وہ بپاس و لحاظ اس عام خیال کے اتنا تو ضرور کرتا کہ اسکو ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء (جو آخری تاریخ میعاد وفات عبد اللہ آتہم تہی۔ نہ ۵ ستمبر ۹۴ء[1] جسکو کادیانی نے اپنی حماقت سے آخری تاریخ بنایا ہوا تہا۔) سے پیشتر مشتہر کر دیتا۔

اس صورت مین بہی گو ہمارے اعتراضات مذکورہ (کہ خدا تعالے اپنے وعدہ کو منسوخ نہین کرتا۔ اور[2] نسخ اخبار مین جاری نہین ہوتا۔ اور[3] پہلے ایسا وعدہ ہی کیون کیا تہا۔ جو مورد اعتراض ہوتا تہا۔ کیا اسکو ان اعتراضات کا علم پہلے سے نہوا تہا۔ پہر[4] دوبارہ اسی امر محل اعتراضات وفات عبد اللہ کو کیون اس نے پیش کیا۔) تو واقع ہوتے۔ **مگر** لوگ یہ اعتراض تو نکرتے۔ جواب کر رہے ہین کہ میعاد پیشگوئی گذر گئی۔ اور عبد اللہ آتہم کو موت نہ آئی۔ تب یہ بات بنائی گئی ہے۔ یہ بات اگر خدا کی طرف سے تہی۔

---

[1] اسکی وجہ ظاہر ہے۔ جس تاریخ سے کوئی مہینا شمار کیا جاتا ہے۔ اس تاریخ سے ایک دن پہلے اس مہینے کا اختتام ہوتا ہے۔ اور جس مہینے سے کوئی سال شروع ہوتا ہے اس مہینے سے ایک مہینا پہلے اس سال کا اختتام ہوتا ہے۔ بناءً علیہ عبد اللہ آتہم کی میعاد وفات پندرہ ماہ کی ۵ جون ۹۴ء سے جو پہلا دن الہام یا احتلام کادیانی کا تہا) شروع ہوئی تہی تو چاہئے کہ اسکا اختتام ۴ جون ۹۴ء کو ہو۔ کادیانی کو اب بہی سمجہہ مین نہ آوے تو کسی سکول کے لڑکے سے پوچہہ دیکہئے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو انقضاء میعاد کے پہلے کیون مشتہر نہ کی گئی۔

یہ اعتراض ایک طرف سے نہین بلکہ جمہور خلائق کیطرف جسمین مسلمان ہندو عیسائی سب داخل ہین۔ ہو رہا ہے۔ اور یہہ امر کادیانی کو معلوم ہے چنانچہ اس نے اشتہار تین ہزار کے ۱۵ کی فٹ نوٹ مین اسکو نقل کیا۔ اور کہا ہے۔ "بعض نادان کہتے ہین کہ یہہ الہام پندرہ مہینے کے اندر کیون شایع نہ کیا۔ مگر فرط دلیری یا یون کہہ کہ بیحیائی سے اسکا جواب کوئی نہین دیا۔ صرف اسقدر کہہ دیا ہے۔ سو واضح ہو کہ پندرہ مہینے کے اندر ہی یہ الہام ہو چکا تہا۔ پھر جبکہ الہام نے اپنی صداقت کا پورا ثبوت دیدیا تو ثابت شدہ امر کا انکار کرنا بے ایمانی ہے"۔ جسکو ناظرین سمجھہ سکتے ہین کہ اسمین اس سوال کا جواب کوئی نہین دیا۔ اور عدم اشاعت الہام قبل از انقضاء مدت کے وجہ کوئی بیان نہین۔ صرف اسکے ثبوت کا دعوی بلا دلیل کر دیا۔ اور نہ ماننے والون کو بے ایمان کہدیا ہے۔

ہم اس مقام مین اس اعتراض کو چند اشخاص مختلف مذاہب سے نقل کرکے کادیانی کو شرمندہ کرتے اور یہ بتلاتے ہین کہ یہہ اعتراض بعض کیطرف سے نہین جیسا کہ کادیانی نے کہا ہے۔ بلکہ یا جمہور کی جانب سے ہے۔ اور کادیانی سے پوچھتے ہین کہ آپنے اسکا جواب کیا دیا اور کہان دیا۔ اور کس تاریخ آپ کو یہ الہام ہوا تہا۔ اور کسی شخص کو آپنے سنایا تہا۔

اسلامی اخبار نور علی نور کے پرچہ ۱۶ ربیع الاول مین اسکا سنی مسلمان اڈیٹر لکھتا ہے جسکو آپکے چہیتے حواری دوسرے اڈیٹر نے اپنے سکوت کے ساتھہ تسلیم کیا ہے۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۲ء تک تو یہہ دعوے کہ جبتک عبداللہ آتہم نہ مرے سورج غروب نہ ہوگا۔ جب عبداللہ آتہم ۵ ستمبر تک نہ مرا اور سارے جہان نے تمہین لعنت اور ملامت کی تو یہہ الہام ہوا۔ کہ عبداللہ آتہم نے اپنے دلمین کسیقدر حق کیطرف رجوع کیا۔ اگر ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے کہ وہ دلمین مسلمان ہو گیا اب نہ مریگا۔ تو ایک بات بہی تہی آخر مین سوال و جواب کے طور پر موت کے پہلو بدلنے کا عذر ایسا ہے کہ بس آپکی خدائی ظاہر ہو گئی۔ جب آپکے خدا نے دیکہا کہ موت کا پہلو تختہ مشق اعتراضات ہو گیا۔ تو ناچار دوسرا پہلو اختیار کیا۔ مگر تمہارے خدا کو اتنی عقل بہی نہ تہی کہ موت کے پہلو مین تو صرف بعض مخالفون کے اعتراض ہوتے اور ہزارہا نادان

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مخالف آپکے مطیع اور تابعدار ہو جاتے اور مرید علم الیقین سے عین الیقین کے درجہ کو پہنچے۔ برخلاف دوسرے پہلو کے جو تمہارے خدا نے اختیار کیا تمکو سارا جہان موافق اور مخالف سب لعنت اور ملامت کرتا ہے۔ ہنسی سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے پناہ لینا تمہارے فرضی خدا کا کام ہے۔ نہ علام الغیوب کا۔

ایک اور اسلامی اخبار (پیسہ اخبار) لکھتا ہے۔ پچھلے ہفتہ مین مرزا صاحب قادیانی کی پیشگوئی کے غلط نکلنے کی خبر چھاپ چکے ہین۔ اگر اتفاقاً مرزا صاحب کی پیشگوئی صحیح بھی ہو جاتی تو بہت سے خوش اعتقادون اور عام لوگون کے بہکنے کا اندیشہ تہا۔ مرزا صاحب بجائے اسکے کہ پیشینگوئی کے غلط نکلنے پر اقرار ندامت کرتے کہ یہہ کام خدا ہی کے سپرد رہے۔ اُنہون نے ایک اشتہار چھاپ کر دعوی کیا ہے کہ حقیقت مین انہین ہی فتح ہوئی ہے۔ وہ ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ عبداللہ آتہم صاحب نے کسی وقت دلمین اسلام کی صداقت تسلیم کی ہوگی۔ اسلئے ان کے الہام کی شرط کے مطابق خدا نے انہین نہین مارا۔ کیا مرزا صاحب کا خدا اتنا ہی عالم الغیب نہین تہا۔ کہ وہ انہین پہلے ہی نتیجہ سے مطلع کر دیتا۔ اس کے علاوہ دوسرا الہام مرزا صاحب کو ایسے آخری وقت مین ہوا جبکہ ساری دنیا پر ان کی قلعی کہل گئی۔ اگر مہینہ سے دس روز پہلے ہی وہ ایسا مشتہر کر دیتے تو ایک بات تہی عذر گناہ بدتر از گناہ کے مثال مرزا صاحب کے آخری اشتہار سے بہتر کہین نہین ملی اور ہمین سخت افسوس ہے کہ ایسے لائق آدمی ایسی بیہودہ دلیلون کی آڑ مین پناہ لین۔

عیسائی اخبار نور افشان پرچہ ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء مین پادری جی ایل ٹھاکر داس سے نقل کیا ہے۔ کمتر ین نے نور افشان مطبوعہ ۱۰ اگست مین مضمون الہام آہی اور الہام ارواحی کے آخر مین اپنی دور اندیشی سے یہ لکھا تہا کہ کہین ایسا نہو۔ جو آپکی پیشگوئی کی تاریخ بڑہ جائے۔ اور اگر ایسا ہوا کرے تو مسٹر آتہم کیا جسکو چاہین تاریخون ہی سے مار سکتے ہین۔ اب مرزا قادیانی نے اپنے اس اشتہار کے رو سے جسکی کیفیت سنا رہا ہون کمتر ین کی دور اندیشی کی تکمیل کر دی ہے۔ اور ایک سال کی زیادہ تاریخ بڑہانے کے لئے مسٹر آتہم صاحب سے درخواست

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی ہے۔ اگر مرزا صاحب کو سچ مچ الہام ہوا تھا تو اس الہام کی خدا کو زیادہ فکر ہونی چاہئے تھی اور لازم تھا کہ جب ہمنے اندیشہ ازدیاد تاریخ کا ظاہر کیا تھا۔ تو مرزا صاحب بھی ترمیم الہام ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ مرزا صاحب اب الہام کی عادت چھوڑ دیں اور سچے دل سے توبہ کریں۔ خداوند الیسون کو قبول کرنیکا وعدہ فرماتا ہے۔ اور ان کے مریدین کو چاہئے کہ مرزا صاحب کی اس نئی ترمیم الہام کی کچھ پروا نہ کریں۔ اور اب مرزا صاحب کا بیڑا چھوڑ دیں۔ جو کچھ ہو چکا سو کافی ہے۔

ایک ہندو اخبار کوہ نور لکھتا ہے "جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں لکھ چکے ہیں۔ ہمیں پوری امید تھی کہ مرزا صاحب اس پیشگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ضرور کوئی نہ کوئی تاویل فرمائیں گے۔ ہمارا یہ خیال صحیح نکلا چنانچہ مرزا صاحب نے فتح اسلام کے نام سے ایک اشتہار مشتہر کیا ہے۔ جسمیں وہ ایک تازہ الہام کے بموجب یوں تاویل فرماتے ہیں۔ اب ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلایا کہ آتھم صاحب نے عظمت اسلام کا خوف اور ہم اور غم اپنے دل پر اکر [illegible] تاخیر ہوئی۔ یہ ایک نہایت بیہودہ اور بیجا تاویل ہے۔ اگر مرزا صاحب ملہم صادق ہوتے تو ان کو میعاد مذکور کے اندر ہی یعنے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے ظاہر کر دینا چاہئے تھا کہ عبداللہ آتھم نہیں مریگا۔ اب کہ پیشگوئی غلط ثابت ہو چکی۔ اور چاروں طرف سے لعن طعن کی بوچھاڑ ہوئی تو پھر ان کو یہ الہام ہوا جو مشتے بعد از جنگ کے مصداق ہے۔ اس کی یہ قدر کے لفظ نے اور بھی جان ڈالدی ہے"۔

ایسا ہی بہت سے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ انہی معترضین کے سلسلہ میں مسلمانان لودہانہ نے جنمیں ایک جوانمرد منشی رحمولوی سعداللہ سعدی بھی شامل ہیں کادیانی پر اشتہار ۱۶ ستمبر کے میں یہ اعتراض کیا کہ اے مسیحیو! جائے غور ہے۔ خدا نے تو تمہارے مسیح کو آتھم کے رجوع بحق کی اطلاع دیدی۔ اور وہ علانیہ اسے اقرار کفر اور تثلیث پر اپنے حال و قال اور چال سے کادیانی کی تکذیب کر رہا ہے۔ اور کادیانی کہتا ہے کہ نہیں یہ دل میں راجع بحق ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عیسائی کادیانی کو خاص اسی بات پر کاذب مفتری کہہ رہے ہین اور آتہم اس کی تائید کرتا ہے بلکہ اسی بنا پر اسلام کو عیب لگا رہے ہین۔ یقین جانو کہ یہ اطلاع خدا نے ہرگز نہین دی کادیانی کے مرشد حضرت ابلیس علیہ اللعنۃ نے سبق پڑہایا ہے۔ کہ چل بچا۔ اب یہہ پہلو پلٹ جا جہان مین احمق بہت ہین پہر بھی تیرا جال خالی نہ رہیگا۔ اور پہر کادیانی کے اس قول کو کہ اگر آتہم مرجاتا تو لوگ کہتے مرزا جادو کرنا بہی جانتا ہے اسلئے خدا تعالے نے آتہم کا دل حق کیطرف پہیر کر موت سے بچا لیا۔" نقل کرکے اس کے جواب مین کہا ہے "چور کی داڑہی مین تنکا معلوم ہوتا ہے کہ ان پندرہ مہینون مین ایسی ہی کارروائیان کی ہین جب کوئی عمل نہ چلا تو رجوع بحق بطور خفیہ کا ڈہکوسلہ بنا لیا۔ تو اس جواب کو دیکہکر کادیانی نے اشتہار تین ہزار مین تہذیب و شرافت بلکہ انسانیت کے جامہ سے باہر ہوکر بازاری شہدون اور چوہڑون بلکہ بہائم اور وحشیون کی سیرت اختیار کرکے اس جوانمرد کے جواب مین ان شریفانہ و مہذبانہ الفاظ سے خطاب کیا۔ ہان اے ہندو زادہ اب ثابت ہوگیا۔ کہ ضرور تو حلال زادہ ہے ہماری اس شرط پر کوئی آتہم کو قسم دینے سے پہلے تکذیب نکرے خوب ہی تو نے عمل کیا۔ آفرین! آفرین!! سچ کہہ یہہ ڈہکوسلہ اب بنا لیا۔ یا الہام مین پہلے ہی سے شرط تہی۔"

اسکے جواب مین اگر وہ جوانمرد یہہ کہے کہ "او ہلاکو خان اور چنگیز خان کافر کون کے جنے تیرے اس جواب سے معلوم ہوگیا کہ تو بیشک حلال زادہ ہے اور دہوکہ دینا اور روز روشن اپنے اتباع کی آنکہون مین خاک ڈالکر دن کو رات بتانا تجہپر ہی ختم ہے۔ بیشک یہ شرط تو تو نے پہلے ہی سے الہام (یا احتلام) مین رکہہ لی تہین تاکہ عبداللہ آتہم کے فوت نہونے پر تو خواہ مخواہ اس شرط کو متحقق بنا کر اپنی دروغگوئی کو سچا کرلے۔ مگر اگر تو حلال زادہ ہے تو یہہ بتا اور سچ کہہ کہ اس شرط کا تحقق میعاد گذر جانے سے پہلے ہوا تہا یا پیچہے۔ اگر پہلے ہوا تہا تو تو نے اسکا اظہار پہلے کیون نہ کیا تہا اور ۵ تاریخ ستمبر سے پہلے کسی ایک آدمی کو کیون نہ کہدیا تہا کہ یہہ شرط عدم وفات وقوع مین آگئی ہے

یہ الفاظ کادیانی کے حق مین منشی و مولوی سعد اللہ صاحب اپنے رسائل و تحریرات انہزام کادیانی اور حملہ آسمانی وغیرہ مین لکہہ چکے ہین۔ ہم انکو تعلیم نہین کرتے۔ کادیانی صاحب ہمپر آشفتہ نہون ہم تو آپکے ناصح ہین نہ طاعن۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اس لئے اب موت عبداللہ آتھم بھی وقوعمین نہ آئیگی۔ بلکہ برخلاف اسکے پانچ تاریخ ستمبر کی شام تک تو موت کا منتظر رہا۔ اور تو اور تمام تیرے پیرو حاضرین قادیان اس امر کے منتظر ہے کہ اب موت کی تار خبر آتی ہے۔ اور آج آفتاب غروب نہ ہوگا جبتک عبداللہ آتھم مر نہ جانہ جائیگا۔ اور دوسرے دن عید ہوگی۔ اور لاہور تک کے مرزائی نئی پوشاکین ساتھ لیکر آئے تھے۔ کہ عبداللہ آتھم کی آج موت کی خبر آئیگی تو دوسرے دن عید ہوگی اور اسمین وہ پوشاکین پہنی جاوینگی۔ اور تو نے بہت سے لوگ دور دور اسی سبب سے قادیان مین جمع کر رکھے تھے۔ اور ان کے لئے آٹھے کے چھکڑے اور بکرے جمع اور تیار تھے۔ مگر شام کے قریب اس مضمون کا تار پہنچگیا۔ کہ عبداللہ آتھم زندہ ہے تو اس عید کا محرّم بنگیا۔ اور اس وقت تو نے یہ ڈھکوسلہ لوگون کو سنایا جسکو تو اپنے بیت الفکر (بیت الخلا) مین بیٹھکر بنالایا تھا۔ اب اگر تو حلال زادہ ہے تو کچھہ شرم کرکے کہہ کہ ڈھکوسلہ اب بنایا گیا ہے۔ یا پہلے سے الہام مین درج تھا۔ اے احمق الہام مین صرف شرط درج تھی۔ نہ اسکا وقوع اور یہ ڈھکوسلہ عدمِ وقوعِ شرطِ موت انقضاء مدت موت کے بعد بنایا گیا تھا۔ نہ قبل ازان۔ تو معلوم نہین کادیانی صاحب اسکا کیا جواب دینگے۔ اس جواب کے طالب و منتظر وہی صاحب سعدی لودہانوی نہین ہین۔ بلکہ سب لوگ مسلمان ہندو عیسائی وغیرہ ہین جو کادیان کے اس عذر کو بعد انقضاء وقت سمجھتے ہین۔ اور اسکو ڈھکوسلہ قرار دیچکے ہین۔ امید ہے آپ ان سب کے جواب مین یہی کہین گے کہ تم سب حرامزادے ہو۔ چنانچہ آپ اپنے متعدد اشتہارات مین کہہ چکے ہین۔ مگر از روے انصاف یہ اس سوال کا جواب نہین ہے۔ گالیان آپ ایک نہین ہزار دے لین مگر اس کے ساتھہ اس سوال کا جواب ضرور دین۔ کہ اگر آپ کو یہ الہام میعاد گذر جانے سے پہلے ہو چکا تھا کہ عبداللہ آتھم دل سے مسلمان ہوگیا تھا۔ اسلئے نہین مریگا۔ تو آپنے اسکو میعاد گذرنے سے پہلے کیون شائع نہ کیا۔ اسکا عام شیوع نہو سکا تھا۔ نہ سہی۔ اپنے خاص لوگون کو جو تاریخ اخیر کے قریب آپ سے ملے اور قادیان مین حاضر تھے اور وہ آپ سے مستفسر ہوئے تھے۔ کہ عبداللہ آتھم کی موت ہوگی۔ یا اسمین کوئی تاویل ہوگی کہا ہوتا۔ کہ وہ دل سے مسلمان ہوگیا ہے لہذا آپ اسکی موت کا وقوع نہوگا۔

کادیانی کے اپنے جملہ مخالفین عیسائیون ہندون مسلمانون و ازانجملہ خاصکر شیخ سعداللہ لودہانوی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو حلال زادہ (جس سے مُراد ناظرین سمجھ سکتے ہین) کہنے پر ہم کادیانی کو کوئی الزام نہین دیسکتے۔ کیونکہ یہ بدزبانی و دُشنام دہی اسکی طینت کا ایک جُزء ہے۔ براہین احمدیہ مین اس نے اس طینت کا اظہار کیا تو ہمنے یہ یو یو براہین احمدیہ مین اسکو اس بدگوئی سے روکا۔ مگر چونکہ اپنی طینت کو کوئی شخص بدل نہین سکتا۔ لہذا اس روکنے کا اثر برعکس یہ نکلا کہ رسالہ شحنہ حق کے صہ ۱۹ مین اسنے اپنے مخالف کو ایسی گالیان دین جیسے بازاری لوگ آپسمین دیا کرتے ہین۔ اور جب سے آپ مسیح موعود بنے ہین تب سے تو آپ کا بحر کھل گیا ہے۔ حرامی حرامزادہ بے ایمان۔ تو آپ کا تکیہ کلام ہو گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکے مسیح ہونیکی علامت یہی حرام زادہ و بے ایمان کا لفظ ہے ایسے ہی آپکے وہ جان نثار پیرو (جو اپنے مال و جان و دین ایمان کو آپکے ملک کر چکے ہین۔ اگر آپ دن کو رات کہتے ہین تو وہ ستارے دکھانیکو تیار ہو جاتے ہین۔) اس الزام کا محل نہین ہو سکتے۔ لہذا ان گالیون کے بارہ مین کادیانی کے ان پیروان یا حامیون کو جو دہوکی ہین اگر اسکے اتباع یا حمایت مین بہیر گئے ہین۔ اور ہنوز اپنے فہم و ایمان سے ہی کچھ تعلق رکھتے ہین (جیسے خانصاحب محمد علیخان صاحب خلف نواب غلام محمد خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ اور منشی عبدالحق صاحب ایکوٹنٹ پنشنر لاہور۔ اور منشی الٰہی بخش صاحب ایکوٹنٹ لاہور اور سید فتح علیشاہ صاحب ڈپٹی نہر وغیرہ) سے کمال اخلاص و محبت سے سوال کرتے ہین۔ کہ وہ لوگ کادیانی کو گالیون سے کیون نہین روکتے۔ اور اسمین وہ کونسا فایدہ سمجھتے ہین جسکی نظر سے وہ ایسی گالیان کلام کادیانی مین دیکھہ سُنکر کادیانی کا ساتھ نہین چھوڑتے۔

ہمنے ایک خاص ذخلیاب بارگاہ کادیانی سے سُنا ہے کہ وہ اپنے اتباع کو ان گالیون کا یہہ فایدہ سناتا رہتا ہے کہ یہ وار دئے تلخ یا ایک مسہل کا نسخہ ہے۔ جس سے ان لوگون کے دل کے بخار باہر نکل آتے ہین۔ چنکو گالیان دیجاتی ہین اگر صاحبان مذکورین کو بھی کادیانی نے یہی فایدہ سُنا کر ان گالیون کے سُننے پر خوش اور اپنا تابع یا حامی کر رکھا ہے تو وہ صاحب اپنے خداداد فہم اور ایمان سے کام لیکر یہ خیال فرماوین کہ اس نسخہ کو کادیانی نے رجسٹری تو نہین کرایا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہوا۔ کہ اور کوئی اسکو استعمال مین نہ لاسکے بلکہ یہ تو ایسا عام نسخہ ہے کہ ہر کوئی اسکو استعمال مین لاسکتا ہے دور نہ جائیے۔ اپنے مخاطب خاص شیخ سعد اللہ صاحب ہی کو دیکھہ لیجئے۔ کادیانی نے ان کے حق مین یہ نسخہ استعمال کیا۔ اور ان کو ان الفاظ سے یاد کیا تو انہون نے اپنی نظم ملحقہ مضمون حملہ آسمانی دربارہ شکست کادیانی مین جو مالیر کوٹلہ کے مسلمانون کیطرف سے شایع ہوا ہے اسکو بھی حلال زادہ بنایا ہے۔ اور ایک تاریخی ثبوت اس امر کا دیدیا ہے۔ اب فرمائیے کہ اس نسخہ کا فائدہ کادیانی تک کہان محدود و مخصوص رہا۔ اپ لوگ یہ بات کادیانی کو کہین۔ اور اگر آپ لوگون کی اس نصیحت پر بھی کادیانی اس گالی گلوچ سے باز نہ آوے تو آپ لوگ اس سے اپنا تعلق قطع کرین۔

اس باب مین ہمنے ایک مستقل مضمون متعلق حرامزادہ بھی تحریر کیا ہے جو مضمون ہذا کے ساتھ شایع ہوگا۔ وہ بھی توجہ اون احباب کے لائق ہے۔

شیخ سعد اللہ صاحب کو جو امرتسر کے ساتھ مشرف باسلام ہونے اور اپنے ہندو راجپوت ماباپ زوجہ وغیرہ اقربا کو چھوڑ کر مسلمانون کی جماعت مین داخل ہونے پر کادیانی کا اسکو ہندو زادہ کہنا بھی ان اصحاب اور دیگر اہل انصاف کے نوٹس لینے کے لائق ہے۔ یہ امر موجب عار و جالب و مستوجب طعن و طنز ہے۔ تو کیا کادیانی کے نزدیک آنحضرت کے صحابہ کبار جنکے والد مسلم نہ تھے بلکہ خود حضرت رسالت جنکے والد بحسب قرار داد اہل سنت (حلافا للشیعۃ) غیر مسلم تھے۔ اس خطاب کے لائق ہین۔ ۹۔ کادیانی کا ایسا خیال ہے تو پھر اس کے نزدیک اسلام و مسلمانی کی کوئی حقیقت نہین ہے۔ اس صورت مین بھی اے کادیانی کے دھوکے مین آکر تابع و حامی بنجانیوالو جنمین فہم و ایمان و انصاف باقی ہے۔ کادیانی کی ان باتون کو انصاف و فہم کی نگاہون سے آپ دیکھین اور ایسے بدگو طاعن کے اتباع سے دست بردار ہو جائین۔ ورنہ آپ بھی ویسے ہی سمجھے جائین گے۔ اور آپ لوگون سے بھی مسلمانون کیطرف سے وہی معاملات ہونگے جو کادیانی سے ہو رہے ہین۔

تائید عذر سوم مین جو خامساً کادیانی نے کہا ہے کہ اگر عبد اللہ آتھم مرجاتا تو اس

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نشان کو دیکھکر ہمارے پاک اور شریفون کی جماعت مین ناپاک اور کمینہ لوگ داخل ہو جاتے یہ عجب مکر چال اور فریب کا جال ہے۔ جس سے کادیانی کے دجال ہونیکا پورا ثبوت ملتا ہے۔ جسپر دو روشن دلیلین ہین:-

اول یہ کہ جو مذہب خدا کی طرف سے ہو وہ دریا کے مثل ہونا چاہیئے کہ اسمین ہو ہزار ناپاک داخل ہو کر پاک ہو جائین۔ اور جو مذہب ناپاک کے چھونے سے ناپاک ہو جاے وہ خدا کی طرف سے نہین ہوتا۔ کادیانی کا مذہب اور جماعت اگر ایسی ہے کہ ناپاکون کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے تو وہ کادیانی کے اپنے اقبال سے خدا کی طرف سے نہین ہے۔ پھر کادیانی کا ایسے مذہب کو خدا کی طرف سے ٹھہرانا اور لوگون کو اسکی طرف بلانا دجالیت نہین تو پھر دجالیت کسکا نام ہے۔

دوسری دلیل یہ کہ اگر شرافت اور کمینگی سے آپکی مراد دنیاوی اصطلاح کی شرافت و کمینگی ہے جسمین بعض بعض قومون اور بعض پیشون کی نظر سے لوگون کو شریف یا کمینہ سمجھا جاتا ہے تو کادیانی کا اغلب جماعت کہ شریف کہنا دجالیت کفر ہے کا مغالطہ ہے آپ اپنے گریبان مین منہ ڈالکر اور کچھ شرم و حیا سے کام لیکر فرماوین کہ کیا آگے آپکی جماعت مین ایسی اقوام اور پیشونکے لوگ داخل بلکہ اسکے اکثر ممبر نہین۔ جنکو دنیا کے لوگ کمینہ سمجھتے ہین۔ یعنے نائی۔ بافندہ۔ راول (جوگی) جھینور (خارکش) سوچی۔ چھیپی (چھینبے) ڈوم وغیرہ وغیرہ گو اب وہ مولوی حکیم۔ مرزا وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ آپ اس سے انکار کرین گے۔ تو ہم بشرط اجازت درخواست آپکے ان لوگون کی فہرست شایع کرین گے۔ جو ان اقوام اور پیشون کے لوگ آپکی جماعت کے رکن رکین اور آپکے دست و یار و معین ہین۔ اور اگر شرافت سے خدا اور رسول اور دین و اسلام کی اصطلاح مین شرافت و کمینگی مراد ہے جسکے رو سے بحکم نص ان اکرمکم عند اللہ اتقکم شریف وہ ہے جو متقی و پرہیزگار ہے۔ اور کمینہ وہ جو بدکار ہے تو بھی آپکا اپنی جماعت کو شریف کہنا صریح جھوٹ بولنا۔ اور اپنی دجالیت ظاہر کرنا ہے۔ آپ اپنے گھر کی خبر لیکر اور آپ اپنی جماعت کے حالات ٹٹولکر یہہ بتادین کہ کیا آپکی جماعت کے اکثر لوگ قطع نظر ان

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عقاید باطلہ کفریہ کے جو آپنے ان کو سکھائے ہین۔ عام اصول اخلاق کی نظر سے بدمعاش و بدکردار نہین ہین۔ کیا ان مین سے آپکے بعض خواص جھوٹ نہین بولتے۔ بعض زنا۔ شراب و مال مردم خوری۔ دغابازی سے متہم نہین ہین۔ آپ اس سے انکار کرین گے۔ تو ہم بشرط درخواست واجازت ایسے لوگون کی فہرست شائع کرین گے۔ جن کے سفید جھوٹ بولنے پر تحریری شہادتین موجود ہین۔ اور تو بر کنار رہے۔ خود بدولت پر سیدنٹ جماعت جھوٹ بولنے مین ایسے یکتا ہین۔ کہ دنیا مین اپنی نظیر نہین رکھتے وعلی ہذا القیاس آپکے خلیفہ ارشد اول (بہیروی) دوم (امروہی) سوم وچہارم وپنجم (سیالکوٹی) اس جھوٹ بولنے مین آپ کے نقش قدم پہ چلتے ہین۔ بعض لوگ بیگانے کی عورتون کے اغوا کے جرم مین متہم ہوکر عدالت مین جا چکے ہین۔ جن کا ذکر ہم اشاعۃ السنۃ ص۲۹۵ ج۱۱ جلد ۵ مین کر چکے ہین بعض لوگ اسلامی انجمنون کے وکیل بنکر وصولی چندہ کے لئے باہر جاتے ہین تو اس مال کو زنا مین خرچ کرتے اور اس سے شرابین پیتے ہین۔

یہ آپکے بڑے خلیفہ اپنی تصانیف ہر وقت نبل ہین رہتے ہین جوان عورتون کو پڑھاتے پڑھاتے اُن سے مبتلا و متہم ہوگئے۔ انکی بہاوجہ نے دیکھکر انکو منع کیا۔ تو اسکو ایسا ضرب شدید سے مارا کہ وہ قریب ہلاکت پہنچ گئی۔ جب اسکے شوہر سے خوف نالش ہوا۔ تو اسے دیکر راضی کیا۔ وہ بیچارہ اپنی غریبی کے سبب اُس سے راضی ہوگیا۔ اس قسم کی کارروائیان اس پاک جماعت کی اور بہت ہین۔ جنکی تفصیل آپ کی درخواست پر ہوگی۔ اس بیان سے ہمارا مقصود کسی پر ذاتی حملہ نہین ہے۔ اور نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کسی کا نام نہین لیا۔ بلکہ اس سے مقصود عام لوگون کی اصلاح ہے اور اس امر کا اظہار ہے اور ہوگا کہ یہہ جماعت بلحاظ اخلاق اکثر ممبران وارکان ایسی ناپاک جماعت ہے کہ اس سے ہر ایک مسلمان کو بچنا اور اس سے الگ رہنا ضروریات ایمان واسلام سے ہے۔ مسلمان اس ناپاک جماعت سے اپنے آپ کو بچادین ان دلائل سے ثابت ہو کہ آپکا یہ دعوے کہ عبداللہ آتھم

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسلئے نہین مرا۔ کہ اسکو دیکھکر عام لوگ آپکی شریف جماعت مین داخل نہون۔ ایک مکر چال۔ اور فریب کا جال ہے۔ اور وہ کسی معنے سے صحیح نہین ہوسکتا۔ دنیادی شرافت کا ادعا ہے تو وہ اکثر حصہ جماعت سے مفقود ہے۔ اور اگر اخلاقی شرافت کا دعوے ہے تو وہ بھی اکثر سے مفقود ہے۔

عذر سوم کی تائید مین جو **سادساً** آپنے کہا کہ معجزات انبیا بھی ایسے ہی ہوتے ہین۔ کہ وہ عام فہم نہون۔ اور اون کو دیکھکر عام لوگ جن مین وضیع و کمینہ لوگ بھی شامل ہوتے ہین داخل اتباع انبیا نہ ہون۔ اسمین آپنے **مخفی کفر کا اظہار** کیا۔ اور یہ ثابت کر دکھایا کہ آپ کسی عام فہم معجزہ آنحضرت کے شق القمر۔ حضرت موسی کے من وسلوی۔ فلق البحر۔ ید بیضا۔ عصا کے سانپ ہوجانے اور حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ۔ اور حضرت ابراہیم پر آگ سرد ہوجانے۔ وامثال ذلک کے دل سے قائل نہین۔ کیونکہ یہ معجزات ایسے عام فہم ہین کہ انکو عوام سمجھ سکتے ہین۔ اور سمجھ گئے۔ اور صدہا عوام ان معجزات کو دیکھکر تابع انبیا علیہ السلام ہوگئے جنکو آپ جاہل و کمین سمجھتے ہین۔ اور ان کی نظر

وما نریک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائے۔

سے انبیار کو کہتے رہے۔ کہ ہم دیکھتے ہین کہ تیرے پیرو وہی لوگ ہین جو ہمارے بادی الرائے ہین کمینہ ہین۔ اور انبیار جواب مین یہہ کہتے رہے کہ ہم ان لوگون کے حق مین جنکو تم حقیر جانتے ہین یہ نہین کہتے کہ خدا انکو نیکی و ایمان و ثواب نہ دیگا۔ اور حدیث صحیح بخاری مین انکی نسبت ایک جلیل الشان

ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یوتیھم اللہ خیرا

صحابی ابن عباس کی تقریر سے ثابت ہے کہ انبیار کے پیرو (ابتدا مین) وہی لوگ ہوتے ہین جنکو لوگ کمینہ سمجھتے تھے۔ مگر آپکے اس قول سے صاف

سالتک اشراف الناس اتبعوہ ام ضعفاھم فذکرت ان ضعفاھم اتبعوہ وکذلک اتباع الرسل (صحیح بخاری)

ثابت ہے کہ آپکے نزدیک یہ معجزات عام فہم اپنے ظاہری معنے سے وقوع مین نہین آئے۔

ان کے بھی آپکے نزدیک کوئی تاویلی و تحریفی معنے ہین جیسکے معجزات حضرت مسیح احیا موتی و خلق طیور

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ابرار ابرص واکمہ کے تحریفی معنے آپنے بیان کئے ہین۔ اور اس قول سے آپنے ثابت کر دیا ہی کہ شق القمر کے ثبوت مین جو آپنے سُرمۂ چشم آریہ مین دلائل لکہے ہین۔ انپر آپ کا دلی یقین وایمان نہین ہے۔ وہ تقریرین ودلیلین اپنے منافقانہ طور پر اپنے دلی اعتقاد کے برخلاف صرف میدان مناظرہ جیتنے کو بیان کئے ہین۔ دل سے آپ معجزہ شق القمر کو (جسکو عام لوگ بخوبی سمجہہ سکتے ہین) نہین مانتے اور جو عام لوگ ایسے ظاہر معجزات کو دیکہکر مُسلمان ہو گئے تہے انکو آپ مسلمانون مین داخل ہونیکے لایق نہین سمجہتے۔ آپکے نزدیک پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے غلطی کی۔ (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کہ ایسے عام لوگون (بلال عمار وصہیب وغیرہ) کو مسلمانون مین شمار کر لیا۔ بلکہ آپکے نزدیک خود خدا تعالےٰ نے غلطی کی۔ (تعالی عما یقول الظالمون) کہ عام فہم معجزات انبیاء کے ہاتھ ظاہر کئے۔ جنکو دیکہکر عام لوگ داخل اسلام ہو گئے۔

اے مسلمانان کادیانی کے دام افتادگان! اس انکار معجزات پر بہی کادیانی کو مسلمان کہوگے۔ اور اب بہی اسکے پیرو کہلاؤگے۔ سوچو اور سمجہو۔ اور اپنے آپ کو اس تہلکہ سے بچاؤ۔

ahmadimuslim.de

کادیانی نے معجزہ کے عام فہم نہ ہونیکی ضرورت پر ایک دلیل قایم کی ہی جسمین نادان مسلمانون کو دہوکا دیا ہے۔ ہم اس دلیل کا جواب دیکر اس دہوکا کو اٹہانا اور ان مسلمانون کا اس کے دام سے نکالنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق اسکی وہ دلیل یہ ہے کہ معجزہ ایسا عام فہم ہو تو پہر ایمان بالغیب نہین رہتا۔ ایسا بدیہی امر مشاہدہ مین آگیا تو ایمان بالغیب کہان رہا۔

اسکا جواب یہ ہے کہ ایک معجزہ کے سمجہہ مین آجانے اور بدیہی ہونے سے اور اس کا مُشاہدہ ہو جانے سے وہ تمام امور غیبیہ جنپر ایمان بالغیب مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے خدا کی ذات وصفات ودوزخ وبہشت اور انکے احوال واہوال اور حساب وکتاب سب کے سب ظاہر عیان نہین ہو جاتے اور مشاہدہ مین نہین آجاتے۔ ایمان کو جو بالغیب کہا گیا ہے تو انہی امور کی نسبت کہا گیا ہے۔ جو معجزہ دیکہنے کے بعد بہی غیب ہی رہتے ہین۔ معجزہ مین جو امر مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا امر ہے جو ان امور غیبیہ سے جداگانہ ہوتا ہے۔ اور اسکو انہی امور غیبیہ پر ایمان لانے اور یقین دلانے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے لئے مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ اسکا مشاہدہ ہونے سے وہ سب امور غیبیہ مشاہدہ مین نہین آجاتے اب دیکھو کادیانی نے تمکو کیسا دہوکا دیا تہا۔ مشاہدہ مین کون امر آتا ہے۔ اور اس نے کن امور کی نسبت ایمان بالغیب کو مٹایا ہے۔ اب بہی آپ لوگ اسکو دجّال نہ کہین گے؟ اور اس کے اتباع سے دست بردار نہونگے؟

تائید عذر سوم مین جو **سابقًا** کادیانی ان مسلمانون کو جو اسکو شکست یافتہ کہہ چکے ہین نیم عیسائی کہکر انپر لے دی کی ہے۔ اسکا **جواب** تو اسکے قول ہشتم کے جواب کے ضمن مین ایک مستقل مضمون "حرامزادہ" مین دیا جائیگا۔ **اس مقام** مین اسکی **دلیل** کا مغالطہ ظاہر کیا جاتا ہے جو اس قول ہفتم مین اُسنے بیان کی ہے۔ **وہ دلیل** یہ ہے کہ اگرچہ مین تمہارے نزدیک کافر و مرتد تہا۔ مگر عیسائیون کے مقابلہ مین اسلام کی صداقت کا مدعی بنا تہا۔ اور اسی اسلام کی تصدیق و تائید مین وہ پیشگوئی پیش کی تہی اس مین مجہے تمنے جہوٹا کہا۔ لوگویا اسلام کو جہوٹا کیا۔ **پہر اسکی تمثیل** مین یہ مثال بیان کی کہ اگر چوہڑا یا چمار اسلام کی حمایت مین عیسائیون کے مقابلہ کہڑا ہو جائے تو خدا اسکے چوہڑے ہونیکو نہ دیکہے گا بلکہ اسکی جانب اسلامی کا لحاظ کرکے عیسائیون کے مقابلہ مین اسکو فتح دیگا۔ اسکے چوہڑے ہونیکے لحاظ سے عیسائیون کو فتح نہ دیگا۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ بیشک تیرا دعوٰی اظہار حمایت اسلام کا تہا اور یہ پیشگوئی بہی بظاہر اسلام کی تائید کے لئے تو نے پیش کی ہے۔ مگر درحقیقت نہ تیرا دعوٰے حمایت اسلام سچا اور مطابق واقع تہا۔ اور نہ اس پیشگوئی سے اُس اسلام کی تائید تجہے مدنظر تہی۔ جو محمد رسول اللہ لائے ہین۔ اور مسلمان اسکو اسلام سمجہتے ہین بلکہ جس اسلام کا تو مدعی ہے وہ اسلام کفر کے برابر ہے جسمین خدا کی صفات سے انکار رسول پر نزول ملائکہ وحی سے انکار معجزات انبیاء سے انکار اعتقادات اسلامی سے انکار الہی یہی کفریات تیرے خانہ ساز اسلام مین داخل ہین جن کی تفصیل اس رسالہ مین ہوچکی ہے۔ اسی خانہ ساز اسلام کی تائید اور تصدیق کے لئے تو نے پیشگوئی کی تہی۔ لہذا اسمین تجہے جہوٹا کہنا اسلام کو جہوٹا کہنا نہوا۔ بلکہ اس کفر کو جہوٹا کہنا ہوا جسکو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو اسلام کے نام سے دنیا مین پھیلانا۔ اور ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلنا چاہتا ہے۔ اس سے تیری تمثیل کا جواب ادا ہوا۔

اب مزید تشریح کے لئے اسکا جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے کہ اگر چوہڑا یا چمار بظاہر اسلام کا نام لیکر عیسائیون کا یا اور کسی کے مقابلہ کرے۔ اور درحقیقت وہ اس ذریعہ سے اپنے دین لال بیگی کو مدد پہنچانا چاہتا ہو۔ اور اسکا مقصود یہ ہو کہ اسلام کا نام سنکر لوگ میرے دام مین آجائینگے تو مین انکو لال بیگی بناؤنگا۔ تو خدا تعالے جو دل کے بھید جانتا ہے اور وہ الفاظ اور ظاہری بیان پر کسیکا دھوکا نہین کہاتا۔ اسکو اس مقابلہ مین گو عیسائیون یا اور مخالفین اسلام سے ہو ذلیل کریگا۔ ہرگز ہرگز فتحیاب نکریگا۔ اور ساتھ ہی اسکے اُسکے مقابلین مخالفین اسلام کو بھی ذلیل کرے گا جیسا کہ کادیانی کے مباحثہ مین ہُوا۔ کادیانی کو بھی خدا نے ذلیل کیا۔ اور عیسائیون کو بھی جن سے اس مباحثہ مین کچھ بن نہ پڑا۔ (ہمارا ریویو مباحثہ دیکھو اور فریقین کی ذلت کا معائنہ مشاہدہ کرو۔)

تائید عذر سوم مین جو **تاسعًا** اسنے اپنے دام سے نکلنے والون کو دھمکی دی ہے۔ وہ فضول یا تحصیل حاصل ہے۔ جو لوگ اس کے دام مین [illegible] دن کو رات کہے تو وہ لوگ ستارے دکھانیکو طیار ہو جاتے ہین۔ (جسکا موجب و سبب انکی خود غرض ہے۔ اور گو شہرت پلاؤ خودی یا اپنے مذہب لا مذہبی و نیچریت کی اشاعت) وہ تو اسکے دام سے نکلنے کے نہین جب تک کہ اس کی پوری کساد بازاری نہین ہو لی۔ اور جو لوگ دھوکے مین آکر اس کے دام مین پھنس گئے تھے۔ ان مین سے بہت نکلگئے۔ جواب اسکو جھوٹا اور بیحیا کہتے ہین۔ اور رہے سہے آیندہ وقتاً فوقتاً نکلتے جاوینگے۔ جون جون اسکی دھوکہ بازیان حیلہ سازیان دیکھینگے۔ لہذا اس کی یہہ دھمکی اس فریق کے حقمین فضول اور لاحاصل ہے اور پہلے فریق کے حقمین تحصیل حاصل۔ اب رہا کادیانی کے قول مشتم کا جواب جسمین اس نے اپنے معترضین و مخالفین کو حرامزادہ وغیرہ الفاظ سے یاد فرمایا ہے سو ایک مستقل مضمون "حرامزادہ" مین ادا ہونا مناسب ہے۔ جو بعد اختتام تکملہ مضمون ہذا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے +

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تکملۂ مضمونِ لعنت اللہ

اشتہار ایک ہزار مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور رسالہ بے انوار ۲۱ صفحی کے بعد کادیانی نے تین اشتہار (ایک دو ہزار کا۔ ایک تین ہزار کا۔ ایک چار ہزار کا۔) اور شایع کئے ہین۔ اور رسالہ بے انوار ۲۱ صفحی کو بڑھا کر ۵۲ صفحہ مین دوبارہ شایع کیا۔ ان سب اشتہارات و رسالہ مکررہ مین جو نئی باتین اصل مقاصد اشتہار ایک ہزار و رسالہ اول کے متعلق کادیانی نے کہی ہین۔ ان کے جوابات ہمنے اس مضمون مین ادا کر دیئے ہین۔ اس تکملہ مین بعض زاید باتون کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور بعض باتون کو صرف ناظرین کی توجہ و انصاف کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ باتین محتاج و متقاضی جواب نہین۔ صرف ناظرین کی توجہ چاہتے ہین۔

ahmadimuslim.de

از انجملہ نمبر اول یہ ہے جو کمال توجہ ناظرین کے لایق ہے کہ کادیانی اشتہار دو ہزار کے صفحہ ۴ سطر ۴ مین اور نیز رسالہ بے انوار مکررہ کے صفحہ ۳۶ سطر ۱۸ مین اپنی عمر ساٹھ ۶۰ برس کے قریب بیان کی ہے۔ اس سے کادیانی کے اس دعوی کا کذب و افترا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس نے رسالہ نشان آسمانی کے صفحہ ۱۴ مین کیا۔ اور کہا کہ "یہ عاجز (کادیانی) اپنی عمر کے چالیسوین ۴۰ برس مین دعوتِ حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا۔ اور بشارت دیگئی کہ اسی ۸۰ برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس ۴۰ برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جنمین سے دس ۱۰ برس کامل گذر بہی گئے۔ دیکہو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸"

یہ دعوی کادیانی نے اپنے مہدی ہونے کے لئے کیا تہا۔ ایک شخص لعنت اللہ مشہور ولی ہانسوی نے موعود مہدی کی بابت ایک قصیدہ مین پیشگوئی کی تہی۔ اسمین مہدی کی علامت یہ بہی لکھی تہی جو اسکے بیت ذیل مین بیان ہوئی ہے۔ ؎

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ما چہل سال اے برادرِ من دور آن شہسوار می بینیم

کادیانی نے اس قصیدہ کو کھینچ تان کر اپنے اوپر جمایا تو اس بیت کی شرح مین وہ دعوے کیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ چالیسوین سال عمر مین مینے الہام و امامت کا دعوی کیا ہے اور چالیس سال اس دعوے سے میری زندگی اور ہوگی۔ لہذا مہدی موعود اور اس شعر کا مصداق مین ہی ہون

یہ دعوی کادیانی نے مارچ ۱۸۸۲ء مین کیا تہا۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۸ سطر ۱۷ مین خود اس نے یہ سنہ و سال بتایا ہے۔ اور اسی سال مین یہ حصہ براہین احمدیہ کا طبع ہوا تہا۔ سو اس ۱۸۸۲ء سے کادیانی کی عمر چہل سالہ مین ۱۸۹۴ء تک بارہ ۱۲ یا تیرہ ۱۳ سال ملانے سے ۱۸۹۴ء کو اس کی عمر باون ۵۲ یا ترپن ۵۳ برس کی بنتی ہے۔ اور اس امر کو کادیانی کا یہ اقرار و اظہار اشتہار چار ہزار و رسالہ بے انوار صاف جہٹلاتا ہے اور یہ یقین دلاتا ہے کہ جو کادیانی نے دعوے مندرجہ رسالہ نشان آسمانی مین ۱۸۸۲ء کو اپنی عمر گہٹائی اور چالیس برس کی بتائی تہی اسمین دروغ بیانی اور بے ایمانی کی۔ اس اظہار و اقرار کے رو سے اس وقت اسکی عمر ساٹھ برس کے قریب ہے تو ۱۸۸۲ء مین دعوی الہام و امامت کے وقت اسکی عمر اٹہتالیس برس کے قریب ہونی چاہیئے۔ اس سے یا تو اسکے دعوی مہدی ہونے اور اس بیت ہانسوی کا مصداق ہونیکا جہوٹا ہوتا ہے یا اسکا وہ الہام جہوٹا ٹہیرتا ہے کہ وہ اسی برس کی عمر تک زندہ رہیگا۔ اس دعوی مندرجہ نشان آسمانی کے وقت اسکو یہہ الہام نہوا۔ اور اسکے ملہم کو بہی (جو یقیناً معلم الملکوت ہے) یہ علم نہ تہا۔ اور اس وجہ سے وہ اسکو یہ الہام نکر سکا۔ کہ آپکے قلم سے اشتہارات ۱۸۹۴ء مین ساٹھ برس کی عمر کا اقرار نکلکر شایع ہو جائیگا۔ اور نہ اسوقت جبکہ اس نے اپنے ان اشتہارات مین اس اقرار کو شایع کیا۔ اسکو اور اس کے ملہم کو وہ دعوی نشان آسمانی یاد رہا۔ اس موقع پر آپنے اور آپکے ملہم نے مثل مشہور "دروغگو را حافظہ نباشد" کو خوب سچا کر دکھایا۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کو ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً اور اس مقولہ صادقہ کو رجل قضی علی نفسہ اچہی طرح تصدیق کیا۔ جب کادیانی کا رسالہ نشان آسمانی شائع ہوا۔ اور اسمین اسکا دعوے میری نظر سے گذرا تو مین نہایت متعجب ہوا۔ اور مین نے لوگون سے کہا کہ کادیانی مجھ سے بڑی عمر کا ہے جب مین کادیانی کے ساتھ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لہ ۱۸۸۲ء کو شمار کرین تو تیرہ سال ہوتے ہین ورنہ بارہ۔

مولوی گل علیشاہ بٹالوی سے شرح ملا وغیرہ پڑھتا تھا۔ تو اس وقت میری ڈاہڑی موجھ کا نام نشان نہ تھا۔ اور کادیانی کی ڈاہڑی اس وقت اتنی لمبی تھی کہ ہاتھ مین پکڑی جاسکتی تھی۔ اور وہ اس وقت طب کی کتاب شرح اسباب پڑھتا تھا۔ اور جبکہ میری عمر اسوقت سال اشاعت رسالہ نشان آسمانی کادیانی مین پچاس سے متجاوز ہے تو کادیانی کی عمر ضرور ساٹھ سے متجاوز ہوگی۔ اور مین اس فکر مین تھا کہ اسکی پیدایش کے واقفون سے شہادت بہم پہنچاکر اس دعوے مین اسکا جھوٹ ظاہر کرون سو خدا تعالےٰ نے کمال احسان کیا کہ اس نے اُسی کے منہ سے اسکا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ اور اسکے قلم سے اسکا یہ اعتراف ان اشتہارات مین شایع کرادیا کہ مین ساٹھ پاٹھا ہون۔ فالحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔ کادیانی کے ایسے سفید جھوٹ ظاہر ہونے پر بھی اسکے دام افتادہ اس کے دام سے نہ نکلینگے تو پھر انکی رہائی کی کوئی امید نہین۔ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلاً ۝ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور ۝

واز انجملہ نمبر ۲ کہ وہی کمال تعصب اور بغض کے الفاظ ہین کہ الہ آباد سے کادیانی کے اشتہار کے صے مین آپنے مسٹر عبداللہ آتھم کے اس خط اور عہد کو جو کادیانی کے رسالہ حجۃ اردو سے اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۵ مین بصفحہ ۲۴۴ منقول ہے ذکر کرکے اس سے ایک عمدہ نتیجہ نکالا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس خط سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ (مسٹر عبداللہ آتھم) ہرگز تثلیث اور مسیح کے خون اور کفارہ پر مطمئن نہین کیونکہ ایسا شخص جو اپنے مسیحی عقاید پر دل سے مطمئن ہو وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہین لاسکتا۔ کہ بعض نشانون کے دیکھنے سے ان عقاید کو ترک کر دیگا۔

کادیانی کے اس نتیجہ سے دو نتیجہ ایسے نکلتے ہین جن سے کادیانی کے اسلام اور الہام کی کیفیت اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ بشرطیکہ غور و توجہ سے ان کو دیکھا جاوے۔

اول نتیجہ یہ کہ کادیانی کو عقاید اسلامی پر اطمینان نہین ولہذا وہ درحقیقت مسلمان نہین۔

ف ۵ اس خط اور عہد کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اگر کادیانی کوئی نشان دکھائیگا تو مین (عبداللہ آتھم) جہانتک ہوسکیگا اپنی غلطی کی اصلاح کرون گا۔ اور مسلمان ہوجاؤن گا (دیکھو ص ۲۴۴ جلد ۱۵ اشاعۃ السنۃ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کیونکہ یہی بات جس سے کادیانی نے عبداللہ آتھم کا عقاید مذہب عیسائی پر بے اطمینان ہونا نکالا ہے کادیانی خود اپنے منہ سے کہہ چکا ہے کہ "اگر عیسائی اسکو بالمقابلہ نشان آسمانی دکھائینگے تو وہ مذہب اسلام کو ترک کرکے عیسائی ہو جائیگا" اسکا یہ اقرار اسی رسالہ حجت سے اسی نمبر و جلد ۵ اشاعۃ السنۃ کے صہ ۲۴۳ مین منقول ہے۔ لہذا از روے انصاف کادیانی کے اس اقرار سے بھی وہی نتیجہ نکالنا لازم ہے۔ جو اس نے عبداللہ کے عہد و اقرار سے نکالا ہے کہ کادیانی اسلامی عقاید پر مطمئن نہین ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے سچے عقاید پر دل سے مطمئن ہوتا ہے۔ وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہین لاسکتا۔ کہ مین بعض نشانون کے دیکھنے سے اپنے ان عقاید کو ترک کردونگا۔ اے حضرات ناظرین اگر یہ نتیجہ لازمی ہے (اور آپ ضرور مانینگے) تو اس سے وہ ہمارا دعوے جسکو ہم بارہا ظاہر کرچکے ہین۔ کہ کادیانی زندیق و ہریہ ہے۔ وہ درحقیقت اسلام یا کسی اور مذہب آسمانی کا قائل و پابند و مصدق نہین ہے۔ اور وہ اسلام کے دعوے اور اسکی زبانی حمایت [illegible] ثابت و مدلل و مبرہن ہوا۔ اب انصاف آپ لوگون پر ہے۔

دوسرا نتیجہ اسکے نتیجہ سے یہ نکلتا ہے کہ کادیانی کی پیشگوئی موت عبداللہ آتھم نے عبداللہ آتھم پر کوئی اثر نہین کیا۔ اور وہ عقاید مذہب عیسائی مین اسکی پیشگوئی سے ڈرکر مذبذب یا متزلزل نہین ہوا۔ بلکہ وہ پہلے ہی سے ان عقاید مین متزلزل تھا۔ چنانچہ کادیانی نے اس نتیجہ و بیان مین تسلیم کیا ہے اور اسکے سیالکوٹی حواریون نے بھی اس اشتہار مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ مین جو نور افشان ۱۲ ستمبر ۱۸۹۴ء کے مندرجہ نوٹس عیسائیون کے جواب مین انہون نے شایع کیا ہے۔ اسکو تسلیم کیا ہے۔ اس نتیجہ لازمہ سے تیسرا نتیجہ نکلتا ہے کہ اب جو کادیانی ان اشتہارات مین یہ کہہ رہا ہے کہ عبداللہ آتھم میری پیشگوئی سے ڈرکر عیسائی عقاید مین متزلزل ہوگیا ہے۔ اور اگر وہ نہین ڈرا تو وہ قسم کھاکر کہدے کہ مین درحقیقت مسیح کی ابنیت اور الوہیت اور کفارہ پر یقین کامل کے ساتھ اعتقاد رکھتا ہون اور اسمین کبھی ایک ذرہ متزلزل نہین ہوا۔ اور اگر مین اس بیان مین جھوٹا ہون تو مجھے ذلت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے ساتھہ ایک سال کے اندر موت آوے۔ یہ محض کادیانی کی آبلہ فریبی اور دہوکا دہی ہے۔ ورنہ کادیانی کو بشہادت اس نتیجہ کی جو اس نے عبداللہ آتہم کے خط اور عہد سے نکالا ہے خوب یقین ہے کہ عبداللہ آتہم پہلے ہی سے ان عقاید مین متزلزل ہے۔ اور اسپر میری پیشگوئی کا کوئی اثر نہین پڑا۔ اور عبداللہ آتہم کا قسم کہانے پر مستعد نہ ہونا بہی اسیوجہ سے ہے کہ وہ پہلے ہی سے متزلزل ہے۔ اور اس تزلزل کیوجہ سے وہ کبہی قسم نہ کہائیگا۔ خواہ کتنے ہزار کا اشتہار دیا جائے۔ مگر میرے احمق اتباع اسبات کو نہین سمجہتے۔ اور نہ سمجہین گے۔ چلو! انکو اسی دام مین لاؤ۔ کہ وہ پیشگوئی کے اثر سے عقاید عیسائی مین متزلزل ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے قسم نہین کہاتا۔ اور اسپر ہزارون کے اشتہار جاری کرتے جاؤ۔ دینی تو کوڑی بہی نہین دینی پڑیگی۔ اور مفت مین بیسون الّو سیدہے ہونگے۔ افسوس! صد افسوس!! ہزار افسوس!!! لاکھ افسوس!!!! کادیانی کے دام افتادہ واقعی ایسی عقل کے آدمی ہین کہ وہ کادیانی کے اس فریب کو نہین سمجہتے۔ باوجودیکہ اسکی تحریرات و اشتہارات مین اسکا اعتراف پڑہ چکے ہین کہ وہ پہلے ہی سے عقاید عیسائی مذہب مین متزلزل تہا۔ پہر اتنا نہین سوچتے کہ پہر اس پیشگوئی کا اسپر اسکا اثر کیا ہوا نہین ہوا تو پہر لاکہون ہزارون کے اشتہار دیکر اسپر زور دیا جاتا ہے کہ تم قسم کہاؤ۔ کہ مین کبہی تثلیث الوہیت و ابنیت کے اعتقاد مین ایک ذرہ متزلزل نہین ہوا۔

الحق کادیانی کی محبت نے انکی آنکہون کو اندھا کر دیا ہے۔ کانون کو بہرہ زبانون کو گونگا دل کو مردہ۔ نہ وہ خود دل سے سوچتے ہین۔ نہ آنکہہ سے سمجہانے والون کا کلام پڑہتے ہین۔ اور نہ کان سے سنانے والون کی بات سنتے ہین۔ اور نہ زبان سے کسی ہادی سے راہ ہدایت پوچہتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ جیسا ہادی صریح البیان قوی البرہان نقارہ کی چوٹ سے کادیانی کے فریب ظاہر کر رہا ہے وہ اسکی طرف توجہ ہی نہین کرتے۔ انکو کادیانی نے یہ کہہ رکہا ہے کہ خبردار! اس رسالہ کو نہ دیکہنا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

وازانجملہ نمبر ۳ ہے کہ جو اس اشتہار تین ہزار کے دن مین بجواب اس اعتراض کے اگر رائٹ صاحب کے مرجانے سے ڈاکٹر کلارک صاحب ہاویہ مین پڑ گیا ہے تو پہر کیا آپکے کئی مریدون کے عیسائی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہو جانے سے آپ ہاویہ مین نہ پڑے۔ کادیانی نے کہا ہے کہ وہ لوگ منافقانہ طور پر سلسلۂ بیعت مین داخل ہو گئے تہے۔ ان لوگون کا بدچلن ہونا معلوم کر کے مین نے انکو اپنے مکان سے نکال دیا۔ اور بیعت کے سلسلہ سے خارج کر دیا تہا۔ پہر کہا کہ قادیان مین آؤ۔ اور اس کا ثبوت لو۔ یہہ بات بہی توجہ ناظرین کے لائق ہے۔ آپ نے کیا آسان طریق ثبوت کا بتایا ہے۔ معترض دہلی مین رہتا ہے۔ تو وہ ثبوت لینے قادیان مین آوے۔ پہر آپ اسکے سامنے اپنے مریدون اور خادمون کہلوا دینگے کہ ہان واقعی اس کو مکان سے نکالا گیا تہا۔

اے صاحب! اپنے اس ثبوت کی جگہہ بذریعہ اشتہار جو آپ کا رات دن کا شعار اور ہر وقت کا ہتھیار ہے کیون شایع نہ کر دیا کہ فلان فلان بدچلن ہین۔ منافقانہ طور پر بیعت مین داخل ہو گئے تہے۔ اب ہم نے ان کا بدچلن ہونا معلوم کر کے سلسلۂ بیعت سے خارج کر دیا ہے جیسا کہ آپنے اپنے لائق بیٹے کو عاق کرنا۔ اور عاجزہ اور عمر رسیدہ بیوی کو طلاق دینا صرف اسقدر گناہ کے بدلے کہ وہ آپ خیالی زوجہ دختر احمد بیگ کا دوسرے سے نکاح ہو جانے پر راضی یا ساعی تہے بذریعہ اشتہار[1] مشتہر کر دیا تہا اور کئی بار اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا مشتہر کر دیا جو برخلاف عام رسم شرافت ہے۔

وازانجملہ نمبر ۴ یہ ہے کہ کادیانی نے اسی اشتہار کے صفحہ ۶ مین کسیکا یہ اعتراض کہ آیندہ قسم کہا جانے پر آتہم کی موت کے لئے ایک سال کی میعاد کیا ضرورت تہی نقل کر کے اس کے جواب مین ایک بات یہ کہی ہے کہ یہہ میعاد الہام سے مقرر ہو چکی ہے۔ اسمین چون وچرا کرنا نہایت بیجا وگستاخی ہے۔ پہر صفحہ ۷ مین دوسری بات یہ کہی ہے کہ اگر عبداللہ آتہم یہ اقرار کر لین کہ مسیح ابن اللہ ان کو ایک سال تک نہین بچا سکتا تو ہم اس اقرار کے بعد تین ہی دن منظور کر لین گے۔ یہ دوسری بات اپنے اشتہار دو ہزار مین بہی بصفحہ ۴ لکہی ہے۔

اے حضرات ناظرین ان باتون کو آپ توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے تو ایک کو دوسرے کے مکذب پائین گے۔ پہلی بات مین صاف تصریح ہے کہ یہہ تحدید وتعیین الہامی ہے۔ اسمین تبدیلی ممکن نہین

[1] وہ اشتہار یہ ہے جسکو ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو کادیانی نے حقانی پریس لودہانہ مین چہپوا کر مشتہر کیا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بلکہ تبدیلی کی درخواست کرنا گستاخی ہے۔ لہذا وہ دوسری بات کی مکذب ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ ایک سال کی جگہہ تین دن مقرر کرنا ممکن نہین ہے۔ اور دوسری بات مین کادیانی نے جو اس تبدیلی کا وعدہ کیا ہے تو اسمین بہوٹ بولا اور دہوکا دیا ہے۔ دوسری بات مین صاف کہا گیا ہے کہ عبداللہ آتھم کو اقرار مذکور پر اس میعاد ایکسال کا تین دن سے بدل جانا ممکن ہے۔ اور اس تبدیلی کے لئے کادیانی کو اختیار حاصل ہے۔ لہذا وہ پہلی بات کی مکذب ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ وہ تحدید و تعیین الہامی نہین ہے۔ الہامی ہوتی تو اسمین تبدیلی ممکن نہوتی۔ اور یہہ تعارض و تخالف دونون باتون کا اسبات پر دلیل ہے۔ کہ ان مین الہام کا دخل ہی نہین۔ جو ہے سو شیطانی احتلام ہے۔ اور کادیانی کا ڈہکوسلہ کادیانی کے دام مین عقل کے اندہے۔ گانٹھ کے پورے پہنسے ہوئے ہین۔ وہ اونکو جو کچہہ کہتا ہے۔ وہ اسکو بے سوچے مان لیتے ہین۔

پہلی بات کے جواب مین یہہ بہی کہا جا سکتا کہ یہہ بات آپکی وہ شخص مان لیگا جو آپ کو ملہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ... الا بذکر اللہ الی ... القوم الظالمین وکفی باللہ ... ولیا ولا

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین متمسک بسنۃ ابراہیم حنیفا

چون بدندان تو کرے اوفتاد ✤ آن ندندانے بکن اے اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصت کے پیش آجانیکی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گامان بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلان کی نسبت بحکم والہام الٰہی اشتہار دیا تہا کہ خدا تعالی کی طرف سے یہی مقدار و قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح مین آئیگی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونیکی حالت مین آجائے۔ اور یا خدا تعالی بیوہ کرکے اسکو میرے طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار مین درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور مین ہے اور اسکی تائی صاحبہ جنہون نے اسکو بیٹا بنایا ہوا ہے وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئی ہین۔ اور یہ سارا کام انہنے ہاتھ مین لیکر اس تجویز مین ہین کہ عید کے دن یا اسکے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جاوے اگر یہ امر دین کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمین درمیان مین دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تہی۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور آپ کی اس تحدید میعاد کو الہامی مان چکا ہو۔ ایسا شخص آپ پر اعتراض ہی کیون کرے گا۔ اور جو معترض ہے وہ تو آپکو ملہم اور آپ کی کلام کو الہام نہین مانتا۔ بلکہ آپکو دجال کذاب اور آپکے الہام کو احتلام شیطانی جانکر یہ اعتراض کرتا ہے۔ پہر کیا اس کے جواب مین آپکا اس بات کو پیش کرنا صحیح ہے۔ ہرگز نہین۔ آپ مین کچہہ بہی شرم ہوتی تو اُس کے جواب مین آپکیطرف سے یہ بات پیش نہ کیجاتی۔ دوسری بات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ قسم کہانیوالی کی تحدید میعاد ایک سال کی حتمی نہین ہے۔ اسکا بدل دینا آپکے اختیار مین ہے۔ اس سے ہمکو حق پیدا ہو گیا ہے کہ جو قسم ہم آپ کی درخواست پر کہانا چاہتے ہین اسکی میعاد سزا بصورت ناراستی تین دن ہی مقرر کرا دین۔ اسبات کو آپ اور جملہ ناظرین یاد رکہین۔ یہہ نوٹس لینے (یاد رکہنے) کے لائق ہے۔

وازانجملہ نمبر ۵ یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۲۱ آپنے یہ دعویٰ "کو خوف اور ایمان لانے کے وقت کافرون سے دُنیوی عذاب ٹلجایا کرتا ہے" پیش کرکے اسکی تمثیل و تائید مین قریب الغرق

[illegible] ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تہی۔ اور ہر چند سلطان احمد کو سمجہایا اور بہت تاکیدی خط لکہے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائین ورنہ مین تم سے جدا ہو جاؤن گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہین رہیگا۔ مگر انہون نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بکلی مجہہ سے بیزاری ظاہر کی اگر انکی طرف سے ایک تیز تلوار کا بہی مجہے زخم پہنچتا تو بخدا مین اسپر صبر کرتا۔ لیکن انہون نے دینی مخالفت کرکے اور دینی مقابلہ سے آزاد کرکے مجہے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دلکو توڑ دیا کہ مین بیان نہین کر سکتا اور عمداً چاہا کہ مین سخت ذلیل کیا جاؤن سلطان احمد ان دو بڑے گناہون کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفون کا حملہ ہوا۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکہی تہی۔ اس امید پر کہ یہہ جہوٹے ہو جائینگے۔ اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفون کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے مین کچہہ فرق نہین کیا۔ اور اس نادان نے یہ نہ سمجہا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے وہ اپنے بندے کو کبہی ضائع نہین کریگا اگر سارا جہان مجہے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کشتیون کے دعا و عاجزی سے بچ جانے اور مکہ کے کافرون سے عذاب جہوٹی وعدہ ایمان پر قحط ٹلجانیکو ذکر کرکے اسپر ہمسے حلفی شہادت کی درخواست کی ہے۔ اس کے جواب مین ہم کادیانی کو کہتے ہین اور اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہین کہ قریب الغرق کشتی والے کافرون سے غرق ہونیکا عذاب اور مکہ والے کافرون سے قحط کا عذاب بیشک تضرع و وعدۂ ایمان سے ٹلایا گیا۔ مگر یہ عذاب قطعی موعود نہ تہا۔ لہذا ایسے نظائر کو کادیانی کا پیش کرنا مسلمانون کو دہوکا دینا ہے۔ اور اس سے اپنا دجال ہونا ظاہر کرنا ہے۔ اور جو عذاب خدا کی طرف سے قطعی موعود ہوا ہے۔ اور اسمین ہلاکت کا وعدہ دیا گیا ہے وہ کبہی نہین ٹلا۔ اسپر ہم قسم کہانیکو حاضر و مستعد ہین۔ مگر پہلے کادیانی وعدہ کرے کہ درصورت ہماری قسم کے ناراست ہونے جو اثر اس کا ہمپر پڑیگا وہ تین ہی دن مین ظاہر ہوگا۔ جیسا کہ کادیانی نے عبداللہ آتہم سے بہی وہ وعدہ کیا ہے اور اسکا ذکر ابہی قول نمبر چہارم مین ہو چکا ہے۔ اور یہ بہی بتادے کہ وہ اثر کیا ہوگا۔ اور وعدہ کرے کہ درصورت ظاہر نہونے اس اثر کے کادیانی اس سزا کو جو ہم تجویز کرین گے منظور کریگا۔ اس منظوری کے بعد ہم اس کے لئے [illegible] تجویز کرینگے [illegible] دنیا کو امن حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶

سے مجہے تہام لیگا۔ کیونکہ مین اسکا ہون اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجہے جو مین اسکا باپ ہون سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندہی۔ اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفون کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکہی سو چونکہ اسنے دونون طور کے گناہون کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بہی چہوڑ دیا اور اپنے باپ کا بہی اور ایسا ہی اس کی دونون والدہ نے کیا۔ سو چونکہ انہون نے کوئی تعلق مجہسے باقی نہ رکہا اس لئے مین نہین چاہتا کہ اب انکا کسی قسم کا تعلق مجہسے باقی رہے اور ڈرتا ہون کہ ایسے دینی دشمنون سے پیوند رکہنے مین معصیت نہو۔ لہذا مین آجکی تاریخ سے کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہون کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنیکی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہین اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہون نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اسکو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور اسی روز سے اسکی والدہ پر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

و از انجملہ نمبر ۶ جو پوری توجہ ناظرین کے لایق ہے یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین اور نیز اشتہار چار ہزار کے صفحہ ۱ و ۲ مین کادیانی نے اپنے مخلص مریدون کے اس سوال کہ از روے انصاف قسم کہانا عبداللہ آتہم پر واجب نہین ہے کے جواب مین کہا ہے کہ ایام پیشگوئی مین ڈر جانیکا عبداللہ آتہم نے رو رو کے اقرار کیا ہے۔ اسمین اسکو عذر ہے تو صرف یہ ہو کہ وہ ڈر جانا پیشگوئی کے اثر سے نہ تہا بلکہ تمہارے فرستادہ قاتلون سے جنہون نے کئی دفعہ مجہپر حملہ کیا۔ لہذا اسکا بار ثبوت عبداللہ آتہم پر ہے کہ وہ پیشگوئی سے نہین ڈرا۔ بلکہ قاتلون سے ڈرا ہے جیسے اگر کوئی کسی کے گہر مین مداخلت بیجا کرتا ہوا پکڑا جاوے۔ اور وہ اس امر کا اقراری ہو جاوے کہ مین اس گہر مین بلا اجازت داخل ہوا مگر اسکے ساتھ یہ عذر کرے کہ مین صرف حقہ پینے کے لئے آگ لینے گیا تہا تو وہ صرف اتنی بات کہدینے سے جرم مداخلت سے بری نہین ہو سکتا۔ بلکہ اسپر اسبات کا بار ثبوت ہو کہ وہ چور نہین بدچلن نہین۔ صرف آگ لینے گیا تہا۔ نہ کسی اور بدنیت سے۔ اس بات کو کسی بیرسٹر یا جج سے پوچہو گے تو یہی جواب قانونی پائیگا۔

ahmadimuslim.de

حضرات ناظرین! اسمین کادیانی نے یہ دہوکا دیا ہے کہ مسلمان پہر مہدی موعود مسیح

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۷

میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اسکا بہائی فضل احمد جسکے گہر مین مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بہانجی ہے اپنی اس بیوی کو اُسیدن جو اسکو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پہر وہ بہی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آیندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہین رہیگا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی اور قرابت اور ہمدردی دور ہو جائینگے اور کسی نیکی بدی رنج و راحت شادی اور ماتم مین اُن سے شراکت نہین رہیگی۔ کیونکہ انہون نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب اُنسے کچہہ تعلق رکہنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے مومن دیوث نہین ہوتا۔ ؎ چون نبود خویش را دیانت و تقویٰ + قطع رحم بہ از مودت قربیٰ +

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ + المشتہر مرزا غلام احمد لودہانہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء + حقانی پریس لودہانہ +

اس اشتہار کادیانی کو ہمنے اگست ۱۸۹۱ء مین دوبارہ چھپوا کر مشتہر کیا۔ تو کادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۸۷۲ مین اسکو تصدیق و تسلیم کیا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسعود مجدد۔ محدث۔ وغیرہ کہلاکر اپنے دعوے کے ثبوت کیلئے صرف قانونی شہادت کو پیش کیا۔ اور نہ جج و بیرسٹر کا حوالہ دیا کسی آیت قرآن یا حدیث یا قول مذہب کو پیش نہ کیا جس سے اسکا دعوے ثابت ہوتا۔ کہ عبداللہ آتھم اسکی پیشگوئی سے ڈر گیا تھا۔ اسلام میں تو بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے نہ مدعا علیہ پر۔ جو لوگ اسکو مسلمان اور مسیح مہدی سمجھتے ہیں انپر افسوس ہے کہ وہ اسکی ایسی حالت پر بھی اسکو شرمندہ نہیں کرتے اور اسکو فریبی جانکر اس سے دست بردار نہیں ہوتے۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ مہدی مسیح ہو کر بجائے آیت و حدیث انگریزی قانون پیش کرتا ہے۔ پھر یہ کیونکر مہدی و مسیح ہو سکتا ہے۔

دوسرا دھوکا کہ یہ نظیر بھی اسکے دعوے کے مطابق نہیں ہے کیونکہ عبداللہ آتھم کا یہ اقرار و اظہار کہ میں کادیانی کے قاتلوں سے ڈر گیا تھا۔ اس شخص کے اقرار کی مانند نظیر نہیں ہے جس نے کسی کے گھر میں بلا اجازت گھس جانیکا اقرار کیا۔ اور پھر عذر کیا ہو۔ کہ میں آگ لینے گیا تھا۔ یہ شخص [illegible] اقراری ہو کر اس جرم کو ایک فعل جائز بناتا ہے اور نیت جائز سے اسکو جرم کی حد سے خارج کرتا ہے۔ اسلئے اسپر اس فعل کے جائز اور نیک نیت کا ثبوت دینا قانوناً ضروری ہے۔ بخلاف عبداللہ آتھم کہ وہ اپنے فعل ڈرنے کے اقرار میں کادیانی کے دعوے خوف کا معترف نہیں ہوا یعنے ایسے ڈر نیکا اقراری نہیں ہوا جسکو الہام یا پیشگوئی سے تعلق ہو۔ بلکہ وہ اس سے معاً بلکہ متبائن خوف یعنے کادیانی کے فرستادہ قاتلوں سے ڈرنیکا اقراری ہوا ہے لہذا اس خوف کے اقرار میں کادیانی کے دعوے خوف کا اقرار پایا نہیں جاتا۔ اور نہ اس دعوے کے خلاف کا بار ثبوت قانوناً عبداللہ آتھم پر ہے۔ ہاں اگر کادیانی عبداللہ آتھم پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرے اور یہ کہے کہ اس نے مجھے ناحق قاتل اور خونی بنایا ہے تو اسوقت بار ثبوت اس امر کا کہ جو لوگ عبداللہ آتھم کو مارنے کے لئے کئی دفعہ حملہ آور ہوئے تھے وہ کادیانی کے فرستادہ تھے عبداللہ آتھم پر ہوگا۔ کادیانی کے اس دعوے کا ثبوت کہ عبداللہ میری پیشگوئی کے غیبی اثر سے ڈرا۔ تو کادیانی پر ہے نہ عبداللہ آتھم

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پر جسنے کادیانی کے دعوے کے برخلاف اور قسم کے ڈرنیکا اعتراف کیا ہے نہ عین اس خوف کا جس کا کادیانی کو دعوے ہے یا اسکی جزر یا اسکے ماتحت شاخ کا۔

حضرات ناظرین! آپ جس جج یا بیرسٹر سے پوچھین گے یہی قانونی جواب پائین گے۔ اور اس بات پر ایمان لائین گے کہ اس نظیر کو پیش کرنیمین کادیانی نے دہوکا دیا ہے۔ اور یہ شخص بڑا ہی دہوکا باز حیلہ ساز ہے۔ دہوکا بازی حیلہ سازی کے سوائے اسمین کوئی کرامت یا لیاقت نہین ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بہی مان لین گے کہ اسکی دہوکا بازیون کو کہولنے اور ظاہر کرنیوالا بہی اس وقت اشاعۃ السنۃ ہی ہے۔ جو اسکی باتون کے تہ کو پہنچتا ہے۔ اس دہوکے کے بعد اشتہار چار ہزار مین کادیانی نے قسم کے متعلق عیسائیون سے مذہبی بحث کی ہے اسکے متعلق جو مناسب تہا ہم تکملہ سے پہلے اصل مضمون مین بصفحہ ۱۲ وغیرہ لکھ چکے ہین۔

وازانجملہ نمبر ۷ جو گورنمنٹ کے (جسکے ہاتھ مین کادیانی کے جرم تخویف مجرمانہ کی سزا ہے۔) اور [illegible] کی [illegible] لائق ہے۔ یہ ہی کہ اشتہار چار ہزار کے صـ۲ کے حاشیہ دوم کے اخیر سطر مین لکہا ہے کہ ان کے (یعنے عبداللہ آتہم کے) حقمین موت کی پیشگوئی انکی درخواست کی تہی نہ خود بخود۔ کیونکہ انہون نے الہامی نشان مانگا تہا۔"

حضرات ناظرین! اس قول سے کادیانی نے ہمارے اس بیان کی تصدیق کی جو نمبر ۹-۱۵ جلد کے صـ۲۳۱ مین ہو چکی ہے کہ یہ پیشگوئی کادیانی نے ایک طالب نشان (عبداللہ آتہم) کو نشان دکہانیکے لئے کی ہے جو درحقیقت اس کے لئے نشان نہین ہو سکتی جسکی تفصیل و بیان بصفحہ مذکور مین بخوبی ہو چکی ہے و معہذا اس قول مین یہ کادیانی نے سخت دہوکا دیا ہے جو کمال توجہ گورنمنٹ کے لائق ہے بیشک عبداللہ آتہم نے کادیانی سے آسمانی نشان اور معجزہ طلب کیا تہا۔ اور اسکے دیکہنے کے بعد ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا وعدہ بہی اس نے کیا تہا مگر یہ سوال نہ کیا تہا کہ بتاؤ میری موت کب ہوگی بلکہ اسکے برخلاف ایسے نشان کا سوال کیا تہا جسکو وہ زندہ رہکر دیکھ سکے۔ اور اسکو دیکھکر ایمان لاوے ایسے شخص کو ایسے سوال کے جواب مین یہ کہنا کہ تو ایمان لے آ ورنہ تو مارا جائیگا تخویف مجرمانہ ہی۔ اور ایک حرامزادگی[1] کی بہری ہوئی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[1] اس لفظ کا کادیانی صاحب اور اسکے اتباع خفا نہون۔ یہ لغت ہم نے کادیانی ہی کی الہامی ڈکشنری سے نکالکر استعمال کیا ہے (مضمون حرامزادہ کے متعلق سوال و جواب ملاحظہ ہو۔) جو صفحہ ۱۶۷ سے شروع ہے۔

وہمکی ہے۔ نہ نشان آسمانی طالب نشان کے لئے اسی کی موت نشان ہو تو وہ اسکو کیونکر دیکھ سکتا ہی اور اس کے لئے وہ نشان کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا مرنیکے بعد وہ اسکو دیکہہ سکتا ہے اور اسپر ایمان لا سکتا ہے

رسالہ بے انوار ۵۲ صفحی مین تو کادیانی نے بہت سی عجیب گل کہلائے ہین۔ مگر ہم اس تکملہ مین انکی صرف چند مثالین پیش کرتے ہین۔ باقی کو نظر انداز کرتے ہین۔

ازانجملہ ایک یہ نمبر ۸ ہی۔ جو اس کے ص ۲۶ کے حاشیہ مین بجواب اس سوال جوان مرد شیخ سعد اللہ لودہانوی کے کہ اگر رائٹ صاحب کے موت کے سبب ڈاکٹر کلارک ہاویہ مین پڑے ہین تو حکیم نورالدین کے ایک ہی لڑکے کے فوت ہو جانیکے سبب تم اور تمہارے حواری نوردین ہاویہ مین نہ پڑے۔؟

کہا ہے کہ مولوی نوردین کا بچہ نادان شیرخوار تہا۔ وہ فریق کے لفظ مین داخل نہین ہو سکتا۔ اسکے بعد حاشیہ در حاشیہ مین کہا ہے کہ اس تحریر کے بعد مجہپر نیند نے غلبہ کیا اور مین سو گیا۔ تو خواب مین دیکہا کہ مولوی نوردین کی گود مین ایک بچہ کہیلتا ہے جو انہین کا ہے مینے حکیم صاحب کو کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد (یعنے متوفی لڑکے کے) آپکو میرا کا دیا ہے پہر میرے دل مین آیت گذری ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا اور مین جانتا ہون کہ یہ خدا کیطرف سے اسکا (سعدی کا) جواب ہے

ناظرین! ان دنون جب آپکو یہ الہام ہوا ہے حکیم صاحب کی گہر والی حاملہ تہی۔ اس حمل کی امید پر آپنے یہ الہام گہڑ لیا تہا اور یہ سوچا کہ لڑکا ہوا تو میرا الہام سچا ہوگا ورنہ کچہہ اور کہہ دیا جاویگا۔ چنانچہ اپنے گہر والی کے دو تین حملون کی نسبت کہا گیا ہے۔)

حضرات ناظرین! سعدی صاحب کے اس سوال کے جواب مین جو کچہہ کادیانی نے کہا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔ سعدی صاحب نے یہ نہ کہا تہا کہ بچہ بہی فریق مین داخل ہے اور اسکا مرجانا اسکے لئے ہاویہ ہوا ہے۔ انہون نے تو یہ اعتراض کیا تہا کہ جیسے رائٹ کے مرجانا ڈاکٹر کلارک کے لئے غم والم کے سبب ہاویہ بنایا گیا ہے ویسا ہی اس بچہ شیرخوار کا مرجانا حکیم نوردین کے غم والم کا باعث ہوا۔ اور ان کے ذریعہ سے آپکے غم والم کا باعث ہوا۔ اور اس سبب سے آپ دونون کو ہاویہ نصیب ہوا۔ اب بتاؤ اس اعتراض کے جواب مین کادیانی کا یہ کہنا کہ بچہ داخل فریق نہ تہا دہوکا اور مغالطہ نہین تو اور کیا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس جواب کے بعد جو آپ نے متوفی لڑکے کے بدلے دوسرا لڑکا پیدا ہونے کا الہام سے مژدہ دیا تھا وہ ڈھکوسلہ نکلا۔ تھوڑے دن ہوئے ہین کہ حکیم صاحب کے مشکوے معلی مین دختر پیدا ہوئی ہے پس یہ وار تو خالی گیا آیندہ دیدہ باید کہ شتر بکدام پہلو نشیند۔

ازانجملہ نمبر ۹ ہے جو اس رسالہ کے ص ۳۵ کے حاشیہ مین سعدی صاحب کے اس اعتراض کے جواب مین کہ اگر مباحثہ کے بعد دو پادری بیمار ہو گئے ہین۔ تو تم بھی تو اکثر بیمار رہتے ہو۔ کہا ہے کہ اگر اس عرصہ مین ہین بیمار رہا۔ تو تمام عربی کتابین کس نے لکھی ہین۔؟

ناظرین! کیا یہ جواب مغالطہ نہین ہے؟ اے حضرات منصفین کیا یہ امر ممکن بلکہ واقع نہین ہوا کہ کتاب کوئی لکھے اور نام کسی کا ہو۔ جن لوگون کو آپ (اے کادیانی صاحب!) صد روپیہ نوٹ کے دے چکے ہین۔ وہ آپکو عربی عبارت کی کتابین۔ (جو واقع مین اردو ہی اور کچالوون کے پکوڑے تلے ہوئے ہین۔ عربی خالص کی ایک کتاب بھی انمین نہین ہے) بنا کر نہین دیتے۔ تو وہ روپیہ کس بات کا پاتے ہین۔ کیا وہ آپکو مالش کرتے رہتے ہین۔ ہم تو متعاہی رہ گئے مگر اور لوگ اس کو کہون چکے ہین۔ اور صاف بول چکے ہین کہ آپکی عربی کتابین ایک شخص شامی (محمد سعید نامی) طالب العلم مدرسہ سہارنپور کی تالیف ہین یہی وجہ ہے کہ ان کتابون کی عربی عرب کی عربی نہین۔ بلکہ سہارنپوری اور ہندی عربی ہے۔ جیسا کہ شامی صاحب کا وہ خط جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱ مین منقول ہے اسی لیے وجہ ہے کہ جب سے شامی صاحب وطن کو چلے گئے تب سے ان کا عربی کا قافیہ تنگ اور نا طقہ بند ہو گیا ہے۔

شامی کے علاوہ بہت سے **مصنوعی** فاضل آپکے ماتحت ہین وہ بھی آپ کو عربی نویسی مین ضرور مدد دیتے ہونگے۔ آپکی عربی نویسی تب لائق تسلیم ہے جبکہ آپ کسی مجلس مین مخالفین کے سامنے بیٹھکر عربی لکھین۔ اسبات کی طرف آپکو بلایا گیا۔ تب بھی آپنے حوصلہ نہ پایا۔ اس سے بھی عام یقین ہو گیا ہے کہ وہ عربی آپ کی نہین پرائی ہے۔ ہمارے دوست رعنا لاہوری اخبار **درۃ الاسلام** کے نمبر ۲ جلد اول مین یون رقمطراز ہین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مرزا غلام احمد کادیانی
اور
اُس کے الہام شیطانی

پہلے ہم مرزا صاحب کی پیشگوئی (اس رسالہ کے صـ۵ مین متعلق بہ عبداللہ آتہم پر کچہہ لکہہ چکے جسمین وہ کذاب ثابت ہو چکا ہے۔ چونکہ ہم جہوٹے کو قبر تک پہنچانا چاہتے ہین۔ اسواسطے اب ہم اس کے رسالہ عربی کے متعلق بہی کچہہ لکہتے ہین۔ تاکہ خود مرزا صاحب اور انکے پیرو ون کا جو دعوے ہے کہ یہ کتاب ایک معجزہ اور الہامی ہے۔ اس سے باز آئین۔ اسپر بہی مرزا صاحب اور ان کے پیرو اگر ایسے خرافات سے باز نہ آئین اور انہین ادعاے لایعنے پر قایم رہنا چاہین تو پہر مرد میدان بنکر آئین اور ہمارے حکم کی تعمیل کر کے ہماری اس تحریر کو غلط ثابت کر دکھائین۔ نہین تو ہم کیا؟ کل دنیا یہ سمجہیگی کہ مرزا صاحب نے [illegible] اپنے عجز و کم علمی کے سفر ہوئے۔ یہ لکہنا بہی شاید بیجا نہ ہوگا۔ کہ اگر مرزا صاحب ہماری تحریر کے موافق لاہور آئے تو اُس کے کل اخراجات سفر معہ اس کے دو چار حواریون کے خرچ کے ہم کفیل ہونگے۔ اور مکان وغیرہ کی اور ہر ایک طرح کی مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیون کو آسایش دین گے۔ اب ہم رسالہ عربی کے متعلق کچہہ لکہتے ہین۔ جو رسائل عربی کہ مرزا صاحب کے نام سے منسوب کئے جاتے ہین۔ وہ در اصل مرزا صاحب کے لکہے ہوئے نہین۔ بلکہ مولوی محمد سعید صاحب طرابلسی (حکیم نور دین صاحب بہیروی پہر بہی اکثرون کا خیال ہے۔ کہ یہ رسالہ انکی جودت طبع کا نمونہ ہے۔ مگر ہم بوثوق کہتے ہین کہ حکیم صاحب کا لکہا ہوا نہین۔ بلکہ محمد سعید طرابلسی کا لکہا ہوا ہے۔ اور جسپر مرزا صاحب بڑے غرور سے اترا رہے ہین۔ اور طرفہ یہ کہ ابلہ گفت و احمق باور کرد۔ اس کے حواری اسبات کو مانتے ہین کہ یہہ مرزا کی تحریر ہے۔ اس غیر کی تحریر پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس کے مقابلہ مین کوئی کسی باشد اسی طرز کی عربی عبارت مین کسی مضمون پر کوئی رسالہ لکہے۔ تو اسکو اسقدر انعام دیا جائیگا۔ اس رسالہ مین گو سرسری نظر سے کوئی سقم

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ﷺ۔ اس فقرہ رعنا کی وجہ معلوم نہین ہوتی۔ سرسری نظر سے لفظی اغلاط ظاہر ہوتے ہین۔

(عبارت عربی مین نہ کہ نفس مضامین رسالہ مین) معلوم نہین ہوتا۔ مگر غالبًا بہ نظر تعمق خوض کرنے سے اکثر اغلاط صرف و نحو کے (انشاء اللہ تعالے عنقریب ہی) اسکا بخوض و تعمق مطالعہ کرکے اسکے اغلاط ظاہر کئے جائین گے۔) ظاہر ہوجائین گے۔ ہمین اس امر سے کوئی بحث نہین کہ یہ رسالہ محمد سعید صاحب طرابلسی کا یا مولوی حکیم نور دین صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ یا مرزا صاحب کا۔ چونکہ ہمین عرصہ سے مرزا صاحب کا منبع علم عربی (شاید اب علم لدنی مرزا صاحب کو حاصل ہوا ہو۔ تو وہ علیحدہ بات ہے اگر فی الواقعہ مرزا صاحب کو اب علم لدنی حاصل ہوگیا ہے تو مرزا صاحب پر واجب ہے۔ کہ بہت جلد اس بدظنی کو جو عام لوگون کو مرزا صاحب پر ہے دور کرین۔ اور ہماری خواہش کے مطابق کاربند ہون اور لاہور آکر مجمع عام مین ایک دو ورقہ عربی عبارت کا لکھدین) معلوم ہے۔ اس واسطے ہم بڑے دعوے سے یہ رائے پیش کرتے ہین کہ مرزا صاحب عام مجمع مین جسکا انتظام (مرزا صاحب اور انکے ہمراہیان کے اخراجات و آسایش و حفظ ادب وغیرہ) کام بخوبی کیا جائیگا۔ صرف دو ورقہ معمولی تقطیع ۲۰-۲۶- کی لعبارت عربی (جسکا اردو مضمون اسی وقت مرزا صاحب کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اپنی خاص دستخطی تحریر فرماوین۔ پھر اس دو ورقہ کو علمائے ذیل کی خدمت مین پیش کرکے رائے طلب کیجاویگی۔ کہ آیا مرزا صاحب نے یہ عبارت درست تحریر فرمائی ہے یا غلط۔ (اسکے بعد رعنا صاحب نے علماء کے نام درج اخبار کئے ہین۔ اس کے بعد کہا ہے) ہمین امید قوی ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریون کو بھی ایسے فضلا کے منصف مقرر کرنے مین انکار نہوگا۔ ہمارے خیال (بلکہ کل اون اشخاص کے خیال مین جنکا یہ دعوے ہے کہ یہ رسالہ مرزا صاحب کا لکھا ہوا نہین۔ بلکہ محمد سعید صاحب طرابلسی یا مولوی حکیم نور دین صاحب بھیروی کا لکھا ہوا ہے۔) مرزا صاحب پر فرض ہے کہ وہ اس بات کو فی الفور منظور کرکے مجمع عام مین صرف دو ورقہ عربی عبارت کا تحریر فرماوین۔ اور کل پبلک کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچائین۔ اور اپنا علم علم کا ثابت کرکے دکھاوین۔ فی الواقع یہ رسالہ تیرا ہی لکھا ہوا ہے نہ کسی اور کا۔ ہم تقینًا بڑے دعوے سے یہ تحریر کرنے کی جرات کرتے ہین کہ مرزا صاحب کبھی بھی مجمع عام مین تشریف نہین لائینگے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور نہ انہین اسقدر علم عربی مین (بلکہ فارسی زبان مین بہی چندان لیاقت نہین رکہتے۔ البتہ اردو تحریر کے منشی ہین نہ کہ عربی فارسی کے عالم) ملکہ ہی حاصل ہے کہ بلا جہجک مجمع عام مین آسکین۔ اور ان خیالات عامہ کا دفعیہ کرسکین۔ مرزا صاحب کا اگر (گو اس بات کی ہمین کبہی بہی امید نہین ہوسکتی کہ مرزا صاحب مجمع عام مین تشریف لانیکا وعدہ فرمائین یا تشریف لائین کیونکہ ہمین پہلے کئی دفعہ اسبات کا تجربہ دہلی۔ لودہانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ کے مباحثہ مین ہوچکا ہے۔ جہان مرزا صاحب بمقابلہ مولینا مخدومنا مولوی ابو محمد حسین صاحب محدث بٹالوی مدظلہ کے مجمع عام مین تشریف لانے مین لیت ولعل کرتے رہے۔ اور کبہی بہی مقابلہ مین نہ آئے۔) مجمع عام پر تشریف لاکر عام کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچانیکا ارادہ تو باین پتہ (ایم۔ ای۔ آر۔ رعنا لاہور معرفت منشی فخرالدین پریس لاہور) اطلاع دین۔ تاکہ تاریخ ومقام مجمع بتراضی طرفین مقرر کرکے اعلان عام جاری کیا جائے۔ اور جسپر مرزا صاحب کو اعتماد ہو اس کے پاس مرزا صاحب کے اخراجات کی رقم جمع کرادیجائے۔ تاکہ مرزا صاحب کو اس بات سے اطمینان رہے کہ دین کے ضائع (جو کہ پہلے ہی ضائع ہوچکا ہوا ہے۔) ہونے کے ساتھ دنیاوی نقصان بہی ان کو نہ ہوگا۔ جسکے وہ از حد دلدادہ وفریفتہ ہین۔ والسلام علے من تبع الہدی۔

ایم۔ ای۔ آر۔ رعنا لاہور۔

اس تحریر نوجوان رعنا کا کادیانی نے (جہانتک ہمکو معلوم ہے) ابتک کوئی جواب نہین دیا۔ اور اس چیلنج (طلب مقابلہ) پر مقابلہ کرنا نہین چاہا۔ جس سے گویا تسلیم کرلیا کہ واقعی وہ تحریرات عربیہ غیر کی ہین۔ یا بمدد غیر لکہی گئی ہین۔

وازانجملہ یہہ نمبر ۱ ہے جو اس رسالہ کے صـ۲۹ وصـ۳۰ وصـ۳۷ مین خاندان صوفیہ وسادات سے (مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور صوفی عبدالحق صاحب غزنوی) کو مخاطب کرکے ان شستہ وشائستہ وشریفانہ وپاکیزہ الفاظ سے کادیانی صاحب نے مخاطب فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ عبداللہ آتہم کو قسم دینے کے بغیر کادیانی کو شکست یافتہ کہین تو وہ حلال زادہ ونیک ذات

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہین۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس راہ کو اختیار نہ کرے"۔ اگر وہ ولدالحرام نہین ہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے کھڑے ہون۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ کون اس فیصلہ کے لئے بلا توقف سعی کرتا ہے۔ اور کون ولدالحرام بننے پر راضی ہے"۔

حضرات ناظرین! ان الفاظ طیبہ کی نسبت جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہین وہ ہم مستقل مضمون "حرام زادہ" کے متعلق سوال وجواب مین کہین گے۔ اسمقام مین ہم آپکو صرف اس سوال کی توجہ دلاتے ہین کہ کیا آپ لوگون کے نزدیک ان الفاظ کے ساتھ کادیانی ایک ادنے درجہ کا مہذب یا مسلمان یا انسان کہلانیکا مستحق ہوسکتا ہے۔ اور کبھی کسی شریف مہذب یا مسلمان یا انسان نے اپنی تجویز یا فیصلہ کی نسبت یہ دعوی کیا ہے کہ جو شخص اسکو نہ مانے وہ ولدالحرام یا حرامزادہ ہے۔ اس سوال کا جواب اگر آپ بشق اثبات دین تو ہمکو کم سے کم ایک شخص کی نشاندہی کرین۔ اور اگر جواب بشق نفی دین تو پھر بتادین کہ ان الفاظ کے ساتھ آپ لوگون کا کادیانی کو ملہم و ولی و مسیح مہدی مان لینا کب زیبا ہے۔ ہمارے اس سوال کے مخاطب خصوصیت کے ساتھ وہ حضرات ہین جنکا نام اوپر مین ذکر ہو چکے ہین۔

ازانجملہ یہ نمبر ۱ ہے جو ص۳۸ و ص۳۹ رسالہ مذکور مین صوفی عبدالحق غزنوی کو مخاطب کرکے آپنے فرمایا ہے کہ تم اپنے نکاح کو انعام الٰہی کیون سمجھتے ہو۔ تمہارا بھائی فوت ہوگیا اور اسکی فرسودہ رانڈ تمہارے نکاح مین آئی۔ تمام عمر باکرہ نصیب نہوئی۔ یہ کیا نعمت ہوئی جس مین یہ تعریض واشارہ بھی ہے۔ کہ ہمارے پاس نوجوان باکرہ ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اولاد کے لئے دعا بہت کرتے رہو کوئی مُردہ لڑکی بھی پیدا ہوئی تو کہنا۔ اور فرمایا کہ مجھکو یہ بشارت ملی ہے انا نبشرک بغلام یعنے ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہین جسکو آپنے جتایا ہے کہ ہماری دن رات کی بہت بار ورہو گی۔

حضرات ناظرین! خصوصًا اربعہ مذکورین صدر اور انکے علاوہ میرناصر نواب جنکی دختر نیک اختر کادیانی کی گھر والی ہے) یہ الفاظ بھی آپ لوگون کے توجہ کے لائق ہین۔ کیا والہام کی علامت یہی ہے۔ کہ باکرہ عورتون پر فخر کرین۔ اور سپیشل ڈگری کے حالات ذکر کرین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اس کی نتائج بتاوین - ولایت الہام کی علامت یہی ہے - تو فحش گو اوباش کیون بدنام ہین - وہ تو پہر اول درجہ کے ولی و ملہم مانے جانے چاہیئے - یہہ الفاظ گورنمنٹ کے نوٹس لینے کے بہی لائق ہین - میر ناصر نواب صاحب اسکا نوٹس نہ لین تو کمال شرم و افسوس کی بات ہے یہ امر بہی توجہ ناظرین اور حضرت مذکورین کے لائق ہے کہ اس قول نمبر ۱۱ مین جو کچھ کادیانی نے کہا ہے اسمین کذب سے بہی کام لیا ہے - صوفی عبد الحق کا بہائی عبد الصمد مرحوم مباہلہ کادیانی سے پہلے فوت ہو چکا تہا - اسکا فوت ہونا کادیانی کے مباہلہ کا اثر نہین ہے - اور صوفی عبد الحق کے نکاح مین صرف یہی رانڈ عورت نہین آئی - وہ اس رانڈ سے پہلے دو باکرہ عورتین نکاح مین لا چکے ہین - کادیانی کو اس خصوصیت کا فخر تہا تو وہ جاتی رہی -

از انجملہ یہہ نمبر ۱۲ ہے جو اس رسالہ کے ص ۳۱ و ص ۳۲ و ص ۳۳ مین اپنے صوفی عبد الحق غزنوی کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تم سے جو ہمنے مباہلہ کیا - تو اسکے بعد چار باتین ہمارے حق مین ایسی ظاہر ہوئی ہین جن سے ہماری عزت ثابت ہوتی ہے اور تمہاری ذلت (۱) ہمارے لئے رمضان کے مہینے مین کسوف و خسوف جمع ہوئے - (۲) ہمارا لڑکا بیمار تھا وہ اچہا ہو گیا - (۳) عبد اللہ آتہم کے متعلق ہماری پیشگوئی سچی نکلی (۴) ہماری عربی کتابون کا جواب کسی نے نہ لکہا - اس چوتہی بات پر وہ عیسائیون کے مقابلہ مین بہی فخر کر چکا ہے اور اس جواب نہ لکہنے کو وہ ان کے لئے ہاویہ تہا - پہر کہا کہ اگر ان باتون کی نسبت کوئی منصف قسم کہا کر کہہ دے کہ ان باتون سے ہماری عزت اور تمہاری ذلت نہین ہوئی تو ہم تم کو پانسو روپیہ انعام دین گے - ہم شیخ محمد حسین بٹالوی کو منصف کر کے اسکے پاس روپیہ جمع کرا دیتے ہین - اس نے قسم کہا کر یہہ تقریر کی کہ ان باتون سے تمکو ذلت نہین پہنچی - اور پہر اس قسم کے بعد ایک سال کے اندر اسپر کوئی بلا نہ آئی - تو پانسو روپیہ تمہارے ملک ہوگا بشرطیکہ وہ ان باتون کے ساتھ ان چار باتون کو بہی ملالے جو ہمارے مہدی ہونیکی علامات وقوع مین آئی ہین - اور وہ رسالہ کے اخیر مین بصفحہ ۴۶ لغایت ۴۸ درج ہین - (۱) علامت

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

و نشان مہدی یہ ہے کہ عام علما اسکو کافر و دجال کہین گے۔ (۲) اس کے وقت مین کسوف و خسوف ماہ رمضان مین جمع ہونگے۔ (۳) مہدی کا نصاری سے جھگڑا پڑ جائے گا۔ اس مین شیطان یہ آواز کرے گا کہ نصاری حق پر ہین۔ مہدی کے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ مہدی کے لوگ حق پر ہین۔ (۴) مہدی کے وقت مین بہت سے مسلمان دجال سے ملجائینگے۔ پھر کہا ہے کہ ان باتون کے علاوہ وہ اس سے بھی انکار کرین۔ کہ مباہلہ کے بعد ایک سال کے اندر ہمنے عمدہ کتابین تالیف کی ہین ۔ اور ان کتابون کے چھپنے کے لئے ہزار ہا روپیہ آیا۔ اور ہزارہا لوگ ہماری جماعت مین داخل ہوئے۔ پس لازم ہوگا۔ کہ شیخ محمد حسین اپنی قسم کے وقت ان سب باتون کو جمع کرکے ان سے انکار کرین"۔ یہان یہ کہنا کادیانی صاحب شاید بھول گئے تھے۔ کہ ان باتون کے ساتھ یہ بھی شیخ محمد حسین کہے اور اسپر قسم کہائے کہ اس عرصہ سال تک کادیانی نے کہانا نہین کہایا۔ یا پائیخانہ نہین پھرا سانس نہین لیا۔ شیطان نے اسکا ساتھ نہین چھوڑا۔ وغیرہ وغیرہ انعام ملیگا۔

حضرات ناظرین! یہ قول کادیانی آپکے کمال توجہ کے لائق ہے۔ اسمین کادیانی نے اپنے دام افتادہ (حمقا) کو خوب الو بنایا۔ اور کئی نئے الو سید ہے کرنا چاہے صرف عبدالحق غزنوی کو پانسو روپیہ انعام کا وعدہ تو دیا۔ مگر اسکو اپنی دانست مین ایسی شرط قسم خاکسار سے وابستہ اور مشروط کر دیا۔ جو نہ بحسب خیال کادیانی وقوع مین آوے۔ اور نہ ایک پیسہ کادیانی کی گرہ سے نکلے اور مفت مین اسکے الو سید ہے ہو جائین۔ اس شرط کو اسلئے اس نے ناقابل وقوع سمجھا کہ اس قسم مین بعض ایسے امور سے انکار کرنیکو شامل و داخل کر دیا۔ جن سے نہ تو یہ خاکسار انکار کر سکے اور نہ اس انکار پر قسم کہا سکے۔ مثلاً کادیانی کے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا۔ یا اسکا اس سال مین کئی کتابین باعانت غیر تصنیف کرنا۔ اور انکے چھپنے کو یا کادیانی اور ضروریات کے لئے ہزارہا روپیہ کا اس کے پاس آنا یا علماء وقت کا اسکو کافر کہنا وغیرہ وغیرہ جس سے یون ہی انکار نہین کیا جا سکتا چہ جائیکہ اس انکار کے ساتھ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قسم ہی ہو۔ **مگر اے حضرات** یہ عاجز و خاکسار (جو کادیانی کو سید ہا کرنے اور اسکے فریبوں اور مغالطات کہولنے کے لئے خدا کیطرف سے موفق و مویدہے) اس کے اس مکر و فریب کو بیکار کرنیکے لئے اس درخواست قسم و منصفی کو قبول کرنیکے لئے حاضر و مستعد ہے اور حق کو کادیانی فریب سے ممتاز کرنے کے لئے کہتا ہے کہ منجملہ ان امور کے جنپر آپ میری قسم چاہتے ہین۔ جو امور قوعمین آچکے ہین (جیسے آپکے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا۔ یا آپکے پاس ہزار ہا روپیہ کا آنا وعلی ہذا القیاس) ان امور سے آپکے بمقابلہ صوفی عبدالحق غزنوی عزت اور صوفی صاحب کی ذلت ثابت نہین ہوتی۔ اور جو امور آپکی عزت اور انکی ذلت کے موجب ہو سکتے ہین۔ (جیسے آپکے لئے خسوف و کسوف کا حسب مضمون پیشگوئی واقع ہونا۔ یا عبداللہ آتھم کے متعلق آپکی پیشگوئی کا صادق ہونا وعلی ہذا القیاس) ان مین سے ایک بھی وقوع مین نہین آیا۔ ان دونون مضمونون پر خاکسار قسم کہانیکو حاضر ہے۔ اب تہیلی کا موہنہ کہولئے۔ اور مبلغات صوفی صاحب کا حق کا میرے پاس امانت رکہنے کو ارسال فرمائیے۔ ورنہ عقلمند لوگ جو آپکے [illegible] کہا [illegible] یقیناً جان لین گے کہ آپنے لینا دینا خاک بھی نہین۔ یہ وعدہ صرف فقرہ بندی اور دہوکا بازی ہے کیونکہ جہانتک قسم دینے کا آپکا حق ہے وہانتک یہ خاکسار قسم کہانیکو حاضر ہے۔ اور جس امر سے انکار کرنے اور اسپر قسم کہانیسے خاکسار کو انکار ہے وہ واقع اور نفس الامر مین لائق انکار و قسم نہین ہے۔ آسمین آپ کو شک ہو تو کسی منصف کی رائے سے اسکا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ واضح رہے کہ خاکسار اسی صورت مین قسم کہانا بشرح بالا منظور کریگا۔ کہ آپ مجھہ پر جہوٹی قسم کہانے کا اثر تین دن کی مدت مین ظاہر ہو اور برس دن کی میعاد خاکسار کو کسی قسم مین منظور نہین۔ اور آپ کو بھی اب کمی میعاد مین کوئی عذر نہین چنانچہ ذکر قول نمبر سوم مین معروض ہو چکا ہے۔

از انجملہ نمبر ۱۳ ہے۔ جو آپنے مہدی ہونیکے علامات چہارگانہ مذکورہ صفحہ ۶ و ۷ رسالہ بے انوار بیان کرکے پہلے اپنے مکفرین علماء سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ بتلاؤ یہ باتین پوری ہوگئین ہین یا نہین۔ پہر یہ سوال کیا ہے کہ مجھہ سے پہلے جن لوگون نے مہدی ہونیکا دعوی کیا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان کے زمانہ مین یہ چاروں باتین پائی گئی ہون تو اسکی نظیرین پیش کرین اور اسپر ایک ہزار روپیہ انعام لین۔ مگر اس انعام کے لئے یہ شرط لگادی ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی اس نظیر کی تصدیق کرکے اسپر قسم کہالین اور درصورت جھوٹی ہونے قسم کے اپنے لئے قہر وعذاب کے نزول کی دعا کرین۔ پھر کہا ہے کہ اس عذاب کے لئے کوئی میعاد مقرر نہین ہے مولیصاحب قسم کہالین تو اس کے ثمرات دیکھین۔

حضرات ناظرین! اس قول مین بھی کادیانی اپنے الوؤن کو ویسا ہی دھوکا دیتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے قول مین ہزار روپیہ انعام تو تجویز کیا۔ مگر اسکو ایسی شروط سے مشروط کر دیا۔ کہ وہ کسی صورت مین وقوع مین نہ آئینگے۔ اور نہ ایک کوڑی آپکی گرہ سے کہلیگی۔ **ازانجملہ** ایک شرط ایسی نظیرون کا پیش کرنا ہے جو نہ کادیانی کے وقت موجود ہوئے ہین۔ نہ اس سے پیشتر وقوعمین آئے ہین۔ اور نہ آیندہ ان کے وقوع کا کسی مسلمان کو یقین ہے۔ کادیانی صرف زبردستی دھینگا دھینگی سے ان کے وقوع کا مدعی ہوا ہے

دوسری شرط مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی کی ایسے غیر واقع وغیر متوقع نظائر کے موجود ہونے پر قسم جسکے عدم وقوع کے بابت کادیانی کو دو وجہ سے یقین ہے۔ **اول** یہ ایسی نظیر نہ کہین موجود ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔ لہذا مولوی محمد حسن صاحب کا انکے وقوع کی نسبت قسم کہانا بھی غیر متوقع الوقوع ہے **دوم** یہ کہ اگر کسی نے میری مانند ایسی بناوٹی نظیرین بناکر دکھا بھی دین ہین تو بھی مولوی محمد حسن صاحب اس کی تصدیق پر قسم نہ کہائین گے۔ کیونکہ **اولاً** وہ عقلمند و سمجھدار ہین۔ وہ ایسی بناوٹی نظیرون پر یقین نہ لائین گے۔ **ثانیاً** وہ بڑے اہل مروت ہین وہ دو شخصون کے مقابلہ مین ایک کی طرف ہوکر دوسرے کو ذلیل کرنا نہین چاہتے۔ ان وجوہات سے کوئی نظیر پیش نہوگی۔ اور نہ ان کی قسم وقوع مین آئیگی۔ اور نہ مجھے کوڑی کی چوٹ ہوگی۔ اور پینگ پھٹکری لگانے کے بغیر میری بات میرے الوؤن مین صحیح سمجھی جائیگی۔ کہ مین واقعی بھاری موعود ہون جسکے لئے یہ چاروں علامات بلا معارضہ پائی گئی ہین جنکو مین نے موجود واقع بناکر دکھایا ہے۔ اور کادیانی کی یہ بات کہ کسی قبل مین مانی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

بھی گئی۔ جو لوگ علوم اسلامی سے جاہل ہین اور مہندادہ تصوف کا دم بھرتے ہین۔ اور اپنے ہمجنسون کی خوابون اور مکاشفات پر ایمان و یقین رکھتے ہین وہ کادیانی کو ان بناوٹی علامات سے مہدی مان گئے ہین۔

ازانجملہ ایک حافظ صاحب ہین۔ (خدا انکی دستگیری و رہبری کرے۔ اور کادیانی سے بچنے سے انکو نجات بخشے۔ جیسا کہ زمانہ ظہور دروغگوئی کادیانی متعلق موت عبداللہ آتھم سے وہ کسیقدر نجات حاصل کر چکے ہین۔ اور اس وجہ سے ہمنے انکا نام ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھا۔ کیونکہ اب ہمکو انکی پوری ہدایت و نجات کی امید ہو گئی ہے۔) انہون نے ہمکو انہی دنون جب خسوف کسوف ہوا تھا اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ اب تو خدا تعالے نے کادیانی کی تصدیق کے لئے خسوف کسوف کو جمع کیا ہے۔ اب تو اسکو مہدی موعود مان لو۔ مگر اے حضرات ناظرین باتمکین! خدا تعالے نے اس خاکسار کو کفریات کادیانی کی بیخکنی اور اس کے مغالطات و مکاید کے پردہ دری کے لئے مامور و موفق کیا ہے [illegible] جو اُن شروط کے تحقق پر موقوف ہے اور غیر کے اختیار مین ہے اس کے دعوے مہدی ہونیکے رد مین اور اسکے سوال کے جواب مین کہتا ہے کہ مہدی کی جو چار علامتین جس عنوان سے اور جس مضمون کی کادیانی بتائی اور اپنے اوپر لگائی اور جمائی ہین یہ کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح مین مہدی موعود کے لئے وارد نہین۔ اور جو علامات مہدی موعود کی حدیثون مین ہین (خواہ وہ احادیث صحیح ہین یا غیر صحیح مرسل منقطع وغیرہ) وہ اس دجال کادیانی مین پائی نہین جاتین۔ اسپر خاکسار قسم کھانے کو حاضر ہے۔ مگر اس کی شرط وہی کہ جو اثر ناراستی مجھ پر ظاہر ہو وہ تین ہی دن مین ہو۔ اور اس اثر کے ظاہر ہونے کے بعد مجھے کادیانی کے حقمن اس سزا کا اختیار ملے جو مین چاہون۔

یہ مجمل جواب اسکی درخواست ختم کے لئے کافی و وافی ہے اور اگر کوئی ان احادیث متعلق مہدی اور ان علامات کی جو احادیث کی شہادت سے مہدی موعود مین پائی جائین گی تفصیل

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کا طالب و شایق ہو۔ تو وہ ہمارے ان مضامین کا انتظار کرے جو کادیانی کے دعوٰے مہدویت کے متعلق شائع ہونگے۔ اگر ناظرین ان مضامین کی اشاعت کے لئے رائے اور مدد دین گے۔

از انجملہ یہ نمبر ۴ ہے جو کادیانی نے اس رسالہ کے صہ ۳۸ مین کہا ہے کہ ہزارون اشخاص نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ اور لوگ ہزارون روپیہ سے میری مدد کرتے ہین۔ اگر پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ہو تو بلا توقف حاضر ہو جائین۔ یہ قول گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ہے۔ گورنمنٹ اس قول کے ساتھ کادیانی کی پیشگوئی میعاد ہشت سالہ کو اور اسکے اس اصول صہ ۲ کتاب آئینہ کادیانی کو ملا کر پھر ایکبار نگاہ سے دیکھے۔ تو گورنمنٹ کو کادیانی کی کمال نگہانی کی ضرورت ثابت ہو۔ کادیانی کا یہ دعوٰی کہ "جب پچاس ہزار کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ لوگ حاضر ہو جاتے ہین" بالکل مبالغہ ہی نہین بلکہ کادیانی کے فالوورز (پیروان) مین دو تین شخص ایسے ہین جو ریاست جموں مالیر کوٹلہ حیدرآباد دکن سے تعلق یا شرکت رکھتے ہین۔ اور وہ ہزار ہا روپیہ سے کادیانی کی مدد کرتے ہین۔ اور آئندہ بھی کادیانی جو ان سے مانگے دینے کو حاضر ہین۔ ہم ابھی اون کے نام ظاہر کرنا مناسب نہین سمجھتے۔ کوئی پیچھے گا تو ظاہر کردین گے انشاء اللہ تعالٰے۔

از انجملہ یہ نمبر ۵ ہے۔ جو کادیانی نے رسالہ انوار کے صفحہ ۴۵ مین اپنی عربی کتابون کے جواب نہ لکھے جانیکو ایک قسم کی لعنت قرار دیکر کہا ہے کہ درحقیقت یہ لعنت کچھ تھوڑی نہین۔ بلکہ ایک ہزار لعنت ہے کہ اگر زنجیرون کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ جوڑکر ان کی لمبائی دکھلائی جائے تو ایک بڑا رستہ بنتا ہے جو تمام مکفرین کے گلے مین ڈالنے کے لئے کافی ہوگا۔ اور اس سے پہلے صہ ۹ و ۱۶ مین اس رسالہ کی یہی بات اُس نے اپنے بڑے بھائیون عیسائیون کو کہی ہے۔ اور ان کیطرف سے رسالہ نور کا جواب نہ لکھے جانیکو ہاویہ و لعنت بناکر ان کے گلے مین ڈالی ہے۔

مگر اے حضرات ناظرین! آپ لوگ بخوبی جان چکے ہین کہ اس قسم کی لعنت کادیانی اور اسکے اتباع کے گلے مین ایسی پڑی ہوئی ہے کہ اسمین آپ اپنی زبان سے تمام جہان کے ملعونون

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے سبقت لے گئے ہوئے ہین صہ ۳۵ جلد ہذا ملاحظہ ہو۔

آے حضرات ناظرین! اگر کسی کے کہنے سے دوسرے پر لعنت پڑجاتی ہے تو آپ صاحبان جانتے ہین اور کادیانی صاحب بھی اس رسالہ انوار کے صہ ۵ وغیرہ مین مان چکے ہین۔ کہ کادیانی پر چاردنطرف سے لعنتون کی بارش ہورہی ہے۔ اور اگر کسی کی بات یا کتاب کا جواب نہ لکھنا لعنت یا ہاویہ ہے تو کادیانی صاحب تو اسمین پھنسے ہوئے اور جکڑے ہوئے ہین۔ اشاعۃ السنۃ چار سال سے کادیانی کے ردّوجواب مین رسائل ومضامین شائع کررہا ہے۔ اور بعض مضامین کے جواب پر وعدہ انعام صدہا روپیہ دیچکا ہے۔ (دیکھو جلد ۱۴۔ اشاعۃ السنۃ کا صہ ۷۵۔ ۷۷۔ ۸۰۔ ۸۱ جنمین چارسو روپیہ انعام کا وعدہ ہے۔ اور جلد ۱۵ کا صہ ۱۵۵ وغیرہ جنمین چھ سو روپیہ انعام کا وعدہ ہے) مگر کادیانی نے کسی مضمون کا جواب نہین دیا۔ اور نہ آیندہ جواب دیسکتا ہے۔ لہذا وہ بتجویز سے لعنت کا مستحق وسزاوار ہوچکا ہے۔ ہان اشاعۃ السنۃ کی طرف سے یہ قصور وکسر رہگئی تہی کہ اس نے جواب نہ لکھنے پر اپنی طرف سے لعنت کا انعام اسکو نہین دیا سو اب دیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر کادیانی ان مضامین کا جواب نہ دے تو پھر اور اس نے ان تمام مضامین پر جو انعام کی بابت لکھے ہین اور اسکی تقلید مین اندھے بہرے ہورہے ہین دسہزار لعنت ہے۔ یہ انعام خاکسار کی طرف سے ہے۔ اب اتنی تکلیف کادیانی صاحب خود کرلین کہ اُن دسہزار لعنتون پر نمبر خود لگالین۔ پھر ان کو بجیرون کی طرح جوڑ کر اُن کا لنبا رسّہ بنا کر اپنے اور اپنے اتباع مذکورین کے زیب گلو فرمائین

یہ صلہ وانعام مضامین سابقہ کے علاوہ اس تازہ مضمون پر بھی ہے جو خدا تعالے کے وعدہ کے نہ ٹلنے اور حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے قطعی نہونے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ اور اس مضمون کو کمزور وغلط ثابت کرنے پر دو ہزار روپیہ انعام کا وعدہ بھی دیا گیا ہے۔

واز آنجملہ یہ نمبر ۱۶ ہے جو رسالہ انوار کے آخیر مین بصفحہ (۵۰) کادیانی نے اس عنوان کا سوال کیا ہے۔ ہمارا انجام کیا ہوگا۔

پھر اسکے جواب مین بصفحہ ۵۰ و ۵۱ جو کچھ کہا ہے۔ اسمین اپنے دام افتادہ حمقا کو تسلی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دیدیکر پہنانا چاہتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ خود شیخ چلی بنکر دکھاتا ہے۔ آپ فرماتے ہین "جو لوگ صادق اور خدا کی طرف سے ہوتے ہین۔ وہ آزمایشون سے نکلے جاتے ہین پیسے جاتے ہین خاک مین ملائے جاتے ہین۔ چارونطرف سے انپر طعن ولعن کی بارشین ہوتی ہین۔ اُن کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبہ کرتا ہے۔ تب بھی وہ ہلاک نہین ہوتے۔ خدا ان کو مٹی مین پہنچنے دیتا ہے۔ اور لوگ انپر چلتے اور پیرون کے نیچے کچلتے ہین۔ اور ہر ایک طرح انکی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تھوڑے دنون کے بعد وہ دانہ سبزہ کی شکل پر ہوکر نکلتے ہین۔ اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھہ نمودار ہوتے ہین۔ ایسی ہی اور لکھ ترانیان یا طفل تسلیان یا شیخ چلی کی سی من سمجھوتیان ہانک کر صفحہ ۵۱ مین آپ فرماتے ہین "کہ کشف مین مینے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا۔ اور وہ کہتا ہے لوگ پہرتے جاتے ہین تب مین اسکو خلوت مین نے کیا۔ اور مین نے کہا لوگ پہرتے جاتے ہین۔ مگر کیا تم بھی پہر گئے تو اُس نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھہ ہین"

حضرت ناظرین اس کادیانی کے الہامون مین کچھہ سچ ہے تو صرف ایک یہی کشف سچا اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ کادیانی کے مذہب مین کشف بھی خواب کی مانند تعبیر کا محتاج ہوتا ہے اور تاویلی معنے رکھتا ہے۔ لہذا اس کے ظاہری معنے جو کادیانی سمجھا ہے صحیح نہین ہین۔ بلکہ تاویلی صحیح ہین۔ اور وہ تاویل یہ ہے کہ اُس فرشتہ سے جو اس کشف مین کادیانی پر ظاہر ہوا۔ حکیم نورُدین صاحب جمونی پیروی مُراد ہین۔ یہی حکیم صاحب کادیانی کو از راہ غمخواری فرماتے ہین۔ کہ لوگ پہرتے جاتے ہین۔ اور یہی حکیم صاحب کادیانی کو جواب اس سوال کادیانی کے کہ لوگ پہرتے جاتے ہین مگر کیا تم بھی پہر گئے" فرماتے ہین کہ ہم تمہارے ساتھہ ہین۔ اور ان کو تسلی دیتے ہین۔ اور یہی اس کشف کی تعبیر ہے کہ تمام لوگ جو اس وقت تک کادیانی کے دام مین ہین۔ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے اس سے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہر جائین گے۔ اور رہجائین گے۔ تو صرف حکیم صاحب رہجائینگے۔

اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ حکیم صاحب درحقیقت کادیانی کے پیرو نہین بلکہ پیش رو اور مرشد ہین۔ وہی ہین جو اپنے مذہب نیچریت پر کادیانی کو چلا رہے ہین۔ اور یہ سمجہکر کہ کادیانی کو نصوص قرآن و حدیث کی تاویل کرنے اور بات بنانیکا ایسا ڈہب ہے کہ اسمین وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ قرآن کے ماننے والون کو قرآن کے معنے تحریف کرکے بات بتا دیتا ہے۔ حدیث کے طالب کو حدیث کے معنے مین تحریف کرکے کچہہ کا کچہہ بتا دیتا ہے۔ عقلی باتون اور نیچری اصول کے ماننے والون کو ویسے ہی کہدیتا ہے۔) آپنے کادیانی کو بظاہر مرشد بنایا ہے۔ اور اپنے آپکو انکا مرید۔ پہر جو نیچری مذہب کا مسئلہ مسلمانون مین پہیلانا چاہتے ہین۔ اسکا الہام و القا کادیانی کو کر دیتے ہین۔ وہ جس رنگ و پیرایہ مین مناسب سمجہتا ہے اسکی اشاعت کرتا ہے۔ لہذا وہ کادیانی سے نہ پہرینگے۔ گو سارا زمانہ اس سے پہر جائے۔ وہ اس سے پہر جائین تو کدہر جائین۔ ایسا مول و محرف نصوص وہ دنیا مین کہان پائین گے۔

ahmadimuslim.de

دوسری وجہ یہہ ہے کہ حکیم صاحب کے پاس ریاست جمون کی پچھلی کمائی کا روپیہ بہت ہے۔ اور آیندہ کے لئے بہی بعض روسا ارکان ریاست سے ادرار معین ہے۔ جس سے وہ اپنا اور کادیانی کا گذارہ بخوبی چلا سکتے ہین۔ انکے سوائے اکثر لوگ خصوصًا سیالکوٹی حواری جو قادیان مین جہونپڑی ڈالے پڑے رہتے ہین۔ اور معہ زن و فرزند چہہ چہہ مہینے وہان ڈیرے لگائے رہتے ہین وہ صرف کہانیکے یار ہین۔ اور گوشت و پلاؤ کے عاشق زار۔ وہی لوگ تحریرًا و تقریرًا کادیانی کی جہوٹی تعریفین کرکے لوگون کو پہنساتے رہتے ہین۔ پیشگوئی متعلق موت عبد اللہ آتہم کے جہوٹا ہونے سے پہلے وہ انکو یہہ کہتے تہے کہ لوگو! بیعت کا وقت تو یہی ہے۔ اور جب پیشگوئی موت عبد اللہ آتہم ظاہر ہوگئی اور اسپر فتح مکہ کی مثال صادق آئی تو اسوقت بیعت کا وہ اثر نہ رہیگا جو اب ہے اور اسپر یہ آیت قرآن پڑہتے تہے۔ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یعنے فتح مکہ سے پیچہے خرچ کرنیوالے پہلے خرچ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرنے والے کے برابر نہیں ہیں۔ پھر جب نئے لوگوں کی آمد موقوف ہوئی۔ اور پرانے دام سے نکل گئے اور فلوس آنے بند ہوئے۔ تو ایسے لوگ کافور اور رفو چکر ہو جائیں گے۔ اور کادیانی اور حکیم صاحب اکیلے رہجائیں گے۔ اور حکیم صاحب کے ادرار پر دونوں اوقات بسر کریں گے۔

کادیانی کے پاس جو زمین ہے جسپر وہ اپنے مخالفوں سے انعام کی شرطین لگایا کرتا ہے وہ اس لائق نہیں ہے کہ اس سے لنگر چلے۔ پٹواری حلقہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ اس زمین کی سالانہ آمدنی دو سو روپیہ سے زیادہ نہیں۔ و معہذا وہ زمین کادیانی کے ہاتھ سے نکل جانیوالی ہے۔ کادیانی کی محبوبہ بیوی اسکو اپنے بیٹون کے نام منتقل کرانا چاہتی ہے۔

رہے سالیر کوٹلہ اور حیدرآباد کے حواری سو وہ بھی اس کشف کادیانی کی شہادت سے فرار ہونے والے ہین۔ پھر گذارہ اوقات کا ذریعہ وہی حکیم صاحب کا ادرار رہجائیگا جو تمام گوشت پلاخوارون کے لئے کافی و مکتفی ہوگا۔ لہذا وہ کشف صادق ضرور صادق آجائیگا۔ کیا یک آپ ہین دست حکیمی ماتی اللہ انہ خیر لا

ahmadimuslim.de

حضرات ناظرین! کادیانی کے اس کشف والہام فرشتہ سے ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہوتی ہے جو ہمنے صفحہ (۱۳۸) مین کیا تہا۔ اور کادیانی ان لاف زنیون کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو ۲۳۳ و ۲۳۴ رسالہ بے انوار کادیانی سے بصفحہ ۱۶۲ رسالہ ہذا منقول ہین۔ مگر اس سے گورنمنٹ کو بیفکر و مطمئن ہو بیٹھنے اور کادیانی کی نگرانی سے غافل نرہنے۔ شاید یہ بہی کادیانی دجال کی ایک چال ہو۔ ایک بڑی پرانی پالیٹشن کا مقولہ ہے ؎ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد +

کادیانی جملہ اشتہارات و تحریرات کی نامید باتون کا جواب پورا ہوا جس سے تکملہ کمال کو پہنچا۔ اب کادیانی کے قول ہشتم رسالہ بے انوار ۲ صفحی کا جواب مستقل مضمون مین دیا جاتا ہے جو ذیل مین معروض ہے :—

"حرامزادہ"

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

"حرامزادہ"
کے متعلق
ایک سوال اور اس کا جواب

سوال

کیا جھوٹ بولنے سے یا کسی مسئلہ میں غلطی یا کوئی گناہ کرنے سے یا کسی کی بات یا شرط نہ ماننے سے انسان حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے؟

ahmadimuslim.de

جب سے مذہب تہذیب اور انسانیت کا بنیادی پتھر رکھا گیا ہے کسی اہل مذہب یا مہذب یا انسان کے خیال و خواب میں بھی مسئلہ نہ آیا ہوگا۔ کہ انسان جھوٹ بولنے یا اور گناہ کرنے یا غلطی کا مرتکب ہونے یا کسی کا خلاف کرنے اور اپنے مخالف کی بات یا کوئی شرط جائز یا ناجائز کو نہ ماننے سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ ہاں۔ بازاری شہدے یا بے تمیز بچے ایسے میں تخاطب کرتے ہیں۔ تو وہ ایسے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہماری بات نہ مانے وہ حرام کا ہے۔ یا جو ہمارے ساتھ نہ دوڑے یا نہ کھیلے وہ اپنے باپ کا نہیں ہے۔ مگر عاقل انسانوں کے نزدیک یہ لوگ اپنے انسانوں میں شمار نہیں کئے جاتے اور انکے ایسے اقوال اور افعال بہیمی سیرت (جسکا ان میں غلبہ پایا جاتا ہے) کا نتیجہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ بہائم یا نیم وحشی۔

مدعیان تہذیب یا انسانیت سے صرف ایک صورت انسانی مرزا غلام احمد کادیانی رئیس آیا ہے۔ جسے اپنی الہامی ڈگشنری (لغت کی کتاب) سے یہ لفظ نکالا۔ اور دست آویز سے کہا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ جو شخص جہوٹ بولے یا غلطی کرے یا کادیانی کی شرط اور بات کو نہ مانے وہ حرامی یا حرامزادہ ہے اور اس الہامی لغت کے استعمال کو اس نے ایسا وسیع کیا ہے کہ گویا یہ لفظ "حرامی و حرامزادہ" اسوقت کے الہامیون کا شعار اور ایک الہامی محاورہ اور انکا تکیہ کلام ہو گیا ہے۔

ہم اس امر کے ثبوت کے لئے اسکے الہامی ڈکشنریز (تصنیفات) کے چند کوٹیشن (حوالے) کوٹ (نقل) کرتے ہین جن سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ نادر لغت آپہی کا الہام زادہ یا ایجاد ہے اور اسی پر آپ کی بول چال الہامی محاورہ کی بنیاد ہے۔

(۱) آپ اپنی کتاب وساوس کے صفحہ ۳۹۲ مین فرماتے ہین۔ جو شخص متقی اور حلال زادہ ہوتا ہے۔ وہ جرأت کر کے اپنے بہائی پر بے تحقیق کامل الزام نہین لگاتا جسکا مفہوم ہموزن منطوق یہ ہے کہ جو شخص کسی اپنے بہائی پر بے تحقیق الزام لگا دے وہ آپ کی الہامی لغت مین حرامزادہ کہلاتا ہے

(۲) اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے ساتھ ایک تقریر متعلق مسئلہ جہاد ملحق کر کے چہپوائی ہے۔ اسمین گورنمنٹ* [illegible] جہاد کو جائز نہین سمجہتے پہر اس دہوکا کو پختہ کرنے کے لئے اپنی اس تقریر کی صفحہ ۳ مین کہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا (یعنے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کو جائز کہنا) ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

---

* اس کے دہوکا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اسکا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے چنانچہ اپنی کتاب وساوس کے صفحہ ۶۰۱ مین صاف کہہ چکا ہے کہ "نافرمان انسان کے جان اور مال اسکے ملک سے خارج ہو کر خدا کے ملک مین آجاتے ہین پہر خدا جس سے چاہے اسکو تلف کرا دے" جس سے صاف ثابت ہے کہ جو اس مقام مین اس نے گورنمنٹ سے جہاد جائز رکہنے والے کو حرامی کہا ہے یہ محض دہوکا ہے ایسے دہوکا باز کو حرامی بننا یا کسیکو حرامی کہنا کچہہ مشکل نہین ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا مناسب نہین اور اس سے پرحذر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی کادیانی سے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہین پہنچا۔ ہماری اس تقریر کا جو اس نے ہمارے ریویو براہین احمدیہ سے نقل کی ہے اب وہ محل نہین رہا۔ وہ اس وقت تک اسکا محل تہا۔ جبتک مہدی نہ بنا تہا اسکے مہدی نہ بننے کی دست آویز سے وہ ریویو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۳) آپ فتح اسلام کے بارہ مین مختصر تقریر مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء مین لکہتے ہین۔ کہ اگر اب بہی کوئی مخالف مولوی یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کیسو والہ سکہہ ہماری اس فتح نمایان کا قائل نہو تو اسکے لئے طریق یہ ہے کہ مسٹر عبد اللہ صاحب کو قسم مقدم الذکر کے کہانے پر آمادہ کرے اور اگر ایسا نکرے تو سمجہا جائیگا کہ وہ شریف نہین۔ اسکی فطرت مین خلل ہے۔ یہ نہایت صفائی کا فیصلہ اور کسی حلال زادہ کا کام نہین۔ جو بغیر رعایت اس فیصلہ کے ہمکو جہوٹا شکست خوردہ قرار دے۔

(۴) آپ اپنے اشتہار تین ہزار مطبوعہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء مین مسلمانون کے ایک جوانمرد منشی سعد اللہ صاحب لودہانوی کو جنہون نے اسکی شرط مذکور کا خلاف کیا تہا۔ مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ ہان۔ اے ہندو زادہ! اب ثابت ہو گیا ہے کہ ضرور تو حلال زادہ ہے۔ ہماری اس شرط پر کہ کوئی عبد اللہ آتہم کو قسم دینے سے پہلے ہماری تکذیب نکرے۔ خوب ہی تو نے عمل کیا۔

(۵) آپ اپنے رسالہ بے انوار ۵۲ صفحی کے صـ۲۴ مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی مولویون مین سے کہے کہ عبد اللہ آتہم کا حق کیطرف رجوع کرنا ثابت نہین تو اگر اس بات مین سچا اور حلال زادہ ہے۔ تو عبد اللہ آتہم کو حلف پر آمادہ کرے۔

(۶) اور اس رسالہ کے صـ۲۹ مین فرماتے ہین۔ پہر بہی اگر کوئی ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ نہو۔ اور ناحق سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے تو بیشک وہ حلالزادہ نہین ہوگا۔

(۷) اور اس رسالہ کے صـ۳۰ مین آپ فرماتے ہین جو شخص اس فیصلہ (قسم) کے برخلاف بکواس کریگا۔ اور ہماری فتح کا قائل نہوگا تو صاف سمجہا جائیگا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلالزادہ نہین۔

(۸) پہر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدہی راہ اختیار نکرے۔

(۹) اس رسالہ کے صـ۳۱ مین اس شخص کے حق مین جو آپکے فیصلہ مذکور کو نہ مانے۔ فرماتے ہین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸

لکہا گیا تہا۔ اب جو وہ مہدی بنگیا ہے تو وہ مضمون اسپر چسپان نہین ہو سکتا۔ اس امر کی تفصیل ہم اس مضمون مین کرینگے جو اس تقریر کے جواب مین عنقریب شایع کرینگے انشاء اللہ تعالے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یک خطا۔ دو خطا۔ سوم مادر بخطا۔ یعنے جو تیسرا بارہ خطا کرتا ہے اس کی تائید کار ہوتی ہے۔

(۱۰) اسی رسالہ کے صفحہ ۳۷ مین فرماتے ہین۔ اگر وہ ولد الحرام نہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھکر اس فیصلہ کے لئے اُٹھ کھڑے ہون۔

(۱۱) پھر اسی صفحہ مین فرماتے ہین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مخالفون سے کون بلا توقف اس فیصلہ (قسم) کے لئے سعی کرتا ہے۔ اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔

یہ تازہ الہامی تصنیفات کادیانی کے حوالجات ہین۔ اب ایک دو حوالے پرانی الہامی تصانیف کادیانی نقل کئے جاتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ الہام کادیانی کو قدیم سے ہو رہا ہے۔ اور یہ الہامی محاورہ اسکا قدیمی محاورہ ہے۔

(۱۲) رسالہ شحنۂ حق مطبوعہ ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۵ مین آپ ایک آریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہین۔ اگر وہ حلال زادہ ہے تو اب امتحان کے لئے پابندی شرائط متذکرہ بالا ہمارے ساتھ آوین۔

(۱۳) اور اسی سال کے صفحہ ۶ مین فرماتے ہین وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہین وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہین مگر اس آریہ مین اسقدر بھی شرم باقی نہ رہی۔

اس مضمون کے اور اس الہامی لغت نادر اور محاورہ شریفہ کے متضمن آپکی الہامی ڈکشنری کے حوالجات اور بہت ہین جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے

ان حوالجات سے زیرہ گانہ سے ناظرین کو ثابت ہوگا کہ کادیانی کی الہامی ڈکشنری مین اس پاکیزہ لغت کے یہ شریفانہ معنے بیان ہوئے ہین۔ اور کادیانی کا یہ شریفانہ والہامی محاورہ اور تکیہ کلام ہے۔ جس سے وہ ہر شخص کو جو اسکی بات نہ مانے یا شرط کے خلاف کرے یا اس کے نزدیک خطا یا غلطی کرتا ہو حرامی یا حرامزادہ کہدیتا ہے۔

مگر عام اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام اور جملہ اہل تہذیب اور کافہ انام جو انسان کہلاتے ہین کادیانی کی اس ڈکشنری کو مستند نہین جانتے۔ اور اس لغت اور محاورہ سے وہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اتفاق نہین رکھتے۔ اور وہ یہہ تحقیق اعتقاد رکھنے اور کہتے ہین کہ حرامزادہ یا حلال زادہ ہونا ایک فطرتی اور قدرتی امر ہے جو شخص واقع مین حرامزادہ ہو وہ نیک عمل کرنے یا اچھی صفت پیدا کرنے سے حلال زادہ نہین بنجاتا۔ اور جو شخص واقع مین حلال زادہ ہو وہ برا فعل کرنے یا بری خصلت اختیار کرنے سے حرام زادہ نہین ہو جاتا۔

اور واقعی معیار حلال زادہ ہونیکا وہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا (جو اسکی منکوحہ سے (اسلامی طور پر اسکا نکاح ہوا ہو خواہ عیسائی طور پر یا کسی اور مذہب کے طور پر) یا مملوکہ سے (وہ خرید سے مملوکہ ہو خواہ ہبہ یا اور جائز وجوہ سے) پیدا ہو۔ وہ حلال زادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا جھوٹ بولے یا اور گناہ شرک کفر وغیرہ) کا مرتکب ہو۔ یا وہ اور کسی کا تو درکنار اپنے باپ ہی کا خلاف کرے۔ دین و دنیا مین اسکا مخالف بنجائے۔ کافر باپ کا بیٹا مسلمان ہو جائے یا مسلمان کا بیٹا کافر بنجائے وہ حرامزادہ نہین کہلاتا۔

ثبوت

(۱) دیکھو انبیاء علیہم السلام مین سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ اپنے باپ آذر کے جو شہادت نص قرآن کافر و بت پرست تھا مخالف رہے وہ باپ کو کہتے آئے باپ تو میرا پیرو ہو جا۔ مجھکو خدا نے وہ علم دیا ہے جو تجھے نہین دیا۔ ان کا باپ کہتا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودون سے نفرت کرتا ہے۔ اگر باز نہ آئیگا۔ تو مین تجھے سنگسار کرون گا۔

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝

(سورہ مریم ع ۲)

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر تھا اور اپنے باپ کا سخت مخالف رہا۔ جب طوفان آیا تو حضرت نوح نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ کشتی مین سوار ہو جا اور کافرون کے ساتھ نہ رہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ×

رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین قال انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح (ھود ۴۶)

وہ بولا مین پہاڑ پر چڑہجاون گا۔ اور کشتی پر سوار نہ ہوا۔ پہر حضرت نوحؑ نے خدا کی جناب مین عرض کیا کہ میرا بیٹا میرا اہل ہے (جن کی نجات تو نے وعدہ دیا ہے) خدا تعالے نے اس کے جواب مین یہہ فرمایا کہ وہ تیرا بیٹا نہین حرامزادہ ہے۔ بلکہ وہ فرمایا وہ تیرا اہل یعنی تابع پیرو نہین ہے۔ وہ بدعمل ہے۔ اس سخت مخالفت کے ساتھ بہی حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کے بیٹے کہلائے۔ اور نوحؑ کا بیٹا ان کا بیٹا۔ اور کوئی اس ناپاک لفظ و خطاب کا مستحق نہوا جسکا مستحق انکو کادیانی کا ناپاک محاورہ بناتا ہے۔

(۳) آنحضرتؐ کے جلیل الشان اصحاب جو مولود فی الاسلام نہ تہے۔ انمین اکثر اپنے والد کے مذہب مین مخالف تہے یہہ حضرات مشرف باسلام ہوگئے۔ اور وہ کافر رہے۔

(۴) پہر مسلمان جماعت صحابہ و تابعین و آئمہ دین صدہا مسائل فروعی مین باہم متخالف رہے مگر کسی نے اس اختلاف و خلاف کے سبب انپر اس الہامی لقب کادیانی کا اطلاق جایز نہین رکہا جو کادیانی انکے حق مین تجویز کر رہا ہے

(۵) اپنے خاندان کو کادیانی دیکھ لے۔ اس کے اجداد خصوصاً مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد بحسب ادعاء و بیان ازالہ کادیانی ص۱۲۲ ص۱۲۴ ص۱۳۱ وغیرہ مسلمانون کے قاضی و ولی متقی تہے۔ مگر اسکا بیٹا اور کادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضی جسکو مین نے بہی دیکھا ہے۔ اور اسکے دیکہنے والے بہت سے لوگ اس وقت زندہ ہین عملاً و اعتقاداً اپنے ان آبا و اجداد کا مخالف تہا۔ وہ صرف حکیمانہ مذہب رکہتا تہا۔ اگر کچہہ میلان مذہب کیطرف تہا تو تشیع کی طرف تہا۔ اور اس پیرانہ سالی مین جس مین مینے اسکو دیکھا ہے۔ اسکو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ ارکان شرعی کا التزام نہ تہا ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کا حال ہم نہین لکہتے۔ یہ خود کادیانی سے یا اس کے اور دوستون سے پوچہنا چاہئیے پہر کیا اس مخالفت طریق آبائی کے ساتہہ مرزا غلام مرتضی انکا بیٹا تسلیم نہ کیا جاتا ہے۔ اور اس مکروہ خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔؟ نہین ہرگز نہین۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۶) اس کے بعد اپنے آپ کو کادیانی دیکھے کیا اس کے آباواجداد اعلیٰ مرزا گل محمد و مرزا عطا محمد کا بھی مذہب واعتقاد تھا۔ جو کادیانی نے ظاہر کیا۔ کیا اسکے باپ مرزا غلام مرتضیٰ کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح موعود یہی ہے جو میرے نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ ہرگز نہین وعلیٰ ہذا القیاس۔ کادیانی کے اور کفریات ہین۔ جنکا اسکے اباواجداد سے کوئی قائل نہ تھا۔ ومعہذا کادیانی اپنے باپ کا بیٹا اور حلال زادہ کہلاتا ہے۔ اس کا خلاف اسکے خیال مین کبھی نہین آتا۔

(۷) اپنے بعد وہ اپنے بیٹون کو دیکھے۔ اس کا بیٹا مرزا سلطان احمد اسکا کیسا مخالف ہے حتیٰ کہ اس مخالفت کے سبب اسنے اسکو عاق بھی کر دیا ہوا ہے۔ اور اس مضمون کا اشتہار دیدیا ہوا ہے جو صفحہ ۱۴ مین منقول ہوا۔ ومعہذا وہ اسکو بیٹا اور حلال زادہ ضرور سمجھتا ہے۔ اس لفظ مکررہ کو اسپر اطلاق نہین کرتا۔

ان تمثیلات ہفتگانہ سے صاف اور یقینی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے باپ کا بیٹا ہے۔ کسی اختلاف سے اور کسی گناہ سے اور کسی غلطی سے حرامزادہ کہلانے کا مستحق نہین ہوتا۔ ایسا ہی وہ واقع مین حرامزادہ ہونیکا معیار بیان کرتے اور کہتے ہین۔ کہ جو شخص کسیکی منکوحہ (بشرح مذکور) یا کسیکی مملوکہ (بہ تفصیل مذکور) سے متولد نہین ہے۔ وہ حرامزادہ کہلاتا ہے۔ پھر وہ خواہ کتنا ہی واقعی راست گفتار۔ نیک کردار و پرہیزگار بنجائے۔ یا ادعائی مجدد و محدث اور خدا کا ملہم ومخاطب کہلائے۔ اور باوجود ختم ہوجانے نبوت کے پیغمبر کا دعویٰ کرے۔ اور آدم۔ عیسیٰ۔ احمد وغیرہ نبی علیٰ نبینا وعلیہم السلام بن بیٹھے۔ اور چند خران بے تمیز اسکی تصدیق بھی کردین۔ تو ان واقعی یا ادعائی کمالات ومحاسن کے ساتھ بھی حرامزادہ کا حرامزادہ ہی رہتا ہے۔ آن عارضی (واقعی ہون خواہ ادعائی) خوبیون سے حلال زادہ۔ مجدد۔ محدث نبی۔ ملہم۔ آدم عیسیٰ نہین بنجاتا۔ صائب نے کہا ہے۔ ؎

بہ نمار بصاحب نظرے گوہر خودرا ✤ عیسیٰ نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند

ایک اور بزرگ نے کہا ہے۔ ؎ خرے عیسیٰ اگر بمکہ رود ✤ چون بیاید ہنوز خر باشد ✤

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور وہ سب کادیانی کی ڈکشنری کے مقابلہ مین یہ کہہ سکتے - اور بعض کہتے ہین کہ اگر یہ معنے اس لفظ کے جو کادیانی نے الہامی ڈکشنری سے نکالکر بیان کئے ہین صحیح مانے جائین تو اس سے لازم آتا ہے کہ سب سے پہلے اس الہامی محاورہ کے محل استعمال اور اس پاک لفظ اور مقدس لغت کے مصداق کادیانی صاحب اور اسکے تمام حواری اور پیرو اور اس محاورہ کو صحیح سمجھنے والے اور اس استعمال کادیانی کو پسند کرنے والے ہون - کیونکہ جھوٹ بولنے مین کادیانی اور وہ لوگ مسلم کل ہین کیسکی بات نہ ماننا یا کسیکا خلاف کرنا ان مین ایسا پایا جاتا ہے جسکا انکو خود بھی اعتراف ہے - اور خاصکر ان کا یہ الہامی محاورہ اور اس معنے سے اس پاکیزہ لفظ کو استعمال کرنا یا اس کے استعمال کو جائز سمجھنا ایک ایسا خلافی فعل ہے جسمین کوئی انسان مہذب اہل مذہب انکا موافق نہین ہے - پھر وہ اس محاورہ اور لغت کی شہادت سے خود اسکے مصداق کیون نہون +

انکے جھوٹ بولنے کی تفصیل

خود حضرت اکذب کادیانی صاحب خدا تعالے پر افترا کرنے مین مسلم کافہ اہل اسلام ہین - جو قدیم اسلام پر ایمان رکھتے ہین وہ یقین رکھتے ہین کہ اس کا یہ دعوے کہ مجھے الہام ہوتا ہے - اور فلان آیت مجھپر نازل ہوئی ہے - خدا تعالے پر افترا ہے - اور اسکا یہ دعا دی کہ مین نبی ہون مین ہی مسیح موعود ہون - مین ہی وہ احمد ہون جسکی شہادت حضرت عیسی نے دی - اور اس کی آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مین حکایت ہوئی ہے وغیرہ وغیرہ سب کے سب خدا تعالے پر افترا ہین - ایسے ہی اسکے اور دعا دی ہین کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہین - بلکہ ایک تاریخی کارنامہ مراد ہے - اور آنے والے مسیح سے مثیل مسیح اسکی ذات مراد ہے - دمشق سے جہان نزول مسیح کا نزول ہو کا موضع قادیان مراد ہے - محل نزول مسیح منارہ شرقی سے اسکی مسجد کادیان کے منارہ - دجال عیسائی پادری - دجال کے گدہے سے ریل گاڑی - یاجوج ماجوج سے انگریز روس - قیامت سے پہلے اونٹنیون کا بیکار ہونے سے ریل جاری ہونے کے سبب باربرداری مین انکا کام نہ آنا - قیامت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے دن صحیفون کے کہلنے سے اس وقت چٹھی رسالون کا چٹھیات اور تار خبرین بانٹتے پہرنا۔ اسدن (۱۰) روحون کو جسمون کے ساتھ ملائے جانے سے اس وقت کی کمیٹیان اسدن (۱۱) پہاڑون کے چلائے جانے اور دریاؤن (۱۲) کے جاری ہونے سے اس وقت انگریزون کا پہاڑون کو کاٹ کر سڑکین نکالنا اور دریاؤن سے نہرین نکالنا وغیرہ وغیرہ مراد ہے۔ (جو اس کے رسائل ازالہ توضیح فتح شہادت القرآن وغیرہ مین بیان ہوئے ہین۔ انکو بہی عام اہل اسلام خدا و رسول پر افترا جانتے ہین۔

لوگون پر افترا کرنا اور عام جہوٹ بولنا بہی کادیانی کا عام اہل اسلام مین مسلم ہی اور اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ خصوصاً اسکی جلد ۱۵ کے نمبر ۹ لغایت ۱۲ مین ایسا مدلل و مفصل ہو چکا ہے جسکے دیکہنے کے بعد کسیکو اعتراض و شک پیدا نہین ہوتا حتی کہ کادیانی کو بہی اسمین چون و چرا کرنیکی جگہہ نہین۔ اور اس وجہ سے وہ ان کے ردّ و جواب سے ساکت ہو رہا ہے۔

کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے جو اس نے اپنے ازالہ کے صفحہ اخیر مین بولا ہے کہ ابو سعید محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر لودہانہ سے جگہ نکلوا دیا۔ بلکہ ڈپٹی دلاور علی کی حفاظت مین وہ ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیا۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین جو رسالہ اظہار مین بولا ہے۔ کہ ابو سعید محمد حسین نے مباحثہ امرتسر مین عیسائیون کو مدد دی۔ کیا یہ اسکا جہوٹ نہین ہے؟ جو اسی رسالہ مین بولا ہے۔ کہ عرب و شام کے مستند علماء اس کے ساتھ ہو گئے۔ کیا اسی رسالہ مین اسکا یہ جہوٹ نہین ہے کہ جن لوگون نے اسپر فتوی کفر لگایا تہا۔ ان مین سے اکثر نے رجوع کر لیا ہے۔ کیا اسکا یہ جہوٹ نہین جو کتاب وساوس کے صفحہ (۶۰۴) مین اسنے بولا اور خاکسار کے حق مین چالیس روز کا میعادی منذر الہام شائع کیا۔ اگر ان جہوٹون مین سے کوئی جہوٹ سچ ہو سکتا تہا۔ تو کیون ہمارے ان الزامون کے جواب مین اسنے سکوت اختیار کیا۔

الزام اول کے ثبوت مین جو ہمنے ڈپٹی کمشنر لودہانہ کی چٹھی رسالہ نمبر ۸ جلد ۱۳ مین مشتہر کی۔ اسکا جواب کیون نہ دیا۔

الزام نمبر ۲ کے ثبوت مین جو ہمنے اسکا یہ محاورہ اور شریفانہ اصول پیش کر کے اس کو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لزم کیا تہا۔ اسکا جواب کیون ندیا۔

الزام نمبر ۳ کے ثبوت مین جو ہمنے کادیانی کے سفر حج کا خرچ اپنے ذمہ لیکر جرمین مین اسکو بیجا کر اس کے عقاید و مقالات کا فیصلہ کرانا چاہتا تہا۔ اس کو کیون تسلیم نکیا۔

الزام نمبر ۴ کے ثبوت مین جس فہرست اہل رجوع کا ہمنے مطالبہ کیا تہا اسکو کیون پیش نہ کیا۔

الزام نمبر ۵ کی تائید مین جو ہمنے اپنی ترقی دنیوی کا حال لکہا تہا اسکا کیون اس نے جواب نہا اس کے اتباع کا خدا و رسول پر افترا کرنا اور عام جہوٹ بولنا بہی اس تفصیل سے ثابت ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ان سب افترائون کا افترا ہونا دلائل سے ثابت و مدلل دیکہکر ان کو قبول کرتے ہین۔ اور عام لوگون مین انکو رواج دیتے ہین۔ اور بحکم اس قاعدہ مسلمہ اتفاقیہ کہ جہوٹ کا مرتکب ہونے والا بہی جہوٹا ہے۔ وہ سب جہوٹے ہین۔

علاوہ بران ان مین سے آپکے انکار خلفاء و اخص حواریون کے سفید جہوٹ بہی اشاعۃ السنۃ مین ثابت ہو چکے ہین۔ آپ کے بڑے اور اول درجہ کے خلیفہ حکیم نورالدین بہیروی جمعی کا جو درحقیقت آپکے پیر و مرشد ہین چنانچہ رسالہ ہذا کے ص۱۶۵ مین اور نمبر ۱۲ جلد ۱۴ کے ص۴۱۶ مین مفصل بیان کیا گیا ہے۔) مباحثہ لاہور سے جان چہوڑانے کے لئے یہ جہوٹ بولنا کہ ہمکو لودہانہ مین ایک شب کے لئے جاکر وہان سے جموں مین چلا جانا ضروری ہے۔ ورنہ مسلمانون کا خرچ عظیم ہوگا۔ جس کے بعد آپ لودہانہ چلے گئے۔ وہان پانچ روز قیام کیا۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۳ کے ص۳۱ مین ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپ کے خلیفہ دوم مفتی احسن امروہی کا واقعہ مباحثہ بٹالہ کی نسبت تین جہوٹ بولنا (۱) آپ (حاکم) کو لکہتے ہین۔ بلا اجازت لاہور چلے گئے۔ (۲) جسپر میر ممتاز علی صاحب منصف نے کہا کہ ہم کو اب موہنہ دکہانے کی جگہہ نہین رہی۔ (۳) آپ مباحثہ شروع کر کے چلے گئے۔ جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ ص۳۰۹ مین ثابت کیا گیا ہے۔ اور آپ کے خلیفہ سوم اڈیٹر رسالہ ناحق (مشہور بحق) کے برطبق "برعکس نہند نام زنگی کافور"۔ کئی جہوٹ (۱) مسٹر ویب صاحب کو کادیانی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کی بدولت اسلام نصیب ہوا ہے۔ (۲) کادیانی کے مخالفین ذلت ومسکنت مین مبتلا ہین
(۳) مدراس کے یوروشین نومسلم جماعت کی طرف سے مسٹر حامد سنو وغیرہ کا ڈیپوٹیشن کادیانی سے
ملنے آنے والا ہے۔ ثابت ہو چکے ہین۔ آول و دوم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت کئے
گئے ہین تیسرے کا ثبوت من بعد یون ہوا۔ کہ مسٹر حامد سنو کئی مہینے سے لاہور مین مقیم ہین۔ اور
انجمن حمایت اسلام کے مدرس ہین۔ وہ کادیانی کی طرف منہ کر کے ہنسو کتے بھی نہین۔ باوجودیکہ
حواریان کادیانی ان کو قادیان پہنچنے کی بہت ترغیب دلا چکے ہین۔ اور آپ کے خلیفہ چہارم
حامد سیالکوٹی کے کئی جھوٹ (جن مین بعض خاکسار کے حق مین افترا ہین۔ بعض مولوی محمد حسن
صاحب رئیس لودہانہ وغیرہ مسلمانان لودہانہ پر افترا ہین) اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ مین ثابت
ہو چکے ہین۔ عام اہل اسلام سے اس گروہ کے پیروان کی مخالفت عیان ہے۔ محتاج
بیان نہین ہے۔ کادیانی کے عقاید کہ از انجملہ مشتے نمونہ از خروار اوپر بیان ہو چکے ہین ایسے
عقاید ہین جن مین وہ کافہ اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور خاص کر ہمارے مقابلہ و محاورہ
الہامیہ مین کہ "جو شخص جھوٹ بولے۔ یا غلطی کرے۔ یا کادیانی کی بات یا شرط نہ مانے وہ
حلال زادہ نہین" تو وہ سارے جہان کے مخالف ہین۔ پھر اس مخالفت عام اہل اسلام
اور اس کذب وافترا و لاکلام کے ساتھ یہ حضرات اس پاک خطاب سے مخاطب اور اس
مقدس لفظ کے مورد نہون۔ اور برخلاف اس کے سب کے سب حلال زادے کہلائین۔ اور
اور تمام اہل اسلام صرف کادیانی کے خیالی جھوٹ بولنے مین یا کسی مسئلہ مین غلطی کرنے
سے یا کادیانی کی کسی بات یا شرط مین خلاف کرنے سے حرامزادہ متصور ہون۔ اس کی
کوئی وجہ وجیہہ ہے تو کادیانی صاحب بیان فرماوین۔ اور اس الہامی ڈگشنری کی شرح
تصنیف کرین۔ جس مین اس وجہ کی تفصیل ودلیل ہو۔

اور اگر کادیانی صاحب کوئی دلیل فارق جو کادیانی اور اس کے اتباع کو باوجود
جھوٹ بولنے اور تمام جہان کا خلاف کرنے کے حلال زادہ قرار دے۔ اور تمام مسلمانون کو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کسی غلطی یا جھوٹ یا خلاف کا دیانی کے سبب حرامزادہ بنادے بیان نہ کرین گے۔ تو عام مسلمان یہ سمجھہ جائین گے کہ آپ کا یہ محاورہ الہامی نہین۔ بلکہ شیطانی ہے۔ اور آپ باوصف دعوے بنوت والہام ومجددیت ومسیحائیت عام بازاریون کی طرح لوگون کو گالیان دیتے ہین۔ اور اس وجہ سے آپ نبی۔ مجدد۔ محدث تو کجا اول درجہ کے مسلمان یا مہذب انسان بہی نہین ہوسکتے۔ بلکہ بہائم سیرت وحشی صفت ہین جو جوش کے وقت اپنے اختیار مین نہین رہتے۔ اس صورت مین ان کی طرف سے یہ شعر صائب کا آپ کی خدمت مین پیشکش ہوتا ہے۔ اور اسی پر یہ مضمون ختم ہے ؎

دہن خوش بد شنام میالا صایب

لیکن زر قلب بہر کس کہ دہی باز آید

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فرضی زوجہ کادیانی کے شوہر ثانی کی عدم وفات

پر

کادیانی کی راست بیانی

آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند — از ہر چہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند
در مسجدے کہ غیر خاموشی علاج نیست — پرہ ہر زہ است تکیہ بچون و چرا کنند

کادیانی کی فرضی وخیالی[۱] زوجہ مرزا احمد بیگ مرحوم کی دختر نیک اختر کے شوہر ثانی مرزا سلطان[۲] محمد بیگ ساکن پٹی علاقہ قصور ضلع لاہور (خدا اسکو زندہ رکھے اور اور اسکی موت چاہنے والے کے منہ مین خاک ڈالے) کی نسبت کادیانی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جس تاریخ وہ کادیانی کی زوجہ مذکورہ کو

ahmadimuslim.de

[۲] مرزا سلطان محمد بیگ صاحب اس لفظ پر ہمسے آشفتہ نہوں اور یہ اعتراض نہ کرین کہ کیون ہماری منکوحہ کو کادیانی کی زوجہ بنایا اور کادیانی کو اسکا شوہر اول مُیر اکر ہمکو شوہر ثانی قرار دیا۔ ایصاحب یہ جرأت ہمنے نہین کی یہ گستاخی کادیانی ہی سے ہوئی ہے۔ ہم تو صرف ناقل ہین اور مقولہ "نقل کفر کفر نباشد" آپنے بھی سُنا ہوگا۔

ہان آپ یہ سوال کر سکتے ہین کہ کادیانی نے ہماری منکوحہ کو اپنی زوجہ کہان اور کب بنایا تو اسکا جواب یہ ہی کہ ایصاحب! دو دفعہ اس نے یہ جرأت کی ہے دفعہ اول ۱۸۸۸ء مین بضمن اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور دفعہ دوم ۱۸۹۱ء مین بضمن فیصلۂ آسمانی۔

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء مین اس نے آپکے حرم محترم کی نسبت یہ الہام گھڑکر شائع کیا تھا۔

فسکفیکہم اللہ ویردھا الیک جسکا ترجمہ یہ ہی کہ خدا تجھسے ٹھٹھا کرنیوالون کو خود سنبھال لے گا اور اس عورت کو تیری طرف پھیر لادیگا یا واپس لائیگا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اپنی نکاح مین لائیگا اس تاریخ سے اڑہائی برس کے عرصہ تک وہ فوت ہو جائیگا۔ اور اسکے مرنے کے بعد پہر خدا تعالے اس زوجہ کادیانی کو کادیانی کیطرف واپس لائے گا۔ اصل عبارت یہ ہے جو اسکے

بقیہ حاشیہ صفحہ

عربی کے لفظ رد یا اسکے ترجمہ پہر لانے یا واپس لانے کے یہی معنے ہوتے ہین کہ ایک چیز پہلے کسیکے پاس ہو اور پہر جدا ہونیکے بعد اسکے پاس آجاوے۔ عربی کے الفاظ قرآن مین ایسے بہت ہین جنکے یہی معنے ہین آیات منقولہ

لرادك الى معاد۔ انا رادوه اليك فرددناه الى امه۔

حاشیہ کے معنے کسی مولوی سے پوچہو۔ یا مترجم قرآن مین ان کے معنے دیکہہ لو

ہندی مین اس مضمون کا یہ شعر پڑہو ؎ جا کے گلزار سے صیاد پہر آیا الٹا + کیا نصیبہ ہے تیرا بلبل شیدا الٹا +

جس سے یہی معنے سمجہہ مین آتے ہین کہ صیاد پہلے اس باغ مین تہا جسمین وہ پہر آیا۔

فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر کے حاشیہ مین کادیانی نے آپکی زوجہ عفیفہ کی نسبت یہ الہام گہڑا اور شایع کیا ہے۔

يسئلونك احق هو قل اى وربى انه لحق وما انتم بمعجزين زوجناكها لا مبدل لكلماتى

[illegible] تو کہدی بخدا وہ حق ہے۔

اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہین ہو ہمنے اسکا نکاح تجہہ سے کر دیا۔ خدا کی بات کوئی بدلنے والا نہین۔

اسمین تو اس نے صاف تصریح سے کہدیا کہ اس عورت سے خدا تعالے نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے یہ وہ کلمہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے خدا تعالے نے ام المومنین حضرت زینب کا نکاح آنحضرت سے کر دیا تہا۔ اور قرآن مین اسکو نقل فرمایا۔ لہذا پہر آنحضرت نے اپنا نکاح حضرت زینب سے خود نہین پڑہا بلکہ خدا کے پڑے ہوئے نکاح کو کافی سمجہا پس اگر بحسب ادعاء کادیانی آپ کی زوجہ محترمہ سے خدا تعالے نے اسکا نکاح کر دیا ہوا ہے تو پہر اسکے خیال مین آپکی منکوحہ کی زوجہ کادیانی کے ہونیمین کیا کسر رہی۔؟ کیا خدا تعالے کا پڑہا ہوا نکاح ملا و قاضی کی پڑہی ہوئے نکاح سے کچہہ کم ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ ہمنے کادیانی کے اسی قول و ادعا کی نظر سے اس پاکدامن کا پہلا شوہر کادیانی کو اور دوسرا آپکو کہا ہے اسپر آپکو آشفتگی ہو تو آپ کادیانی پر مواخذہ کرین کہ وہ کیون آپکی زوجہ کو اپنی زوجہ قرار دیتا ہی۔ خاکسار کو ناقل سمجہکر معاف رکہین۔

کادیانی کے اتباع کو اگر یہ جوش آوی کہ ایک عورت فراش غیر کو حضرت اقدس کی زوجہ بنا کر پہر اسکے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کیجاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

یا معین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا — قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا — کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اسکے بعد کادیانی نے شروع اشتہار سے صفحہ تک اخبار نور افشان پر لے دے کی جسمیں اس پیشگوئی کو شہوت پرستی قرار دیا گیا تھا۔ اسکے بعد صفحہ میں کہا ہے۔

"اب یہ جاننا چاہیئے کہ جس خط کو ۷ جنوری ۱۸۸۸ء کے نور افشان میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ اور اب بھی رکھتے ہیں چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرتسر میں انکی طرف سے اشتہار چھپا تھا یہ درخواست انکی اس اشتہار میں بھی مندرج ہے انکو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسولؐ سے بھی دشمنی ہے اور والد اس دختر کا بباعث شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضاجوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمان بردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور ہر باب میں اُسکے مدار المہام اور بطور

نوٹ شوہر ثانی کیوں تجویز کیا وہ بھی انہی حضرت کے گھر میں کہ اپنے ان الہامات میں اس عورت کو جو فراش غیر ہے کیوں اپنی زوجہ بنایا اور ان لوگوں سے ہمکو شرمندہ کرایا جو ہمکو کہہ رہے ہیں کہ ہمارے مسیح کی زوجہ دوسرے شوہر کے گھر بس رہی ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

نفس ناطقہ کے اُسکے لئے ہو رہے ہین تبہی تو نقارہ بجاکر اسکی گرکی کے بارہ مین آپ ہی شہرت دیدی یہانتک کہ عیسائیون کے اخبارون کو اس قصہ سے بہرہ یاب آفرین برین عقل ودانش۔ مامون ہونیکا خوب ہی حق ادا کیا۔ مامون ہون تو ایسے ہی ہون۔ غرض یہ لوگ جو مجھکو میرے دعوی ہام مین مکّار اور دروغگو خیال کرتے تہے۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تہے۔ اور مجھہ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تہے۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دُعا بہی کی گئی تہی۔ سو وہ دُعا قبول ہو کر خدا تعالے نے یہ تقریب قایم کی کہ والد اس دُختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہمارے طرف ملتجی ہُوا۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حُسین نام کو بیاہی گئی تہی۔ غلام حُسین عرصہ پچیس ۲۵ سال سے کہین چلا گیا۔ اور مفقود الخبر ہے۔ اسکی زمین ملکیت جسکا حق ہمین پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری مین درج کرادی گئی تہی۔ اب حال کے بندوبست مین جو ضلع گورداسپور مین جاری ہے نامبردہ یعنے ہمارے خلاف مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادین۔ چنانچہ اون کی ہمشیرہ کی طرف سے یہہ ہبہ نامہ لکہا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجُز ہماری رضامندی کے بیکار تہا۔ اسلئے مکتوب الیہ نے بتمامتر عجز وانکسار ہمارے طرف رجوع کیا تاہم اُس ہبہ پر راضی ہو کر اُس ہبہ نامہ پر دستخط کر دین اور قریب تہا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مُدت سے بڑے بڑے کامون مین ہماری عادت ہے جناب الٰہی مین استخارہ کر لینا چاہیئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پہر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تہا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تہا جسکو خدا تعالے نے اس پیرایہ مین ظاہر کر دیا۔

اُس خُدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دُختر کلان کے نکاح کیلئے سلسلہ جُنبانی کر اور اُنکو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا - اور ان تمام برکتون اور رحمتون سے حصہ پاؤگے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا - اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی - اور درمیانی زمانہ مین بھی اُس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئین گے +

پھر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ نے یہ مقرر رکھا ہے کہ وہ مکتوبالیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا - اور بیدینون کو مسلمان بناویگا - اور گمراہون مین ہدایت پھیلاویگا - چنانچہ عربی الہام اسبارے مین یہ ہے - کذبوا بایاتنا وکانوا بھا یستھزءون - فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک انا قدرنا لک ان اللہ ط ازالک فقال لما یریدینک انت معی وانا معک - عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا - یعنے اُنہون نے ہمارے نشانون کو جھٹلایا - اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالےٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہین تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اسکی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا - کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے - تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور مین تیرے ساتھ ہون اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا جسمین تیری تعریف کیجائیگی یعنے گو اول مین احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہین اور نالائق باتین مونہہ پر لاتے ہین - لیکن آخر خدا تعالےٰ کی مدد کو دیکھکر شرمندہ ہونگے اور سچائی کے کھلنے سے چارون طرف سے تعریف ہوگی "

اس کے بعد کا دیانی نے اخبار نور افشان کے اس اعتراض کا کہ "اگر یہ الہام خدا کی طرف تھا تو اسکو پوشیدہ کیون رکھا اپنے خطون مین اسکو پوشیدہ رہنے کی تاکید کیون کی" ایسا واہی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واہی جواب دیا ہے جو عذر بتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اخیر مین کہا ہے کہ یہ پیشگوئی اس زمانہ مین کی تھی۔ جبکہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی یعنے آٹھ یا نو برس کی تھی۔ تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

ازانجا کہ پیشگوئی یا الہام مصرح نتیجہ جو خوش اختلام کادیانی تھا اور اسیوجہ سے وہ اس پیشگوئی کے مضمون اور وعدہ پر دل سے مطمئن نہ تھا اور خوب جانتا تھا کہ مین نے ایک شکار کے لئے جال پھیلایا ہے۔ جو ہاتھ پاؤن مارنے کے بغیر دام مین آنا نہایت مشکل ہے۔ **لہذا** اس نے اس وعدہ پر صبر و سکوت اختیار نہ کیا۔ بلکہ وہ ضط و ناچار و حیران و بیقرار ہوکر ناجایز وسائل و تدبیرون کے درپے ہوگیا۔ پس **پہلے** تو اس نے **مرزا احمد بیگ** اپنی فرضی زوجہ کے والد کو ڈرانا اور پھسلانا شروع کیا۔ اور کئی خط متضمن ترغیب و ترہیب (ڈرانے) کے ذریعہ سے اسکو دام مین لانا چاہا۔ اور جب وہ قابو مین نہ آیا۔ تو پھر اسکی ہمشیرہ کو جو کادیانی کے بیٹے **فضل احمد** کے خوشدامن تھی۔ (اس خیال سے کہ عورتین عموماً نرم دل ہوتی ہین۔ اور ایسی باتین سنکر ڈر جاتی ہین) ڈرانا اور پھسلانا چاہا اور اسکے نام ایک خط رجسٹری شدہ متضمن ترغیب و ترہیب روانہ کیا۔ وہ عورت بھی جو انمرد نکلی۔ تو پھر اسکے شوہر کو مرزا **علی شیر بیگ** کے نام اسی مضمون کا خط لکھا وہ خط ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جسمین پہلے خطون کی بھی تصدیق پائی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ نحمدہ و نصلی۔ مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اللہ تعالے۔ خوب جانتا ہی کہ مجھکو آپسے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور مین آپکو ایک غریب مزاج اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قایم سمجھتا ہون۔ لیکن اب جو مین آپکو ایک خبر سناتا ہون آپکو اسے بہت رنج گذریگا۔ مگر مین محض للہ ان لوگون سے تعلق چھوڑنا جو مجھے ناچیز بتاتے ہین اور دین کی پروا نہین رکھتے۔ آپکو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے مین اُن لوگون کے ساتھ کسقدر میری عداوت ہورہی ہے۔ اب مین نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونیوالا ہے۔ اور آپکے گھر کے لوگ اس مشورہ مین شامل ہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ بات اس صورت مین سلم ہوتی ہے جبکہ وہ لڑکی ہمیشہ نو سی برس کی رہتی۔ اور جبکہ وہ خط منظور ہو جانے کے بعد دو تین ہی برس مین آپ سرفراز ہونیکے لائق اور تیار ہو ہونیوالی تھی۔ تو اس صورت مین نفسانیت کا گمان کیا نہین ہو سکتا ہے ناظرین کادیانی کی ابلہ فریبیون کو دیکھو!۔

آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہین بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہین یہ لوگ
کو ہنسانا چاہتے ہین۔ ہندوؤن کو خوش کرنا چاہتے ہین۔ اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہین رکھتے۔ اور
اپنی طرف سے میری نسبت اُن لوگون نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اسکو خوار کیا جائے۔
ذلیل کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہین۔ اب مجکو بچا لینا اللہ
تعالےٰ کا کام ہے۔ اگر مین اسکا ہون تو ضرور مجھے بچائیگا اگر آپکے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے
تو کیون نہ سمجھ سکتا۔ کیا مین چوہڑا۔ یا چمار تھا جو مجھکو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو ایک ہان سے ہان ملاتے
رہے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔ یون تو مجھے کسیکی لڑکی
سے کیا غرض کہین جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جنکو مین خویش سمجھتا تھا اور جنکی لڑکی لینی چاہتا تھا کہ اسکی اولاد ہو
اور میری وارث ہو وہی میری خون کے پیاسے رہے میری عزت کے پیاسے ہین اور چاہتے ہین کہ خوار ہو اور اسکا
رو سیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جسکو چاہے رو سیاہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ مین ڈالنا چاہتے ہین۔ مین نے
خط لکھا کہ پرانا رشتہ مت توڑو خدا تعالےٰ سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ آپکی ہوی نے جوش مین
اگر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزتبی بی نام لیلے فضل احمد کے گھر مین ہے بیشک وہ طلاق دیدیوے۔ ہم
راضی ہین۔ اور ہم نہین جانتے۔ کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کی خلاف مرضی نہین کرینگے۔ یہ شخص کہین مرتا
بھی نہین۔ پھر مینے رجسٹری کرا کر آپکی ہوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ دیا۔ اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا
کیا رشتہ باقی رہگیا ہے۔ جو چاہے سو کرے۔ ہم اسکے لئے اپنے خویشون سے اپنے بھائیون سے جدا نہین ہو سکتے
مرتا مرتا رہگیا۔ کہین مرا بھی ہوتا۔ یہ باتین آپکی ہوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہین بیشک مین ایک حقیر ہون ذلیل
ہون اور خوار ہون۔ مگر خدا تعالےٰ کے ہاتھ مین میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب مین ایسا
ذلیل ہون۔ تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا مینے آپکی خدمت مین خط لکھدیا ہے کہ اگر آپ
اپنے ارادہ سے باز نہ آوین اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ لین تو پھر جیسا کہ آپکا خود منشا رہے۔
میرا بیٹا فضل احمد بھی آپکی لڑکی کو نکاح مین رکھ نہین سکتا۔ بلکہ ایکطرف حسب[1] محمدی کا کسی شخص سے نکاح

[1] یہ حضرت اکذب کادیانی صاحب کی نظر منظور خاتون کا نام نامی ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپکی لڑکی کو طلاق دیدیگا - اور اگر نہین دیگا - تو مین اُسکو عاق اور لاوارث کرونگا - اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے - اور یہ ارادہ اُسکا بند کردوگے تو مین بدل و جان حاضر ہون - اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ مین ہے ہر طرح سے درست کرکے آپکی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا - اور میرا مال اُسکا مال ہوگا - لہذا آپ کو بہی لکہتا ہون کہ آپ اس وقت کو سنبہال لین اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکہین کہ باز آجائین - اور گہر کے لوگون کو تاکید کرین - کہ وہ بہائی کو لڑائی کرکے روک دیوے ورنہ مجہے خدا تعالی کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے رشتہ ناتے توڑ دونگا - اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت مین آپ کی لڑکی کو گہر مین رکہیگا - جب آپکی بیوی کی خوشی ثابت ہو - ورنہ جہان مین رخصت ہوا ایسا ہی سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے - یہ باتین خطون کی معرفت مجہے معلوم ہوئے ہین - مین نہین جانتا کہ کہانتک درست ہین - واللہ اعلم - الراقم - خاکسار غلام احمد - لودہانہ اقبال گنج ۱۴ مئی ۹۱ء

جب وہ صاحب بہی قابو مین نہ آئے تو کادیانی نے اپنی **پرانی بیوی** اور **بچون** کو جو مرزا احمد بیگ کے خیر خواہ و صلاح کار تہے گہورنا اور ڈرانا شروع کیا - اور ان کو ایسی ناجائز دہمکی دی کہ کسی پرلے سرے کے شہوت پرست سے (بشرطیکہ وہ شریف کہلاتا ہو) اسپر جرات نہو سکی - عاجز اور ضعیف العمر **بیوی** کو **طلاق** دینے کا ڈر سنایا - اور **بچون** کو **عاق** اور لاوارث کردینے کا - اور اس مضمون کا اشتہار چہاپکر شائع و مشتہر کردیا - جو رسالہ نمبر ۵ جلد ہذا کے صفحہ ۱۴۵ مین منقول ہے - اور **ادہر** فریق ثانی ناکح اور اسکے وارثون کو دہمکانا - اور ڈرانا شروع کیا - **مرزا سلطان محمد بیگ** کو یہ لکہا کہ تم اس تعلق کو قطع کردو - تمہارا نکاح دوسری جگہہ کرادیا جاویگا - تمہاری جوانی پر مجہے رحم آتا ہے - تم اس ارادہ سے باز آؤ اور اسکے وارثون کو متعدد خطون کے ذریعہ سے ڈرایا اور دہمکایا - مگر وہ لوگ بہی جوانمرد نکلے - اور اسکی دہمکیون کو گیدڑ بہبکیان قرار دیکر اپنے خیال پر قایم و مستحکم رہے - ان کے نام کے خطوط کو اس مقام مین نقل کرنیکی ہم گنجایش نہین دیکہتے - اور بجائے اسکے کادیانی کے اعتراف و اقرار تخویف (ڈرانے) و خطوط نویسی کو نقل کرنا کافی سمجہتے ہین - آپ اشتہار چار ہزار کے نوٹ صفحہ ۴ مین فرماتے ہین - "احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تہا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکہکر اسکی پروانگی خط پر خط بہیجے گئے - ان سے کچہہ نڈرا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

پیغام بہیجکر سمجہایا گیا۔ کسی نے اسطرف ذرا التفات نکی۔ اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا۔ بلکہ وہ سب گستاخی و استہزا مین شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تہا کہ پیشگوئی کو سنکر پہر ناطہ کرنے پر راضی ہوئے۔ مگر اے حضرات ناظرین! چونکہ وہ الہام محض کذب اور صرف نتیجہ جوش احتلام کادیانی تہا۔ (اگر اسمین صدق کا دخل ہوتا تو کادیانی اسکو سچ بنانیکے لئے ان مکروہات کا مرتکب نہ ہوتا۔ کہ بیوی کو طلاق اور بیٹون کو عاق اور بہو کو بیٹے سے طلاق) لہذا اس کا کوئی ناجائز حیلہ کارگر نہوا۔ اور سات تاریخ اپریل ۱۸۹۲ء کو کادیانی کی منکوحہ آسمانی کا نکاح ثانی اسی پنگ مین (جوان) مرزا سلطان محمد سے ہوا اسکو اس نکاح دیرگاہ متمتع رکہے۔ ہوگیا۔ چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ کے صفحہ ۱۶ مین کادیانی سے منقول ہے۔

پہر اس نکاح سے چار مہینے کے بعد مرزا احمد بیگ نے حسب مقتضائے قضا و قدر و تقاضائے عمر رحلت کی تو اس سے کادیانی کی چڑہ مچگئی اور رال ٹپک پڑی۔ آپنے بغلین بجانی شروع کردین اور متعدد تحریرات مین (کہ از آنجملہ بعض اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱۵ مین منقول ہین) یہ باتین کہین کہ اسکی موت میری ہی پیشگوئی کا اثر ہے اور آیندہ سلطان محمد کے لئے بہی موت تیار ہے۔

ahmadimuslim.de

ہر چند جنرل جرنل اشاعۃ السنۃ نے کادیانی کی ان باتون کا دندان شکن جواب دیدیا۔ اور جلد ۱۵ کے نمبر ۱ و ۲ مین اسپر پچاسی سوالات جرح کرکے اسکو مجروح و نیم بسمل بلکہ مردہ کردیا۔ ان سوالات مین اسنے یہ ثابت کردیا۔ کہ ایسی پیشگوئیان نجومی و جفری جوتشی بہی کیا کرتے ہین جو بعض اوقات سچی نکلتی ہین۔ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہوسکی۔ جن کے جواب مین کادیانی سے بجز سکوت کچہہ بن نہ پڑا۔ جس سے سمجہا گیا۔ کہ بس اب کادیانی پر وہ پہٹ گیا۔ مگر اے حضرات ناظرین! کادیانی بڑا صاحب حوصلہ و ہاضمہ ہے۔ وہ اسقدر سوالات جرح کے مار کہہ کر بیہوش و بے حس ہوکر پہر سرک پڑا۔ اور پہر بہی مرزا احمد بیگ کی موت کو اپنے الہام کا نتیجہ قرار دیکر اس سے مرزا سلطان محمد اور ان کے بہی خواہان اہل اسلام کو ڈرانے لگ گیا۔ اور اپنے دام افتادہ احمقون کو اپنی تقلید پر جمانے لگا۔ چنانچہ رسالہ شہادۃ القرآن مطبوعہ ۹۳ء کے صفحہ نمبر ۸ مین اس نے کہا ہے۔

"پہر ماسوا اسکے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان مین ہین جیسا کہ منشی عبد اللہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد اجلی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہگئی ہے یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہین ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہین۔ کیونکہ احیا اور اماتت دونون خدا تعالے کے اختیار مین ہین اور جبتک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہو خدا تعالی اوسکی خاطر سے اُسکے دشمن کو اوسکی دعا سے ہلاک نہین کرسکتا۔ خصوصًا ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئین منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اُس کرامت کو اپنے صادق ہونیکی دلیل ٹھہرادے۔ سو پیشگوئیان کوئی معمولی باتین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ محض اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین۔ سو اگر کوئی طالب حق ہو تو ان پیشگوئیون کے وقتون کا انتظار کرے۔ یہ تینون پیشگوئیان ہندوستان اور پنجاب کے تینون بڑی قومون پر حاوی ہین یعنے ایک مسلمانون سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤن سے اور ایک عیسائیون سے اور انمین سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجزا یہین (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (۲) اور پھر داماد اوسکا جو اسکی دختر کلان کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلان فوت نہو۔ (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہوجاے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار مین نہین۔"

وآزانجا کہ خدا تعالی ہمیشہ آخر کار جھوٹون کا مونہہ کالا کرتا ہے۔ گو ایک وقت تک اُن پر حمرۃ الخجل (ندامت کی سرخی چہرہ) رہی۔ لہذا سات اپریل ۱۸۹۳ء سے اڑھائی سال کی مدت گذر گئی مرزا سلطان محمد زندہ صحیح وسالم خوش وخورم رہا۔ اور اس نکاح سے انکو خدا نے ولد صالح بھی عطا کیا جس سے کادیانی کی دروغگوئی اور ذلت اور رسوائی اسلامی دنیا پر ظاہر ہوئی اور اسکی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر اے حضرات! کادیانی بڑا صاحب حیا و حوصلہ و ہاضمہ ہے۔ کہ وہ اس ذلت اور رسوائی کو بھی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

شیر مادر کی طرح غٹ غٹ کرکے نوش فرماکر ہضم کرگیا۔ اور اس نوجوان کی عدم وفات پر اس نے ایسی راست بیانی کی ہے جسنے جہان کے بے شرمون اور جھوٹون کو مات کردیا۔ ۶۔ اکتوبر ۹۲ء کو اس نے عنوان ذیل کی ایک تحریر شایع کی ہے۔

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اسکے داماد
سُلطان محمدؐ کی نسبت جو پیشگوئی کی تھی اُسکی حقیقت

اس تحریر مین چونکہ کادیانی نے حسب عادت قدیم تطویل بلا طائل کی ہے اور پورے آٹھ صفحہ مین بیہودہ سرائی اس سے ہوئی ہے۔ لہذا ہم اسکی پوری عبارت کی نقل کرنیکی اسمقام مین گنجائش نہین پاتے صرف اسکا خلاصہ نقل کرتے ہین۔

اس تحریر کا خلاصہ مطالب ذیل ہین

(۱) اس پیشگوئی کے دو حصہ تھے۔ پہلا اور بڑا مرزا احمد بیگ کی وفات تھی۔ دوسرا حصہ اسکے داماد مرزا سلطان محمد بیگ کی وفات +

(۲) پہلا حصہ پورا ہوگیا جسکا اقرار صاحب اشاعۃ السنۃ نے بھی کیا۔ اور کہا ہے کہ اگرچہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی مگر یہ الہام سے نہین۔ بلکہ نجوم یا رمل وغیرہ سے کی گئی تھی۔

(۳) دوسرا حصہ گو میعاد مین پورا نہین ہوا۔ مگر بعد میعاد پورا ہوگا۔ میعاد مین پورا نہونے کی وجہ یہہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ بھی عبداللہ آتھم کی طرح ڈر گیا تھا۔ بلکہ اسکے دل پر شدید خوف وحزن وارد ہوا تھا۔ اسلئے وعدہ عذاب کو خدا نے میعاد سے ٹلا دیا۔

(۴) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر دو دلیلین ہین۔ ایک عقلی دوسری نقلی (روایتی) عقلی یہ ہے کہ جب ایک پیشگوئی مین دو شخصون کے مرنے کی خبر دیجاوے۔ اور ان مین سے ایک شخص مطابق پیشگوئی فوت ہوجاوے تو اس سے دوسرے کا ڈر جانا لازمی امر ہے۔ بناءً علیہ۔ خبر پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ کے مرجانے سے سلطان محمد بیگ ایسا ڈر گیا ہوگا کہ گویا وہ جیتا ہی مر گیا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نقلی (روایتی) دلیل یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد بیگ کے بزرگون کی طرف سے ہمین دو خط پہنچے۔ جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے جنمین انہون نے اپنی توبہ و استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام قرائن کو دیکھکر ہمین یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہین رہ سکتی۔

(۵) مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے سے اس عذاب سے ٹل جانا گو اس پیشگوئی مین بطور شرط مذکور نہ تھا۔ مگر یہ ربانی کتابون کی تعلیم سے ثابت و معلوم ہے۔ کہ خدا تعالے موقت و موعود عذاب موت کو لوگون کے ڈر جانے سے اپنے وقت سے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالی کی قدیم سنت ہے۔ لہذا اگر کسی خبر و پیشگوئی مین اسکا ذکر بطور شرط نہ بھی ہو تو بھی خدا تعالے اسکا لحاظ کرتا ہے اور اسکا خلاف ہرگز نہین کرتا۔

(۶) اس سنت الٰہی سے مولوی عبد الجبار امرتسری اور مولوی رشید احمد گنگوہی۔ اور ابو سعید محمد حسین واقف ہین۔ اگر وہ اس سے انکار کرین تو وہ تینون یا ان مین سے کوئی ایک تاریخ مقرر کر کے جلسہ عام مین مجھ (کادیانی) سے اس بارہ مین نصوص صریحہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ اور کتب سابقہ سنین اور صرف دو گھنٹے تک مجھے ان کے بیان کرنے کے مہلت دیوین۔ پھر اگر ان کا یہ خیال ہوگا کہ یہ دعوے نصوص صریحہ سے ثابت نہین۔ اور جو دلائل بیان کئے گئے ہین وہ باطل ہین۔ تو ہم دو سو روپیہ انعام دین گے۔ اگر وہ قسم کھا کر کہدین گے کہ وہ دلائل باطل ہین۔ اور خدا تعالی کی عادت نہین ہے کہ وہ اپنے وعدون اور میعادون مین کسیکی توبہ یا خوف سے تاخیر ڈالدیتا ہے

یہ آپکے آٹھ صفحہ کے پورے مطالب کا خلاصہ ہے۔ اب ناظرین اسپر ہماری ریمارکس (تشریحات) سنین۔

نمبر اول مین جو آپنے فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کا بڑا حصہ مرزا احمد بیگ کی موت تھی۔ یہ اسلئے فرمایا ہے کہ احمد بیگ مر چکا تھا۔ وہ نہ مرتا تو یہی چھوٹا حصہ ہو جاتا۔

مگر کادیانی کے اصل الہام یا احتلام **اشتہار** ۲ جولائی ۱۸۸۸ء منقول صـ۱۸۱ غیر رسالہ ہذا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۲ء منقول ص۱۴۵ اور اسکے خط ۴ مئی ۱۸۹۲ء منقول ص۱۴۴ اور اسکے مضمون منہ شہادت القرآن منقول ص۱۸۶ کے ناظرین پر مخفی نہوگا۔ کہ بڑا حصہ اس الہام و پیشگوئی کا اور اصل مقصود الہام منکوحہ آسمانی کا دیانی کا اسکے پاس واپس آنا ہے۔ موت مرزا احمد بیگ تو اسکا ایک چھوٹا حصہ اور ایک ذریعہ یا زینہ ہی۔ اسکو کادیانی کا بڑا حصہ قرار دیتا ہے۔ سفید جھوٹ ہے۔

نمبر ۲ مین جو کادیانی نے کہا ہے کہ پہلے حصہ کی پوری ہونیکا صاحب اشاعۃ السنۃ نے اعتراف کر لیا ہے یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ اور "دروغ گویم بر روے تو" کا مصداق کادیانی سچا ہے تو بتادے کہ شاعۃ السنۃ کا یہہ اعتراف کس صفحہ مین مرقوم ہے۔ اشاعۃ السنۃ کے (۳۹) جلد (۱۵) نمبر (۲) مین تو اسکے وقوع سے لاعلمی ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۳ مین جو کادیانی نے مرزا سلطان احمد بیگ کا ڈر جانا بیان کیا ہی۔ یہ بھی محض کذب ہے۔ ہم نے ایک دوست (منشی محمد سعید نقشہ نویس راولپنڈی) کی معرفت مرزا سلطان محمد بیگ سے بضمن چند سوالات اس امر کے متعلق سوال کیا۔ تو انہون نے جواب مین ڈر جانے سے انکار کیا۔ بمعہ سوال ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔

سوال سوم۔ مرزا غلام احمد کے الہام سے آپکے دل پر کیا اثر ہوا تھا کیا آپ ڈر گئے تھے یا نہین۔

جواب۔ مرزا صاحب کو مین جھوٹا اور دروغگو جانتا تھا۔ اور جانتا ہون۔ اور مین مسلمان آدمی ہون۔ خدا کا ہر وقت شکر گذار ہون۔ سلطان محمد بیگ۔ بقلم خود۔

حضرات ناظرین! کیا آپ یہ جانتے ہین کہ درصورت انکار خوف مرزا سلطان محمد بیگ سے کادیانی نے قسم کا مطالبہ بوعدہ انعام یکھزار لغایت چھ ہزار کیون نہین کیا۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم سے کیا تھا۔ اسکی وجہ ہم سے سنین۔ کادیانی کو خوب یقین تھا کہ سلطان محمد مسلمان پیر نوجوان پیرانگریزی خوان پیر دولبیس والون کا صحبتی اور متعلق ہے۔ وہ اپنے سچے انکار پر قورا قسم کہا کر روپیہ وصول کرے گا۔ عبداللہ آتھم کی طرح بڈھا اور ضعیف القلب اور عیسائی نہین۔ کہ وہ سچی قسم سے بھی ڈر جائے گا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حضرت! اس جھوٹے مسیح کی ان پالیسیون کو دیکھین اور اسکے مکار اور عیار ہونیکی یقین کرین۔

نمبر ۴ سین جو مرزا سلطان محمد بیگ کے ڈر جانے پر **عقلی دلیل** بیان کی ہے۔ وہ بھی محض دروغ ومغالطہ ہے عقلمند انسان کسی پیشگوئی کو نیوالیکو جھوٹا جانتا ہو تو ایک نہین ہزار بار اگر وہ کسی شخص کی موت کی نسبت پیشگوئی کرے۔ اور پھر وہ شخص فوت بھی ہو جاوے تو وہ عقلمند اس موت کو پیشگوئی کا اثر نہین سمجھتا۔ اور نہ اس سے ڈرتا ہے۔ بناء علیہ احمد بیگ کی موت سے سلطان محمد کا ڈر جانا لازمی امر ضروری نہین اور جو **نقلی** (روایتی) دلیل بیان کی ہے وہ ہرگز لائق اعتماد وقبول نہین کیونکہ اس روایت کے راوی اور ان خطونکے کاتب حکیم فضل الٰہی صاحب متوطن (کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ) مقیم لاہور ہین خاکسار نے انکو اپنے فرودگاہ لاہور مین بلاکر حال دریافت کیا تو انہون نے چند اشخاص کے سامنے اقرار و اظہار کیا کہ "ان خطونکا کاتب مین ہی ہون"۔ اور ان کی یہ روایت کادیانی کی تائید وتصدیق ہیچ ہین وجہ سے لائق قبول واعتماد نہین

وجہ اول کہ ان خطون مین بقول کادیانی وحسب بیان حکیم صاحب مرزا سلطان محمد بیگ کا کوئی اعتراف قصور وتوبہ درج نہین بلکہ چھپوانے کی اجازت دی ہو۔ وازانجا کہ قصور نکاح ثانی زوجہ آسمانی کادیانی کا مرتکب اور اصل مباشر خود مرزا سلطان محمد بیگ صاحب ہین نہ انکے بزرگ جو صرف معاون ومشیر ہین۔ لہذا وہ اعتراف قصور وتوبہ اصل مباشر کے انکار و اصرار کے مقابلے کان لم یکن وناقابل اعتبار ہے۔

وجہ دوم یہ کہ مرزا سلطان محمد بیگ نے اپنی اس تحریر مین جو ہمارے سوالات کے جوابات مین انہون نے ارسال کی ہے۔ اس سے بھی انکار کیا ہے کہ ان کے کسی نشتہ دار کی کوئی خط متضمن توبہ و استغفار مرزا غلام احمد کے نام بھیجا ہو۔ لہذا ان خطون کا اعتراف قصور وتوبہ باوجودیکہ وہ غیر مباشر کا اعتراف ہے۔ اور غیر راقم کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ لائق اعتبار نہین ہے۔

وجہ سوم اسلئے کہ اس اعتراف توبہ کے ناقل وکاتب حکیم فضل الٰہی صاحب مین اور وہ کادیانی کے چہیتے حواری (مددگار) اور ذوالوجہین (دورخے) ہین۔ مسلمانون کی جماعت بدین وہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

وہ آتے ہین۔ تو کہتے ہین کہ مین کادیانی کا حواری نہین ہون۔ اور جب کادیانی کے حواریون اور مریدون سے خلوت کرتے ہین تو ان کے ہم صفیر و مددگار بن جاتے ہین۔ انکی اس دوسری حالت پر سر دست تین دلائل پیش کئے جاتے ہین۔ باقی پہر سہی۔ اگر حکیم صاحب نے ہم سے اسباب مین چہیڑ چہاڑ کی۔ یار باقی صحبت باقی

پہلی دلیل یہ ہے کہ وہ ان کے خاص مذہبی جلسون اور کمیٹیون کے ممبر ہوتے ہین۔ اور انکی بعض مذہبی مجلسین انہی کے خاص اہتمام سے اور انہی کے خاص مکان پر ہوتی ہین اسکی تصدیق چاہو تو حافظ فضل احمد و مولا بخش کا اشتہار مباحثہ جو حکیم صاحب ہی کے مکان کے پتہ سے جاری کیا گیا ہے ملاحظہ کرو

دوسری دلیل یہہ کہ وہ وقتاً فوقتاً کادیانی کے عقاید کفریہ کی تائید و تصدیق کے لئے کہڑے ہو جاتے ہین۔ **دو دفعہ** خاکسار کے فرودگاہ پر آئے۔ اور عقاید کادیانی کے حامی بنے۔ **ایکدفعہ** اسبات کا ثبوت لیکر آئے کہ جو کادیانی ملائکہ کو ارواح کواکب قرار دیا ہے یہ کفر نہین ہے۔ **دوسری دفعہ** اس امر کا ثبوت آپنے پیش کیا کہ جو کادیانی نے آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے اوپر لگایا ہے یہ کفر نہین ہے۔ جب ہم نے ان باتون کا کفر ہونا ان کے سامنے ثابت کیا۔ تو باوجودیکہ عاجز اور لاجواب ہو گئے مگر پہر بہی ان باتون مین کادیانی کی تائید کرنیسے باز نہ آئے۔ اور اس لاجواب ہونیکے بعد شیخ محی الدین واعظ انجمن حمایت اسلام کے نام اس مضمون کا رقعہ لکھ مارا کہ جو کادیانی نے اپنی آپ کو مرسل یزدانی لکہا ہے اسکا ثبوت قرآن و حدیث مین موجود ہے۔ اور اسکی تفصیل مین پورا مرزائی بنکر دکہا دیا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ کادیانی کے حواریون اور اسکے مذہب پہیلانیوالون کو تبرعاً و احساناً بلا معاوضہ مالی مدد دیتے ہین۔ اور کادیانی کے مخالفون اور نکتہ چینون کا بالعوض اور واجبی حق بہی ادا نہین کرتے۔ تہوڑا عرصہ ہوا ہے کہ لاہور مین ایک شخص قطب الدین واعظ ساکن موضع بدوملہی (جو اس عاجز کا شاگردان شاگرد ہے۔ اور بدقسمتی سے اور کم علمی کی وجہ سے کادیانی کے دام پہنس گیا ہوا ہے) کادیانی کی تائید مین برسر بازار وعظ کہتا پہرتا تہا۔ (جسکا صلہ و انعام بہی اُس نے برسر بازار راشد مسلمانون سے پایا۔) اسکو حکیم صاحب نے علی رؤس الاشہاد (لوگون کے سامنے) دو روپیہ عیار

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دیئے۔ تاکہ اور لوگ بہی اونکی تقلید کرین اور اسکو مالی مدد دین۔ اور جب حکیم صاحب سے اشاعۃ السنۃ کے ان پرچون کا جواب خاکسار سے لے گئے تہے معاوضہ طلب کیا۔ تو اسکے جواب مین آپنے اس مضمون کا رقعہ لکہا جس مین چندہ دینے سے انکار اور مفت رسالہ لینے کا سوال پایا جاتا ہے۔

ان وجوہات ثلثہ سے ناظرین یقین کرین گے کہ حکیم صاحب کادیانی کے پکے حواری ہین۔ لہذا انکی روایت وشہادت کادیانی کی تائید مین مقبول نہین۔ مرزا سلطان محمد بیگ کے خوف پر عقلی ونقلی دلیل بیان کرکے جو کادیانی نے کہا ہے "کہ ان تمام قرائن کو دیکہکر ہمین یقین ہو گیا تہا۔ کہ تاریخ وفات سلطان محمد بیگ قائم نہین رہ سکتے" یہ بہی محض جہوٹ ہے۔ اور بناء فاسد علی الفاسد۔ آپکو یہ یقین یا کم سے کم غالب ظن یا ادنی درجہ کا وہم بہی اسکا گذرتا تو آپ ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے پہلے اس مضمون کا اشتہار جاری کرتے۔ آپ اشتہار جاری کرنیکے ایسے عادی ہین۔ کہ اپنی محبوبہ زوجہ کا حمل اور مبغوضہ زوجہ کی طلاق اور اولاد کو عاق کرنیکے اشتہار سے نہین رک سکے پس اگر ان کو کچہہ بہی اشارہ عالم بالا سے ہوتا یا آپکا ملہم معلم الملکوت آپ کو القا کرتا یا واقعہ مین آپ کو کوئی خط معذرت بزرگان سلطان محمد کی طرف سے ملتا تو آپ ضرور اسکا اشتہار کر دیتے تاریخ وفات مرزا سلطان محمد بیگ گذر گئی۔ اور اس جوان کی صحت کے ساتھ زندگی آپکی شرمندگی کی موجب ہوئی۔ تب آپنے اپنے ایک چہپے حواری کی مدد سے یہ ڈہکوسلہ بنا لیا۔ دنیا مین کون ایسا احمق ہے جو ان واقعات کو سنکر یا جانکر آپکے اس ڈھکوسلہ کو مان لیگا۔ اور اسکو آپ کی بناوٹ نہ کہیگا۔

نمبر ۵ مین جو آپنے ڈر جانیسے الٰہی وعدہ وعذاب کے ٹلجانیکو سنت قدیم خداوندی قرار دیا ہے۔ یہ بہی محض کذب ہے۔ جسکا کافی بیان اس جلد مین (صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵) تک ہو چکا ہے۔

نمبر ۶۔ مین جو آپنے ہم تینون مین سے کسی ایک کی قسم اس بیان پر چاہی ہے۔ اس قسم کے لئے خاکسار جس تاریخ وجس مقام مین بجز قادیان آپ چاہین حاضر ہے۔ مگر اسپر انعام دو سو روپیہ نہین چاہتا۔ بلکہ بجائے دو سو روپیہ کے آپکے مسلمان ہو جانے اور عقاید جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونیکا طالب ہے۔ اور اگر آپ اس سے انکار کرین تو پہر اور انعام تجویز کیا جاویگا جو از قسم مال نہوگا۔ اسکا اظہار آپکے مسلمان ہونے اور عقاید کفریہ سے تائب ہونے سے انکار کے بعد کیا جائیگا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس قسم کے ناراست ہونیپر آپ مجھے کوئی ڈر سنانا چاہتے ہین تو اسکی میعاد تین دن مقرر کرین۔
اس سے زیادہ میعاد مقرر کرین گے تو اسکو منظور نہ کیا جائیگا۔ اور کمی میعاد کا آپکو اختیار بہی دیا گیا ہی۔ چنانچہ
ص مین معروض ہو چکا ہی۔ اور اگر آپ اس انعام و شرط سے میری قسم منظور نہ کرین تو بالمقابلہ قسم پیش
کرین اور اسپر وہی دو سو روپیہ جو آپنے تجویز کئے ہین انعام لین۔ مگر مین آپکی بلا آپکے ان حواریون کی جنکو
مین آپکی مانند دہریہ ولامذہب جانتا ہون قسم ہرگز منظور نکرونگا۔ آپ اور وہ لوگ تو دو سو روپیہ کجا
دو روپیہ پر بہی قسم کہا جانیکو تیار ہو جائینگے۔ بلکہ مین آپکے گروہ سے ان لوگون مین سے جو صرف دہوکہ مین
آکر آپکے دام مین پہنسے ہوئے ہین۔ اور ہنوز مذہب و اسلامی اعتقاد کا حصہ انمین باقی ہی۔ اور ان کے
نام ص مین گذر چکے ہین۔ اولاً خانصاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ کی قسم چاہتا ہون۔ وہ انہی
الفاظ سے جو آپ مجھ سے کہلانا چاہتے ہین یہ کہین۔ اور اسپر قسم کہا جائین۔ کہ ہم نے ان دلائل فریقین کو
جو خدا تعالے کے موعود و موقت عذاب کے ٹل جانے یا نہ ٹلنے کی بابت کادیانی کے اشتہارات اور اشاعۃ
السنۃ کے مضامین مین بیان ہوئے ہین غور و تعمق سے ملاحظہ کیا ہے ہمارے ایمان و کانشنس کی شہادت
سے کادیانی کے دلائل غالب و راجح ہین۔ اور اشاعۃ السنۃ کے دلائل مرجوح و مغلوب ہین۔ اور ہمکو موازنہ دلائل سے
یقین ہو گیا ہے کہ خدا تعالے اپنے موقت و موعود عذاب موت کو لوگون کے سچے مسلمان ہو جانے سے
بلکہ جہوٹے ایمان لانے سے بلکہ کافر رہکر کسیقدر ڈر جانیسے ٹلا دیا کرتا ہے۔ اس بیان مین ہم اپنے دلی اعتقاد
و کانشنس کے خلاف کرتے ہین۔ تو ہمکو خدا ایسے دکھ و عذاب سے ہلاک کرے جو کسی جہوٹے پر نہ ہوا ہو۔
خانصاحب محمد علیخان بہ تسلیم کذب کادیانی اس قسم سے انکار کرین تو دوسرے درجہ پر حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار
نہر اسی تفصیل سے قسم کہائین وہ بہی اسیطرح انکار کر جائین تو بدرجہ سوم منشی عبد الحق صاحب ایکوٹنٹ
پنشنر لاہور وہ بہی انکاری ہون۔ تو بدرجہ چہارم منشی الٰہی بخش صاحب ایکوٹنٹ لاہور وہ بہی انکاری
ہون۔ تو بدرجہ پنجم سید فتحعلیشاہ ڈپٹی کلکٹر نہر۔ یہ لوگ چونکہ عربی و دینی علوم مین دخل نہین رکہتے
لہذا ان مین سے ہر ایک کو عربی عبارات کا مطلب سمجہنے کیلئے کادیانی کے گروہ سے منشی (یا مولوی)
محمد احسن امروہی کو اپنے ساتھ شریک کرنا ضروری ہوگا۔ جو کسیقدر عربی مین دخل رکہتے ہین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور انکو بھی انکے ساتھ قسم کھانی پڑیگی۔ یہ صاحب بھی کادیانی کے دھوکہ مین پھسے ہوئے ہین۔ اور اسلام سے بھی کچھ تعلق رکھتے ہین۔ اس لئے ہم ان کی قسم کو ان لوگون کے ساتھ منظور کرتے ہین۔ اور اگر یہ لوگ کادیانی کے پچھلے اشتہارات کے دلائل پر مطمئن نہون اور انکو ہمارے دلائل وجوابات کے مقابلہ مین کمزور سمجھین۔ تو اس امر کا اعتراف کرکے کادیانی سے درخواست کرین کہ وہ اپنے دعوی "الٰہی وعدہ عذاب موت کے ٹلجانے" پر اور قوی دلائل جنکو وہ بمجانب قسم کھانے مین صرف دو گھنٹہ مین بیان کرنا چاہتا ہے۔ قلمبند کرا کر ہمارے پاس بھیجدین اور ہم انکا جواب ایسی اور ویسی جانبین کے دلائل کا موازنہ ومقابلہ کرکے اسکے دلائل کو غالب پاوین تو اسی تفصیل اور اسی ترتیب سے قسم کھائین اور کادیانی کو یہی انعام دلوائین۔

اور اگر دلائل وعدہ عذاب موت کو ٹلجانے کے **علاوہ** کادیانی سے ہمارے حسب الزامات مندرجہ مضامین اربعہ۔ (۱) کادیانی پر نبیحیابی اشاعۃ السنۃ۔ (۲) لعنۃ اللہ علی الکاذبین مع تکملہ۔ (۳) "حرامزادہ" الخ۔ (۴) "زوجہ فرضی کادیانی الخ" کا پورا جواب لکھوائین۔ اور پھر اسکا جواب ہم سے لکھوا کر انمین موازنہ ومقابلہ کرکے کادیانی کی جانب کو غالب اور اشاعۃ السنۃ کو مغلوب سمجھین۔ تو اسپر بھی اسی ترتیب سے اور اسی تفصیل سے قسم کھائین۔ اور اسکی صلہ مین اسپر بھی دو ہزار روپیہ کی خطیر رقم انعام دلوائین۔ اور ہم اپنی طرف سے اس مباحثہ کے لئے تین شب باش ہو چکے ہین۔ مکفول کرائین جیسا کہ جواب الہین احمدیہ کے انعام مین اپنی طرف سے مکفول کرائے تھے۔ مگر یہ بات کادیانی نے نہ مانی اور جواب مضامین اربعہ مذکور کے لکھنے کی جرأت نہ کی اور اسکی موجودہ افتراءات کے دلائل پر مطمئن نہونیکے سبب ان لوگون نے قسم نہ کھائی تو عام مسلمان جان لین کہ اس دعوی "خونے موعود عذاب موت ٹلجانے" پر کادیانی اور اسکے اتباع مذکورین کو یقین وطمانینت نہین ہے۔ اور اس دعوی مین وہ ہٹ دھرمی کر رہے اور دیدہ دانستہ دھوکا دے رہے ہین۔

نمبر ۷ مین جو آپنے والیسی منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی کی ہے۔ اسکی کوئی میعاد نہین بتائی لہذا یہ پیشگوئی آپکے کسی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ کی دلیل نہین ہو سکتی۔ ایسی پیشگوئی اگر کوئی آپکی موجودہ منکوحہ کی نسبت کرے اور یہ کہے کہ آپکے مرنیکے بعد وہ اسکو نکاح مین آویگی تو اس اب اسکو ملہم یا مسیح وغیرہ ہرگز نہین سمجھا جائیگا لہذا مناسب ہے کہ اگر اس پیشگوئی سے آپ اپنا کوئی دعوی الہام یا مسیحائی وغیرہ ثابت کرنا چاہتے ہین تو اسکی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرنیکا حکم پہنچیگا۔ لہذا احقر خادم کارکنان مکرم کا پتہ درج کیا۔ اس تقریب سے امید ہے الہ آباد۔ آرہ۔ رحیم آباد ضلع رہنگ وغیرہ بھی جانا ہوگا۔ جو صاحب ریلوے لائن پر بسکونہ رکھتے ہون اور وہ ملنا چاہین وہ الہ آباد معرفت ڈاکٹر کرامت اللہ صاحب ملازم پلیٹن نمبر ۵۔ اور آرہ معرفت مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب

جناب صاحب آپکا نمبر خریدارون مین ہے

۹۹

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہفتم لغایت دوازدہم — جلد شانزدہم

معہ

ضمیمۂ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ ہجری المقدس مطابق سنہ ۱۸۹۳ء

شرح قیمت بدستور

ضروری گذارشات

(۱) اس مجموعہ رسائل ستہ کے ۱۸۴ صفحہ مین کادیانی کے خطاب مین صرف چند صفحہ ہین۔ باقی پرانے عیسائیون کے جواب مین ہین جنمین حضرت مسیح کی الوہیت اور تثلیث کا ایسا ابطال ہوا ہے کہ عیسائیون سے اسکے جواب مین کچھ بن نہ آئیگا انشاء اللہ۔ جو خریدار کادیانی کے متعلق بحث سے سیر ہو چکے ہین وہ اس بحث جدید کو غور سے پڑہین۔ اس رسالہ مین آیندہ بہی وقتاً فوقتاً عیسائیون سے تخاطب ہوا کریگا۔ انکے بعد آریون سے۔ انشاء اللہ تعالے۔

(۲) جن مضامین (بقیہ سود و لاٹری تعلیم مسلمانان شجرۃ الاسلام) کا گذشتہ اشاعت مین وعدہ کیا گیا تھا۔ ان مسائل کے لئے عیسائیون کی بحث نے جگہہ نہ چہوڑی وہ مضامین آئندہ اشاعت مین درج ہونگے انشاء اللہ تعالے۔

(۳) اشاعۃ السنۃ کے مطالبہ باقیات کے لئے ہمیشہ خطوط نویسی کرنی پڑتی ہے جس سے مال اور وقت دونو کی اضاعت ہوتی ہے۔ لہذا بجائے اسکے فہرست باقیات شائع کی گئی ہے۔ اور آیندہ بہی ہر سہ ماہی یا ششماہی مین ہوا کریگی۔ اسمین بلا طلب و تقاضا دینے والون اور مطالبہ کے شائقون سب کا حساب درج کیا گیا ہے ہر شخص اپنے مقام سے اپنا نام پہچان کر حساب بیباق کرے۔ اور جس مقام مین متعدد اشخاص ہون ان کو بذریعہ کارڈ یا صفحہ اول رسالہ مین انکا نمبر بتا کر نام جتایا جائیگا۔ مہربان خریدار "حساب دوستان در دل" پر عمل کرین۔ اور پہر خط کتابت کی ضرورت نہونے دین * ابو سعید محمد حسین۔ بٹالہ [illegible] گورداسپور

فہرست مضامین نمبر ۱۰ لغایت ۱۲

(۱) فہرست باقیات
(۲) موقوفی جنگ کا اعلان
(۳) تہذیب الاخلاق جدید کیطرف اہل اسلام کی توجہ کی ضرورت
(۴) عیسائیون کی باہمی جنگ پر اسلامی رائے
(۵) محمدیون کے مقابلہ سے عیسائیونکی گریز۔
(۶) کادیان کی نئی چال کا مآل
(۷) دجالین قادیان کی اور نئی چالین

ضروری تصحیح غلطی

۲۱۵ س ۷ مین مفصل کو مطول پڑہو۔ اور ص ۲۲۰ س ۹ مین ۱۹ کو ۲۱۹ پڑہو اور س ۱۶ مین نبیون کو مسیح پڑہو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اسلامیہ پریس لاہور مین چھپا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

فہرست باقیات رسالہ و ضمیمہ اشاعۃ السنۃ لغایت اخیر دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء

نمبر شمار	مقام	رقم	بابت	نمبر رسید	نمبر شمار	مقام	رقم	بابت	نمبر رسید
۵	ورور ضلع چاندہ	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۹ سنہ ۹۴ء	۶۴	داناپور	صعہ	رسالہ سنہ ۸۹ء سے سنہ ۹۳ء	نمبر ۸۳ سنہ ۸۹ء
۱۵	بریلی	عہ ۸ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۵۸ سنہ ۹۳ء	۶۷	دودہ	عہ ۲ر	نصف اگست سنہ ۹۱ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۲۳ سنہ ۹۳ء
۱۶	منی مزرعہ	سے ر	؍؍	نمبر ۴۶ سنہ ۹۳ء					
۱۷	اکبرپور	سے و عہ ۸ر	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۶ سنہ ۹۴ء	۶۹	لاہور	لوعہ	رسالہ دسمبر سنہ ۹۴ء سے دسمبر سنہ ۹۵ء و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۳۹ سنہ ۹۵ء
۲۰	بمبئی	۱۲ر	ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۲ سنہ ۹۴ء					
۲۱	بہوپال	۱۲۰ عہ	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۰ء سے سنہ ۹۳ء	نمبر ۸۶ سنہ ۸۸ء	۷۲	پشاور چھاونی	عہ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۲۰ سنہ ۹۵ء
۳۰	پٹنہ	عہ	رسالہ سنہ ۸۹ء سے سنہ ۹۳ء	نمبر ۲۳ سنہ ۹۰ء	۷۶	رنگون	لعہ	رسالہ سنہ ۹۰ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۳۴ سنہ ۹۲ء
۲۳	پشاور	عہ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۷۵ سنہ ۹۳ء					
۳۵	؍؍	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۶ سنہ ۹۳ء	۷۷	راجمندری	لعہ ۴ر	رسالہ اپریل سنہ ۸۸ء سے اپریل سنہ ۹۱ء	نمبر ۵۷ سنہ ۸۹ء
۳۷	پٹیالہ	۱۲ر	ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۳۲ سنہ ۹۵ء					
۳۸	؍؍	عہ ۱۲ر	رسالہ جون سنہ ۹۳ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۵۳ سنہ ۹۵ء	۸۰	سکھر	سے ر	سنہ ۹۲ و سنہ ۹۳ء	نمبر ۵۳ سنہ ۹۰ء
۴۱	جالیسر	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۲ سنہ ۹۳ء	۹۵	عدن عرب	للعہ ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۲۸ سنہ ۹۴ء
۴۲	جگاہدری	سے ۸ر	رسالہ فروری سنہ ۹۳ء سے ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۵ سنہ ۹۵ء	۹۷	فریدآباد	عہ	رسالہ مارچ سنہ ۸۸ء سے اپریل سنہ ۹۱ء	نمبر ۷۰ سنہ ۸۸ء
۴۳	جہالراپاٹن	لوعہ ۴ر	ضمیمہ سنہ ۹۰ء سے رسالہ نصف فروری سنہ ۹۰ء	نمبر ۴۶ سنہ ۹۰ء					
۴۶	کرنال	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۱۶ سنہ ۹۳ء	۱۰۰	رعیہ	صر	رسالہ سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۵۴ سنہ ۹۴ء
۵۱	چھپرہ	صعہ	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۱۲ سنہ ۹۲ء	۵				
۵۴	چھاونی شاہجہانپور	عہ	رسالہ اپریل سنہ ۹۳ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۷۴ سنہ ۹۳ء	۱۰۵	کولار	ہ	رسالہ سنہ ۸۹ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۴ سنہ ۹۰ء
۶۲	ڈیانوان	عہ ۸ر	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۱۹ سنہ ۹۳ء	۱۰۶	کوچین ملیبار	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۵ سنہ ۹۴ء
۶۰	دہاونی	لوعہ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۳۲ سنہ ۹۴ء	۱۰۸	ایلور گوداوری	معہ	رسالہ سنہ ۸۹ء سے اپریل سنہ ۹۱ء	نمبر ۹۷ سنہ ۸۹ء

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

نمبر شمار	مقام	رقم	بابت	نمبر رسید	نمبر شمار	مقام	رقم	بابت	نمبر رسید
۱۱۳	حیدرآباد دکن	عـ عـ	رسالہ سنہ ۹۲ء و سنہ ۹۳ء	نمبر ۷۱ سنہ ۹۴ء	۱۶۲	ساگر	معہ ۸ر	ضمیمہ و رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۵۹ سنہ ۹۳ء
۱۱۷	ہرن پور	۲ر سے	رسالہ سنہ ۹۲ و ۹۳ء	نمبر ۸۷ سنہ ۹۳ء	۱۶۳	ناگپور	۱۲ر سے	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۹۴ سنہ ۹۳ء
۱۱۹	لودہانہ	لو عـ	رسالہ جون سنہ ۹۳ء سے ضمیمہ ستمبر سنہ ۸۹ء	نمبر ۱۷ سنہ ۹۵ء	۱۶۴	ناہن	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۴۸ سنہ ۹۴ء
					۱۷۰	کلکتہ	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۶ سنہ ۹۵ء
۱۲۰	روپڑ	۵ عـ	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۴۸ سنہ ۹۳ء	۱۷۴	"	للعہ	رسالہ ستمبر سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۷ سنہ ۹۵ء
۱۲۴	لاہور	عـ عـ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۷۷ سنہ ۹۴ء	۱۸۲	گورداسپور	۴ر سے	رسالہ دسمبر سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۲۱ سنہ ۹۳ء
۱۲۹	بہاولپور	عـ عـ	رسالہ سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء و ضمیمہ سنہ ۹۲ و ۹۳ء	نمبر ۴۶ سنہ ۹۵ء	۱۸۸	شجاع آباد	للعہ	رسالہ سنہ ۹۲ء	نمبر ۳۸ سنہ ۹۳ء
					۱۹۴	لودہانہ	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۰۱ سنہ ۹۳ء
۱۲۶	لاہور	عـ عـ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۳ سنہ ۹۵ء	۲۰۶	مامونوالی	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۳۵ سنہ ۹۵ء
۱۴۰	"	سے ر	رسالہ جولائی سنہ ۹۳ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۲۲ سنہ ۹۵ء	۲۰۷	راولپنڈی	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۷۸ سنہ ۹۳ء
					۲۰۸	بہاولپور	لعہ	رسالہ سنہ ۹۲ء	نمبر ۳۷ سنہ ۹۵ء
۱۴۹	مظفرگڈھ	۵ عـ	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۶۱ سنہ ۹۳ء	۲۱۴	قصور	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۹ سنہ ۹۵ء
۱۵۲	مالیرکوٹلہ	۱۲ر سے	رسالہ و ضمیمہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۴۰ سنہ ۹۳ء	۲۱۵	گورداسپور	لعہ ۸ر	رسالہ اکتوبر سنہ ۹۰ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۵۰ سنہ ۹۵ء
۱۵۶	مانک پور	۱۲ر عـ	رسالہ جون سنہ ۸۹ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۴۵ سنہ ۹۳ء	۲۱۷	سیالکوٹ	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۲۸ سنہ ۹۵ء
۱۵۸	مولیانوالی	۷ر سے	رسالہ نصف نومبر سنہ ۹۲ء سے سنہ ۹۳ء و ضمیمہ	نمبر ۱۱۷ سنہ ۹۳ء	۲۷۰	جاجوپور علاقہ پسرور	للعہ	رسالہ ستمبر سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۹۰ سنہ ۹۳ء
					۲۲۲	گیا	۸ر سے	رسالہ ستمبر سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۶۲ سنہ ۹۳ء

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

نمبر شمار	مقام	رقم	بابت	نمبر رسید	نمبر شمار	مقام	رقم	بابت	نمبر رسید
۲۲۵	کپورتہلہ	صہ ر	رسالہ مئی سنہ ۹۲ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۶۹ سنہ ۹۳ء	۲۴۱	خانقاہ ڈوگران	عہ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۹۷ سنہ ۹۳ء
۲۳۰	سوجانپور	عہ ۱۰ ر	رسالہ مئی سنہ ۹۳ء	نمبر ۳۰ سنہ ۹۵ء	۲۴۵	سرہند یا دیال پور	صہ ۴ ر	اپریل سنہ ۹۱ء سے دسمبر سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۱۴ سنہ ۹۳ء
۲۳۱	سیالکوٹ	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۱ سنہ ۹۵ء	۲۵۲	حیدرآباد دکن	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۷۲ سنہ ۹۴ء
۲۳۶	بگہانہ	عہ	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۶۳ سنہ ۹۴ء	۲۵۵	حصار	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۳ سنہ ۹۳ء
					۲۵۶	رسولپور	سے ر	رسالہ سنہ ۹۳ء	نمبر ۱۵ سنہ ۹۵ء

خریداران اس حساب کو رسیدون سے جو انکے پاس ہین ملاوین اسمین کوئی غلطی پاوین تو اس سے اطلاع دین

(۲) بعض خریدارون کا حساب عمداً بعض وجوہات سے درج نہین گیا کیا وہ پہر ہی -

موقوفی جنگ کا اعلان

کادیانی صاحب! چار سال کامل ہماری آپکی جنگ رہی - اب ہم اپنے اور دیگر مسلمانون کے خیال مین آپکا کام تمام کر چکے ہین - اور آیندہ آپسے جنگ نہین چاہتے - اب ہمکو پرانے عیسایون اور آریون (اور اگر مسلمان مدد دین تو) تہذیب اخلاق جدید کے مقابلے کی مہم درپیش ہے - آیندہ آپ ہمکو مخاطب نہ کرین گے تو ہم بہی آپکو مخاطب نکرین گے - آپ سکہون آریون اور عیسایون کو مخاطب کر کے ٹکے کماوین مسلمانون سے چھیڑ چہاڑ چہوڑ دین - آپ اس امر کو نہ مانین گے تو پہر وہ جنگ قائم رہے گی - اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ٭ اگر جنگ جوئی ندارم درنگ +

تہذیب اخلاق جدید کی طرف توجہ اہل اسلام کی ضرورت

قدیم مسلمانو! پرانے اصول و عقاید اسلام کے حامیو! کچہہ خبر بہی ہے؟ کہ تہذیب الاخلاق ایک سال سے پہر جاری ہے - اور اب وہ بیدہڑک و بلا خوف مزاحمت اصول و عقائد قدیمہ اسلام کا خلاف کر رہا ہے - کیا آپ لوگون کی اسلامی غیرت اور دینی حمیت اجازت دیتی ہے؟ کہ آپ لوگ ساکت ہو رہین - اور اسکے مقابلے مین کچہہ نہ بولین - اگر نہین تو پہر فرما دین کہ اس وقت بجز اشاعۃ السنۃ کون ہے کہ اوس کے مقابلے مین قلم اوٹھاوے اگر کوئی ہے تو

۴ اسکا نام بتا کر خاکسار کو مطمئن و فارغ کرین - اور اگر کوئی نہین ہے تو اس مقابلے کے لئے اشاعۃ السنۃ کو مدد دین - اس مذاق کے نئے خریدار بہم پہنچاوین - پہر دیکہین کہ اشاعۃ السنۃ کس لطف سے اسکا مقابلہ کرتا ہے - حیدرآباد دکن سے بعض حضرات اس امر کے خواستگار ہوئے ہین - جب اس طرف سے مدد کی درخواست ہوئی تو ایسے ساکت و دم بخود ہوئے کہ گویا انمین دم ہی نہین -

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ایزابیل سرب امید ہے اس مقابلے سے ناخوش نہونگے بلکہ سب سے پہلے اشاعۃ السنۃ کو چندے سے مدد دین گے - کیونکہ یہ مقابلہ بطرز سابق مخاصمانہ نہ ہوگا بلکہ دوستانہ - جیسے کہ مولوی مہدیعلی صاحب آجکل کر رہے ہین -

مضمون سوم

از سلسلہ مضامین نمبر ۵ وغیرہ جلد (۱۵)

عیسائیوں کی باہمی جنگ مقدس

پر

اسلامی رائے

اِس جنگ کے متعلق ایک مختصر رائے ہم اِس جنگ کے واقع ہونے سے پہلے ظاہر کر چکے ہیں اور ایک مفصّل اب ظاہر کرتے ہیں۔ ہر چند وہ مختصر رائے وقوع جنگ سے پہلے چھپ چکے تھے مگر اہل اسلام امرتسر کی (جنکے اہتمام میں وہ رائے چھپی تھی) غفلت سے وہ عام طور پر ملک میں شائع نہیں ہو سکی صرف خاص خاص لوگوں میں اُسکی اشاعت ہوئی اور کادیانی کے پاس بھی اِسکی ایک کاپی اسکے ایک حواری کے ہاتھ بھیجی گئی۔ اور چونکہ وہ رائے باوجود وقت اشاعت گذر جانے کے اب بھی کئی فوائد پہنچا سکتی ہے (۱) اِس سے کادیانی کی غرض مباحثہ مسلمانوں کو معلوم ہوگی۔ (۲) اِس مباحثہ کے جس نتیجہ سے اُس میں پیشگوئی کی گئی تھی اُسکی مسلمانوں کو اب تصدیق ہوگی تو وہ رائے اور اُسکی پیشگوئی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔ (۳) اس سے کئی مسلمانان دام افتادگانِ کادیانی کو اُسکے دام سے مخلصی حاصل ہوگی۔ (۴) کذاب کادیانی کے اشتہار مبلغ پانچہزار روپیہ مندرجہ صفحہ ۱۱۶ رسالہ الحق نمبر ۲ جلد ۲ کی یہہ دروغگوئی کہ وہ مختصر رائے مسلمانوں کی لعنت ملامت کے باعث شائع ہونے سے روکی گئی تھی اور اُسکے ایک خلیفہ کاذب حامد سیالکوٹی کی صفحہ ۴ فوٹو جنگ مقدّس کے یہہ دروغگوئی کہ اِس مختصر رائے کی اشاعت مولوی صاحب کو اِسلئے ملتوی کرنی پڑی تھی۔ کہ بحث زور شور سے ہو پڑی تھی مسلمانوں پر ظاہر ہوگی۔ اور یہہ بات ثبوت کو پہنچیگی کہ وہ اشاعت کارکنوں کی غفلت سے ملتوی ہوئی تھی۔ راقم کو اُسکا التوا.....

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پسند ہوتا اور اس التوا میں وہ فائدہ دیکھتا تو اب اسکی اشاعت رسالہ میں کیوں کرتا (۵) کادیانی کی اشتہار پانچہزار روپیہ مطبوعہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۴ء کی یہ دروغگوئی کہ وہ اشتہار (یہ مختصر رائے) مسلمانوں کے لعن طعن کی باعث سے شایع ہونیسے رک گیا۔ مسلمانوں پر ظاہر ہوگی اور یہ بات ثابت ہوگی کہ اس التوا کا باعث لعن طعن ہوتا تو اب اس رائے کو کیوں شایع کیا جاتا۔ وعلی ہذا القیاس اور فوائد ہیں۔ لہذا اس مختصر رائے کا اس مقام میں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض حضرات کے پاس اصل سابق مطبوعہ پرچہ بہی ارسال کیا جائیگا۔ تاکہ ان کو معلوم ہو کہ جو اس میں پیشگوئی کی گئی ہے وہ کادیانی کی طرح بعد الوقوع نہیں کی گئی۔

وہ

مختصر رائے

یہ ہے

پرانے عیسائیوں (حضرت عیسیٰ مسیح صادق علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروان) اور نئے عیسائیوں[1] (عیسیٰ مسیح کاذب دجال کادیانی علیہ ما یستحقہ کے متبعان) میں ایک مقدس جنگ (مذہبی مباحثہ) قرار پائی ہے (جسکا ذکر قدیم عیسائیوں کے اخبار نور افشاں اور جدید عیسائیوں کے رسالہ حجت میں چھپکر مشتہر ہوا ہے) مگر مسیح کاذب اپنی عادت قدیم دروغ گوئی وحیلہ جوئی سے جو گریز کے لئے اس کے استاذ وملہم (معلم الملکوت) نے اسکو سکھا رکھی ہے جنگ کے لئے ایک ایسی مشکل شرط مباہلے کی بیخ لگادی جس سے وہ جنگ ہوتی ہوتی رہ گئی[2] لہذا اب ہم کو حاجت نہیں رہی

---

[1] مرزائیوں کو عیسائی کہنے کی ایک وجہ یہ بہی ہے کہ یہ غلام احمد کادیانی کو ابن اللہ کہتے ہیں جیسے قدیم عیسائی حضرت مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں اور یہ عیسائیوں کی طرح ایک قسم کی تثلیث اور فدیہ کے بھی قائل ہیں گو انکے اُنکے تثلیث وکفارہ میں کسی قدر فرق ہے +

[2] جس عذر سے (پرانے عیسائیوں نے اس جنگ کو موقوف کرنا چاہا تہا اسکا بیان صفحہ ۲۷۶ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ میں ہے اس عذر کا جواب کادیانی نے پرانے عیسائیوں کو وہ دیا تہا جو صفحہ ۲۷۷ نمبر ۱۱ جلد ۱۵ میں منقول ہے اسپر پرانے عیسائیوں نے چشم پوشی کی اور کادیانی کو ایک فرضی طور پر مسلمان قرار دیکر اس سے جنگ منظور کرلی اسباب

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

102

کہ اِس جنگ کے متعلق زیادہ خامہ فرسائی کریں۔ ہاں آئندہ اِس جنگ کے وقوع کے احتمال و خیال سے دو باتیں ایک تو مسلمانوں کو اور دوسری عیسائیوں کو کہدینا اپنا فرض سمجھتے ہیں +

مسلمانوں کو یہ بات کہ اِس جنگ میں (اگر آئندہ بہ تسلیم شرط مباہلہ یہ وقوع میں آوے) کوئی مسلمان شریک نہ ہو۔ جو مسلمان اِس میں کادیانی کا طرفدار ہوکر شریک ہوگا۔ اُسکو عیسائیوں سے ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا اِسکی وجہ یہ ہے کہ اگر صرف مسائل اختلافیہ مابین اہل اسلام و فرقہ نصرانیہ میں گفتگو ہوتی تو اس وجہ سے کہ اسلام کے اصول و مسائل غالب اور حق ہیں اور الاسلام یعلو ولا یعلی

میں ڈاکٹر کلارک کا ایک خط نور افشان ۲ جون ۱۸۹۳ء میں جو شائع ہوا ہے اُس کی نقل یہ ہے +

"مشفق مہربان مرزا صاحب

بعد ما وجب واضح ہو کہ۔ آپکا خط پہنچا۔ چونکہ اس امر کی ہمیں کچھ پروا نہیں کہ۔ آیا آپ کافر ہیں یا جنہوں نے آپکو دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرایا وہ کافر ہیں۔ یہ آپ کے گھر کی باتیں ہیں۔ آپ جانیں اور وہ جانیں۔ فریقین میں سے کون غلطی پر ہیں۔ اسکا فیصلہ ہمارے ذمہ نہیں۔ لیکن چونکہ اسلام کے بڑے مستند علماء و اراکین دین آپ کو نہ کسی فرقہ محمدی سے پر دائرہ اسلام سے ہی۔ جس میں کل فرقے شامل ہیں خارج کرتے ہیں + آپ پر خوب روشن ہوگا کہ۔ اس حالت میں آپ اسلام کیطرف سے پیشوا ہوکر اس مباحثہ میں نہیں آسکتے + جنڈیالہ کے محمدیوں نے آپکو پیش کیا جیسی اُنکی عقل ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ خود بھی لکھ چکے ہیں + **خلاصہ** ان ساری باتوں کا یہ ہے کہ۔ اگرچہ شرط آپسے پوری نہیں ہوسکتی۔ اور الہام تو درکنار۔ اتنے ہی میں بموجب ان شرائط کے ہم آپ کو شکست یافتہ تصور کرسکتے ہیں۔ اور اہل اسلام کی طرف سے میں آپکو قبول بھی نہیں کرسکتا۔ تاہم جس حال میں آپ اپنے آپکو محمدی قرار دیکر مباحثہ پر آمادہ ہیں۔ اور قرآن کی رو سے کلام کرینگے۔ تو خاطر خواہ آویں اور مباحثہ ضرور ہووے +

راقم (ڈاکٹر) ایچ۔ ایم۔ کلارک میڈیکل مشنری امرتسر

اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کا کادیانی کو مسلمان فرض کرنا اثنار تقریرات مباحثہ میں ہوا ہے اصل مباحثہ دیکھو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

چھا ہوا کلیہ ہے نہ اس وجہ سے کہ کادیانی کی تقریر یا تحریر میں برکت و لیاقت ہے ممکن و متوقع تھا کہ نئے عیسائیوں کو پرانے عیسائیوں پر فتح ہوتی اور اسکے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کو بحکم حدیث اِنَّ اللّٰہ یؤید الدین بالرجل الفاجر مدد پہنچتی۔ مگر مشکل یہ ہے کہ مسیح کاذب نے اِس گفتگو کے ساتھ مباہلہ کی پخ لگادی ہے اور یہ امر کہ کادیانی کے ہاتھ سے نشان آسمانی ظاہر ہو ایسا ناممکن ہے جیسا سوئی کے سوراخ سے اونٹ کا نکل جانا عادۃً ناممکن ہے۔ لہذا وہ فتح بھی ناممکن ہے اور اس سے اُن مسلمانوں کو جو کادیانی کے طرفدار ہو کر شامل مباہلہ ہونگے ندامت اُٹھانا ایک لازمی و لابدی امر ہے۔

اس امر کی دلیل کہ کادیانی کا نشان آسمانی دکھانا ناممکن ہے محتاج بیان نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمان یقین رکھتے ہیں اور کادیانی نے بھی اس یقین کو ظاہر کیا اور مان لیا ہے۔ کہ اِسوقت آسمانی نشان بجز اہل اسلام کوئی دکھا نہیں سکتا۔ اور یہ بات باتفاق جمہور علمائے پنجاب و ہندوستان مسلّم ہو چکی ہے کہ کادیانی مسلمان نہیں ہے بلکہ وہ ملحد و مرتد زندیق اور دائرہ اہل اسلام سے خارج ہے تو پھر مسلمانوں کے اعتقاد میں اُسکا نشان آسمانی دکھانا کیونکر ممکن ہے۔ ؟

جو مسلمان کادیانی کے عقائد سے ناواقف ہونیکی وجہ سے اُسکو مسلمان جانتے ہیں وہ اِس اتفاقی دلیل کو نہ مانیں تو اُنکے لئے یہ دلیل تسلّی بخش ہے کہ اگر کادیانی کے پاس آسمانی نشان دکھانے کی طاقت ہوتی تو اِسوقت تک وہ آسمانی نشان دکھا کر ہزاروں بلکہ لاکھوں ہندوں۔ عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان کر لیتا۔ اور نہیں تو ڈاکٹر جگن ناتھ ملازم ریاست جموں جیسے مدعیان تسلیم و تصدیق کو ہی نشان دکھا کر اسلام میں لاتا۔ اس سے یہ امر آجتک نہیں ہوا۔ تو اس سے صاف ثابت ہے کہ اُسکے پاس نشان آسمانی کی طاقت نہیں۔ جو جوہر ہے وہ صرف لفّاظی۔ حیلہ سازی۔ دھوکہ بازی۔ افترا پردازی ہے۔ دیگر ہیچ ✤

اِس دلیل میں بھی اُن مسلمانوں کو شک ہے تو وہ پہلے کادیانی کا کوئی نشان آسمانی جو اِس سے پہلے جو وہ دکھا چکا ہو ہم مسلمانوں پر ظاہر کریں اِسکے بعد وہ کادیانی کے طرفدار ہو کر عیسائیوں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے مباہلہ و مقابلہ کے مدعی بنیں۔ مسلمان اُسکے سابق نشانوں کو نہ مانینگے۔ تو آیندہ وہ عیسائیوں کو کیوں کر نشان دکھا سکیگا۔ وہ مسلمان ہماری اس دلیل و سوال پر غور کرتے وقت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ لغایت ۸ جلد ۱۵ کو جسمیں اُسکے سابق نشانات پر بحث کی گئی ہے ملاحظہ کرینگے۔ تو امید ہے کہ اِس دلیل کو حق جانکر ہمارے سوال کے جواب میں یہی کہینگے کہ کادیانی نے آجتک کوئی نشان نہیں دکھایا اور نہ آیندہ وہ دکھا سکتا ہے۔

عیسائیوں کو جو بات ہمنے کہنی تھی وہ بات بغیر ہماری ہدایت[۵۱] یا اشارہ کے ڈاکٹر ایچ۔ ایم کلارک مڈیکل مشنری امرت سر نے اپنے ایک مطبوعہ خط اسمی کادیانی میں کہدی ہے کہ

---

۵۱ اسمیں کادیانی اور اُسکے حواریوں کی اِس تہمت کے ردّ و جواب کی طرف اشارہ ہے۔ جو وہ کہہ رہے ہیں کہ پادریوں کو ابو سعید محمد حسین نے کہکر یہ مباحثہ موقوف کرایا ہے۔ کذاب کادیانی کے خلیفہ کاذب حامد میاں لکوٹی فوٹو جنگ مقدس صفحہ ۴ میں لکھتے ہیں۔ افسوس ہے

اِس بات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے کہ اِس بحث کے ملتوی ہوجانے اور بے اثر ثابت ہونے میں بہت سا حصہ شیخ بٹالوی نے بھی لیا اور جہاں تک ہوسکا عیسائیوں کے ساتھ اِس بحث کے ہونے اور اسلام کی حقانیت ظہور پانے میں اُنہوں نے روک تھام کی۔ اِس پر ہم یہہ کہنا بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کادیانی اور اُسکے حواری اپنے خیال و مقال میں سچے ہیں تو اسپر بیش باد کہیں۔ اور نعرہ آمین پکاریں۔ اور اگر خلیفہ حامد صاحب کہیں۔ کہ اگر تم نے اِس بحث کے ملتوی ہوجانے میں حصہ نہیں لیا۔ تو پھر اس بحث کے ملتوی ہوجانے کی خوشی میں وہ دو ورقہ (یہی مختصر رائے) کیوں چھپوایا۔ اِسکے جواب میں ہم پھر وہی کلمہ کہتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین اِس دو ورقہ میں نہ موقوفی بحث کی صلاح دیگئی ہے اور نہ موقوفی پر مسرت ظاہر کی گئی ہے اِسمیں تو صرف دو باتیں ایک مسلمانوں کو ایک پادریوں کو کہی گئی ہیں جو متن میں مشرح ہیں پادریوں کو جو.....

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ کادیانی صاحب آپ باتفاق میجارٹی اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج کئے گئے ہیں۔ لہذا آپ سے مباحثہ کرنا محمدیوں سے مباحثہ متصور نہ ہوگا۔ اور نہ آپ پر الزام مسلمانوں پر الزام سمجھا جاویگا کوئی محمدی (مسلمان) مباحثہ کرے تو ہم اُس سے مباحثہ کرینگے" اور یہ بات بھی اس مباحثہ کی موقوفی کا ایک سبب بن گئی ہے +

پادریصاحب کے اس بات کے کہنے پر بعض اسلام کے نادان دوست اور کادیانی کی حقیقت سے ناواقف ہم پر یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ اشاعۃ السنۃ کی سعی و کوشش سے کادیانی اسلام سے خارج تصور کیا گیا تو پادریوں کو یہ بات کہنے کا موقع ملا۔ اور یہ کہکر اُنہوں نے کادیانی سے اپنا پیچھا چھوڑایا۔ یہ امر اشاعۃ السنۃ سے وقوع میں نہ آتا۔ تو کادیانی جیسا کیسا تھا آج مسلمانوں کے کام آتا۔ پادریوں سے اُن کو بچاتا۔ اسلام کی لاج رکھہ لیتا۔ جیسا کہ پہلے سالہا سال سے مخالفین اسلام سے وہ مقابلہ کر رہا ہے خواہ اپنی ذات سے وہ کافر و ملحد ہی کیوں نہ ہو۔ اب اس کے سوا اور کون سے طریق سے پادریوں سے مقابلہ کرے اور مسلمانوں کی عزت رکھے +

اِس کا جواب یہ ہے کہ اے میرے بھولے بھالے بھائیو! اسلام کے نادان دوستو!

بات کہی ہے وہ صرف یہ کہ کادیانی مسلمان اور مسلمانوں کا وکیل نہیں ہے لہذا اس بحث میں جو الزام اس پر قائم ہوگا وہ مسلمانوں پر الزام نہ سمجھا جائیگا جسکا خلاصہ و مقصود صرف اتنا ہے کہ کادیانی سے بحث شوق و ذوق سے کرو مگر اسکو مسلمان سمجھکر اسکے الزام کو مسلمانوں کا الزام قرار نہ دو۔ سو اس مقصود کو ڈاکٹر کلارک صاحب نے اپنے اس خط میں جو صفحہ ۰ میں منقول ہے بخوبی سمجھا اور مان لیا اور اسکو خارج از اہل اسلام تسلیم کرکے اور صرف فرضی طور پر مسلمان قرار دیکر اس سے مباہلہ منظور کیا جسکا نتیجہ مفید بحق اہل اسلام یہ نکل رہا ہے کہ اب جو پادری کادیانی پر فتح کا فخر کر رہے ہیں یہ فخر بمقابلہ اہل اسلام متصور نہیں ہو سکتا +

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کادیانی نے ابتدا سے آجتک اسلام اور مسلمانوں کی کیا مدد کی ہے کہ آئندہ اِس سے امید ہو سکے کس کس مخالف اسلام سے اِس نے مباحثہ کر کے اُس پر فتح نمایاں پائی کس اصول مخالفین اسلام پر اِس نے پوری بحث کر کے اُس کی بیخ کنی کی ہے۔ کونسی کتاب میں اِس نے اسلام کی پوری تائید کی ہے کتاب براہین احمدیہ میں اُس نے بیان تین سو دلائل حقیت اسلام کا جھوٹا وعدہ دیکر اور خلاف واقع طمع دلا کر دس ہزار سے زائد روپیہ مسلمانوں کا کھینچا اور خورد بُرد کیا اور اُس کتاب میں ایک دلیل بھی پوری بیان نہ کی اور نہ دس برس کے عرصے میں کتاب چھپوائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اور اُس کے دلائل ہنوز در بطن شاعر کا مصداق ہیں +

سُرمہ چشم آریہ میں ایک آریہ سے مباحثہ کر کے دو پرچوں میں اُس کو محدود کر دیا اور اُسکو اور بخارات نکالنے کا موقع دیکر اُن کو دفع نہ کیا اور نہ خود جملہ اعتراضات عقلیہ کو بیان کر کے اُن کا جواب دیا اُسی رسالے میں تناسخ کی بحث کو چھیڑا تو اُس کو بھی ادہورا چھوڑا۔ تحقیقی دلائل عقلیہ سے اُسکا کلی استیصال نہ کیا +

اشتہارات اور متفرق تحریرات میں ہمیشہ آسمانی نشان نمائی کا دعویٰ کیا مگر شرمناک شروط و قیود پر کیود اور لنبی لنبی میعادیں لگا کر آجتک کوئی نشان نہ دکھلایا اور مخالفین اسلام کو اسلام پر ہنسایا اس کی اِن کارروائیوں کو اے میرے بہولے بہالے بہائیو! غور سے دیکہکر بتاؤ کہ وہ اسلام و مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے یا سراسر نقصان پُہنچا رہا ہے اور اُن کی ہتک کر رہا ہے +

ہاں اِن کارروائیوں سے فائدہ ہے تو اُس کی ذات خاص کو ہے کہ وہ دس ہزار روپیہ سے زاید لوگوں کا مال کھا کر اِس بڑھاپے میں خوب موٹا و تازہ بن گیا ہے اور جہلا عوام اور بعض ناواقف خواص و عوام میں وہ مسیح موعود و مہدی و ولی و پیغمبر تسلیم کیا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے اب اُس کے کفر کو اسلام اور حقائق سمجہا جاتا ہے۔ اِس میں اُن بیچارے مسلمانوں کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دین اور دُنیا دونوں کا نقصان ہوا ہے۔ دُنیا کا نقصان یہ کہ ہزارہا روپیہ برباد ہوا۔ دین کا نقصان یہ کہ اسلام چھوٹا کفر ہاتھ آیا۔ ایسے شخص سے آیندہ بھی مباحثہ مخالفین اسلام سے اسلام و مسلمانوں کو یہی فائدہ پہنچیگا جو ابھی بیان ہوا ہے ٭ جُہلا میں وہ حامئ اسلام متصوّر ہوکر اور بھی لوگوں کو دام تزویر میں لائیگا اور سیدھی جہنّم کی راہ دکھائیگا۔ اور اُنکا صدہا روپیہ اس مباحثے کے بہانہ سے برباد کریگا۔ اور آخر نشان آسمانی دکھانے سے عاجز ہوکر خود تو وہ شرمندہ نہ ہوگا کیونکہ بڑا صاحب حوصلہ ہے۔ مگر اُن مسلمانوں کو جو اُسکے طرفدار ہونگے ضرور شرمندہ کرائیگا۔ اِس اعتراض کے اخیر میں جو اُن بھولے مسلمانوں نے یہ سوال کیا ہے کہ کادیانی اِس مباحثے کے لائق نہیں تو پھر اَور کون بحث کریگا ؟ اِسکا جواب یہ ہے کہ ایک نہیں بہت سے علماء اسلام اِسوقت لاہور و امرت سر وغیرہ بلاد پنجاب میں موجود ہیں۔ اور پہلے ہی سے تحریراً تقریراً پادریوں سے مباحثے کر رہے ہیں۔ پادری صاحبان کو مباحثہ منظور ہے تو اُنہیں سے جس سے چاہیں خط و کتابت کریں جیسکہ وہ اپنی ناواقفی سے یا کسی کی دھوکہ دہی سے کادیانی سے خط و کتابت کر چکے ہیں۔ پھر ہمارے وہ بھولے بھالے مسلمان اور پادری صاحبان دیکھ لینگے کہ کس قدر علماء اِس مباحثہ کے لئے مستعد ہیں۔ اُنکو اختیار ہے کہ سب سے پہلے خادم دین سیّد المرسلین اڈیٹر اشاعۃ السنّۃ النبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ہی کو اپنا مخاطب بناویں اور اس باب میں اُس سے خط و کتابت کرکے امور لائق بحث و شروط مباحثہ کا تصفیہ کریں ٭

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ مختصر رائے کی نقل ہے۔ اس میں جو یہ پیشینگوئی کی گئی تھی کہ کادیانی کا نشان آسمانی دکھانا ناممکن امر ہے۔ لہذا جو مسلمان اس نشان کی امید پر اسکے ساتھ شامل ہونگے انکو ضرور ندامت اُٹھانی پڑیگی پوری ہوگئی۔ کادیانی نے باوجود دعوی نشان نمائی کوئی نشان نہ دکھایا اور ان مسلمانوں کو شرمندہ کیا اور جو کادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کو نشان قرار دیا ہے یہ نشان آسمانی نہیں ہے بلکہ لاف زنی اور مکر شیطانی ہے اسکی نسبت اشاعۃ السنۃ کے نمبر ۹ جلد ۱۵ میں بخوبی ثابت کیا گیا ہے کہ اگر ڈپٹی عبداللہ آتھم اپنے اجل سے فوت بھی ہوگیا تو اُس کو کوئی مسلمان باخبر و صاحب عقل آسمانی نشان نہ سمجھیگا بلکہ ایک رملی یا جوتشی کی پیشینگوئی سے بڑھکر نہ سمجھیگا۔ چہ جائے کہ مخالفین اسلام اس کو آسمانی نشان سمجھ لیں +

اب اس جنگ کی نسبت اسلامی مطول رائے بیان کی جاتی ہے +

ahmadimuslim.de

مطول رائے

یہ ہے

اس مطول رائے کا پہلے اجمال اور خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس سے ناظرین کو تفصیل کا شوق اور انتظار پیدا ہو پھر تفصیل عمل میں آئیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

اِس جنگ میں دونو فریق کا اپنی اپنی فتح ظاہر کرنا اور فریق مقابل کو شکست دینے کا دعوی زبان پر لانا ایک شرمناک جھوٹ ہے۔ نہ کادیانی نے اپنے بھائیوں پُرانے عیسائیوں کے ٹوٹے پھوٹے دلائل کا دندان شکن اور بادلیل و تفصیل جواب دیکر اُن کو شکست دی اور نہ پرانے عیسائیوں نے کادیانی کے ملحدانہ دلائل۔ اور لچر جواب کو اُٹھا کر اسکو لاجواب کیا اسکے ان دلائل کو اُٹھانا کیا تھا اور اسکو لاجواب کرنا کیسا انہوں نے اسکے ان دلائل کو سمجھا ہی نہیں +

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسلام کا یہ دعوی کہ مسیح بن مریم صرف رسول ہیں نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے ایک ایسا اجلی دعوی ہے کہ اگر کوئی عقلمند اور باخبر بچہ بھی یہ دعوی کرے اور اسکے دلائل عقلیہ اور نقلیہ بڑے بڑے بڈھے اور پرانے اور مدعیان علم و فضل عیسائیوں کے سامنے پیش کرے تو ایک لمحہ میں انکو لاجواب و عاجز کردے مگر نادان اور بحسب دعوی ہمہ دان کادیانی نے اس دعوی کا ثبوت پیش کرنے کے وقت صرف ادلہ نقلیہ قرآنیہ اور عقلیہ برہانیہ سے کام نہ لیا بلکہ اسکے ساتھ اپنے ملحدانہ دلائل کا اولجھاؤ ڈال دیا اور اسکے جواب و مقابلہ کے لئے اپنی خصوم کو یہ موقع دیدیا کہ وہ اپنے محرف اور کایا پلٹ کتابوں سے جو چاہیں پیش کرتے چلے جائیں اور اسکے ملحدانہ دلائل پر جب تک چاہیں عقلی اعتراضات کرتے رہیں اور بحث کو ختم نہ ہونے دیں اور اپنے عجز کے معترف نہ ہوں +

پرانے عیسائیوں کی طرف سے جو مسئلہ رحم بلامبادلہ یعنے کفارہ اور مسئلہ جہاد و جبر و اختیار کی بابت سوالات پیش ہوئے ہیں ان کے دلائل [illegible] ہیں کہ ادنی طالب العلم اسلامی کتابوں میں نظر رکھنے والا تھوڑی دیر میں اُن کا جواب دیکر عیسائیوں کو لاجواب کرسکتا ہے مگر نادان کادیانی نے اِن سوالات کے جواب میں بھی اپنی بھیڑی عقل اور بیہودہ اور طولانی تقریروں سے کام لیا اور اسلامی کتابوں کی طرف رجوع کرکے ان کو مسکت جواب نہ دیا اگر وہ اشاعۃ السنۃ ہی کی طرف جو ہمیشہ سے اُس کے پاس جاتا تھا اور وہ اس سے ہمیشہ نفع اُٹھاتا رہا ہے مراجعت کرتا تو اُسکے نمبر ۱ جلد ۸ میں کفارہ مجوزہ نصاری کا جواب اور نمبر ۱ وغیرہ جلد ۱۲ میں اعتراض جبر کا جواب اور نمبر ۹ جلد ۹ میں اعتراض جہاد کا جواب ایسا پاتا جس سے وہ ایک دم میں عیسائیوں کو لاجواب کردیتا +

کادیانی کی اس بے خردی - بے ضبطی - ملحدانہ دلائل کی طرف رجوع کرنے اور خصوم کو محرفات معنوی و لفظی بیبل کے پیش کرنے کا موقع دینے کی نظر سے عموماً اہل اسلام

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی جو اہل علم ہیں اور کادیانی کے دام تزویر میں مبتلا نہیں ہیں اس مباحثہ کی نسبت یہی رائے ہے کہ کادیانی نے اس مباحثہ سے اسلام کو ضرر پہنچایا ہے اس سے کوئی نفع اُس کو نہیں پہنچا۔

مولوی تاج الدین احمد صاحب لاہوری نے جو مشہور اہل علم خاندان سے ہیں اور لاہور میں پیشہ وکالت کرتے ہیں میرے سامنے فرمایا کہ مرزا غلام احمد نے اس مباحثہ سے مسلمانوں کی اس عزت کو کھو دیا ہے۔ جو حافظ ولی اللہ مرحوم کے وقت سے پادریوں کے مقابلہ میں اُن کو حاصل تھی یعنے اس رعب کو اُٹھا دیا جو حافظ ولی اللہ نے عیسائیوں سے مباحثہ کرکے اور انکو عاجز و لاجواب کرکے اُن پر جما رکھا تھا+

مولوی سید احمد علی صاحب مشہور واعظ دہلوی نے جو مدت سے لاہور میں رہتے ہیں کادیانی پر بہت ناراضی ظاہر کی۔ اور یہ بات فرمائی کہ اس سے ان آیات بیبل کے جواب میں جو عیسائیوں نے مسیح کی الوہیت کے باب میں پیش کی ہیں کچھ بن نہ آئی اور ان آیات کی جو عیسائی مصنف [illegible] صاحب نے اسباب میں ایک تحریر خاکسار کے پاس بھیجدی جسکی اصل عبارت یہ ہے۔

عبداللہ آتھم عیسائی اور مرزا غلام احمد کادیانی کا مباحثہ

اِس مباحثہ کو ہم نے خوب دیکھا اور غور کیا نہ معترض کا اعتراض درست ہے اور نہ مجیب کا جواب یہ مباحثہ محض بے فائدہ ہوا اسی باعث کوئی نتیجہ نہ نکلا ہر دو فریق نے اپنی اپنی فتحیابی کا ڈنکا بجا دیا مرزا غلام احمد کادیانی کو مباحثہ کا ڈھنگ یاد نہیں بلکہ مباحثہ بیبل کے کلام الٰہی ہونے پر کرنا لازم تھا تاکہ عبداللہ آتھم عیسائی کتب بیبل کا رطب یابس پیش نہ کرسکتا اور اگر یہ ہی طرز مرزا کو پسند تھی تو مرزا کادیانی کو عبداللہ آتھم کی پیش کردہ رطب یابس پر گرفت اور مواخذہ کرکر اُسکی غلطی ظاہر کرنا لازم تھا مرزا نے کچھ گرفت نہ کی صرف اپنی طول طویل تقریر کا بار بار بیان کیا کہ ۱۲ یا ۱۳ روز میں ایک مسئلہ بھی حل نہ ہوا مرزا کادیانی نے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جیسے دعوی الہام کا سہل اور آسان سمجھہ لیا ہے ویسے ہی، وہ اہل کتاب سے مباحثہ کرنا سہل و آسان سمجھے تھے اُن کو سمجھنا چاہئے کہ وہ اپنی قوم کے کسی مناظر و مباحث سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے تو غیر قوم پر کیسے غالب آتے۔ یہ حصہ سلطان مناظرین و واعظین رد نصاری جناب مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور اُن کے شاگردوں کا ہے یہ ہر ایک کا کام نہیں الخ

مولوی غلام نبی صاحب امرتسری نے جو پنجاب کے مناظرین اہل کتاب میں مولوی رحمت اللہ صاحب کے قائمقام ہیں۔ اور مولوی ابو المنصور دہلوی کی مانند امام فن مناظرہ اہل کتاب کا خطاب پانیکا استحقاق رکھتے ہیں خاکسار کے اِس سوال کے جواب میں کہ "آپ کی رائے اس مباحثہ کی نسبت کیسی ہے"۔ فرمایا ہے کہ میں پہلے جلسہ مباحثہ میں شریک ہوا تہا۔ مجھے مرزا غلام احمد کے مباحثہ کا دھنگ پسند نہ آیا۔ لہذا میں پہر شریک جلسہ نہ ہوا اور کادیانی کی اس بے عقلی پر بہی افسوس اور خلاف رائے ظاہر کیا کہ اس نے عیسائیوں کو بیبل سے آیات الوہیت مسیح پیش کرنے کا موقع دیا اور پہر ان آیات کے مقابلہ میں یہ ثابت نہ کیا کہ یہ آیات مسیح کے حق میں نہیں اور اُن سے اُنکی الوہیت ثابت نہیں ہوتی +

اِن سب شہادات سے بڑھکر طرفہ شہادت سنو۔ حکیم نور الدین جمونی بھیروی نے جو درحقیقت پیر و مرشد اور گائڈ (رہنما) کادیانی ہیں اور بظاہر اُن کے مرید و فدائی۔ اس مباحثہ کو پسند نہیں کیا۔ ہمارے ایک معزز دوست نے (جو انکا بھی دوست ہی) ہمارے پاس بیان کیا کہ حکیم صاحب نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کو ان کی (یعنی عیسائیوں کی) کتابوں کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ بجائے مرزا صاحب میں ہوتا تو ایک دم میں عیسائیوں کا منہہ بند کر دیتا۔ (اُنکے الفاظ پورے یاد نہیں ہیں مطلب یہی تہا جو یہاں لکہا گیا ہی) حکیم صاحب اب اس رائے کو ظاہر کرنے سے انکار کرینگے تو ہم ایک مجلس عام اہل اسلام میں اپنے اِس دوست کو پیش کرینگے اور جو کچھ ہم نے اُن سے نقل کیا ہے اُن سے کہلا دینگے پھر وہ جانیں اور وہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

یہ ہم نے متعدد اشخاص کی رائے پیش کی ہے۔ ناظرین اگر جس اہل علم سے جو مرزائی نہ ہو اس مباحثہ کی نسبت رائے پوچھینگے اُس سے یہی رائے سُنینگے ہم اِن شہادتوں کی زیادہ تفصیل کرتے ہیں تو اس سے بہت بطویل ہوتی ہے جس سے مطول رائے معترض التوا میں پڑتی ہے۔ یہ اجمال وخلاصہ رائے مطول ہے۔ اب تفصیل رائے مطول سنو جس میں پہلے کادیانی کی تقریر سوال کو نقل کیا جائیگا۔ پھر اس کے خصم مقابل کے جواب کو۔ اِس کے بعد وہ رائے بیان ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

تقریر کادیانی

کادیانی کے پہلے سوال ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء کا خلاصہ یہ ہے کہ "قرآن کی تعلیم جامع اور مکمل ہے اور اس کا ثبوت قرآن نے خود دیا ہے۔ اور اگر تعلیم انجیل کی نسبت عیسائیوں کا یہی دعوی ہے تو وہ پہلے یہ دعوی انجیل سے نقل کریں۔ پھر اسی انجیل سے اسکا ثبوت پیش کریں" +

اِس سوال کی تقریر میں کادیانی نے ایک یہ اصول مقرر کیا جس کو اُس نے سوال مذکور کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ الہامی کتاب کی نسبت جو دعوی کیا جائے اِس دعوی کا اس کتاب میں موجود ہونا ضروری ہے۔ اور اسکی عقلی یا تاریخی دلیل بھی اسی کتاب میں سے پیش کرنا ایک لازمی امر ہے۔ اور جس کتاب کے کسی دعوی کی دلیل عقلی یا تاریخی کتاب میں مذکور نہ ہو وہ کتاب الہامی نہیں ہو سکتی +

چنانچہ اس پرچہ کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے "میں مناسب سمجھتا ہوں کہ پہلے بطور کلام کلی کے اس امر میں جو مناظرہ کی علت غائی ہے انجیل شریف اور قرآن کریم کا موازنہ کیا جائے لیکن یہ بات یاد رہے کہ اس مقابلہ و موازنہ میں کسی فریق کو اختیار نہیں ہوگا کہ اپنی کتاب سے باہر جاوے یا اپنی طرف سے کوئی بات منہہ پر لاوے بلکہ لازم اور ضروری ہوگا کہ جو دعوی کریں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

وہ دعوی اس کتاب الہامی کے حوالہ سے کیا جائے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور جو دلیل پیش کریں وہ بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو۔ کیونکہ یہ بات بالکل سچی ہے اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اسکی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بکلی خاموش ہو اور اس کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے اللہ سبحانہ جو قوی اور قادر نہایت درجہ کے علوم وسیع رکھتا ہے جس کتاب کو ہم اسکی طرف منسوب کریں وہ کتاب اپنی ذات کی آپ قیوم چاہیئے انسانی کمزوریوں سے بالکل مبرا اور منزہ چاہیئے کیونکہ اگر وہ کسی دوسرے کے سہارے سے اپنے دعوی اور اثبات دعوی میں محتاج ہے تو وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا"۔

اس عبارت سے خصوصاً اس کے ان فقرات سے جن پر نشان خط لگایا گیا ہے۔ وہ اصول جو ہم نے کادیانی سے نقل بحذا اس تفصیل کے کہ دلیل عقلی ہو یا تاریخی صاف ثابت ہے۔ اب رہی وہ تفصیل سو اس کے پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء صفحہ ۲ و ۳ اور پرچہ ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۷ اور پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ میں موجود ہے۔ پرچہ ۲۳ مئی کے صفحہ ۲ و ۳ میں لکھا ہے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جس کتاب کی نسبت یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ فی حد ذاتہ کامل ہے اور تمام مراتب ثبوت کے وہ آپ پیش کرتی ہے۔ تو پھر اسی کتاب کا یہ فرض ہوگا کہ اپنے دعاوی کے لئے دلائل معقول بھی اب بھی پیش کرے جس کتاب نے اپنے کامل ہونے کا دعوی کیا ہے وہ دعوی بھی بتصریح ثابت کیا جائے اور پھر وہی کتاب اس دعوی کے ثابت کرنے کے لئے معقول دلیل پیش کرے۔ اور پرچہ ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے اگر دلائل معقولی سے یا تاریخی سے سلسلہ استقراء کے مخالف کوئی امر خاص پیش کیا جائے اور اسکو ادلہ عقلیہ یا ادلہ تاریخیہ سے ثابت کر کے دکھلا دیا جاوے تو ہم اس کو مان لینگے۔ اور اس کی شرح کادیانی نے پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے دوسرے سوال میں صفحہ ۸ و ۹ و ۱۰ کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "اگر کوئی شخص مقدس کتاب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پیش کرے اور اُس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ پہلے زمانہ میں انسان آنکھوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا اور کانوں کے ذریعہ سے بولتا تھا۔ گو ہم فرض کے طور پر یہ تسلیم کرلیں کہ ان عجیب تحریروں کے لکھنیوالا کوئی مقدس اور راستباز آدمی تھا مگر ہم اِس یقینی نتیجہ سے کہاں اور کدھر گریز کر سکتے ہیں جو قیاس استقرائی سے پیدا ہوا ہے میری رائے میں ایسا بزرگ نہ صرف ایک بلکہ کروڑ سے بھی زیادہ ہوں اور قیاس استقرائی سے نتائج یقینیہ کو توڑنا چاہے تو ہرگز ٹوٹ نہ سکینگے۔ بلکہ اس بزرگ کو ہم درحقیقت ایک بزرگ سمجھتے ہیں اور اسکے ایسے الفاظ میں ایسے ایسے کلمات خلاف حقیقت مشہودہ محسوسہ کے پاتے ہیں تو ہم اِس بزرگ کی خاطر سے صرف عن الظاہر کرینگے اور ایسی تاویل کرینگے جس سے اِس بزرگ کی عزت قایم رہجائے ورنہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ جو حقائق استقرائیہ کے یقینی اور قطعی ذریعہ سے ثابت ہو چکے ہیں وہ ایک روایت سے ٹال دیئے جائیں۔ اگر ایسا کسی کا خیال ہو تو بار ثبوت اِسکی گردن پر ہے ×××× مثلاً اگر ایک ڈاکٹر سے اس بات کا تذکرہ ہو کہ سم الفار دشمن مہریں ہیں اور اِس کا ثبوت یہ دیا کہ ایک قدیم کتاب میں ایسا لکھا ہے اور راوی معتبر ہے۔ تو کیا وہ ڈاکٹر صاحب اِس مقدس کتاب کا لحاظ کرکے ایک ایسے امر کو چھوڑ دینگے جو قیاس استقرائی سے ثابت ہو چکا ہے"۔

یہ عبارات صاف ناطق ہیں کہ دلیل سے (جو دعاوی کتاب اللہ کی مثبت ہو سکتی ہے اور اسکے سوائے کوئی دعوی کتاب اللہ کا کادیانی کے نزدیک لائق سماعت نہیں) عقلی یا تاریخی دلیل مراد ہے اور جو کتاب الہامی آسمانی اپنے کسی دعوی کی کوئی دلیل عقلی یا تاریخی جس کو عقلا اور تاریخ دان تسلیم کرلیں پیش نہ کرے وہ کتاب کادیانی کے نزدیک الہامی نہیں ہو سکتی اسی دلیل اور اصول کی دستاویز سے کادیانی نے فریق ثانی کے دعوی الوہیت مسیح پر پہلا سوال وارد کیا ہے چنانچہ پرچہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۸ میں آیۃ قرآن مجید کی ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام انظر کیف نبین لھم الایٰت ثم انظر انی یوفکون - س - ۶ - ر ۴ یعنے حضرت مسیح ابن مریم

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہیں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے اور اُس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں" نقل کرکے اسکی ملحدانہ تفسیر و تقریر استدلال میں یہ کہا ہے +

"یہ کلمہ کہ اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔ یہ قیاس استقرائی کے طور پر ایک اِستدلال لطیف ہے کیونکہ قیاسات کی جمیع اقسام میں سے استقرار کا مرتبہ وہ اعلیٰ شان کا مرتبہ ہے کہ اگر یقینی اور قطعی مرتبے سے اِسکو نظر انداز کر دیا جائے تو دین اور دُنیا کا تمام سلسلہ بگڑ جاتا ہے اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ حصہ کثیرہ دنیا کا اور ازمنہ گذشتہ کے واقعات کا ثبوت اسے استقرار کے ذریعہ سے ہوا ہے" +

اسکے بعد استقرار کے قطعی ہونے کی تفصیل و تمثیل میں آنکھ سے کھانے اور کان سے بولنے کی مثالیں ذکر کی ہیں جو صفحہ ۱۹ میں ان سے منقول ہوئی ہیں پھر صفحہ ۱۰ میں کہا ہے

غرض جبکہ قیاس استقرائی دُنیا کے حقائق ثابت کرنے کے لئے اول درجہ کا مرتبہ رکھتا ہے تو اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے قیاس استقرائی کو ہی پیش کیا۔ اور فرمایا قد خلت من قبلہ الرسل۔ یعنے حضرت مسیح علیہ السلام بے شک نبی تھے اور اللہ جلشانہ کے پیارے رسول تھے مگر وہ انسان تھے تم نظر اُٹھا کر دیکھو کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ اور کلام آلہی کے نازل کرنیکا شروع ہوا ہے ہمیشہ اور قدیم سے انسان ہی رسالت کا مرتبہ پاکر دنیا میں آتے رہے ہیں یا کبھی اللہ تعالیٰ کا بیٹا بھی آیا ہے +

پھر عیسائیوں کے اس سوال سقدر کا کہ بیبل میں نبیوں کو بیٹا کہا گیا ہے جس سے ثابت ہے کہ بیٹے بھی رسول ہو کر آتے ہیں یہ جواب دیا ہے +

"ہاں اگر بیبل کے وہ تمام انبیاء اور صلحاء جنکی نسبت بائیبل میں بھی الفاظ موجود ہیں کہ وہ خدائیتعالی کے بیٹے تھے یا خدا تھے حقیقی معنوں پر حمل کر لئے جاویں تو بیشک اس صورت میں ہمیں اقرار کرنا پڑیگا کہ خدائیتعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ بیٹے بھی بھیجا کرتا ہے بلکہ بیٹے کیا کبھی کبھی بیٹیاں بھی اور بظاہر یہ دلیل تو عمدہ معلوم ہوتی ہے اگر حضرات عیسیائی صاحبان اسکو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پسند فرماوین۔ اور کوئی اوسکو توڑ بھی نہین سکتا کیونکہ حقیقی غیر حقیقی کا تو وہان کوئی بہی ذکر نہین۔ بلکہ بعض کو تو پہلوٹا بہی لکھدیا۔ ہان اس صورت مین بیٹون کی میزان بہت بڑہجائیگی"

اسکے بعد اسی پرچہ ۲۲ مئی کے صـ۱۱ مین کادیانی نے اور دلائل کو جو اس آیت سے اوس نے نکالے ہین ذکر کیا اور کہا ہے"۔ غرض اللہ جلشانہ نے سب سے پہلے ابطال الوہیت کے لئے یہی دلیل استقرائی پیش کی ہے۔ پہر اسکے بعد ایک اور دلیل پیش کرتا ہے۔ وامہ صدیقہ۔ یعنی والدہ حضرت مسیح علیہ السلام کی راستباز تہی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ جل شانہ کا حقیقی بیٹا فرض کر لیا جاوے تو پہر ضروری امر ہے کہ وہ دوسرون کی طرح ایسی والدہ کی اپنے تولد مین محتاج نہون۔ جو باتفاق فریقین انسان تہے۔ کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر اور کھلی کھلی ہے۔ کہ قانونِ قدرت اللہ جل شانہ اسی طرح واقع ہے کہ ہر ایک جاندار کی اولاد اوسکے نوع کے موافق ہوا کرتی ہے۔ مثلاً دیکھو کہ جسقدر جانور ہین۔ مثلاً انسان اور گھوڑا اور گدھا۔ اور ہر ایک پرند وہ اپنے نوع کے لحاظ سے وجود پذیر ہوتے ہین۔ یہ تو نہین ہوتا کہ انسان سے پرند پیدا ہو جائے۔ یا پرند انسان کے پیٹ سے نکلے۔ پہر ایک تیسری دلیل یہ پیش کی ہے کانا یاکلان الطعام یعنی وہ دونون حضرت مسیح اور آپکی والدہ صدیقہ کہانا کہایا کرتی تھی۔ آپ لوگ سمجھتے ہین کہ انسان کھانا کیون کہاتا ہے اور کیون کھانے کا محتاج ہے۔ اسمین اصل بھید یہ ہے کہ ہمیشہ انسان کے بدن مین سلسلہ تحلیل کا جاری ہے یہانتک کہ تحقیقات قدیمہ اور جدیدہ سے ثابت ہی کہ چند سال پہلا جسم تحلیل پاکر معدوم ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا بدن بدل ما یتحلل ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی جو غذا کھائی جاتی ہے اسکا بہی روح پر اثر ہوتا ہے کیونکہ یہ امر بھی ثابت شدہ ہے کہ کبہی روح جسم پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ اور کبھی جسم روح پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ جیسے اگر روح کو یکدفعہ کوئی خوشی پہنچتی ہے تو اس خوشی کے آثار یعنے بشاشت اور چمک چہرہ بھی نمودار ہوتی ہے۔ اور کبہی جسم کے آثار ہنسنے رونے کے روح پر پڑتے ہین۔ اب جبکہ یہ حال ہے تو کس قدر [illegible] سے بعید ہوگا۔ کہ اپنے اللہ کا جسم بھی ہمیشہ اڑتا رہے [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

برس کے بعد اور جسم آوے۔ ماسوائے اسکے کھانیکا محتاج ہونا بالکل اس مفہوم کے مخالف ہے جو خدا تعالے کی ذات مین مسلّم ہے۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ان حاجتمندیون سے بری نہین تہے۔ جو تمام انسانون کو لگی ہوئی ہین۔ پہر یہ ایک عمدہ دلیل اسبات کی ہے کہ وہ باوجود ان دردون اور دکہون کے خدا بہی تھے۔ یا ابن اللہ تہے۔ اور درد ہمنے اسلئے کہا کہ بھوکھ بہی ایک قسم درد کی ہے۔ اور اگر زیادہ ہو جائے تو موت تک نوبت پہنچاتی ہے"۔

یہ سوال اول الوہیت مسیح کے متعلق کادیانی کے پہلے پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کی بلفظہ نقل ہے اب اس کے مقابلہ مین اسکے پہلے[1] خصم ڈپٹی عبداللہ آتہم کے پہلے پرچہ کی بعینہ نقل کیجاتی ہے۔

تقریر فریق ثانی

کادیانی کے پہلے خصم (ڈپٹی عبداللہ آتہم) اپنے پہلے پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۲ء مین لکہتے ہین۔ اگر یہ جناب کا قول صحیح ہے کہ ہر امر کی حقیقت تجربہ ہی پر مدار رکہتی ہے۔ یعنی جو تجربہ کی برخلاف ہے وہ باطل ہے۔ تب تو ہمکو صفت خالقیت کا بہی انکار کرنا پڑیگا کیونکہ ہمارے تجربہ مین کوئی چیز خلق نہین ہوتی۔ اور آدم کا بغیر والدین پیدا ہونیکا بہی انکار کرنا پڑیگا۔ اور ہم یہ نہین جانتے کہ ایسا ہم کیون کرین۔ کیونکہ ناممکن مطلق ہم اسکو کہتے ہین۔ جو کوئی امر کسی صفت ربانی کے مخالف ہو۔ اور یہہ چیزین جو ہمارے تجربہ کے باہر ہین مثلاً خلقت کا ہونا یعنی بلا سامان کے عدم سی وجود مین آنا۔ اور آدم کا بخلاف سلسلہ موجودہ کے پیدا ہونا ہم کسی صفت مقدسہ خدا تعالے کے مخالف نہین دیکہتے۔ دوم۔ بجواب آپکے دوسرے مقدمے کے آپکو یقین ہونا چاہیئے کہ ہم اس شئے مرئی کو جو کہانے پینے وغیرہ حاجتون کے ساتھ ہے۔ اللہ نہین مانتے۔ بلکہ مظہر اللہ کہتے ہین۔ اور یہ ایک ایسا مقدمہ ہی کہ جیسا قرآن مین بابت اس آگ کی جو جھاڑی مین نظر آتی تہی لکہا ہے کہ اے موسیٰ اپنی نعلین دور کر کیونکہ یہ وادی طویٰ ہے۔ اور کہ مین تیرے باپ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا خدا ہون۔ موسیٰ نے انکو تسلیم کیا۔ اب فرمائیے شئے مرئی تو خدا نہین ہو سکتی۔ اور رویت مرئی تہی۔ پس ہم اسکو مظہر

[1] اس مباحثہ مین کادیانی خصم مباحث دو تہے۔ اول ڈپٹی آتہم دوسرے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ۱۲

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اللہ کہتے ہین۔ اللہ نہین کہتے۔ بلکہ مظہر اللہ کہتے ہین۔ کیا یہ ستون جو خشت وخاک کا سامنے نظر کے ہے۔ اسمین سے اگر خدا آواز دیکر کہنا چاہیئے کہ مین تمہارا خدا ہون۔ اور میری فلانی بات سنو تو گو تجربہ کے برخلاف یہ امر ہے تو گیا امکان کے بھی برخلاف ہی کہ خدا ایسا نہین کرسکتا۔ (ہمارے نزدیک تو امکان کے برخلاف نہین) سوم ہمنے ابن اللہ کو جسم نہین مانا ہم تو اللہ کو روح جانتے ہین۔ جسم نہین۔ چہارم۔ امر کے بارہ مین ہماری التماس یہ ہی کہ بیشک تاویل طلب امر کو تاویل کرنا چاہیئے۔ لیکن حقیقت کو چاہیئے کہ تاویل نہ بگاڑ ہی اگر کوئی حقیقت برخلاف امر واقعی کے ہے۔ تو بالمرہ حکم بطلان کا اسپر دینا چاہیئے۔ نہ کہ بطلان کو مروڑ کے حق بنانا۔ پنجم امر کے بارہ مین جناب کی خدمت مین واضح ہو کہ لفظ بیٹے اور پہلوٹھی کا بائبل مین دو طرح پر بیان ہوا ہے۔ یعنی ایک تو یہ کہ وہ یکتن ساتھ خدا کے ہو۔ دوم یہ کہ یکمن ساتھ رضا آہی کے ہو۔ (ایک تن وہ ہے جو ماہیت مین واحد ہو۔ اور ایک من وہ ہے جو ماہیت کا شریک نہین بلکہ رضا کا شریک ہو) کس نبی یا بزرگ کے بارہ مین بائبل مین یہ لکھا ہے کہ اے تلوار میرے چرواہے۔ اور ہمتا پر اٹھ۔ زکریا ۱۳۔ ۷۔ اور پہر کس کے بارہ مین ایسا لکھا ہے کہ تخت داؤدی پر بیٹھا۔ یرمیاہ ۲۲۔ اور کس نے یہ کہا کہ مین الفا۔ اومیگا قادر مطلق خداوند ہون۔ اور کس کے بارہ مین یہ لکھا گیا۔ کہ مین جو حکمت ہون قدیم سے خدا کے ساتھ رہتے تھے۔ اور میرے وسیلہ سے یہ ساری خلقت ہوئی۔ اور یہ کہ جو کچھ خلقت کا ظہور ہے۔ اسی کے وسیلہ سے ہے۔ خدا باپ کو کسی نے نہین دیکھا۔ لیکن اکلوتے (خدا) نے اسے ظاہر کردیا۔ یوحنا ۱۔ ۱۸۔ اب اسپر انصاف کیجئے کہ یہہ الفاظ متعلق یک تن کے ہین۔ یا یکمن کے۔ نیز یہ بہی ایک بات یاد رکہنے کے لائق ہے۔ یسعیاہ ۹۔ ۶۔ مین کہ وہ جو بیٹا ہمکو بخشا جاتا ہے۔ اور فرزند تولد ہوتا ہے۔ وہ ان خطابون سے مزین ہے۔ یعنی خدا قادر۔ آب ابدیت شاہ سلامت مشیر عجوبہ۔ تخت داؤدی پر آنیوالا جسکی سلطنت کا زوال کبہی نہ ہوگا۔ ششم۔ جو آپنے قرآن سے استدلال کیا ہی مجھے افسوس ہے کہ مین ابتک اسکی الہامی ہونیکا قائل نہین۔ جب آپ اسکو الہامی ثابت کرکے قائل کرینگی تو اسکی سندات آپ ہی مانی جائینگی۔ ہفتم جناب من فطرت یا خلقت فعل الٰہی ہے۔ اور الہام قول الٰہی فعل اور قول مین تناقض نہین ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی کلام مبہم معلوم ہووے یا ذی النظر مین مشکل معلوم ہووے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو اوسکی تاویل ہم معقولات ہی سے کرین گے۔ ورنہ کہان جائینگے۔ چنانچہ جناب نے خود ہی فرمادیا کہ امور تاویل طلب کی تاویل واجب ہے اور جناب اس سے بہی بڑہکر فرماتے ہین کہ تجربہ کے برخلاف ہم کچہ نہ لیوین گے تو گویا یہ بہی رجوع کرنا طرف فطرت کی ہے۔ جسکی ساتھ ہم کلیہ متفق نہین ہین۔ ہشتم بجواب آٹہوین کے اتنی ہی عرض ہے کہ جہان بیٹے حقیقی اور غیر حقیقی کی امتیاز بائبل مین نہو تو ہماری عقل کو روک نہین کہ ہم اسمین امتیاز نہ کرین اور دوسرون کے ساتھ بہی اگر یہی صفات ملحقہ ہون جیسے مسیح کے ساتھ ہین تو ہم انکو بہی مسیح جیسا مان لین گے۔"

یہ فریق ثانی کے پہلے پرچہ کی بعینہ نقل ہے۔ اب فریقین کے باقی پرچون کے مطالب کا خلاصہ باختصار نقل کیا جاتا ہے۔ اس اختصار کی وجہ یہ ہی کہ کادیانی کے پرچہ اول کے بعد اسکا جو پرچہ نکلا ہے اسمین پرچہ اول کے سوال و اصول و دلائل کا بار بار تکرار و اعادہ ہوا ہے۔ اور جہان کوئی نئی بات کہی ہے وہ اصل سوال الوہیت مسیح سے اجنبی ہے۔ ایسا ہی فریق ثانی کیطرف سے جو پرچہ پرچہ اول کے بعد نکلا ہے وہ تکرار مطالب اور اجنبی باتون کے بیان پر مشتمل ہے۔ لہذا فریقین کی اصل کلام کو پورا پورا نقل کرنا عبث و فضول اور بلا ضرورت اپنی اوقات کا خون کرنا ہے۔ اور ان کے نقل مین خلاصہ و اختصار واجب ہے۔ اس خلاصہ سے ناظرین ہماری اس رائے کی تصدیق کرین گے۔ اور خود بخود جان لین گے کہ اس بحث کو فریقین نے بلا فایدہ طول دیا۔ اور اصل بحث سے خروج کیا۔ اور وہ اس خلاصہ کو پڑہکر اسکے متعلق اسلامی ریویو کے منتظر نہ رہینگی۔ و معہذا ہم اس خلاصہ پر بہی ریویو کرین گے۔ اگر ہمارے ناظرین پہلی دو تقریرون فریقین کے متعلق اسلامی ریویو کو پڑہکر اس خلاصہ کے متعلق ریویو کرنیکی درخواست کرین گے۔ اور اسکا شوق ظاہر فرمادین گے۔

خلاصہ پرچہ ۲۳ مئی کادیانی

کادیانی نے پرچہ اول ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء مین صہ ۲ سے صہ ۵ تک اصول دلائل پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کا بہت تطویل کے ساتھ اعادہ کیا۔ پہر (۲) صہ ۵ مین کہا ہے کہ آدم کا بغیر باپ کے پیدا ہونا فریقین کے نزدیک مسلم ہے پہر (۲) صہ ۶ مین کہا ہے کہ استقراء کی تسلیم سے خدا کی خالقیت کا انکار لازم نہین آتا۔ کیونکہ فریقین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی کتاب سے ثابت ہی کہ خدا تعالےٰ نے جیسا زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وُہ ایسا ہی اسکی مثل پیدا کر سکتا ہے۔ اور اسکی قدرت اور قُوّت جو استقرار سے ثابت ہی۔ اس حد تک ختم نہین ہوئی۔ پھر (۸) مین کہا ہے کہ جو پیشگوئیان ڈپٹی صاحب نے اُلوہیت مسیح کے متعلق پیش کی ہین وہ زبردستی ان پر لگائی جاتی ہین۔ ان پیشینگوئیونکو نہ حضرت مسیح نے اپنے اوپر لگایا نہ یہودیون نے انکو مسیح کے حقمین سمجھا اور نہ ان کے وہ معنے کیے۔ جو عیسائی کرتے ہین۔ آپ پہلے اصل عبرانی زبان مین ان پیشینگوئیون کو نقل کرین۔ پھر یہ ثابت کرین کہ مسیح نے انکو اپنے اوپر لگایا ہے۔ پھر یہ بھی ثابت کرین کہ کل مفسرین اور یہودی انکے یہی معنے کرتے ہین۔ تو ہم اسکو قبول کرین گے۔

خلاصہ پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء فریق ثانی

اسکے جواب مین ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء مین اول استقرار کی شرح کا سوال کیا ہے۔ پھر (۲) کا دیانی کے اس اصول کو کہ الہام اپنی شرح آپ کرے تسلیم کیا۔ مگر اسکے ساتھہ یہ ضمیمہ لگا دیا ہے کہ الہام کو سمجھنے کے لئے عقل الہامی جیسی آنکھہ کے لئے خارجی روشنی ہے (۳) کہا ہے پیشینگوئیون کے معنی سمجھنے کے لئے یہودیون کا اتفاق کیون مانگا جاتا ہے۔ عبرانی لُغت اور قواعد موجود ہین جس لفظ پر آپ گرفت کرین گے پیش کیا جائیگا۔ پھر (۴) کہا ہی پہلی نوشتون مین یہ پیشگوئیان مسیح پر لگائی گئی ہین اور اس پر متی ۲۶۔ باب ۳۱۔ یسعیاہ ۶۔ باب ۱ سے ۱۲۔ بمقابلہ یوحنا ۱۲ باب ۴۰ و ۴۱ وغیرہ کا حوالہ دیا ہے۔ اور ۸ سطرون کو ناحق سیاہ کیا کیونکہ ان حوالجات مین سے عہد عتیق سے ایک بھی ایسا نہین جسمین الوہیت کا ذکر یا اشارہ ہو۔ اور عہد جدید سے جو اس الوہیت کا متضمن ہے اسکا ذکر پہلے پرچہ ۲۲ مین ہو چکا ہی۔ اور پھر پرچہ ۲۵ مئی مین مفصل ہوگا۔ یہان اسکا مجمل ذکر فضول ہے۔ (۵) اخیر مین کتاب اللہ کی کمال اور نجات کی بابت سوال کیا ہے۔ اور ایک اجنبی بحث کو چھیڑ دیا۔ اور کا دیانی کو اسمین تطویل کرنی اور اصل بحث سے نکل جانیکا خوب موقع دیدیا۔

کا دیانی

اسکے جواب مین کا دیانی پرچہ دوم ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء خوب کھل کھیلا ہے۔ اور کہین کا کہین نکل گیا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس جواب مین کادیانی نے دس باتین کہی ہین۔

(۱) ڈپٹی عبداللہ جسم کو صرف مظہر اللہ جانتے اور اللہ روح کو جانتے ہین۔ تو کیون صاف نہین کہتے کہ ہم مسیح کو خدا جانتے ہین (۲) جسم کو کسی شخص کا اسکا جزء نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ چند برس کے بعد بدل جاتا۔ اور ایک نیا جسم آجاتا ہے تو مسیح کا پہلا جسم جسکے ساتھ انہون نے تولد پایا تہا کفارہ نہ ہوا اور نہ کسی کام آیا۔ (۳) اگر عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح درحقیقت خدا تعالے ہے تو مظہر کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا ہم انسان کو مظہر انسان کہہ سکتے ہین۔ (۴) اگر حضرت مسیح کی روح انسانی روح نہ تھی۔ تو اسکا ثبوت دین کہ انہون نے مریم کے رحم مین اس طریق اور قانون قدرت سے روح حاصل نہین کی جسطرح انسان حاصل کرتے ہین۔ (۵) خدا اپنے صفات کاملہ مین تقسیم نہین ہو سکتا۔ ایک صفت بہی باقی رہجائے۔ تو اُسپر خدا کا لفظ نہین بولا جاتا پہر خدا تین کیونکر ہو گئے۔ تفریق نامون کی چاہتی ہے۔ کہ کسی صفت مین کمی بیشی ہو۔ مگر جب عیسائی مان چکے ہین۔ کہ کسی صفت مین کمی بیشی نہین تو پہر تینون اقنوم مین مابہ الامتیاز کیا ہے۔ (۶) جہاڑی کی جو تمثیل پیش کی گئی ہے۔ اسکی نسبت سوال ہے کہ قرآن مین کہان آیا ہے کہ یہہ آواز کہ مین تیرا رب ہون آگ مین سے آئی تہی۔ (۷) قرآن مین اسموقع پر کہان کہا ہے کہ مین اسحق و ابراہیمؑ کا باپ ہون۔ (۸) توریت مین یکتن ایک من کی تشریح کہان ہے (۹) اگر مسیح کو ابن اللہ کہنے سے یکتن ہونا نکالا ہے تو اور انبیاء اس لقب کے زیادہ مستحق ہین جنکو خدا کہا گیا ہے۔ دیکہو یوحنا ۱۰۔ باب ۳۵۔ (۱۰) ابن اللہ سے بڑہکر تعریفون کے متضمن جو مسیح کے حق مین پیشگوئیان پیش کین گئین۔ وہ ہماری شرط کے موافق نہین۔ نہ یہودیون نے ان کے وہ معنے کئے جو عیسائی کرتے ہین۔ نہ حضرت مسیح نے بلکہ مسیح نے انکو صاف رد کر دیا ہے۔ چنانچہ یوحنا ۱۰۔ باب ۳۵ مین ہے۔

فریق ثانی

اسکے جواب مین ڈپٹی آتہم نے پرچہ اول ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء مین اول کادیانی کے اس امر کو

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تسلیم کر لینے پر کہ آدم کی پیدائش استقرار سے مستثنےٰ ہے خوشی ظاہر کی ہے۔ پھر (۲) کادیانی کے سوال اول کے جواب سے سکوت اختیار کر کے اسکے دوسرے سوال کے جواب مین کہا ہے کہ ہم انسانی جسم کو مسیح نہین کہتے ماسکو مظہر اللہ کہتے ہین۔ یعنے جائے ظہور اللہ۔ لہذا اسکا قائم و دائم رہنا کفارہ ہونیکے لئے ضروری نہ تھا۔ پھر (۳) اس کے تیسرے سوال کے جواب مین کہا ہے۔ انسان مین تین چیزین (جسم۔ جان۔ روح۔) علیحدہ علیحدہ ہین مسیح کا خدا یا مظہر اللہ ہونا ان ساری چیزون سے علیحدہ ہے۔ اور وہ قائم فی نفسہ ہے۔ پھر (۴) اسکی چوتھی بات کے جواب مین کہا ہے کہ مسیح کی انسانی روح قانون قدرت کے موافق پیدا نہین ہوئی۔ تاہم وہ خلقت مین مساوی ہے۔ اور ایک روح دوسری روح سے حاصل نہین ہوتی۔ پھر کیون کہا کہ مسیح کی روح مریم کی روح سے حاصل ہوئی۔ کیون نہین کہ وہ نئی مخلوق ہوئی۔ ماسوا اس کے الوہیت سے اسکو علاقہ نہین۔ ہم بارہا کہہ چکے ہین کہ مظہر اللہ ماسوا انسانیت کے ہے۔ پھر (۵) بجواب سوال پنجم کے کہا ہے تثلیث ایک صورت مین ایک ہے دوسری صورت مین تین جیسے بیجدی نے نظری ہے کہ انمین سے ایک مثل بیجدی قائم فی نفسہ ہے دوسری مثل بے نظیری لازم و ملزوم۔ پھر (۶) بجواب سوال ششم کادیانی کے سورۂ قصص و سورۂ طٰہٰ کی جھاڑی مین سے یہ آواز آنا کہ "مین تیرا رب ہون" نقل کر کے کادیان کو شرمندہ کیا۔ پھر (۷) بجواب سوال ہفتم کادیانی اپنی غلطی کو مانکر یہ کہا ہے کہ یہ ذکر توریت مین ہے نہ قرآن مین۔ پھر (۸) بجواب سوال ہشتم کادیانی یہ اعتراف کیا کہ یہہ ہمارا استنباط و اجتہاد ہے۔ توریت مین یہ صریح الفاظ نہین ہین۔ پھر (۹) بجواب سوال نہم و دہم کادیانی کہا ہے کہ کسی نبی کے حقین وہ الفاظ نہین کہے گئے جو مسیح کے حق مین کہے گئے ہین۔ اور نہ کریاد یسیاہ یرمیاہ کے ابواب مذکور ص ۲۲۳ کا اعادہ کیا اور کہا یوحنا ۱۰۔ باب ۳۵ مین مسیح نے نہ تو ان پیشگویون سے انکار کیا نہ اثبات بلکہ صرف یہودیون کی دہان بندی کی

کادیانی

اس کے جواب مین کادیانی نے پرچہ ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء مین پہلے استقراء کی وہ شرح کی جو اسکے پرچہ اول سے بصفحہ (۲۱۹) منقول ہو چکی ہے۔ پھر (۱۰) ڈپٹی آتھم سے اس قاعدہ کو تسلیم کرنیکو نقل

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہا ہے کہ الہام اپنی غرض آپ کرے مگر اس کے ضمن مین ایک ایسی بات ان کے ذمہ لگادی ہے۔ جو انکی کلام سابق مین پائی نہین جاتی۔ (گو اسپر ڈپٹی آتھم کا سکوت کرنا اسکا اسکو قائل نبناتا ہے۔) وہ یہ کہ آپکے تردیک الہام کے لئے یہ ضروری نہین۔ کہ وہ اپنی دعاوی کو آپ دلائل عقلیہ سے ثابت کرے پھر اس بات پر انکو وہ الزام دیا ہے۔ جو اس رسالہ کے صفحہ ۲۱۵ مین کادیانی کی کلام سے منقول ہوا ہے پھر (۱۰) انجیل یوحنا باب ۱۰۔ کی یہ اصل عبارت نقل کی ہے۔ کہ "میرا باپ جسنے انہی مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے۔ اور کوئی انہین میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہین سکتا۔ مین اور باپ ایک ہین۔ تب یہودیون نے پھر پتھراؤ اٹھائے۔ کہ اسپر پتھراؤ کرین۔ یسوع نے اونہین جواب دیا کہ مین نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہین دکھائے ہین۔ ان مین کسی کام کے لئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو۔ یہودیون نے اسی جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہین بلکہ اسلئے تجھے پتھراؤ کرتے ہین کہ تو کفر کہتا ہے۔ اور انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین یہ نہین لکھا ہے کہ مین نے کہا تم خدا ہو۔ اسنے اونہین کہا جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا۔ اور ممکن نہین کہ کتاب باطل ہو۔ تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا۔ اور جہان مین بھیجا کہتے ہو۔ کہ تو کفر بکتا ہے۔ کہ مینے کہا۔ مین خدا کا بیٹا ہون ہون"۔ پھر کہا۔ اب ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہودیون کا یہ اعتراض اور خیال تھا۔ کہ مسیح اپنے تئین خدا تعالے کا حقیقی بیٹا قرار دیتا ہے۔ اس کے جواب مین حضرت مسیح نے صاف لفظون مین کہدیا کہ مجھ مین کوئی بات زیادہ نہین۔ دیکھو تمہارے حق مین تو خدا کا اطلاق بھی ہوا ہے اب ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح درحقیقت اپنے تئین ابن اللہ جانتے تو اس بحث اور پرخاش کے وقت مردمیدان ہوکر صاف کہتے کہ مین درحقیقت ابن اللہ ہون۔ اور وہ تمام پیشگوئیان پیش کر دیتے جو ڈپٹی صاحب نے پیش کی ہین۔ اور یہ کہتے کہ تم تو صرف خدا کا بیٹا کہنے پر ناراض ہوگئے ہو۔ مین تو بموجب فلان وفلان پیشگوئی قادر مطلق بھی ہون۔ خدا کا ہمتا بھی ہون۔ کونسا مرتبہ خدائی ہے۔ جو مجھ مین نہین ہے آخر (۱۱) مین کادیانی نے کہا ہے کہ یہودیون کا اتفاق اسلئے طلب کیا گیا ہے کہ مسیح نے خود کہا ہے کہ فقیہ وفریسی موسیٰ کے گدی پر ہین۔ وہ جو کچھ تمہین ماننے کو کہین۔ وہ عمل مین لاؤ۔ لیکن ان کے سی کام

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ پر کرتے نہیں" متی ۲۳/۱ ۔

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ دوم ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء میں انجیل کی فضیلت وکمال اسی انجیل کے چھ حوالوں سے بیان کی جسکو اصل مدعا سے کوئی تعلق نہیں (۲) پھر کادیانی کے معنے استقراء کو تسلیم کرکے کہا ہے۔ کہ مسیح کا مقدمہ اس سے مستثنےٰ ہے۔ جسپر پیشگویاں سابق الذکر دلیل ہیں ومزید براں مسئلہ کثرت فی الوحدت عہد عتیق میں موجود ہے۔ اول پیدائش باب ۱ آیت ۲۶ میں کہ خدا نے کہا کہ ہم آدم کو اپنی صورتوں اور اپنی شکلوں پر بناویں۔ اور پیدائش ۲۔ باب ۲۳ میں کہ انسان نیک وبد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہوگیا ہے (۳)۔ پھر یہودیوں سے اور سید احمد خاں بالقابہ سے جا لپٹے ہیں۔ اور اُن کی تاویل کے عدم صحت کے مظہر ہوئے (۴)۔ پھر کہا الوہیت مسیح وتثلیث ادراک سے باہر ہے۔ ہمنے اسکا امکان عقل سے ثابت کردیا (۵) آخر میں یوحنا باب ۱۰ کا وہی جواب دیا۔ جو پہلے پرچہ ۲۳ مئی میں دے چکے ہیں۔

ahmadimuslim.de

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی پرچہ اول ۲۵ مئی ۱۸۹۴ء میں قرآن کے کمال کی بحث کی ہے جسکو اصل سوال الوہیت مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں ایک فہرست پیش کی ہے جسمیں پہلے الوہیت مسیح کے ثبوت میں یرمیاہ ۲۳۔ باب ۶ سے نقل کیا ہے۔ اسکے دنوں یہودا نجات پاویگا۔ اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا۔ اور اُسکا یہ نام رکھا جاویگا۔ خداوند ہماری صداقت اصل میں ہے یہوواصدقینو۔ (۲) پھر یسعیاہ ۷۔ باب ۱۴۔ و ۸ باب ۱۰ سے نقل کیا ہے۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور اُسکا نام ایمانوائیل رکھیں گے۔ تم منصوبہ باندھو پھر وہ باطل ہوگا۔ حکم سناؤ پر وہ نہ ٹھیریگا۔ کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور اسکے تائید میں چند حوالے اور دیئے ہیں (۳)۔ پھر مسیح کے چند لازمی صفات سے اسکی الوہیت ثابت کی ہے اور اسپر عہد جدید کا حسب تفصیل ذیل حوالہ دیا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اوّل ازلیّت

اسکے ثبوت میں یوحنا ۱ باب ۱ سے ۳ کی یہ عبارت نقل کی ہے۔ ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس سے موجود ہوئی ہیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جو بغیر اسکے ہوئی ہو" اور یوحنا ۸ باب ۵۸ سے نقل کیا ہے۔ یسوع نے کہا" میں تمسے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابرہام ہو میں ہوں۔ اور مکاشفات ۱ باب ۸ سے نقل کیا ہے۔ کہ میں الفا اور او میگا اوّل آخر جو ہے اور تھا۔ اور آنے والا قادر مطلق ہوں۔ ٭

دوم خالقیّت

اسکے ثبوت میں یوحنا ۱ باب ۳ و ۱۰ سے نقل کیا ہے۔ سب چیزیں اسی سے موجود ہوئیں کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اسکے ہوئی ہو۔ ٭

سوم محافظ کل ہستی

اسکے ثبوت میں فلسی ۱ باب ۱۷ سے نقل کیا ہے وہ سب سے آگے ہے اور اس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔ ٭

چہارم لاتبدیل

اسکے ثبوت میں عبرانی ۱۳ باب ۸ سے نقل کیا ہے یسوع مسیح کل اور آج ابد تک ایکسان ہے۔ ٭

پنجم عالم دانی

اسکے ثبوت میں مکاشفات ۲ باب ۲۳ سے نقل کیا ہے۔ میں وہی ہوں یعنے مسیح جو دلوں اور گردوں کا جانچنے والا ہوں۔ اور میں تم میں سے ہر ایک کو اسکے کاموں کا بدلہ دونگا۔ ٭

ششم حاضر و ناظر (مکانی)

اس کے ثبوت میں متی ۱۸ باب ۲۰ سے نقل کیا ہے۔ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں۔ (زمانی) اس کے ثبوت میں متی ۲۸ باب ۲۰ یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کا صرف حوالہ دیا ہے۔ ٭

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہفتم قادر مطلق

اسکے ثبوت میں یوحنا ۵ سے نقل کیا ہے جسطرح باپ مردوں کو اٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے جلاتا ہے اور مکاشفات ۱ سے قول سابق الذکر نقل کیا ہے۔ ؛

ہشتم جسکو خوش بیانی سے سوم قرار دیا ہے المسیح مالک کل ہے

اسکے ثبوت میں رومی ۱۴ باب ۹ سے نقل کیا ہے کہ مسیح اسلئے ہوا۔ اور اٹھا اور جیا کہ مردوں اور زندوں کا بھی خداوند ہو۔ متطاوس ۲۸ ۱۸ اعمال ۱۰ ۳۶ وغیرہ۔

نہم (یا بقول انہم چہارم) مسیح کل عالم کا اختیار رکھتا ہے

اس کے ثبوت میں متی ۲۸ ۱۸ سے نقل کیا ہے کہ یسوع نے پاس آکر اسے کہا کہ آسمان وزمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا۔

دہم (یا بقول انہم پنجم) المسیح کی پرستش

اس کے ثبوت میں متی [illegible]

یازدہم (یا بقول انہم ششم) المسیح سے دعا مانگی جاتی ہے

اس کے ثبوت میں اعمال ۷ ۵۹ وغیرہ کو پیش کیا۔ ؛

دوازدہم (یا بقول انہم ہفتم) المسیح دنیا کی عدالت کریگا۔

اس کے ثبوت میں متی ۱۶ ۲۷ سے نقل کیا کہ مسیح ہر ایک کو اوس کے عمل کے موافق بدلہ دے گا۔ ؛

سیزدہم (یا بقول انہم ہشتم) المسیح گناہ بخشتا ہے۔

اس کے ثبوت میں متی ۹ ۶ سے نقل کیا ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ ؛

چہاردہم (یا بقول انہم نہم) مسیح اپنے فرشتوں کو بھیجتا ہے

اسکے ثبوت میں مکاشفات ۱ ۱ و ۲۲ ۶ و متی ۱۳ ۴۱ کو پیش کیا ان حوالجات وعبارات کو نقل کرنے کے بعد ڈپٹی انہم نے ایک نوٹ کی ضمن میں کہا ہے کہ اگر مسیح محض انسان ہوتا تو صفات مذکورہ بالا جو فقط ذات باری پر عائد ہو سکتیں ہیں اسپر کس طرح عائد ہو سکتیں۔ ؛

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی پرچہ دوم ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں وہی پُرانا رونا رویا ہے۔ کہ یہ پیشگویان مری شرط کے موافق نہیں۔ میری شرط یہ تھی۔ کہ پہلے الہامی کتاب سے دعوائے الوہیت مسیح پیش کیا جاوے پھر عقلی دلائل سے انکا ثبوت دیا جاوے۔ اور یہ پیشگویاں عقلی دلائل نہیں۔ بلکہ خود دعاوے ہیں جو محتاج ثبوت ہیں۔ اسکے بعد وہی پورانا قول مسیح کا یوحنا باب ۱۰ سے نقل کیا اور کہا کہ اس قول میں مسیح نے اپنی الوہیت سے صاف انکار کیا ہے۔ (۳) اسکے بعد کہا کہ مسیح خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا ہوتا تو یہودیوں کے جواب میں بقول ڈپٹی عبداللہ آتھم ڈر نہ جاتا اور تقیہ نکرتا۔ بلکہ صاف الوہیت کے مدعی ہوتا۔ اور اُسکے ثبوت میں یہ پیشگویاں پیش کرتا۔ اور دوسرا ثبوت اپنی الوہیت کا یہ پیش کرتا کہ مینے فلان چیز پیدا کی ہے۔ (۴) اُسکے بعد اُن پیشگویوں کے مقابلہ و معارضہ مین چار مقام انجیل کے پیش کئے۔ اوّل وہ مقام جسمیں مسیح نے قیامت کے علم سے لاعلمی ظاہر کی تھی دوم وہ مقام متی ۱۹/۱۶ جسمیں اپنی اُس شخص کو جس نے آپ کو نیک کہا تھا۔ فرمایا ہے کوئی نیک نہیں۔ مگر ایک خدا سوم وہ مقام متی ۲۰/۴۰ جسمیں آپ نے بہشت کی دائیں بائیں بیٹھانے کی درخواست کے جواب میں فرمایا ہے کہ اُسمیں میرا اختیار نہیں چہارم وہ مقام متی ۴۶/۳۸ جسمیں آپ کا صلیب سے بچنے کے لئے رو رو کر دعا کرنا پایا جاتا ہے۔ پھر کادیانی نے کہا ہے کہ آپ نے حواریوں سے بھی دعا کرائی تھی جیسے عام انسان مصیبتوں کے وقت مسجدوں میں جاکر دعائیں کراتے ہیں۔ مگر وہ دُعا قبول نہوئی۔ پھر کہا اس سے وہ عام پیشگویاں رد ہوگئیں آخر میں (۵) کادیانے نے یہ کہا کہ اگر آپ مسیح کو قادر مطلق کہتے ہیں تو آپ اس سے نشان طلب کریں۔ اور میں خدا تعالےٰ سے (جو درحقیقت قادر مطلق ہے نہ بگفتن اور وہ مجھ سے بالمقابلہ نشان دکھانیکا وعدہ کر چکا ہے) طلب کرتا ہوں۔ اگر بالمقابلہ میں نشان دکھانے سے قاصر رہا۔ یا آپ نے بھی میرے مقابلہ کوئی نشان دکھا دیا تو میں ہر ایک سزا کو اپنے اوپر اُٹھا لونگا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ اوّل ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء نے اکثر پرانی باتوں کا اعادہ کیا اور بعض جو نئی لکھیں وہ اصل مدعا سے اجنبی کہیں آوّل یوحنا باب ۱۰ کا وہی پرانا جواب دیا اسمیں اسقدر بڑھا دیا کہ یہ جواب اپنی انسانیت کے نظر سے دیا تھا اور آپ نے یہ فرمایا کہ اگر میں اپنی انسانیت سے بھی اپنے آپ کو ابن اللہ کہوں تو اس سے کچھ زیادہ نہیں کہ تمہارے بنی خدا کہلائے (۲) پھر کہا وہ اپنی انسانیت میں بھی مخصوص اور مرسلہ شخص تھا جسکے معنے الوہیت کے کئے گئے ہیں۔ پھر (۳) کہا اُسنے جو قیامت اور بہشت کے داہنے بائیں بیٹھانے کے اختیار کی نفی کی ہے اسکے انسان ہونیکی نظر سے ہے۔ اور ایسی ہی نیک ہونے کی اور اکیلے خدا کے نیک ہونے کا اثبات اُس شخص کے خطاب میں تھا جو اُسکو نیک نہ سمجھتا تھا۔ پھر (۴) کہا قرآن کا راہ نجات میں کمال کیونکر ہے۔ اور (۵) کہا کلمۂ توحید سے حصول نجات ناممکن ہے۔ شیطان بھی خدا کو ایک جانتا اور ایک کہتا تھا۔ اور (۶) کہا [illegible] جو خود صدا قت و دلائل ہیں۔ محتاج ثبوت و دلائل نہیں ہیں۔ پھر (۷) کہا مسیح نے بحیثیت انسانی کچھ نہیں بنایا۔ مگر بحیثیت الوہیت سب کچھ اوس نے بنایا۔ (۸) مسیح یہودیوں سے ڈر نہیں گیا بلکہ اُنکے غصہ کو فرو کیا۔ پھر (۹) کہا مسیح نے مظہر اللہ ہو کر وہ صفات ظاہر کئے ہیں جو اور طرح پر نہ ہو سکتے تھے۔ اور (۱۰) کہا خدا کا باپ ہونا متی ۶/۹ خدا محبت ہے یوحنا ۳/۱۶ خدا روح ہے یوحنا ۴/۲۴۔ اور (۱۱) کہا کثرت فی الوحدت توریت میں صاف لکھی تھی اور اُسپر آیات منقولہ صفحہ ۲۲۹ کا حوالہ دیا۔ اور (۱۲) کہا فریسی اور فقیہوں کے حق میں مسیح کے قول کی (جو کادیانی کے پرچہ ۲۴ مئی سے بصفحہ ۲۴۸ رسالہ ہذا منقول ہے) یہ معنی ہیں کہ وہ لوگ مخالف توریت ہیں۔ اور (۱۳) کہا بدن مسیح کے زوال کو کفارہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ۵

کادیانی

کادیانی نے اسکے جواب میں پرچہ اول ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء میں کمال نجات کی طولانی اور

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اجنبی بحث کی ہے اور اسکا ثمرہ نجات یافتہ سے نشان نمائی و صدور کرامات قرار دیا ہے۔ اور اسمین اپنی مخاطب سے چیلنج اطلب معارضہ و مقابلہ کیا۔ اور کہا ہے کہ اگر آپ نجات پر ہیں تو نشان دکھادیں یا اپنے عجز کا اقرار کر کے مجھ سے نشان طلب کریں۔ مجھے خدا تعالےٰ نے فتح اور نشان نمائی کا وعدہ دیا ہی میں ضرور نشان دکھاؤنگا۔ اور آپ پر فتح پاؤنگا۔ ٭

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی عبداللہ آتھم نے پرچہ ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء یوحنا باب ۱۰ کا وہی پرانا جواب دیا ہے کہ مسیح نے یہودیونکو یہ کہا تھا۔ کہ میں انسان ہو کر بھی اپنے آپ کو ابن اللہ کہہ سکتا ہوں اور کہا ہے اس جواب کی نسبت یہ کہنا کہ مسیح نے یہ کیوں نہ کہا کہ میری الوہیت کی تصدیق فلان فلان پیشگوئی میں ہے خدا کی کلام میں چون و چرا کرنا ہے اور یہ کہنا ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ خدا نے دو آنکھیں پیشانی کے پیچھے کیوں نہ لگادیں۔ (۲) پھر کہا کہ کادیانی نے یہ سچ نہیں کہا کہ مسیح نے حواریوں سے دعا چاہی۔ پھر (۳) کہا نشان دکھانے ہم حاضر ہیں۔ [illegible] لیکن جناب کو اسپر ناز ہی تو آپ نشان دکھادیں یہ تین شخص پیش کئے جاتے ہیں ایک اندھا۔ ایک لنگڑا۔ ایک گونگا آپ انکو اچھا کر دکھادیں۔ اور خلق خدا پر رحم کریں۔ اور اپنا چیلنج پورا کریں (۴) پھر کہا نجات کے بارہ میں جو آپنے کہا ہے اُسکی پرتال ہم آئندہ کرینگے۔ کیونکہ اسکا موقعہ وہی ہے۔ جب ہمارے حملے شروع ہونگے اس قول میں ڈپٹی آتھم نے صاف اقرار کیا۔ کہ اس موقعہ پر نجات کی بحث اجنبی ہے اور یہ نہ سوچا کہ پھر ہمنے اس بحث کو کیوں چھیڑا۔ اور پرچہ نمبر ۲۳ و ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء میں کیوں اس کی بابت سوال کیا اور کادیانی کو خروج از بحث کا کیوں موقعہ دیا۔ ٭

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی نے پرچہ دوم ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء پھر مسیح کا قول انجیل یوحنا باب ۱۰ سے پیش کیا۔ "اور لفظ مخصوص اور مرسل کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ الفاظ موسیٰ اور ہارون کے حق میں کہے گئے ہیں۔ اور اُسپر چند حوالے دیئے۔ پھر (۳) نشان نمائی کی درخواست کا جواب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ دیا ہے کہ ایسے خاص نشان دکھانا مسیحیوں کے لئے حضرت عیسے نشان قرار دے گئے اور فرما گئے ہیں کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہاری یہ علامت ہے کہ بیمار پر ہاتھ رکھو گے وہ چنگا ہو جائے گا اور حضرت مسیح یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہوتا تو اگر تم پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے چلا جا تو وہ چلا جاتا۔ بناءً علیہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہی ان بیماریوں پر ہاتھ رکھ کر انکو چنگا کر دیں۔ ورنہ رائی برابر بھی ایمان ہاتھ سے جاتا رہیگا پھر (۴) کہا کہ یہ الزام ہم پر عاید نہیں ہوتا ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں ہماری یہ نشانی مقرر نہیں کی۔ اور یہ کہیں نہیں فرمایا کہ تمکو یہ اقتدار دیا جائیگا۔ کہ تم اقتداری[1] طور پر جو نشان چاہو گے دکھاؤ گے بلکہ صاف فرما دیا ہے قل انما الایات عند اللہ یعنے انکو کہدے کہ نشان اللہ کے پاس ہیں جس نشان کو خدا چاہتا ہے اوسکو ظاہر کرتا ہے۔ (۵) اور کہا حضرت مسیح بھی اقتداری نشان دکھانے سے عاجز رہے۔ مرقس ۱۸ ۱۱ و ۱۲ میں ہے کہ اُسنے فریسیوں سے آہ کھینچ کر نشان دکھانے سے صاف انکار کر دیا۔ یہودیوں نے کہا تھا کہ مسیح اسرائیل کا بادشاہ ہے تو صلیب سے اُتر آوے۔ مسیح نہ اُتر سکے متی ۱۲ ۔ ۸ میں ہے کہ اُس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان نہ دکھلایا جاویگا۔ (۶) اور کہا خدا تعالےٰ مجھے جو نشان دکھانے کا وعدہ دیا ہے۔ اُس سے یہ مراد ہے کہ کوئی ایسا نشان ہوگا جو انسانی طاقتوں سے باہر ہوگا۔ معلوم نہیں کہ کس طور کا ہوگا اگر میں اسمیں جھوٹا نکلوں تو جو سزا آپ چاہیں مجھے منظور ہے۔ اور اگر مجھ سے ایسے خاص نشان چاہیں گے جیسے حضرت مسیح بھی نہیں دکھا سکے۔ بلکہ سوال کرنیوالوں کو دو گالیاں سنا دیں تو میری نزدیک ایسے نشان دکھانے کا دم مارنا کفر ہے[2]۔

[1] یہاں تو یہ تصریح ہے۔ اور کتاب وساوس کے صفحہ ۶۵-۶۶-۶۷ وغیرہ میں اہل کمال کے لئے اقتداری خوارق حاصل ہونے کا دعوے کیا ہے صفحہ ۶۷ میں کہا ہے اور ہمارے ہادی و مقتدا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکھلائے ہیں بلکہ ان خوارق کا ایک لنبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی امت میں چھوڑ دیا الخ۔

[2] کتاب وساوس میں اس کفر کا آپ دم مار چکے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ہذا ملاحظہ ہو۔ ۱۲

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۷ مئی ۱۸۹۳ء میں پہلے راہ نجات و نشانی نجات کی بحث کو آئندہ ہفتہ پر ملتوی کیا (اب آپکو سوجھا کہ اس اجنبی بحث کو ہمنے بے وقت اور بے محل چھیڑا تھا)۔ (۲) پھر قول یوحنا باب ۱۰ کے نسبت کہا کہ ہم اسکا جواب بارہا دے چکے ہیں۔ اسکا اعادہ و تکرار کیوں چلا جاتا ہے۔ (۳) پھر لفظ مخصوص و مرسل کے بحق غیر مسیح پائے جانے سے انکار ظاہر کیا۔ (۴) پھر کہا عیسائی مذہب میں نشان نمائی کی علامت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ کی علامت محبت ہے اور اسپر اعمال ۸ باب ۱۳ اول قرنتی ۱۳ باب ۸ و ۹ کا حوالہ دیا۔ (۵) پھر کہا مسیح نے مطلق نشان دکھانے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ خاص کر بد اور حرام کار لوگونکو جو نشان دیکھ کر ٹھٹھا کرنے کو اور نشان مانگتے تھے۔ نشان دکھانے سے انکار کیا۔ (۶) پھر کہا اور حرام کار کو بد اور حرام کار کہنا گالی نہیں۔ آپ ایک معصوم بننے کی طرف گالی دینے کو منسوب کرتے ہیں۔ اور آپ اسلام کی موافقت نہیں کرتے۔

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی پرچہ ۷ مئی ۱۸۹۳ء میں وہی پرانا رونا رویا ہے۔ کہ میری سوال کا جواب میری شرط کے موافق نہیں دیا گیا۔ شرط یہ تھی کہ پہلے انجیل سے دعوے الوہیت مسیح پیش کیا جاوے۔ پھر اسی انجیل سے اسکے عقلی دلائل نکالے جائیں مگر ڈپٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ بجائے دلائل عقلیہ انجیل ہی کے چند پیشگوئیوں کو جو خود دعاوی ہیں۔ نہ دلائل پیش کر دیا ہے۔ ایسے دعاوے تو ہندو بھی اپنے پرانوں اور ساستروں سے پیش کرتے ہیں۔ اور اور اوتار برہما بشن مہادیو کی الوہیت ثابت کرتے ہیں۔ پھر جب انکے نقلی دلائل سے برہما بشن مہادیو کی الوہیت ثابت نہ ہوئی تو ان پیشگوئیوں سے حضرت مسیح کی الوہیت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ (۲) پھر انجیل یوحنا باب ۱۰ سے قول مسیح پیش کیا۔ اور اس سے مسیح کا انکار الوہیت نکالا۔ جو کادیانی کی کلام ۲۲۸ صفحہ میں نقل ہو چکا ہے۔ (۳) پھر ان پیشگوئیونکے مقابلہ چند آیات قرآن کو پیش کیا جنمیں یہ بیان ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ یہود لفظ سے کے معبود غیر و مسیح و احبار و رہبان لایق عبادت نہیں ہیں۔ یہ لوگ کسی چیز کے خالق نہیں (۴) پھر اسکے بیچ میں محض اجنبی بات یہ بھی کہدی کہ مسیح نے کہا ہے کہ روح حق آوے تو تمہیں سچائی کی راہ بتاوے اور اس سے آنحضرت مراد ہیں نہ روح القدس۔ پھر ڈپٹی آتھم کے اس بات کا کہ چاند سورج وغیرہ حضرت مسیح نے پیدا کئے ہیں۔ یہ جواب دیا ہے کہ یہ دعوے ہے نہ دلیل (۵) پھر عیسائی مذہب میں نشان نمائی کے عام ہونے پر یوحنا ۱۴/۱۲ سے نقل کیا کہ جو مجھپر ایمان لاتا ہے۔ جو میں کام کرتا وہی کام کرے گا (۶) پھر اسکے دست آویز سے عیسائیوں سے نشان طلب کیا (۷) پھر کہا ہے کہ مسیح نے اگر خاص لوگوں کو نشان دکھانے سے انکار کیا تھا۔ جو دیکھ چکے ہیں تو میں بھی تم کو ایک نشان دکھا چکا ہوں۔ جسکا نور افشاں ۱۰۔ مئی ۱۸۸۸ء میں ذکر ہے (یعنے پھر مجھ سے دوبارہ نشان مانگتے ہو تو میں بھی انکار کر سکتا ہوں۔ جیسے مسیح نے کیا تھا) (۸) پھر اخیر میں کہا کہ میں آئندہ بھی نشان دکھانے کو تیار ہوں۔ صرف درخواست اور تحریر شرائط کے دیر ہے (۹) پھر گالی دینے کا جواب دیا ہے [illegible] کے مذہب کے موافق کہا گیا ہے۔ میں حضرت مسیح کو ایک سچا نبی جانتا ہوں۔ ۵

فریق ثانی

اسکے جواب میں کادیانی کے دوسرے خصم ڈاکٹر ایچ ایم کلارک ڈپٹی عبداللہ آتھم کے بیماری کی علت سے میدان میں آئے اور اُنہوں نے بھی اپنے پرچہ اول ۹ مئی ۱۸۹۳ء میں کئی پرانی باتیں ڈپٹی آتھم کی کہی ہوئی کہیں۔ اور کچھ نئی کہیں جنمیں بعض اصل مقصود سے اجنبی ہیں۔ اوّل آپ لکھتے ہیں۔ المسیح اور رام چندر اور جلالی انجیل اور ہندوؤں کی کتابیں مکیساں نہیں۔ ایسی تشبیہ گناہ ہے (۱) مدعیان الوہیت اگر جھوٹے ہوئے ہیں تو اُن میں کوئی سچا بھی ضرور ہوگا۔ جیسے کھوٹے روپیوں میں کھرا بھی ہوتا ہے (۲) پیشگوئیاں جو پیش کی گئی ہیں خود صداقتیں ہیں نہ دعاوی اُنکو عقل سے پرکھنا ہمارا حق نہیں۔ خدا کی شہادت سب سے بڑھ کر ہے (۳) ان سب پیشگوئیوں کو مسیح نے اپنے اوپر کئی دفعہ لگایا ہے۔ دیکھو متی ۲۶ باب ۱۸۔ آیت یوحنا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

۵/۳۹ متی ۱۱/۱۱ وغیرہ (۵) یوحنا باب ۱۰ کا جواب بارہا دیا گیا ہے معلوم نہیں کیوں خیال میں نہیں آتا۔ اسمیں مسیح نے الوہیت کا دعوے سنجتہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا۔ کلام خدا تھا۔ کلام مجسم ہوا جسکے پاس کلام پہنچا اُسکا اتنا درجہ ہوگیا تو تم کلام مجسم کو کہتے ہو۔ کہ کفر بکتا ہے (۶) لفظ مخصوص کا غیر مسیح کے حق میں استعمال ہونا جن حوالوں سے آپ نے بتایا ہے انکا پتہ ندارد ہے۔ لفظ مرسل یا بھیجا گیا مسیح کے حق میں اور ہی طرح تھا۔ یوحنا ۱۶/۲۸ میں ہے۔ میں باپ سے نکلا ہوں اور پھر باپ کے پاس جاتا ہوں" (۷) مسیح نے جو یوحنا باب ۱۰ میں کہا ہے اسکی نسبت آپ کا یہ کہنا کہ مسیح نے یوں کہیوں کہا یوں کیوں نہ کہا۔ اس بزرگ نبی سے اپنے آپ کو اونچا کہنا ہے (۸) بموجب یوحنا باب اول مسیح نے سب کچھ بنایا ہے آپ نہیں مانتے تو انجیل کو جھوٹی کہیں (۹) مسیح نے انکار علم قیامت وغیرہ صفات بشری میں اپنے آپ کو فرو کیا (۱۰) رائی کے دانہ برابر ایمان ہم لوگوں میں نہ ہونے کے دعوے میں آپ نے ہمارے سر پر پسینہ میں اپنے کو گرا جو تی چلائی ہے اس باب میں جو آپنے مرقس باب ۱۶ پر بنیاد قائم کی ہے وہ خام ہے۔ اسمیں حال کے لوگوں کے لئے نشانی کا بیان ہے نہ آئندہ کے لوگوں کے لئے مسیح نے صاف کہدیا ہے کہ دائمی نشان جس سے دنیا جانے گی کہ تم میرے ہو۔ نہ کرامات و معجزہ پر محبت ہے دیکھو یوحنا ۱۳ باب ۳۴ و ۳۵ یوحنا ۱۴/۱۲ میں مسیح حواریوں سے مخاطب تھے نہ آپ سے اور نہ مجھ سے (۱۱) معجزہ و نشان ابتدا میں تھے تاکہ دینی تعلیم کو کامل کریں نہ ہمیشہ کیلئے کیونکہ جو شئے ایک دفعہ کامل کی گئی اوسکو دوبارہ کامل کرنیکی ضرورت نہیں (۱۲) مسیح معجزہ دکھانے سے انکاری نہیں ہوئے۔ اسوقت بھی اُنہوں نے یونس نبی کا معجزہ دکھانیکا دعوے کیا تھا (۱۳) مسیح کی صلیب سے اُترنہ آنے کی وجہ یہ تھی کہ یہودی سنگدل تھے وہ پھر بھی ایمان نہ لاتے (۱۴) انسان کا بدن چار سال کے بعد تبدیل نہیں ہوتا۔ بلکہ سات سال کے بعد ہوتا ہے۔ آپ کے نزدیک ایسی تبدیلی کے باعث کفارہ محال ہے تو چاہیئے کہ سات برس کے بعد شوہر اپنی بیوی کا خاوند نہ ٹھیرے نہ باپ بچوں کا والد جب سات برس گذر جائیں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دوبارہ نکاح اور رجسٹریاں کرائیں۔

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی نے پرچہ ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء میں اکثر پرانی باتوں کا اعادہ کیا ہے اور جو نئی کہیں وہ اجنبی اور فضول کہیں اولاً آپ کہتے ہیں کہ الوہیت مسیح کی قرآن نفی کرتا ہے (پھر اس مضمون کی چند آیتیں اور نقل کیں (۲) یہودی کسی ایسے مسیح کے منتظر نہ تھے جو دنیا میں خدا بنکر آنے والا ہے باوجودیکہ وہ ان پیشگویوں کو دن رات پڑہتے تھے جنسے مسیح کی الوہیت نکالی جاتی ہے کسی نے انکے معنے وہ نہ سمجھے جو عیسائی کہتے ہیں وہ سب کے سب متعصب نہ تھے (۳) توریت خروج ۲۰ باب ۳ میں صاف لکھا ہے کہ تم زمین کی کسی چیز کو خدا نہ بناؤ۔ اور لکھا ہے کہ اگر کوئی نبی معجزہ دکہا کر غیر معبودوں کی پیروی کو کہے تو تم اوسکی بابت نہ سنو (۴) مسیح نے خود فرمایا ہے کہ حیات ابدی یہہ ہے کہ وہ تجھے اکیلا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تمنے بہیجا ہے جانیں یوحنا ۱۷/۳ (۵) بہیجا کا لفظ توریت کے کئی مقام میں ان ہی معنوں سے ہے کہ خدا تعالے کسی بندہ کو نبی بنا کر بہیجے۔ عیسائی اس لفظ کے اور معنی ثابت کریں تو بطور شرط جو چاہیں وصول کریں (۶) عیسائیوں میں سے فرقہ یونی ٹیرین مسیح کو خدا نہیں جانتے کیا وہ انجیل کو نہیں مانتے یا اُن پیشگویوں سے واقف نہیں (۷) خود مسیح نے یوحنا باب ۱۰ میں اپنے تئیں خدا کہنے میں دوسروں کا ہمرنگ قرار دیا ہے۔ اور قیامت کے علم سے لاعلمی ظاہر کی ہے اور اپنے آپ کو نیک کہنے کی اجازت نہیں دی (۸) مسیح نے کہا ہے کہ پیشگویونکے معنے وہ کرو جو یہودی کرتے ہیں (۹) آپ کے معجزات دوسرے نبیوں سے کم ہوئے ہیں بوجہ اس تالاب کے جسکی مٹی میں صحت امراض کی تاثیر تھی (۱۰) عقل بھی اُن نامعقول خیالات کے مخالف ہے۔ پھر اسقدر حملے اس عقیدہ الوہیت پر ہو رہے ہیں تو آپ کو الوہیت مسیح ثابت کرنے کے لئے ایسا ثبوت دینا چاہیئے جسمیں کوئی اختلاف نہ کر سکتا ہو (۱۱) یہ پیشگویاں ایسی نہیں اُنکی بابت اول یہودیوں سے فیصلہ کیجئے۔ پہر یونی ٹیرین سے پہر مسلمانوں کے سامنے اُنکو پیش کیجئے (۱۲) نشان دکہانا مسیح کے مخاطبوں حواریوں سے مخصوص ہے تو چاہیئے کہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تمام انجیل ان ہی سے مخصوص ہو جسکی افلاتی تعلیم میں جواری ہی مخاطب تھے۔ اخیر (۱۳) میں نشان دیکھنے یا دکھانیکا بڑی تطویل کے ساتھ سوال کیا اور اُسیکو پورا فیصلہ ٹھیرایا اور کہا عیسائی مذہب کیوں بے پہل ہے کہ آپ نشان نہیں دکھا سکتے۔ ٭ ٭

فریق ثانی

اسکے جواب میں کادیانی کے خصم دوم ڈاکٹر کلارک صاحب نے پرچہ دوم ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء میں بہت سی پچھلی باتونکا اعادہ کیا اور کچھ نئی کہیں جن میں بعض اصل مقصود سے اجنبی ہیں اوّل آپ لکھتے ہیں کہ یہودی گمراہ اور سنگدل تاریکی کے بیٹے پیشگویو کا فیصلہ اونکے سپرد کیوں ہوتا ہے (۲) یونی ٹیرین کوئی عیسائی فرقہ نہیں ہے (عیسائیو! انصاف کرو۔ ڈاکٹر کا یہ قول حق ہے؟) (۳) ایسی دلیل پیش کرنے سے جسمیں کسی کا شک واختلاف ہو خدا بھی عاجز ہے (نعوذ باللہ منہا۔) خدا کے وجود سے بڑہ کر دنیا میں کوئی چیز روشن نہیں ہزاروں احمق اسمیں بھی اختلاف کرتے ہیں (۴) عیسائی مذہب کو بے پہل کہا ہے۔ اسمیں ہم کو منافق اور ریاکار قرار دیا ہے۔ پہلے تو آپ کا دعوائے پیغمبری سنا جاتا تھا۔ اب آپ دعوائے الوہیت کرنے لگے۔ دلونکی باتیں بتانے لگے (۵) اگر خدا کی ذات کو ہم سمجھ لیں تو پھر ہم اوسکے مساوی ہو گئے۔ اسلئے میں محمدی توحید کا قائل نہیں۔ اسکو تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ اس وحدانیت کا کونسا امر سمجھ سے باہر ہے ولیکن کثرت فے الوحدت ایک مسئلہ ہے۔ تو نہ اُسکا سمجھنے والا پیدا ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ ذات الٰہی ایک ایسی چیز ہے کہ نہ عقل سے ثابت کیجاتی ہے نہ عقل سے اُسکی تردید کیجا سکتی ہے (۶) صحیح تعلیم اللہ کی کتابونکی یہی ہے کہ تین اقنوم اور ایک خدا خدا تعالےٰ ظاہر کرتا رہا ہے کہ میں تمہارا نجات دہندہ ہوں۔ وقت پر کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور تم نے اُسکا نام عمانوائیل رکھنا۔ فرشتونکی گواہی حواریونکی گواہی روح القدر کبوتر کی شکل میں اُتر آئے۔ دشمنوں نے بھی گواہی دی انجیل میں سب گواہیاں موجود ہیں (۷) نشان چھوٹے نبیوں سے بھی ظاہر ہوتے ہیں استثناء ۱۳/۱ و ۲ نیز مرقس ۱۳/۲۲ وغیرہ با اینہمہ آپنے دعوائے کرکے کچھ نہ دکھایا اور تاویل کرکے ٹال گئے (۸) ہمنے امور ذیل کا اثبات کیا۔ اور آپ کے سوالات کا بخوبی جواب دیا (۱) آپکے استقرا کا یہ جواب کہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسیح کا رسالت لیکر دنیا میں آنا مستثنے ہے۔ الوہیت[۲] مسیح کا عقل سے امکان اور آیات بیبل سے وقوع ثابت کیا[۳]۔ یوحنا باب ۱۰ کا جواب دیا گیا[۴]۔ توریت و انجیل سے پیشگوئیاں پیش کی گئی ہیں یہودا صدقنو وغیرہ[۵]۔ مسیح کا انسان کامل و خدائے کامل ہونا ثابت کیا گیا[۶]۔ علم قیامت وغیرہ سے مسیح کے انکار کا جواب دیا گیا۔ قرآن کے آیات کا جواب کہ ہم اسکو مستند نہیں جانتے۔ مرقس[۸] ۱۶ باب کا جواب دیا گیا۔ آپ[۹] کے دعوائے کرامات و نشان نمائی کا جواب دیا گیا۔ مگر آپ نے ہمارے کسی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ جو کہا ہیچ (۹) مباہلہ اور نشان نمائی کا جواب یہ ہے کہ لعنت کہنا تو ہمارا مذہب نہیں۔ نشان آپنے خوب دکہایا[۱۰]۔ آپکو فتح کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر آپ سے نہ عقلی دلیل کا مقابلہ ہو سکا نہ نقل کا نہ الہام و کرامت آپ کے کام آئی۔ مگر فتح کسی اور پر شگفتہ ہوئی۔ یہ فتح اور ہر ایک جنگ میں فتح عیسائیونکی ہے"۔

یہ حصہ اول مباحثہ اور سوال الوہیت مسیح کے متعلق فریقین کی گفتگو کا خلاصہ مطالب ہے

ahmadimuslim.de

حصہ دوم مباحثہ میں اور سوال متعلق [illegible] اخبار میں

جو گفتگو ہوئی ہے اسمیں بھی شیر بہادر کادیانی الوہیت مسیح کی بحث کو کھینچ کر لے گیا اور آخر فریق ثانی کو بھی ناچار ہو کر اسمیں کچھ کہنا پڑا۔ اس حصہ میں سے بھی ہم اس گفتگو کا جو الوہیت مسیح کے متعلق ہوئی ہے۔ اسمقام میں خلاصہ نقل کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ فریقین یہ نہ کہیں کہ مسئلہ الوہیت مسیح کے متعلق ہمارا ریزرو ڈفورس (محفوظ روز کے دلائل) حصہ دوم مباحثہ میں تھے۔ صاحب اشاعت نے انکو کیوں نقل نہیں کیا۔

کادیانی

کادیانی نے پرچہ ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے نزدیک حضرت مسیح میں دو روحیں تہیں ایک انسانی دوسری خدائی۔ اسپر ایک یہ سوال ہے کہ مدبر بدن دو روحیں تو ہو نہیں سکتیں۔ پس اگر ایک ہی خدائی روح مدبر ہے۔ تو پھر مسیح انسان کامل کیونکر ہوئے جسم کے لحاظ سے تو کوئی انسان انسان نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ جسم معرض

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تحلل میں پڑا ہوا ہے۔ اور اگر انسانی روح مدبر بدن تھی تو پھر خدائی روح کس کام آئے۔ دوسرا سوال یہ کہ اگر مسیح روح کے لحاظ سے انسان تھے تو پھر خدا نہ ہوئے۔ اور اگر روح کے لحاظ سے خدا تھے تو پھر انسان نہ ہوئے (۲) عیسائیوں کی تردید باپ بیٹا روح القدس تینوں کامل تھے تو تینوں کے ملنے سے خدا کا زیادہ کمال ہونا چاہیئے۔ جیسے تین تین سیروں کے جمع ہونے سے ۹ سیر ہو جاتے ہیں (۳) حضرت مسیح کی الوہیت پر عقلی دلائل بیان نہیں ہوئے صرف پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں جو دعاوی ہیں نہ دلائل۔ اور یہودی انکے وہ معنے نہیں کرتے جو عیسائی کرتے ہیں ؛

فریق ثانی

اسکے جواب میں کادیانی کے حضم اول ڈپٹی آتھم نے پرچہ دوم ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ ہم اس مسیح کو جو مرتی و مخلوق ہے اللہ نہیں کہتے ہیں۔ بلکہ مظہر اللہ کہتے ہیں اور اس باب میں ہم امکان عقل سے اور وقوع نقل سے ثابت کر چکے ہیں۔ امکان ہمنے یہ بیان کیا ہے کہ خدا قادر ہے کہ ستون میں سے جو مٹی اور اینٹوں کا بنا ہوا ہے جواب دے۔ اس سے کون چیز مانع ہے۔ اور اس سے کونسی صفت الٰہی گھٹتی ہے؟ ایسا ہی اسکا مخلوق میں ظہور ممکن ہے۔ وقوع کلام الٰہی سے بیان کیا ہے۔ اپ اسکو کلام الٰہی نہیں جانتے تو یہ دیگر بات ہے (۲) مسیح میں دو روحیں نہیں بلکہ مخلوق کامل مسیح میں ایک روح کامل تھی لیکن خدا تعالےٰ اپنی ہستی سے بحیث اسکی کہ بے حد ہے۔ ہر جگہ اندر و باہر موجود ہے (یعنے وہ روح مظہر اللہ تھی) (۳) وزنوں کے بیان میں اپنے خدا لطیف کو کثیف بنایا۔ ہم خدا کی ذات کو کثیف نہیں جانتے وحدت فی الکثرت کی مثال بے حدی و بے نظیری ہے کہ ایک صورت میں ایک ہے۔ ایک صورت میں یہ تین ہیں ایسے ہی اقانیم ثلثہ اقنوم اول قائم فی نفسہ ہے۔ باقی دو اقنوم لازم و ملزوم۔ کلام الٰہی (یعنے پیشگوئیوں) کو آپ دعاوی کہتے ہیں۔ اور انکے ثبوت کے لئے اور دلیل طلب کرتے ہیں کیا آپ اسکے کلام الٰہی ہونے میں متردد ہیں یقین نہیں رکھتے۔ ؛

کادیانی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکے جواب میں کادیانی پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء میں کہا ہے۔ ڈپٹی صاحب کے نزدیک مسیح کی روح مخلوق تھی اور جسم بھی مخلوق تھا۔ اور خدا تعالےٰ سے انکا تعلق ایسا تھا جیسا کہ ہر چیز سے اور ہر جگہ سے ہے تو پھر خاصکر وہ مظہر اللہ کیسے ہوئے۔ ایسی مظہر تو ہر چیز ہے۔ (۲) روح القدس کے نزول سے وہ مظہر اللہ ہو گئے۔ تو اس سے بھی آپ کی کچھ خصوصیت نہیں۔ یہ روح القدس اور پر بھی نازل ہوئی ہے۔ (۳) آپ کے نزدیک اقنوم دوم حضرت (عیسےٰ) خدا مجسم تھے۔ اقنوم سوم روح القدس بھی کبوتر مجسم کی شکل میں اُترا۔ اقنوم اوّل خدا تعالےٰ بھی مجسم ہے۔ کیونکہ یعقوبؑ سے کشتی کی یعنے پھر آپکا خدا کو کثیف نہ ماننا کیا معنے رکھتا ہے۔ (۴) وحدت حقیقی و کثرت حقیقی ایک جگہ جمع کیونکر ہو سکتے ہیں ایک کو اعتباری کہنا تو آپ کا مذہب نہیں (۵) حضرت مسیح دائمی طور پر مظہر اللہ تھے یا اتفاقی اور کبھی کبھی ہوتے تھے۔ دائمی تھے تو اُن میں دائمی طور پر عالم الغیب قادر مطلق ہونا پایا جانا ضروری تھا۔ حالانکہ انجیل اس کی تکذیب کرتی ہے۔ (۶) مسیح کی روح ایک ہی انسانی تھی جسمیں الوہیت کی آمیزش نہ تھی۔ اور خدا کی روح اُس کے ساتھ ایسی رہتی تھی جیسی ہر چیز کے ساتھ اور ہر جگہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ یوسف میں بھی اسکی روح تھی۔ تو پھر حضرت مسیح اپنی ماہیت کے لحاظ کیونکر اقنوم دوم اور خدا ٹھیرے۔ (۷) تینوں اقنوم برابر کامل ہیں تو تینوں کے ملنے سے خدا کی طاقت کیوں زیادہ نہ ہو گئی۔ (۸) وزنوں کی ہمنے ایک مثال دی ہے سو بھی آپکی کتابوں سے ثابت کر دکھائی۔ آپ کثیف جسموں کیطرف ناحق کھینچکر لے گئے۔

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں۔ مسیح نزول روح القدس کے وقت مظہر اللہ ہوئے (۹) ہر سہ اقانیم کا مجسم ہونا آپنے بہت صحیح نہیں فرمایا تاہم مجسم ہونے سے وہ وزنی ہو جاتے۔ جیسا کہ آپ نے کہا ہے۔ (۱۰) ہمارا تثلیث کو ماننا یوں ہے کہ ایک صورت میں ایک دوسری صورت میں تین۔ اور ان تین میں اس قسم کا علاقہ ہے جیسے بے نظیری بے حدی سے نکل کر زمان و مکان دوسرا نہیں چاہتے تاہم دو صفات کی تعریف علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور یہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

* اصل میں ایسا ہی ہے مگر شاید لفظ "نہیں" کاتب سے چھوٹ گیا ہے۔ ۱۲

دونو صفات ایک جیسے ہیں۔ ایسے ہی اقانیم کی صورت ہے کہ ایک قائم فی نفسہ ہے۔ دو لازم ملزوم ساتھ اسکے۔

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی اپنے پرچہ دوم ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء میں اول وہی پرانا رونا رویا ہے کہ ڈپٹی آتھم نے سوالات وجواب میری شرط کے موافق پیش نہیں کئے۔ میری شرط یہ تھی کہ ہر ایک دعوے انجیل سے پیش کیا جاوے اور دلائل معقول بھی اسی انجیل سے نکالے جائیں۔ آپ اس شرط کو چھوڑ کر گویا ایک نئی انجیل بنا رہے ہیں۔ (۲) پھر کہا آپ کا یہ کہنا کہ روح القدس کے نزول کے وقت سے مسیح مظہر اللہ ہوئے۔ پہلے مظہر اللہ نہ تھے۔ اسبات کو تسلیم کرنا ہے کہ تیس برس کی عمر تک مسیح محض اور خالص انسان تھے مظہر اللہ نہ تھے۔ اور یہ آپ پر اقبال ڈگری ہے۔ اور ہمارے لئے فتح عظیم ہے۔ (۳) پھر اس روح القدس کے نزول سے مظہر اللہ ہو جانا بھی دعوے بلا دلیل ہے روح القدس تو حضرت یحییٰ و زکریا و یوسف و یوشع پر بھی اتری ہے اور کل حواریوں پر اتری تھی۔ پھر چاہئیکہ وہ بھی سب کے سب خدا ہو جائیں۔ (۴) پھر کہا آپ کا ہر ایک خدا مجسم ہے تو پھر وزنی نہ ہونے کے کیا معنے۔ کوئی ایسا جسم آپ پیش کر سکتے ہیں جو وزنی نہ ہو۔ مگر شکر ہے آپنے باپ بیٹے روح القدس تینوں کو مجسم تو مان لیا ہے۔ (۵) پھر کہا آپ نے کثرت فی الوحدت اور وحدت کے بلحاظ جہات مختلفہ ایک جگہ پائے جانیکا دعوے کیا۔ مگر یہ نہ بتایا کہ آپ حقیقت کسکو جانتے ہیں وحدت کو یا کثرت کو۔

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ یکم جون ۱۸۹۳ء کہا ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ مسیح تیس برس تک الوہیت سے خالی رہے۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ خصوصیت مظہریت تب نمودار ہوئی جب مسیح ہوئے۔ جب تیس برس کے ہوئے بپتسما پا کر یردن سے نکلے۔ اور یہ آواز آئی کہ میرا پیارا بیٹا ہے میں اس سے راضی ہوں۔ تم اس کے سنو اسیوقت سے وہ مسیح ہیں۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی نے پرچہ یکم جون ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی آتھم کے پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء کی اصل عبارت نقل کردی جو اس رسالہ میں بصفحہ (۲۴۳) منقول ہے اور اسمیں صاف تصریح ہے کہ مسیح نزول روح القدس کے وقت مظہر اللہ ہوئے۔ نہ یہ کہ مخفی طور پر وہ پہلے بھی مظہر اللہ تھے علانیہ تب ہوئے۔ جب روح القدس اُترے۔ یہ بات اُنکی عبارت سے ہرگز نہیں نکلتی۔ ؛

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ دوم یکم جون میں لکھا ہے کہ مینے تیس برس کے بعد مسیح کا مسیح ہونا بیان کیا ہے۔ نہ یہ کہ تیس برس تک وہ الوہیت سے خالی رہے۔ بے حدی سے تو کوئی چیز خالی نہیں۔ چہ جائے مسیح۔ (۲) پھر کہا ہمارے نزدیک مظہر اللہ کے معنے جائی ظہور اللہ کے ہیں۔ واسطے عہدہ مسیحیت کے روح القدس اس امر کی گواہی کے لئے آیا تھا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے نہ اسلئے کہ وہ اُسوقت [illegible] پھر کہا اپنے [illegible] کا جواب دیا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھی یا نہیں اور مسیح کی پیدائش معجزہ ہے یا نہیں۔ ؛

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی پرچہ ۲ جون ۱۸۹۳ء میں لکھا ہے کہ ڈپٹی آتھم نے فرمایا ہے کہ بیحدی سے کوئی چیز خالی نہیں۔ چہ جائے کہ مسیح اس سے خالی رہے۔ یعنے نزول روح القدس سے پہلے بھی مظہر اللہ تھے کیونکہ عام معنوں میں تمام مخلوقات مظہر اللہ ہے۔ اور یہ صاف اقرار ہے کہ مسیح خاص طور پر مظہر اللہ نزول روح القدس کے بعد ہوئے۔ پہلے عام مخلوق کی طرح مظہر تھے۔ (۲) پھر کہا تین اقنوم کے ثبوت میں کوئی دلیل عقلی نہیں دی۔ یوں تو ہر ایک نبوت کے سلسلہ میں تین چیزوں (یعنے خدا اور روح القدس یعنے فرشتہ وہ رسول) کا ہونا ضروری ہے۔ آپ صاحبوں نے خوش فہمی سے انکا نام تین اقنوم رکھ لیا۔ (۳) روح القدس جیسے مسیح پر آئی۔ ویسے اور نبیوں پر آئی مسیح میں نئی بات کونسی تھی۔ ؛

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۴ جون ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ پہلے سے بھی مظہر تھے بلکہ یہ کہا ہے کہ اقنوم ثانی اور انسانیت کا باہم علاقہ رہا۔ مظہر تو وہ تب ہی ہوئے جب مسیح ہوئے۔ یعنے تیس برس کے بعد۔ (۲) تثلیث کا کافی ثبوت دیا گیا ہے۔ عقل سے اسکا امکان بتایا گیا ہے۔ کلام الٰہی سے وقوع۔ (۳) بحر مسیح کس نبی پر روح القدس بشکل کبوتر اترے کون نبی اس امر میں انکا مساوی ہے۔ ؛

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی نے پرچہ م جون میں لکھا ہے۔ کہ مظہریت سے پہلے اقنوم ثانی کا انسانیت سے علاقہ ہونا لائق تسلیم نہیں جب تک صریح نقل انجیل سے اس امر کو ثابت نہ کیا جائے۔ (۲) پھر کہا عقل سے امکان تثلیث ثابت نہیں کیا گیا۔ عقل کا فیصلہ ہمیشہ کلی ہوتا ہے اگر عقل [illegible] تو اوروں کے لئے یہ بھی امکان واجب کرے گی۔ (۳) پھر کہا کبوتر چھوٹا سا جانور ہے۔ اگر قوی الجثہ ہاتھی یا اونٹ کی شکل پر روح القدس نزول کرتے تو اسپر ناز کی جگہ تھی۔ ؛

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۳ جون ۱۸۹۳ء میں اولاً کہا ہے۔ جناب نے کلام کے مجسم ہونے پر تکرار کیا ہے۔ کلام یعنے اقنوم ثانی انجیل یوحنا کے پہلے باب میں لکھا ہے کہ کلام مجسم ہوا مگر مظہریت اسکے واسطے تیس برس کی عمر میں ظاہر ہوئے۔ (۲) پھر کہا آپ تو تثلیث فی التوحید پر بار بار اعتراض کرتے ہیں۔ آپ پہلے توحید مطلق کو تو بدون صفات متعددہ ثابت کریں۔ (۳) پھر کہا صفت کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایک قوت ہو۔ جو خاص قسم واحد پر حاوی ہو۔ ذات وہ ہے جو جامع صفات ہو۔ ہم صفت کو اقنوم قرار نہیں دیتے۔ اقنوم شخص معین ہے جو مجموعہ صفات ہے۔ اقانیم ثلثہ کی صورت یہ ہے کہ ایک شئے قائم فی نفسہ ہے۔ اور

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دوسرے مساوی اسکے لازم ملزوم۔ اقنوم اول اب ہے۔ اور وہ قائم فی نفسہ ہے اور دوسرے اقانیم ابن و روح القدس لازم ملزوم۔ روح القدس کو کادیانی کے ہاتھی سے نسبت (۴) دیا تشبیہ دینے پر آنحضرتؐ کو سیمرغ سے تشبیہ دی اور آنحضرت کی سخت توہین کی جسکا مظلمہ کادیانی پر ہے۔ اسنے آیت لا تسبوا الذین یدعون من[1] دون اللہ فیسبوا اللہ عدوًا بغیر علم کو پس پشت ڈالکر عیسائیوں کے ایک معبود (روح القدس) کو ہاتھی بنایا۔ تو انہوں کے اسکے مقابلہ میں آنحضرت کو ــــ بنایا پھر (۵) کہا سوائے خدا کوئی شخص نیک نہیں۔ مسیح نے اس شخص کو کہا تھا جو حضرت مسیح کو خدا نہیں جانتا تھا

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء میں کہا ہے کہ آپ کے اس اعتقاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا جسم بھی خدا تھا۔ لیجئے حضرت یک نشد دو شد۔ پھر (۶) کہا آپ کے اس قول پر کہ اقنوم [illegible] ماہیت ایک ہے۔ یہ سوال ہے کہ یہ تینوں شخص اور تینوں کامل ہیں تو پھر باوجود اس حقیقی تفریق کے اتحاد ماہیت کیونکر ہے نظیر بے حدی و بے نظیری کی اسمقام سے کچھ تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہاں حقیقی تفریق قرار نہیں دی گئی۔ پھر (۷) کہا ستوں میں خدا بولنے کا امکان ہے۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ستوں خدا یا ابن اللہ کہلاوے۔ بلکہ جیسا پہلے تھا ویسا کہلاوے گا۔ اور نیز ایک ستوں میں بولنا دوسرے ستوں میں بولنے سے مانع نہیں۔ ایک ہی سیکنڈ میں ہزاروں ستوں میں وہ بول سکتا ہے۔ مگر یہ آپکے اصول کے برخلاف ہے۔ مسیح (۸) کا بلا پدر پیدا ہونا میری نگاہ میں عجوبہ بات نہیں۔ حضرت آدم کے ماباپ دونو نہ تھے۔ آپ برسات آتے ہی ضرور باہر جا کر دیکھیں کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماباپ کے پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے مسیح کی خدائی کا ثبوت نکالنا صرف مغلطی ہے۔

فریق ثانی

اسکے جواب میں ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۵ جون ۱۸۹۳ء میں کہا ہے مجسم ہونے سے

[1] یعنی جنکو وہ لوگ اللہ سوا پکارتے ہیں انکو گالی نہ دو وہ نادانی سے خدا کو گالی دینگے۔ ۱۲

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مظہریت پر ایماء ہے نہ یہ کہ جسم خدا ہے۔ بے نظیری بے حدی کی نظیر کیوں باطل ہے۔ کیا ان دونو صفات کی ایک ماہیت نہیں۔

کادیانی

اسکے جواب میں کادیانی اپنے پرچہ اخری ۵ جون ۱۸۹۳ء میں پہلے تو وہی پُرانا رونا رویا ہے کہ جس شرط سے بحث شروع کی گئی تھی۔ اُس شرط کا ایفاء ڈپٹی آتھم نے نہیں کیا پھر اس شرط اور اسکے خلاف ورزی کو بیان کیا جو بارہا ہو چکا ہے۔ اخیر میں پھر وہی سوال نشان نمائی ڈپٹی عبداللہ آتھم سے نقل کرکے اسکے جواب میں پیچیدہ الفاظ اور قیود پر کیود کے ساتھ اس پیشگوئی کو نشان بنایا۔ اور کہا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم پندرہ ماہ کے عرصہ میں فوت ہو جائیں گے۔ اسکے بعد کہا کہ میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے یعنے وہ فریق جو خدا تعالے کے نزدیک جھوٹھ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آجکی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھکو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈالدیا جائے۔ مجھے پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا کریگا۔ ضرور کریگا۔ ضرور کریگا۔ آسمان زمین ٹل جائیں پر اوس کی باتیں نہ ٹلیں۔ اور اسپر مباحثہ کا خاتمہ کیا۔

یہ مسئلہ الوہیت مسیح کے متعلق فریقین کی اس گفتگو کا خلاصہ مطالب ہے جسکو انہون نے تقریباً ۱۳۶ صفحہ میں ادا کیا ہے۔ اس خلاصہ سے ناظرین کو تمام گفتگو کا مطلب ایسا عمدگی اور شائستگی سے سمجھ میں آئیگا کہ ویسا اُن کے اصل تحریرات سے سمجھ میں نہ آئیگا۔

اس خلاصہ سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ فریقین نے اپنے اپنے دعاوی کے ثبوت یا دعاوی فریق مخالف کے رد میں جو کچھ کہا ہے اسمیں غالباً علم و فہم و عقل و انصاف سے کام نہیں لیا۔ اور جو کچھ کہا ہے اسمیں اکثر حصہ لغو و فضول ہے اور کسی ایک فریق نے دوسرے فریق کی بات کا معقول جواب نہیں دیا کادیانی نے اپنے بھائیوں پرانے عیسائیونکے ٹوٹے پھوٹے دلائل کا کافی جواب نہیں دیا۔ اور عیسائیونے اپنے بھائی کادیانی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی شرط کیمواقف الوہیت مسیح کا ثبوت پیش نہیں کیا اور نہ اسکے ملحدانہ اصول و دلائل کو رد کیا ہے۔ اس خلاصہ سے اس امر کا تعین حاصل ہوسکتا ہے ناظرین کو اس امر کی ضرورت نہ رہیگی کہ اس گفتگو پر مفصل ریویو کیا جائے اور اس گفتگو کی لغویت کو بدلائل ثابت کیجائے ومعہذا ہم حسب وعدہ اسپر مفصل "ریویو" کرتے ہیں۔

وھو ھذا

تقریر پرچہ اول کادیانی کے متعلق رائے اسلامی

سوال اول کی تمہید میں کادیانی نے جو اوّلا اصول مقرر کیا ہے کہ "جو دعوے کتاب الہامی کی نسبت کیا جائے اسکا ثبوت بھی دلیل عقلی یا تاریخی سے اُسی کتاب سے پیش کیا جائے اور جس دعوے کتاب آسمانی کا ثبوت عقلی یا تاریخی اس کتاب میں نہ پایا جاوے وہ کتاب الہامی نہیں ہوسکتی" یہ ایک ملحدانہ وزندیقانہ اصول ہے جس سے کادیانی کا مقصود اگرچہ بظاہر انجیل کے دعوے ابنیت والوہیت مسیح کا ابطال ہے مگر درپردہ اور فی الحقیقت مطلق نبوت کی بنیاد اکھاڑنا اور جملہ [illegible] اور لوگوں کو کتب سماوی خصوصًا قرآن مجید کی پیروی سے آزاد کرنا اور ان میں لامذہبی اور الحاد و دہریہ پن پھیلانا ہے۔ کسی کتاب کو الہامی یا آسمانی مان لینے کے بعد ماننے والے کو یہ نہیں پہونچتا کہ اس کتاب کے جملہ وعادی وبیانات واحکام وہدایات کا عقلی یا تاریخی ثبوت اُس کتاب میں یا خارجًا تلاش کرے۔ پھر اگر اس کتاب میں یا خارجًا انکا ثبوت عقلی دلائل یا تاریخی شواہد سے نہ پاوے تو اس کتاب کے الہامی ہونے سے منکر ہوجائے۔ اور اس کتاب کی پیروی سے دست برداری اختیار کرے۔ بلکہ کسی کتاب کو الہامی ماننے کے بعد اسکے ماننے والے پر یہ فرض ہے کہ وہ اس کتاب کے ہر ایک بیان وہدایت کو بغیر کسی ایگزمینشن (امتحان) عقلی یا تواریخی کے سراسر حق ودرست سمجھے اور اُسپر آمنا وصدقنا کہے۔ گو اسکا کوئی بیان وہدایت اسکی عقل ناقص میں نہ آوے یا کوئی تاریخ اسکی مصدق نہ ہو۔ اور وہ یہ یقین کرے کہ ایک صاحب الہام کا دعوے عقلاء تمام جہان سے بڑھ کر لائق وثوق ہے۔ اور وہ انکے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تصدیق کا محتاج نہیں ہے۔ اور ایک ملہم کا بیان لاکھ مورخ کے بیان سے مقدم۔ اور احق بالتصدیق ہے اور وہ انکی شہادت کی ضرورت نہیں رکھتا۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ کسی مسلمان مرد یا عورت کو یہ نہیں پہنچتا کہ جب خدا اور اُسکا رسول کسی امر میں فیصلہ فرما دیں تو انکو اُسکے ماننے یا نہ ماننے کا اختیار باقی رہے۔ جو کوئی اللہ اور رسول کا نافرماں بردار ہوا یعنے اُس نے اُسمیں اپنا اختیار باقی سمجھا وہ صاف بھول گیا۔ ؎

ہر چند آسمانی کتابوں خصوصاً قرآن مجید و فرقان حمید نے اپنے بہت سے دعاوی و بیانات و احکام و ہدایات کو خود دلائل عقلی سے ایسا مدلل کر دیا ہے کہ اوسکو عام اہل عقل یا خواص دقائق شناس بخوبی سمجھ رہے ہیں۔

وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ ؎ (سورۃ احزاب ع ۵)۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰة فھل انتم منتھون (سورۃ مائدہ رکوع ۱۲)

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض وبما انفقوا (سورۃ النساء رکوع ۵)

فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممن ترضون

چنانچہ قرآن میں حکم حرمت خمر و قمار کو اس دلیل سے مدلل فرمایا ہے۔ کہ انسے آپسمیں عداوت اور لڑائی اور خدا کی یاد سے غفلت اور روک پیدا ہوتے ہیں۔ اور حکم افسری شوہر بہ نسبت زوجہ کو دو دلیلوں سے مدلل فرمایا ہے کہ ایک تو ان کو قدرتی فضیلت ہے اور دوسری وہ مال خرچ کرتا ہے (باوجودیکہ حاجت روائی میں دونو مساوی ہیں) اور شہادت میں دو عورت کو ایک مرد کے قائم مقام کرنے کو اس دلیل سے مدلل فرمایا ہے۔ کہ ایک عورت بھول

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

من الشهدآء ان تضل احدیهما فتذکر احدیهما الاخری (سورت بقر رکوع ۳۹)	تو دوسری اُسکو معاملہ یاد دلائے گی وعلے ہذا القیاس)

ولیکن کلیت کے ساتھ ان کتابوں کے ہر ایک دعوے میں بیان عقلی دلائل کا التزام پایا نہیں جاتا۔ اور ان میں بہت سے ہدایات اور بیانات ایسے پائے جاتے ہیں جنکا عقلی یا تاریخی ثبوت نہ ان کتابونمیں پیش کیا گیا ہے اور نہ اُن کتابونکو الہامی ماننے والے اشخاص سے ہر شخص اپنی طرف سے اسکا عقلی یا تاریخی ثبوت پیش کرسکتا ہے (جیسے وجود وصفات ملائکہ ہیں جنپر ایمان لانیکا قرآن میں حکم آچکا ہے۔ پھر اسکا ثبوت عقلی اس کتاب میں پیش نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہر ایک مسلمان انکے وجود وصفات پر عقلی دلایل بیان کرنے کی قدرت رکھتا ہے یا حکم حرمت نکاح اُمّہات واخوات وحلت نکاح اجانب ہے جو قرآن میں فرمایا گیا ہے مگر اس حکم کا عقلی ثبوت اسمیں نہیں دیا گیا اور نہ عام مسلمانوں سے وہ ثبوت بیان ہوسکتا ہے۔ گو خواص علماء اسلام نے اسکا ثبوت کافی دیدیا ہے یا قصۂ اصحاب کہف وقصۂ ذوالقرنین ہے جنکے واقعہ ہونے کی نسبت قرآن نے صرف دعوے کیا ہے اور اُسکا کوئی تاریخی ثبوت وحوالہ نہیں دیا جسکی وجہ سے قرآن کو (حقیقۃً یا ادعاءً) ماننے[1] والے اُسکی مختلف تفسیریں کر رہے ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں (وعلے ہذا القیاس) پھر کیا ان کتابوں کو ماننے والے کی یہ شان اور یہ مقتضائے ایمان ہے کہ ایسے دعاوی وبیانات کے صحت سے انکار کرے۔ اور ان دعاوی وبیانات کے قران میں غیر مدلل ہونے سے اوسکے الہامی ہونے سے منکر ہوجائے؟ نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا التزام عام کہ ان کتابونمیں

[1] سرسید ازالۃ الغین میں اسکی تفسیر کچھ کر رہے۔ حکیم نورالدین (جو حقیقۃً پیرو بظاہر مرید کادیانی ہیں) رسالہ تصدیق براہین احمدیہ میں کچھ اور۔ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب رسالہ ازالۃ الرین میں کچھ۔ اور اگر قرآن میں اسکا تاریخی ثبوت یا حوالہ ہوتا تو یہ اختلاف کیوں پڑتا۔

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہر ایک دعوے وبیان وہر حکم وہدائیت پر عقلی دلائیل وتاریخی شواہد کا ایراد ہو ان کتابوں کے الہامی ہونے کو بٹہ لگاتا ہے۔ اور ان کتابونکی ہدایات واحکام واخبار پر ایمان بالغیب کو مٹاتا ہے۔ اور اُنکے تسلیم ایمان کو صرف عقلی وتواریخی دلائیل سے مستفاد ایمان قرار دیکر شرعی ایمان کی حد سے خارج کرتا ہے۔ ٭

الہامی کتابونکا ہر ایک دعوے وبیان ان ہی کتابوں میں عقلی دلائیل وتواریخی شواہد سے مدلل کیا گیا ہوتا۔ تو پھر اُنکا الہام کس کام آتا۔ اور اُسکا اثر ونتیجہ کیا ہوتا۔ اور جب ان دعاوی وبیانات کو عقلی دلائیل وتواریخی شواہد سے مدلل ومستند دیکھ لیتے تو پھر ان کتابوں پر ایمان بالغیب کہاں رہتا۔ اور ایسا ایمان محل تکلیف وموجب اجر وثواب کیونکر ہو سکتا ہے ٭

کیا دو دونے چار یا ایک کو دو کا نصف مان لینے یا آفتاب کو روشن وشعاع دار تسلیم کرنے یا حاتم طائی کو سخی۔ اور سکندر۔ دارا بادشاہ کو تاریخی شہادت سے مان لینے کو شرعی ایمان کہا جاتا ہے اور [illegible] موجب اجر وثواب قرار دیا جا سکتا ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے احکام وعقائد کے صدہا اسرار علماء اسلام نے ایسے بیان کئے ہیں جنکا بیان صریح قرآن میں پایا نہیں جاتا۔ اور اس امر کو قرآن مجید کے نقائص نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ اسکا کمال تسلیم کیا گیا ہے جسکی طرف نص لاتنقضی عجائبہ مشعر ہے۔ علماء اسلام کا عجائبات واسرار احکام قرآن کی نسبت یہ اعتقاد ہے کہ اگر روئے زمین کے علماء اور عقلاء ملکر اسرار قرآن بیان کرین۔ تو وہ اُسکو پورا بیان نہ کر سکیں گے۔ اسکے بعد ایسے علماء وعقلاء اور پیدا ہونگے کہ وہ برطبق ع ہر کہ آمد بران مزید نمود اور ہی اسرار بیان کرینگے۔ ٭

اور اگر بقبول کادیانی بیان اسرار ودلائل کتاب الہامی کا اسی کتاب میں انحصار ہوتا اور اس کتاب کے پیروان اور حامیوں کا یہ حق نہ ہوتا۔ کہ وہ ان احکام کے اسرار ودلائیل اپنے خداداد فکر رسا سے بیان کرین تو علماء اسلام احکام قرآن کے دلائیل واسرار

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسرار کے بیان سے تعرض نکرتے۔ اور اپنے اس بیان کو قرآن کا فخر و کمال نہ سمجھتے۔ قرآن کے عدم التزام بیانِ اسرار دلائلِ جملہ احکام اور علماء کے تعرض بیانِ اسرارِ دلائلِ احکامِ قرآن سے صاف ثابت ہے کہ کادیانی نے جو اس کے برخلاف اصول مقرر کیا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہے جو اپنے دعاوی کے دلائل خود بیان کرے۔ کوئی دوسرا اسکے دعاوی کے دلائل سے تعرض نہ کرے۔ اور جس کتاب کے دعاوی کے دلائل کو کوئی دوسرا شخص بیان کریگا اس کتاب کو الہامی تسلیم نکیا جاویگا۔" ملحدانہ اصول ہے جس سے کادیانی کا مقصود یہ ہے کہ اہل مذاہب خصوصاً اہل اسلام جب اپنی کتابون کی دعاوی واحکام کے دلائل اپنی کتابون مین موجود نہ پائین گے تو ان کتابون کی پیروی سے دست بردار ہوجائینگے اور اپنے مذہب خصوصاً اسلام کو سلام کرکے کادیانی کی طرح ملحد و دہریہ بن جائین گے۔

اس پردہ دری اور افشار راز دلی کادیانی پر اگر وہ یہ کہے کہ میرے نزدیک قرآن مجید کا ہر ایک دعوے یا حکم قرآن ہی مین عقلی اور تواریخی دلائل سے مدلل ہے۔ لہذا اس اصول کی تاثیر سے لوگون کا قرآن اور اسلام سے دست بردار ہوجانا ناممکن ہے۔ تو اسکے جواب مین اس سے یہہ سوال کیا جائیگا کہ اگر آپ کا دلی اعتقاد یہی ہے تو براہ مہربانی آپ یہ فرمادین کہ زمانہ قدیم سے اسوقت تک کتنے مسلمان ایسے چلے آئے۔ یا اب موجود ہین؟ جو قرآن کے ہر ایک دعوی یا حکم کے دلائل عقلی یا تاریخی اس قرآن سے نکال سکتے ہین۔ اس سوال کے جواب مین وہ ضرور یہ یہی کہیگا کہ تھوڑے اور بہت تھوڑی جو ایک ہاتھ کی انگلیون پر شمار کئے جاسکتے ہین اور اس زمانہ مین تو ہمارے (خود بدولت کادیانی کے) اور ہمارے مخلص احباب حکیم نورالدین وغیرہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہین ہے۔ جو قران سے اسکے احکام اور دعاوی کے دلائل عقلی نکال کر بیان کرسکے اور اس جواب سے صاف نتیجہ نکلیگا کہ اکثر مسلمان جو اسوقت قرآن سے اسکے احکام و دلائل کا ثبوت عقلی یا تواریخی نہین نکال سکتے۔ اس اصول کے ذریعہ سے قرآن کے منکر اور دینِ اسلام سے مرتد ہوجائینگے جبکہ وہ ان دلائل کو اپنے سمجھہ و خیال مین قرآن مین نہ پاوین گے اور یہ وہی نتیجہ ہے جو ہمنے آپ کے اس ملحدانہ اصول سے نکالا ہے ہم نے اسمین اور کونسا بہس ملادیا ہے؟

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کادیانی اگر دل سے مسلمان ہوتا۔ اور مذہب سے اسکو کچھ تعلق ہوتا تو بجاے اس ملحدانہ اصول کے کہ "کتاب الہامی کے دعوے کی عقل یا تاریخ مصدق ہو تو وہ الہامی کتاب ہو سکتی ہے" یہ اصول بیان کرتا۔ کہ "الہامی کتاب وہ ہے جسکا کوئی دعوی محال و قرار داد عقل انسانی کے مخالف نہو۔ یا واقعات اتفاقیہ تاریخیہ اس کی مکذب نہون"۔ اس اصول سے وہ اپنے ظاہری حریفون عیسائیون پر فتحیاب بھی ہوتا۔ اور اس اصول سے وہ ان کے عقیدۂ الوہیت مسیح یا تثلیث کو آسانی سے باطل کر سکتا۔ اور اسلام کے کسی اصول و مسئلہ پر حملہ آور بھی نہ سمجھا جاتا۔ اور ملحد و زندیق نہ کہلاتا۔ کیونکہ الوہیت مسیح محال اور فتوی عقل انسانی کے مخالف ہے۔ اسلئے اس اصول سے اسکا ابطال ہو سکتا ہے۔ اور اسلام کا کوئی اصول و مسئلہ عقل انسانی اور واقعات اتفاقیہ تاریخی کا مخالف نہین ہے۔ اگو اس کے بعض احکام و عقائد ادراک عقل سے خارج ہین۔ عقل انکی کنہ اور حقیقت کو نہین پہنچتی اور اس وجہ سے ان کی تصدیق و تکذیب دونو سے قاصر و عاجز ہے۔ تم ایسی ہی تاریخ ان کی تصدیق یا تکذیب سے ساکت ہے ولہذا اسلام پر اس اصول کا کوئی اثر نہین پڑتا۔

اور محال اور مجہول الکنہہ مین جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ اول کو عقل جائز نہین رکھتی بلکہ صاف رد کرتی ہے۔ اور ثانی کے ادراک سے عاجز ہونیکے سبب اسکی نہ تصدیق کرتی ہے اور نہ اسکو رد کرتی ہے۔ ایسا ہی تو تاریخ کی تصدیق یا موافقت اور عدم تکذیب یا عدم مخالفت مین فرق ہے۔ تاریخ کسی امر کی تصدیق یا موافقت اسی صورت مین کرتی ہے۔ جبکہ وہ امر تاریخ مین مذکور ہو۔ اور عدم تکذیب یا عدم مخالفت سکوت محض سے بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی جس امر سے تاریخ ساکت ہو اوسکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ اس کی مکذب یا مخالف نہین ہے۔ مگر کادیانی چونکہ فلسفہ و منطق سے جاہل ہے وہ ان الفاظ اور انکے مفاہیم مین فرق نہین کرتا۔ اور ایک کی جگہہ دوسرے کو استعمال مین لاتا ہے۔ اور اس سے اپنا جاہل اور زندیق ہونا ثابت کر رہا ہے۔

اس اصول ملحدانہ کی تقریر کے ضمن مین کادیانی نے جو ثانیاً استقرار کو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تاریخی سلسلہ کا ایک جزر ٹھیرایا ہے۔ اسمین اسنے اپنی جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اور اتنا نہین سمجھا کہ استقرا عقلی دلیل ہے۔ (چنانچہ خود کادیانی نے قول آیندہ مین اسکو قیاسات کا یقینی قسم ٹھیرایا ہے۔) اور تاریخ نقلی سلسلہ ہے۔ پھر امر عقلی سلسلہ نقلی کا جزر کیونکر ہوسکتا ہے۔؟

سوال اول کی تقریر مین جو ثالثاً آیت "قد خلت من قبله الرسل" سے کادیانی نے استدلال کرکے کہا ہے کہ یہ (آیت) قیاس استقرائی کے طور پر ایک استدلال لطیف ہے۔ کیونکہ قیاسات کی جمیع اقسام سے استقرا کا وہ اعلی شان کا مرتبہ ہے کہ اگر اسکو یقینی اور قطعی مرتبہ سے نظرانداز کردیا جائے تو دین و دنیا کا سلسلہ بگڑ جائے۔ اسی جہتہ سے اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے قیاس استقرائی کو پیش کیا ہے۔ اور فرمایا کہ حضرت مسیح بیشک نبی تھے مگر وہ انسان تھے تم نظر اوٹھا کر دیکھو۔ کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ اور کلام الٰہی نازل ہونیکا شروع ہوا ہے تب سے انسان ہی رسول ہوکر آئے ہین یا کبھی اللہ کا بیٹا بھی آیا ہے"۔ اس مین کادیانی نے جہالت اور کفر کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ جہالت اسکا اس بات پر زور دینا ہے۔ کہ قیاس استقرائی قطعی و یقینی دلیل ہے۔ قیاس استقرائی سے جو کادیانی کی مراد ہے اسکی تفصیل اسنے پرچہ ۲۴ مئی ۱۹۱۳ء مین بایں الفاظ کی ہے۔ "مسٹر عبداللہ آتھم صاحب مجھ سے دریافت فرماتے ہین کہ استقرار کیا چیز ہے اور استقرار کی کیا تعریف ہے۔ اسکے جواب مین واضح ہو کہ استقرار اسکو کہتے ہین کہ جزئیات مشہودہ کا جہانتک ممکن ہو تتبع کرکے باقی جزئیات کا ان ہی پر قیاس کردیا جائے۔ یعنی جسقدر جزئیات ہماری نظر کے سامنے ہون۔ یا تاریخی سلسلہ مین ان کا ثبوت ملسکتا ہو تو جو شان خاص اور ایک حالت قدرتی طور پر وہ رکھتے ہین اسپر تمام جزئیات کا اس وقت قیاس کرلین"۔

اور پھر اسی مراد سے قیاس استقرائی کو قطعی و یقینی بھی کہدیا ہے۔ یہ ایسی جہالت ہے جسپر ادنی طالب علم جس نے منطق کے کوچہ مین ہوکے سے بھی گذر کیا ہو۔ اور اسکے ابتدائی مسائل ایسا غوجی تہذیب وغیرہ کو دور ہی سے دیکھا ہو۔ جرئت نہین کرسکتا۔ ایسا استقرار جسکی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کادیانی نے تفسیر کی ہے باتفاق عقلا ظنی ہے - اور چھوٹی بڑی کتابون مین اسکے ظنی ہونے پر تصریح موجود ہے - ہم کادیانی اور اسکے ان اتباع کو جو کسیقدر اہل علم کہلاتے ہین - اور پھر کادیانی کی ایسی جاہلانہ باتون پر اسکے ثان مین ثان ملاتے ہین - اور اسکو جاہل سمجھکر اسکا ساتھ نہین چھوڑتی (جیسے حکیم نورالدین بھیروی جھونی - اور منشی (یا) مولوی محمد احسن امروہی بھوپالی) کو نادم کرنے کے لئے منطق کی ایک چھوٹی سی کتاب تہذیب اور اسکی شرح کی عبارت مع ترجمہ وتشریح نقل کرتے ہین - جو اس استقرار کو ظنی قرار دیتے ہین - تہذیب مین کہا ہے - استقرار جزئیات کی تتبع وتلاش (جس سے حکم کلی ثابت کرنا مد نظر ہو) کا نام ہے - اس کی شرح مین کہا ہے استقرار دو قسم ہے - ایک کامل دوسرا ناقص - کامل وہ ہے جسمین تمام جزئیات (یعنے نہ صرف اکثر) کا تتبع پایا جائے - یہ استقرار قیاس مقسم کی طرف رجوع کرتا ہے - (جو قضیہ منفصلہ اور حملیہ سے مرکب ہوتا ہے) جیسا ہمارا یہ کہنا کہ جو حیوان ہے وہ دو حال سے خالی نہین - وہ ناطق ہوگا - (جیسا انسان ہے) یا غیر ناطق (جیسے گھوڑا) اور جو ناطق ہے - وہ دیکھنے والا چھونے سننے والا ہے - اور جو غیر ناطق ہے - وہ بھی دیکھنے یا چھونے سننے والا اس سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو حیوان ہے وہ دیکھنے چھونے سننے والا ہوتا ہے - یہ قسم استقرار (قیاس مقسم) یقین کا سبب ہوتا ہے - ناقص وہ ہے جسمین اکثر جزئیات کے حال کا تتبع کیا جاتا ہے اور اس سے تمام جزئیات کا حکم نکالکر اس حکم کو

الاستقراء تصفح الجزئیات لاثبات حکم کلی - هو اما تام يتصفح حال الجزئيات باسرها وهو يرجع الى القياس المقسم كقولنا كل حيوان اما ناطق او غير ناطق وكل ناطق حساس وكل غير ناطق حساس ينتج كل حيوان حساس وهذا القسم يفيد اليقين واما ناقص يكتفى فيه بتتبع اكثر الجزئيات كقولنا كل حيوان يحرك فكه الاسفل عند المضغ لان الانسان كذلك والفرس والبقر كذلك الى غير ذلك مما صادفناه من افراد الحيوان وهذا القسم لا يفيد الا الظن اذ من الجائز ان يكون من الحيوانات التى لم نصادفه ما يحرك فكه الاعلى - عند المضغ كما نسمعه فى القماح (شرح تهذيب المنطق)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

کلی بنایا جاتا ہے۔ (اور اسی استقرار کی قطعیت کا کادیانی کو دعوے ہے) اور یہ قسم استقرار بجز ظن کسی امر کے مثبت نہین ہوسکتا۔ اسکی مثال ہمارا یہ قول وقیاس ہے کہ جو حیوان ہے وہ کسی چیز کو کھانے اور اوسکو چبانے کے وقت اپنے منہ کا نیچے کا جبڑا ہلایا کرتا ہے جو اس تتبع وتلاش بعض جزئیات سے پیدا ہوا ہے کہ انسان کو دیکھا جاتا ہے تو وہ نیچے کا جبڑا ہلاتا ہے۔ گھوڑے۔ گائے بھینس کو دیکھا جاتا ہے تو وہ نیچے کا جبڑا ہلاتے ہین۔ ایسا ہی جس حیوان کو ہمنے پایا اسکے نیچے کا ہی جبڑا ہلتا دیکھا ہے۔ اس سے ہمنے قیاس کیا اور حکم کلی لگادیا کہ جو حیوان ہے وہ نیچے ہی کا جبڑا ہلاتا ہے مگر یہ قسم قیاس بجز ظن کسی امر کا مثبت نہین ہوتا۔ کیونکہ اس امر کا جواز وامکان ہے کہ جن حیوانات کو ہمنے نہین دیکھا وہ نیچے کا نہین بلکہ اوپر کا جبڑا ہلاتے ہون۔ جیسا کہ سنسار (جسکو عربی مین تمساح کہتے ہین۔ اور فارسی مین نہنگ) کا ایسا ہی حال سنا گیا ہے۔"

کادیانی صاحب! اس عبارت کو پڑھکر ڈوب مرو۔ حکیم نورالدین صاحب اور منشی احسن صاحب کادیانی شرمندے تو آپ ہی ہوئے ہین اب کیا کہا جائے آئندہ ایسے جاہل کا (جو استقراء قیاس غیر منقسم کو قطعی کہتا ہے) ساتھ چھوڑدین یا ہمکو کسی چھوٹی بڑی کتاب منطق مین دکھلادین کہ ایسا قیاس جسکی کادیانی نے تفسیر کی ہے۔ قطعی ویقینی ہوتا ہے۔ اور اسپر جو چاہین العالمین

اس قول مین جو کفر ہے وہ کادیانی کا یہ کہنا ہے کہ خدا تعالے نے اس آیت مین قیاس استقرائی سے کام لیا ہے۔ اور تتبع جزئیات کرکے اسپر قیاس کیا۔ اور اس سے یہ عام اور کلی حکم نکال لیا ہے کہ جو نبی ہوا ہے وہ انسان ہوا ہے۔

اسمین کادیانی کئی کفر بکا ہے (۱) خدا تعالی کے علم کو جزئیات سے مستفاد ٹھیرایا ہے۔ (۲) اور اسکے لئے استکمال بالغیر تجویز کیا ہے۔ (۳) اور اسکے علم کو تابع وفرع حوادث بنا کر حادث ٹھیرایا ہے۔ قرارداد اہل اسلام مین خدا تعالے کا علم ذاتی وازلی ہے خدا تعالے حوادث جزئیہ کو انکے موجود ہونے سے پہلے جانتا تھا۔ ان جزئیات سے اس نے علم حاصل نہین کیا۔ اس آیت مین اس نے اپنے علم ذاتی اور قدیم کا اظہار کیا۔ اور اپنے ذاتی علم سے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی انسان تھے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جیسے پہلے رسول انسان گذرے ہین - یہ ہرگز نہین ہوا - کہ خدا تعالے نے حضرت آدمؑ و حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ وغیرہ انبیاء کو انسان دیکہکر انپر قیاس کیا ہو اور اس سے نکال لیا ہو - کہ اور رسول بہی ایسے ہی انسان ہونگے یہ قیاس تو انسان کا کام ہی جو جزئیات کی تتبع سے علم حاصل کرتا ہی نہ خدا تعالے و تقدّس کا جسکی ذات اپنے غیر سے غنی - اسکا علم قدیم ساری صفات قدیم - ع

کہ علمش قدیم ست و ذاتش غنی *

عیسائیون کے اس سوال مقدر کے کہ بیبل مین مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا کے جواب مین جو کادیانی رابعًا کہا ہے کہ اس صورت مین بیٹون کی تعداد بڑہجائیگی کیونکہ بیبل مین اورون کو بہی بیٹا کہا گیا ہے - بلکہ بعض کو پہلوٹہا - یہہ جواب درحقیقت لاجواب ہے - اسمین کادیانی مسلمانون کے ساتھ رہا - اور قدیم عیسائیون کا مخالف اور مقابل بنا - عیسائیون سے اس کے جواب مین کچہہ بہی بن نہین پڑا - چنانچہ ریویو جوابات عیسائیون کے ذیل مین بیان کیا جاوے گا -

آیت [illegible] کادیانی نے دوسری دلیل نکالی ہے - اور خامسًا یہ بات کہی ہے - کہ "امہ صدیقہ" اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت مسیحؑ اگر خدا کے حقیقی بیٹے ہوتے تو اورون کی طرح اپنے تولد مین والدہ کے محتاج نہوتے - یہانتک تو کادیانی کا کہنا درست و بجا ہے - بیشک مطلق احتیاج و افتقار خواہ کسی چیز کی طرف ہو الوہیت کی منافی ہے - خدا تعالے صمد ہے - وہ کسی امر مین کسیکا محتاج نہین - اور ہر ایک کی حاجت وہ پوری کرتا ہے - اس کے بعد جو کادیانی نے سادسًا کہا ہے کہ مسیحؑ کی والدہ انسان تہی تو ضرور ہے کہ حضرت مسیح بہی انسان ہون - کیونکہ ہر ایک جاندار کی اولاد اوس کی نوع کے موافق ہوتی ہے - اور قانون قدرت خداوندی اسیطرح واقع ہے" اسپر آیت مذکورہ بالا یا تمام قرآن مین کوئی حرف شاہد نہین اور نہ قرارداد اہل اسلام مین اسکی تائید و تصدیق پائی جاتی ہے - نہ قانون قدرت خداوندی اسکا مصدق ہے - نہ عقل اسپر شاہد ہے - بلکہ اسکا ماخذ و اصل کادیانی کا چھپا مذہب نیچری ہے - اور اسی مذہب نیچری سے اس نے یہ بات نکالی ہے کہ ایک حیوان سے اسکی نوع

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے مغائر پیدا ہونا قانون قدرت کے برخلاف ہے۔ قانون قدرت سے اسکی مراد یہی نیچر ہے جس کے نام لینے سے اسکو تقیہ مانع ہے۔

قرآن کا تو یہ حکم ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی خدا تعالے ہر شے پر (جو صلاحیت وجود و امکان رکہتی ہے اور مشیت ایزدی اسکے متعلق ہو سکتی ہے) قادر ہے۔ وہ چاہے تو مٹی سے انسان پیدا کر دے۔ جیسا کہ اوس نے پہلے حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور آخر حشر کے وقت یونہی زمین سے انسان کو کہڑا کر دیگا۔ قرارداد اہل اسلام یہ چلا آیا ہے کہ اللہ جلشانہ نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو پہاڑ شق کر کے پیدا کیا جس سے اس وقت تک کسی مسلمان نے انکار نہین کیا۔ ہان اس سے منکر ہین تو آپ کادیانی صاحب ہین۔ یا آپکے پیر و مرشد و ہادی و رہبر سید جنہون نے اپنی تفسیر مین اس سے انکار کیا ہے۔

قانون قدرت یا (کادیانی کے سمجہانے کو یون کہو کہ) نیچر محسوس و مشاہد مین بہی ایسا ہی دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض حیوان اپنی نوع کے مخالف مادہ سے جفت ہوتے ہین تو ان سے ایسے مولود پیدا ہوتے ہین جو نہ تو نر کی نوع سے ہوتے ہین نہ مادہ کی۔ بلکہ نیم ٹر اور ہی نوع کے ہوتے ہین۔ از انجملہ ایک خچر ہے جو نہ گدہے کی نوع سے ہے۔ نہ گہوڑے کی نوع سے بکری کے پیٹ سے بہیڑیا پیدا ہونا دیکہا نہین پر سنا ہے۔ اور اسکو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۲ مین بصفحہ ۳۵۶ بیان کیا گیا ہے۔ درختون مین اسکی نظیر سنگترہ (یا رنگترہ) ہے جو دونو جانب (نر مادہ) کی نوع سے نہین۔ بلکہ تیسرا نوع ہے۔ رنگترہ پر مٹہے کا پیوند کرنے سے پہر رنگترہ کی نوع کے مخالف مٹہے لگنے شروع ہو جاتے ہین۔

عقل کے فتوی سے یہ امر کہ ایک چیز سے اوسکی نوع سے مغائر چیز پیدا ہو جائے حد امکان مین داخل ہے۔ اور کوئی عقلی دلیل اس امر کے محال ہونے پر قائم نہین ہے۔ اور نظائر مذکورہ بالا اس امکان کی فعلیت ظاہر کر رہی ہین۔ اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ کادیانی کی وہ بات قرآن اور قرارداد اہل اسلام اور قانون قدرت اور عقل سب کے مخالف ہے۔ ومعہذا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکو آیت مذکورہ سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اور نہ ابطال الوہیت مسیح کے لئے اس بات کے کہنے کی کچھ ضرورت ہے۔ اس ابطال کے لئے یہی بات کافی ہے۔ جو آیت مذکورہ سے سمجھی جاتی ہے۔ (اور کادیانی نے بھی کہی ہے) کہ حضرت مسیح کی والدہ تھی۔ جس سے وہ پیدا ہوئے اور وہ اپنی پیدائش مین اسکے محتاج تھے دبس۔

آیت مذکورہ سے جو کادیانی نے تیسری دلیل نکالی۔ اور سابقًا یہ بات کہی ہے کہ حضرت مسیحؑ اور اون کی والدہ کھانا کھایا کرتے۔ اور اسکے محتاج تھے۔ اور یہ احتیاج کھانے کی الوہیت کی منافی ہے۔ یہ بھی درست و بجا ہے۔ بیشک مطلق احتیاج کھانے کی طرف ہو یا کسی اور چیز کی طرف الوہیت کے مخالف ہے۔ مگر جو اس کے ساتھ کادیانی نے اپنے خانگی وخیالی فلاسفے بگھارے۔ اور یہ بات کہی ہے کہ انسان کو کھانے کی احتیاج اسلئے ہوتی ہے کہ اسکا بدن تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ [illegible] بدن معدوم ہوکر دوسرا بدن پیدا ہوجاتا ہے۔ اور کھانا تحلیل شدہ بدن کا بدل بنتا ہے۔ یہ محض لغو و بیہودہ بات ہے۔ اسکو نہ آیت کے کسی لفظ یا اوسکی تفسیر سے تعلق ہے۔ نہ ابطال الوہیت مسیح اسپر موقوف ہے۔ کادیانی نے یہ اجنبی بات کہکر خروج از مبحث کیا۔ اور اپنے خصوم کو اس کے متعلق فضول نکتہ چینی کا موقع دیا۔ چنانچہ ملاحظہ اقوال آیندہ فریقین سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

یہ کادیانی کی تقریر پرچہ اول کے مطابق اسلامی رائے ہے۔ اب فریق ثانی کے پرچہ اول کے متعلق رائے ظاہر کیجاتی ہے۔ اس مقام مین گو صرف ضمنًا مین پرچہ اول فریق ثانی کا ریویو مدنظر ہے۔ مگر اس فریق کے جملہ متمسکات کا (جو الوہیت مسیح کے متعلق اس فریق نے پیش کئے ہین۔ اور وہ اون کے دوسرون پرچون مین مذکور ہین۔ ریویو بھی اس مقام مین کیا جائیگا۔ تاکہ بار بار اس کے ریویو کی نوبت نہ آوے اور ضرورت نہ رہے۔

تقریر اول فریق ثانی کے متعلق اسلامی رائے

پہلی آیت جسکو کادیانی کی تیسری بات کے جواب مین اول کہا ہے کا مضمون اور

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

مطلب درست نہی - اور اسکا جواب کادیانی سے کچھہ بن نہین سکا - مگر ڈپٹی آتہم کا طرز بیان عمدہ و مطلب خیز نہین - اور اس سے اسکا مطلب بخوبی ادا نہین ہوا - ڈپٹی آتہم کی جو تحریر و تقریر ہمنے دیکھی وہ ایسی ہی پائی جسکا مطلب اس سے بخوبی سمجھہ مین نہ آیا - اور وہ مکلبش در لبطن شاعر کا مصداق معلوم ہوا -

اسمقام مین ہم اسکا مطلب اپنی عبارت مین ادا کرتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ وہ مطلب درست ہی - اور جو جواب اس مطلب کا کادیانی نے دیا ہے وہ درست اور مطابق سوال نہین ہے - ڈپٹی آتہم کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا تعالی کی قدرت و افعال و اقوال کا امتحان بہی انسانی استقرار سے ضروری ہے - اور جو بات خدا کی انسانی استقرار کے موافق معلوم نہو - وہ لائق تسلیم نہین ہے تو چاہیئے کہ خدا کی صفت خالقیت کو بہی نہ مانین کیونکہ انسانی استقرار و تتبع سے عموماً خلق کی یہی صورت نظر آئی ہے - کہ ایک مادہ (لکڑی یا مٹی یا لوہے وغیرہ) سے ایک چیز بنائی جاوے - اور اسکے بنانے مین [illegible] انسان بناتا ہی اسمین کوئی چیز ایسی نہین جو بغیر مادہ اور بغیر آلات کے بنائی گئی ہو - اور خاصکر انسان کی خلق و پیدایش کی صورت انسانی استقرار و تتبع مین یہی نظر آتی ہے - کہ مرد و عورت جفت ہون یہ - اور ان دونون سے بچہ تولد ہو - مگر عام خلق خداوندی مین بقول اہل مذہب سماوی یہ صورت خلق جو استقرار مین آئی ہے - پائی نہین جاتی - اور نہ خاص خلق آدم و مسیح مین یہ صورت استقرائی خلق کی پائی گئی ہے - بلکہ اہل اسلام خصوصاً مسلمان عام صفت خلق کی نسبت یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ خدا تعالے نے عالم کو بغیر مادہ کے بنایا - اور اس خلق مین وہ آلات و اوزارون کا محتاج نہین ہوا - اور خلق حضرت آدم کی نسبت مسلمان و اہل کتاب یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت آدمؑ کو خدا تعالے نے بغیر کسی مرد و عورت کے صرف مٹی سے پیدا کیا - اور خلق حضرت مسیح کی نسبت مسلمان اور نصاری یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ انکو خدا تعالے نے صرف والدہ سے پیدا کیا -

ام خلقوا من غیر شئ (یعنی بغیر مادہ و آلات) ام هم الخالقون (الطور ع ۲)

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور اگر خدا کی قدرت و افعال مین انسانی استقرار واجب اللحاظ ہے۔ اور جو چیز اسکے موافق معلوم نہو اس سے انکار لازم ہے تو چاہیئے کہ خدا تعالے کی عام صفت خالقیت سے انکار کیا جائے اور حضرت آدم کا بلا مادر و پدر پیدا ہونا اور حضرت مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا تسلیم نکیا جائے۔ حالانکہ اس سے کادیانی کو بھی انکار نہین ہے۔ وہ بھی مانتا ہے کہ خدا نے عالم کو بغیر مادہ و آلات پیدا کیا۔ اور حضرت آدمؑ کو بلا مادر و پدر اور حضرت مسیح کو بلا پدر پیدا کیا ہے۔ اور جبکہ خدا کی صفت کی خالقیت۔ اور حضرت آدم و حضرت مسیح کی پیدائش بر خلاف صورت استقرار انسانی تسلیم کی گئی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے افعال و اقوال مین اس انسانی استقرار کا کچھ لحاظ نہین ہے۔ اور جس چیز کی نسبت خدا تعالے نے فرما دیا ہو۔ کہ ہم نے اسکو ایسا کیا۔ یا وہ چیز باتفاق کل خدا کا فعل تسلیم کیجائے۔ اس مین انسانی استقرار کی موافقت کی شرط ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اور محض الحاد۔

مسٹر آتھم کا اس قول سے یہی مطلب ہے تو مسٹر آتھم پر واجب ہے۔ کہ اپنے قصور بیانی سے رجوع ہو کر آیندہ تحریر کا کبھی نام نہ لین۔ قلم کو توڑ دین۔ اور کاغذ کو پھاڑ ڈالین۔ اور ہمارا شکریہ ادا کرین۔ کہ ہم نے ان کی مردہ تقریر مین جان ڈالدی۔ اور اسکے جواب سے کادیانی کی عاجزی ظاہر کردی۔ اور اس صورت مین جو کچھ کادیانی نے اس مطلب کے جواب مین کہا ہے وہ ہیچ و پوچ ہے۔ چنانچہ ناظرین کو اسکے جواب کے ملاحظہ سے یقین ہوگا۔ مگر اس سے وہ یہ نہ سمجھ لین کہ جس مدعا کے واسطے اونہون نے یہ تقریر کی تھی۔ ہمنے وہ مدعا مان لیا۔ نہین نہین۔ ہرگز نہین۔ ہمنے انکی تقریر کو شائستہ پیرایہ مین ادا کر کے صرف یہ ظاہر کر دیا ہے کہ خدا کی قدرت و افعال و اقوال کے لئے انسانی استقرار معیار و پیمانہ صحت نہین ہوسکتا۔ اور کادیانی کا مجوزہ استقرار ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اس سے زیادہ یہ نہین مانا (اور نہ ڈپٹی آتھم کی کلام مین اسکا ثبوت پایا ہے۔) کہ خدا تعالے نے بحران انسان کیکو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یا اپنی پاک کلام مین اسکا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہمنے اپنے حقیقی بیٹے یا اپنی جزو اور تیسرے حصہ (ون آف تھری ایکل گاڈز) کو رسول بنایا ہے۔ اسباب مین جو کچھ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ڈپٹی آتھم یا اسکے ثانی اثنین ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک یا روئے زمین پر کسی عیسائی نے کہا ہے۔ وہ صرف دعوی ہی ہے۔ جسکا کوئی ثبوت انہون نے نہین دیا۔ اور اسکا خلاف (حضرت مسیح کا خدا یا تیسرا حصہ خدا نہونا۔) ہمارے اس پرچہ مین اور دیگر تصانیف اہل اسلام اور توحیدی عیسائیون مین ایسا ثابت ہے کہ اسمین تثلیثی عیسائیون کو دم مارنے کی جگہہ نہین ہے۔

ڈپٹی آتھم نے کادیانی کی ساتوین بات کے جواب مین **جو ثانیاً و ثالثاً** کہا ہے کہ ہم مسیح کے جسم کو (جو کہانے پینے کا محتاج ہے) اللہ نہین جانتے بلکہ مظہر اللہ کہتے ہین۔ جیسے وہ جھاڑی تھی جس سے انی انا اللہ کی آواز آئی تھی۔ اور یہ امر کہ خداستون مین سے آواز دیکر کہے کہ مین تمہارا خدا ہون۔ ممکن ہے گو تجربہ یعنی ہمارے مشاہدہ و استقرار کے مخالف ہے۔ ہمنے ابن اللہ کو جسم نہین مانا۔ ہم تو اللہ تعالی کو روح جانتے ہین۔ جسم نہین۔ یہ ایسا قول ہے جسکے معنے اور تو کوئی کیا سمجھے گا۔ ڈپٹی آتھم خود ہی نہین سمجھے اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اسکا مطلب کچھہ نہین سمجھا۔ اور اسکا جواب اس نے کئی دفعہ دیا ہے۔ جیسے کسی عقلمند نے اپنے مخاطب سے کہا تھا کہ "مین تیرا سوال تو سمجھا نہین مگر جواب اسکے دوہرا دیتا ہون"۔ ہم اس قول کے قائل (ڈپٹی آتھم) اور اس قول کے مجیب (کادیانی) دونون سے چند سوال کرتے ہین۔ اور اس قول اور اسکے جواب کا مطلب ان سے پوچھتے ہین۔

ڈپٹی صاحب کی مراد مظہر سے اگر مظہر ذات ہے۔ اور جسم مسیح کے مظہر خدا ہونے سے یہ مقصود ہے کہ خدا کی ذات نے جسم مسیح مین ظہور کیا۔ اور وہ بذات خود مجسم ہوکر اس جسم و شکل مین ظاہر ہوا جسکو مسیح کہا جاتا تھا۔ چنانچہ یوحنا باب اول آیت ۱ سے ۱۴ کا یہہ بیان کہ "کلام خدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا" مشعر ہے۔ اور ڈپٹی آتھم نے بھی اسکو پرچہ ۳ جون وغیرہ مین تسلیم کیا ہے۔) تو اس صورت مین ڈپٹی آتھم سے یہ سوالات ہین۔ (۱) اس حالت مین آتھم صاحب نے اپنے اس پرچہ مین اور پرچہ ۳۰ مئی ۱۸۹۵ء مین جسم مسیح کو خدا ماننے سے کیون انکار کیا ہے۔ (۲) اگر اب اس جسم کو خدا مان لو۔ اور اس معنے کر اسکو مظہر اللہ جانتے ہو

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو جب سے وہ جسم پیدا ہوا تب ہی سے کیون اسکو مظہر اللہ نہین مانتے۔ اور پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء مین کیون لکھا۔ کہ مسیح روح القدس کے نازل ہونے کے وقت سے مظہر اللہ ہوئے۔ اور پرچہ یکم جون مین کیون کہا کہ جب تیس برس کے ہو کر وہ بپتسما پاکر یردن سے نکلے تو مظہر اللہ اور مسیح ہوئے (۳) اس صورت مین جہاڑی کی تمثیل تمہارے لئے کب دست آویز ہو سکتی ہے۔ جہاڑی کی نسبت قرآن یا توریت مین کہان وارد ہے کہ وہ جہاڑی خدای مجسم تھی۔ (۴) اس صورت مین آپ کا ستون مین سے خدا کے آواز دینے کا امکان بیان کرنا کیا فائدہ دیتا ہے کیا اس ستون کو بھی آپ خدای مجسم مان لین گے۔ (۵) اس صورت مین ان اعتراضون کا کیا جواب ہے جو خدا کے جسم ہونے پر اور جسم کے کہانے پینے کی طرف محتاج ہونے پر وارد ہوتے ہین۔ اور اون کو آپ بھی اس پرچہ مین مان چکے ہین۔ (۶) اس صورت مین ہندو جو اپنے اوتارون کو خدای مجسم مانتے ہین۔ آپکے نزدیک کیون محل اعتراض ہین۔ آپ کے مسیح کو خدای مجسم ماننے اور ہندؤن کے اپنے اوتارون کو خدای مجسم ماننے مین کیا فرق ہے۔

اور اس صورت مین کادیانی سے یہ سوال ہے۔ کہ آپنے ڈپٹی آتھم سے مظہریت کے یہ معنے تسلیم کرا کے اسکو انہی اعتراضات کا جو خدا کے مجسم ہونے پر وارد ہوتے ہین کیون مورد نہ بنایا۔ اور اس سے اسکو کیون لاجواب نہ کیا۔ اور مظہریت کے دوسرے معنے تجویز کر۔ کہ بحث کو ناحق کیون طول دیا؟ اور اگر مظہر سے مراد مظہر صفات خلق و قدرت خداوندی ہے۔ اور جسم مسیح کے مظہر خدا ہونے سے یہ مقصود ہے کہ وہ پاک جسم خدا کی قدرت کاملہ کا مظہر تھا۔ تو پھر اس صورت مین ڈپٹی آتھم سے یہ سوالات ہین۔ (۱) اس مظہریت سے مسیح کا خدا یا ابن اللہ بمعنے سوم حصہ یا جز خدا (ون تھرڈ آف تھری ایکل گاڈز) ہونا کہان ثابت ہوتا ہے۔ یہ مظہریت تو باعتراف آپکے پرچہ دوم ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء و پرچہ دوم یکم جون ۱۸۹۳ء کے ہر شے مین پائی جاتی ہے۔ اس سے تو کوئی چیز بھی خالی نہین ہے۔ پس چاہیئے ہر چیز زمین آسمان دریا کو ابن اللہ یا خدا کہین۔ حالانکہ آپ اسکے قائل نہین ہین کہ اس مظہریت یا الوہیت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کو مسیح سے مخصوص کرتے ہین- (۲) اس معنے کر مظہریت تو مسیح کے جسم اور روح دونون کو ہر وقت اور ہر آن حاصل تہی- چنانچہ آپ کا پرچہ دوم ۳۰ مئی ۱۸۹۳ء مظہر ہے- پہر آپنے اس پرچہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء مین اس مظہریت سے جسم کو کیون خاص کیا- اور پرچہ ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء اور یکم جون ۱۸۹۳ء مین اس مظہریت سے تیس برس کی عمر تک پہنچنے اور مسیح ہو جانے کے وقت کو اس مظہریت سے کیون مخصوص کیا- (۲) وہ جہاڑی جس سے انی انا اللہ کی آواز آئی تہی- اور ستون جس سے آپکے نزدیک خدا تعالے آواز دیکر کہہ سکتا ہے- کہ مین خدا ہون اسی معنے مظہریت سے انی انا اللہ کہتے تہے- اور آواز دے سکتے ہین- اور اس قول و آواز سے اس جہاڑی اور ستون کا خدا ے مجسم ہونا آپ کی مراد نہین تو ان دو مثالون کا ذکر کس غرض سے ہے- اس معنے کر تو ہر چیز اور ہر ذرہ مظہر خدا ہو سکتا ہے- اور اس صورت مین کادیانی سے یہ سوال ہے- کہ اس مظہریت سے تو حضرت مسیح ابن اللہ یا خدا یا سوم حصہ خدا ہونے کی صاف نفی ثابت ہوتے ہے- پہر تمنے کیون اس قسم کے الزامات سے ڈپٹی آتہم کا منہہ بند کیا- اور ان فضول سوالات سے کہ کیا مسیح مین دو روحین تہین- ؟ اور کیا وہ تیس برس کی عمر تک مظہریت سے خالی رہے اور کیا وہ خدا مجسم تہی جو پرچہاے ۳۰- ۳۱ مئی ۱۸۹۳ء اور یکم و دوم وغیرہ جون ۱۸۹۳ء مین وارد کئے ہین- کیون بحث کو طول دیا-

ڈپٹی آتہم نے کادیانی کے ملحدانہ اصول کی تمثیل اور بپاس قیاس استقرار نصوص کتب الہامی مین تاویل کے جواب مین جو رائے کہا ہے کہ بیشک تاویل طلب امر کو تاویل کرنا چاہیے- لیکن حقیقت کو چاہیے کہ تاویل نہ بگاڑے- اور اگر کوئی حقیقت برخلاف امر واقعی کے ہو تو بالمرہ حکم بطلان اسپر دینا ہے نہ بطلان کو مروڑ کر حق بنانا- یہ بہی ایسا قول ہے جس کا مطلب نہ قائل (عبداللہ آتہم) نے سمجہا- نہ مجیب- (کادیانی) نے- اور اسکا پہلا حصہ اخیر حصہ کے مخالف اور اس سے متناقض ہے- اسکے پہلے حصہ مین تاویل کو جائز رکہا گیا ہے- اور آخری حصہ مین کہا گیا ہے- کہ تاویل ایسی ہو- جو حقیقت کو نہ بگاڑے- اور یہ غور نہین کیا گیا- کہ تاویل

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جو ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اسمین حقیقت کو چھوڑ کر مجاز کو مراد قرار دیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک تاویل مین حقیقت کو توڑ مروڑ کر غیر حقیقت یعنے مجاز کو اسکی جگہہ ٹھیرایا جاتا ہے تاویل ہوئی تو پھر حقیقت کہان رہی۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے تو پیرانہ سالی کے سبب یا حقیقت و مجاز و تاویل کے معنے سے بے علمی و ناواقفی کے سبب اپنی کلام کو نہ سمجھا تہا۔ اس لئے پہلی بحسب موقع تاویل کو جانکر تسلیم کرکے آخر اسکو رد کر دیا۔ مگر کادیانی کی سکوت سے اور اس کلام کو رد نکرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہی اس کلام کو نہین سمجہا۔ سمجہتا تو ضرور اسکا یہ نقص و تناقض جو ہمنے بیان کیا ہے بیان کرتا۔

ڈپٹی آتھم نے جو خامسًا کہا ہے اسکے متعلق ہم اسکے قول ششم و ہفتم و ہشتم کے متعلق راے ظاہر کرنے کے بعد اظہار راے کرین گے۔ کیونکہ وہ قول بہت بسیط و طویل ہے [illegible]

ڈپٹی آتھم نے کادیانی کے استدلال آیت قرآن کے جواب مین جو سادگی کہا ہے کہ مین قرآن کے الہامی ہونے کا قائل نہین ہون۔ یعنی پہر میرے سامنے قرآن کو کیون پیش کیا گیا ہے اس سے ڈپٹی آتھم نے یہ جتایا ہے کہ انکے فہم و شعور مین پیرانہ سالی کے سبب نقصان واقعہ ہو گیا ہے۔ اور اس قول کے بعد کادیانی کو (اگر وہ کچھ فہم و شعور رکہتا۔) ہرگز مناسب نہ تہا۔ کہ اُن سے پہر وہ کلام و بحث کرتا اور اون کو اپنا مخاطب بناتا مگر کادیانی بہی ان ہی کی مانند بے شعور و نافہم ہے۔ وہ ایسی باتین سُنکر بہی انکے بحث و خطاب سے دست بردار نہوا اور اس مصرعہ کا مصداق بنا رہا ہے۔ ع۔ خوب گذریگی جو مل بیٹہینگے دیوانہ دو +

ڈپٹی آتھم اتنا نہ سمجہہ سکے کہ کادیانی کا آیت قرآن سے استدلال اسکے اس ملحدانہ اصول کی بنا پر ہے کہ جو شخص اپنی الہامی کتاب کی نسبت کوئی دعوی کرے وہ پہلے اس دعوی کو اس کتاب سے نقل کرے۔ پہر اسکا عقلی یا تاریخی ثبوت اس کتاب سے نکال کر پیش کرے۔ نہ اس نظر سے کہ ڈپٹی آتھم قرآن کو الہامی مانتے ہین۔ ولہذا وہ اس آیت سے [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ڈپٹی آتہم نے جو سابقًا و ثامنًا کہا ہے۔ اسکا خلاصہ صرف یہہ ہے کہ بیبل مین جہان غیر مسیح کے حقیقی بیٹا بیٹی کا لفظ آیا ہے۔ وہان تاویل واجب ہے ان اقوال مین ڈپٹی آتہم نے کادیانی کے اس اصول تاویل کو تسلیم کر لیا ہے جس سے قول چہارم مین انکار کیا تہا۔ اور اس سے یہ جتایا ہے کہ وہ اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجہتے۔ پر چہ اول ڈپٹی آتہم کے جملہ مطالب پر ریویو ہو چکا ہے۔ اب صرف قول خامس کا ریویو باقی ہے جو ذیل مین کیا جاتا ہے۔

ڈپٹی آتہم نے کادیانی کے جواب سوال مقدر کہ بیبل مین اور صالحین کو بیٹا کہا گیا ہے کے جواب مین جو خامسًا کہا ہے کہ بیٹے کا لفظ بیبل مین دو معنے مین مستعمل ہوا (۱) بمعنے یکتن و (۲) بمعنے یک من۔ اور مسیح کے حق مین اسکا استعمال بمعنے یکتن ہوا ہے۔ چنانچہ بیبل کے فلان فلان مقامات شاہد و مصدق ہین۔ یہ محض دعوی ہی دعوی ہے۔ اور ان مقامات بیبل مین ایک مقام بہی ایسا نہین جس سے مسیح کا خدا تعالے سے ہم تن ہونا ثابت ہو۔ [illegible] کرتے اور کادیانی اسکا جواب مدلل و مفصل دیتا۔ مگر افسوس نہ ڈپٹی آتہم نے اسکا کافی ثبوت بہم پہنچایا۔ اور نہ کادیانی سے اسکا جواب مدلل و مفصل ہو سکا۔ ہم اس مقام مین اس مضمون پر ایسی تفصیلی بحث کرتے ہین جس سے ڈپٹی عبد اللہ آتہم اور کادیانی دونو قائل و منفعل ہون ڈپٹی آتہم اسلئے کہ اس تفصیل سے انکو معلوم ہوگا کہ ان کے پیش کردہ مقامات بیبل سے مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوتی۔ کادیانی اسلئے کہ اس تفصیل کے ملاحظہ سے اسکو واضح ہوگا کہ ان مقامات بیبل کا جواب مسکت (خصم کو ساکت کرنیوالا) یہہ ہے۔ جو اسمقام مین دیا گیا ہے۔ نہ وہ جو کادیانی نے دیا ہے۔

اس قول (پنجم) مین جو مقامات عہد عتیق کے نقل کئے گئے ہین۔ انکی نسبت ہم اجمالی رائے محقق عیسائیون کی نقل کرتے ہین جس سے صاف ثابت ہے کہ عہد عتیق مین حضرت مسیح کی الوہیت یا تثلیث پر کوئی تصریح نہین ہے جو ہین بزعم عیسائیون کے اشارات

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہین جن سے عیسائی لوگ عہد جدید کی مدد سے الوہیت مسیح یا تثلیث استنباط کرتے ہین۔ پہر ہر ایک مقام پر تفصیلی بحث کرکے ثابت کرین گے کہ ان مقامات سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوتی +

اجمالی رائے کی نقل

بشپ بیوبرج کہتے ہین۔ اگرچہ پرانے عہدنامہ مین تثلیث کا اشارہ اکثر آیا ہو۔ تاہم بغیر نئے عہدنامہ کے اسکو درست طور پر سمجہنا ایک امر دشوار ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ یہودیون کے درمیان توریت تین ہزار برس سے اور انبیا دو ہزار برس سے ہین۔ توبہی آج کے دن تک وہ اسکو (یعنے تثلیث کو) اپنے ایمان کا رکن ہرگز نہ بنا سکے۔ بلکہ مثل محمدیون کے ابتک مقر ہین۔ کہ خدا اقنوم مین اور ذات مین واحد مطلق ہے۔ پادری فنڈر صاحب مفتاح الاسرار مین لکہتے ہین۔ تثلیث کی تعلیم توریت مین صرف اشارہ کے طور پر ذکر ہوئی ہے۔ انجیل مین واضحتہً بیان ہوئی ہے۔ اسی سبب سے جبتک کوئی انجیل کے مضامین کو نہ سمجہا ہو تو توریت کے اکثر مطلبون کو جیسا کہ چاہیئے نہ سمجہیگا۔

بشپ برہٹ شرح عقاید دینی مین لکہتے ہین۔ عہد عتیق کو بغیر عہد جدید کو تو یہ اقرار کرنا پڑیگا کہ مسئلہ تثلیث کو اس سے ثابت کرنا کوئی آسان کار نہین ہے۔ ان اقوال ثلثہ کو مسٹر اکبر مسیح توحیدی عیسائی نے رسالہ تنقیح الوہیت مسیح مین اپنے اس دعوی کی تائید مین نقل کیا ہے کہ "پرانے عہدنامہ مین خالص وحدت کی تعلیم ہوئی ہے۔ احکام عشرہ کا پہلا حکم یہ ہے۔ "میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہووے سن اے اسرائیل خداوند تمہارا خدا اکیلا خداوند ہے۔ استثناء ۵/۷ ۶/۴ اس وحدت مین کثرت کی تعلیم مطلق نہین ہے۔ بنی اسرائیل کا عقیدہ بہی اسپر شاہد ہے کسی یہودی نے کبہی خدا کی وحدت مین کثرت کا خیال نہین کیا" اور بعد نقل اقوال ثلثہ مذکورہ کہا ہے۔ "پس جبکہ صرف انجیل ہی کی روشنی مین پرانے عہدنامہ سے کثرت فی الوحدت کی تعلیم اخذ ہوسکتی تو صاف ظاہر ہے کہ اگر انجیل مین کثرت فی الوحدت کی روشنی نہ مل سکے تو پرانا عہدنامہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کثرت کی تعلیم کی نسبت بالکل تاریک رہیگا اسلئے ہم اس رسالہ (تنقیح الوہیت مسیح) مین (ابطال الوہیت مسیح کے لئے) پرانی عہد نامہ پر مطلق بحث نکرین گے۔ صرف انجیل پر غور کرکے دیکھین گے کہ آیا یہ تعلیم اسمین ہے یا نہین۔ اگر انجیل مین کثرت فی الوحدت کی تعلیم نہ ملی تو پھر اسکے ڈھونڈنے کیلئے پرانے عہد نامہ کی طرف رجوع کرنا بالکل عبث ہوگا۔

اسکے بعد مسٹر اکبر مسیح نے انجیل مین حضرت مسیح اور انکے رسولون کی تعلیم سے خالص توحید بلا تثلیث کو ثابت کیا۔ پھر اسی انجیل سے حضرت مسیح کی الوہیت کا ابطال کیا ہے۔ اور اسمین لیاقت و قابلیت و تحقیق و حق پسندی کا کافی ثبوت دیدیا ہے۔ یہ ہمارا اس رسالہ پر اجمالی ریویو ہے جسکی نظر دامید پر مولف رسالہ نے وہ رسالہ ہمارے پاس بھیجا ہے۔ تفصیلی ریویو پھر کرین گے۔ جب ہم تثلیثی عیسایون کی خدمت سے فارغ ہون گے انشاء اللہ تعالے۔

یہ محقق عیسائیون کی اجمالی رائے ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن مقامات عہد عتیق کو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے الوہیت مسیح کے ثبوت مین پیش کیا ہے۔ ان سے مسیح کی الوہیت عیسائیون کے نزدیک بھی ثابت نہین ہوتی۔ اب ان مقامات کی نسبت تفصیلی بحث کرکے یہ ثابت کرتے ہین۔ کہ ان سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت نہین ہوسکتی۔

تفصیلی بحث

منجملہ ان مقامات عہد عتیق کے جنکو ڈپٹی آتھم نے قول پنجم مین پیش کیا ہے۔

ایک مقام زکریا ۱۳:۷ ہے جسمین یہ بیان ہے کہ اے تلوار تو میرے چرواہے پر اس انسان پر جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو۔ رب الافواج فرماتا ہے اس چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہوجائے۔" ڈپٹی آتھم اور اسکے دوسرے بھائی غیر محقق و ناانصاف عیسائی خیال کرتے ہین کہ اس مقام مین حضرت مسیح کے مارے جانے کی پیشگوئی کی گئی ہے جسمین اسکو خدا کا ہمتا کہا گیا ہے مگر انصاف و تحقیق کی آنکھ سے اصل عبری کتاب زکریا ۱۳:۷ کو دیکھنے والے بخوبی جانتے اور یقین رکھتے ہین۔ کہ (۱) اسمین نہ حضرت عیسیٰ یا کسی اور شخص کو خدا کا ہمتا کہا گیا ہے۔ نہ (۲) حضرت عیسیٰ کے قتل ہونیکی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خبر ہے۔

امر اول کا ثبوت

اس پیشگوئی مین جس لفظ کے معنے ہمتا کئے گئے ہین وہ لفظ عبرانی עֲמִיתִי عَمِیْ ثِیْ ہے جسکے معنے ہمنشین یا ہم صحبت کے ہین (چنانچہ کتاب لغات عبرانی ولیم ہوپر صاحب کے ۲۹۱ صفحہ سے معلوم ہوتا ہے۔) اور وہ نبی مین پائے جاتے ہین۔ اور اس وجہ سے جس شخص کی اس مقام مین پیشگوئی ہے۔ وہ صرف خدا کا نبی ہو سکتا ہے۔ نہ خدا اور اس سے اسکی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ نہ خدائی۔ اس لفظ عمی ثی کے معنے ہمتای خدا کے نہین ہین۔ اور واقعہ مین بہی کوئی انسان یا کوئی اور مخلوق خدا کا ہمتا نہین ہو سکتا۔ عہد عتیق و عہد جدید کے متعدد مقامات مین اس امر پر تصریح موجود ہے۔ کہ خدا کا کوئی ہمتا نہین۔ اور اسکے سوا کوئی خدا نہین

ahmadimuslim.de

عہد عتیق کی شہادت

کتاب استثناء کے باب ۴۔ آیت ۳۵ مین ہے۔ یہ سب تجہے کو دکہا گیا۔ تاکہ تو جانے خداوند تو خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہین ہے۔ اور اس باب کی آیت ۳۹ مین ہے۔ پس آج کے دن جان اور اپنے دلمین غور کر کہ خداوند وہی خدا ہے جو اوپر آسمان مین اور نیچے زمین مین ہے اور کہ اسکے سوا کوئی نہین ہے۔ اور اس کتاب کے باب ۶ کی آیت ۴ مین ہے۔ سُن لے اے اسرائیل خداوند تمہارا خداوند اکیلا خدا ہے[1]۔ اور اس کتاب کے باب ۳۲ آیت ۳۹ مین ہے۔ اب دیکہو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون۔ اور کوئی معبود میرے ساتھ نہین۔ مین ہی مارتا ہون۔ اور مین ہی جلاتا ہون۔ مین ہی زخمی کرتا ہون۔ اور مین ہی چنگا کرتا ہون۔ اور ایسا کوئی نہین جو میرے ہاتھ سے چہوڑا دے۔ اور کتاب دوم سموئیل کے باب ۷ آیت ۲۲ مین ہے۔ سو تو اے خداوند خدا بزرگ ہے۔ اسلئے کہ کوئی تیری مانند نہین ہے۔ اور تیرے سوا جہانتک کہ ہمنے اپنے کانون سے سُنا ہے کوئی خدا نہین ہے۔ اور کتاب اول سلاطین باب ۸ آیت ۲۳ مین ہے

[1] اسکی اصل عبارت عبرانی بخط عربی یون ہے۔ شِمَعْ یِسْرَائِیْل یَھْوَاہْ اِلُوْنُھْ یَھْوَاہْ آحَادْ ۱۲

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا تجھسا کوئی خدا نہ اوپر آسمان مین ہے۔ نہ نیچے زمین مین۔ اور زبور باب ۱۸ آیت ۳۱ مین ہے۔ خداوند کے سوا خدا کون ہے۔ اور ہمارے خدا کو چھوڑ کر چٹان کون ہے۔ اور زبور باب ۷۷ آیت ۱۳ مین ہے۔ اے خدا تیری راہ مُقدّس ہے۔ کون معبود خدا کی مانند بڑا ہے۔"

اور کتاب یسعیاہ کے باب ۴۴ آیت ۶ و ۷ و ۸ مین ہے۔ خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اسکا نجات دینے والا رب الافواج یون فرماتا ہے۔ کہ مین اول ہون اور آخر ہون۔ اور میرے سوا کوئی خدا نہین۔ (۷) اور کون میری مانند بولتا۔ کہے (۸) کیا میرے سوا کوئی خُدا ہے اور اس کتاب کے باب ۴۵ مین ہے۔ مین ہی خداوند ہون اور کوئی نہین۔ میرے سوا کوئی خدا نہین۔ مینے تیری کمر باندھی۔ اگرچہ تو نے مجھے نہ پہچانا۔ (۶) تاکہ لوگ سُورج نکلنے کے اطراف سے غروب کی اطراف تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین۔ (۷) مین ہی روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون مین ہی سلامتی کرتا ہون اور [illegible] پیدا کرتا ہون مین ہی خداوند ان سبھونکا بنانے والا ہون۔

یہہ دس مقام عہد عتیق کے ہین۔ جنمین خدا تعالےٰ کے واحد بے مثل و بے ہمتا ہونے پر تصریح ہے۔ اب عہد جدید کی شہادت سنو۔

انجیل متی کے باب ۱۹ آیت ۱۶ و ۱۷ مین ہے۔ اور دیکھو ایک نے آکے اسے (حضرت مسیح کو) کہا۔ اے نیک استاد مین کون نیک کام کرون۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن۔ ۱۷۔ اس نے اسے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہے۔ تو حکمون پر عمل کر۔ اور انجیل مرقس باب ۱۲ آیت ۲۹ مین ہے۔ یسوع نے اسے جواب مین کہا کہ سب حکمون سے اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے۔ ایک ہی خداوند ہے۔ اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے۔ اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر اول حکم یہی ہے۔ اور

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

انجیل یوحنا کے باب ۱۷ آیت ۱ و ۳ مین حضرت مسیح سے نقل کیا ہی کہ انہون آسمان کیطرف اپنی آنکھین اُٹھاکر کہا اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہی۔ کہ وہی تجھکو اکیلا سچّا خدا۔ اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے مانین۔ اور پولوس کے پہلے خط بنام قرنتیان کے باب ۸ آیت ۵ و ۶ مین ہے۔ کیونکہ ہرچند افلاک و زمین مین بہت ہین جو خدا کہلاتے ہین۔ (چنانچہ بہتیرے خدا۔ اور بہتیرے خداوند ہین)۔ ۶۔ لیکن ہمارا ایک خدا ہے۔ جو باپ ہی۔ جس سے ساری چیزین ہوئین۔ اور ہم اسی کے لئے ہین۔ اور ایک خداوند ہے یسوع مسیح ہے۔ جسکے سبب سے ساری چیزین ہوئین۔ اور ہم اسیکے وسیلہ سے ہین۔"

ان چار مقامات عہد جدید۔ اور دس مقامات مذکورہ با عہد عتیق کو چشم بینا سے دیکھنے والے یقین رکھتے ہین کہ لفظ عَمِیَ ثِیَ کتاب زکریا کے معنے ہمتا کے نہین ہین۔ اور خدا کا ہمتا کوئی نہین ہے۔ اس بات کو کوئی بے انصاف نہ مانے اور اسکے معنے ہمتا کے کرے تو پھر اس آیت زکریاہ اور ان آیات توحید و بے ہمتائی خدا تعالے مین تعارض و تناقض واقع ہوگا۔ اور اس سے ایک جانب کا کذب یا غلط ہونا لازم آئیگا۔ جسکو کوئی عیسائی بھی پسند نکریگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عَمِیَ ثِیَ کا ترجمہ ہمتا غلطی سے کیا گیا ہے۔ اور حقیقت مین اسکا ترجمہ ہمنشین یا ہم صحبت ہے جس سے بجز بنوت اس شخص کے جسکے حقمین پیشگوئی کی گئی ہے کچھ ثابت نہین ہوتا۔

امر دوم کا ثبوت

اس آیت کے جو معنے (صحیح یا غلط) کروانکو حضرت مسیح سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اور یہ آیت آپکے حقمین پیشگوئی نہین۔ کیونکہ اسمین ایسے شخص کی نسبت پیشگوئی کیگئی ہے۔ جو تلوار سے مقتول ہوا ہے۔ یہ شخص یوحنا بپتسما دینے والا ہو جسکے سر کاٹنے کی خبر انجیل متی کے ۱۴ باب مین ہے۔ یا کوئی اور نبی جو تلوار سے شہید ہوا ہو۔ حضرت مسیح تو باتفاق عیسایون کے تلوار سے مقتول نہین ہوئی۔ لہذا وہ اس کے مصداق ہرگز نہین ہوسکتے۔

اب مسٹر عبداللہ آتھم اور اسکے ہمخیال و حامیون کو مناسب ہے کہ اس پیشگوئی کو انفعال و ندمت

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کے ساتھہ واپس لین - اور اس سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت ہونیکا خیال دماغ سے نکالدین یا ہماری دلائل کا جواب دین - **از انجملہ دوسرا مقام** کتاب یرمیاہ کا باب ۲۳ آیت ۵ و ۶ ہے جسمین یہ بیان ہے - دیکھہ وے دن آتے ہین - خداوند کہتا ہے کہ مین داؤد کے لئے صداقت کی ایک شاخ نکالون گا - اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا - اور اقبالمند ہوگا - اور عدالت صداقت زمین پر کریگا - ۶ اسکی دنونمین یہوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا - اور اسکا نام یہ رکہا جاوے گا خداوند ہماری صداقت عبداللہ آہتم اور اسکے دو سرے بے انصاف عیسائی خیال کرتے ہین کہ یہ پیشگوئی بہی حضرت عیسی کے حقمین ہے - اور اس مین حضرت عیسی کے حقمین کہا گیا ہے - خداوند ہماری صداقت جسکا عبرانی لفظ یہوداہ صدقینو ہے - مگر انصاف و تحقیق کی آنکہہ رکہنے والے بخوبی جانتے ہین کہ حضرت عیسی کو اس پیشگوئی سے بہی کوئی تعلق نہین ہے - اسمین ایک بادشاہ کی نسبت پیشگوئی ہے کہ وہ تخت داؤدی پر بیٹھکر بادشاہی کریگا - اور اقبالمند ہوگا - اور عدالت کریگا - اور حضرت مسیح کو دنیا مین بادشاہی نصیب نہین ہوئی - بلکہ ان کی عمر فقیری اور بیکسی مین گزری ہے چنانچہ وہ خود اپنے حق مین فرماتے ہین کہ لومڑیونکو ماندین - اور ہوا کے پرندون کے واسطے بسیرے ہین - پر ابن آدم کو سر ٹکانیکو جگہہ نہین - (متی باب ۸ آیت ۲۰) اور یہ بہی آپنے فرمایا ہے کہ میری بادشاہی اس جہان یا دنیا کی بادشاہی نہین ہے[۲] - لہذا وہ اس پیشگوئی کے مصداق ہرگز نہین ہوسکتے - بلکہ آپکے جد امجد یکونیاہ بن یہویقیم (جنکا جد مسیح ہونا نسبت نامہ باب اول متی* سے ظاہر ہوتا ہے -) کی اولاد مین سے کوئی شخص بہی اس پیشگوئی کا مصداق نہین ہوسکتا کیونکہ اسکی اولاد کی نسبت یرمیاہ باب ۲۲ آیت ۲۴ وغیرہ مین صاف آچکا ہے - مجہے اپنی حیات

* انجیل متی مین یکونیاہ تک سلسلہ نسب حضرت مسیح یون بیان ہوا ہے - یوسیاہ سے یہویقیم اور یہویقیم سے یکونیاہ اور یکونیاہ سے سلتی ایل اور سلتی ایل سے زروبابل اور زروبابل سے ابیہود اور ابیہود سے الیاقیم اور الیاقیم سے عازور اور عازور سے صدوق اور صدوق سے اخیم اور اخیم سے الیہود - اور الیہود سے العزر اور العزر سے متہان اور متہان سے یعقوب اور یعقوب سے یوسف جو خصم ہے مریم کا جس سے یسوع مسیح پیدا ہوا - (انجیل متی مطبوعہ مطبع مزر انور ص ۱)

[۲] دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۸ آیت ۳۶ -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

کی قسم خدا فرماتا ہے کہ اگر چہ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کا بیٹا کونیاہ میرے داہنے ہاتھ کی انگوٹھی ہوتا۔ تدبھی اس وہان سے نکال پھینکتا۔ ۲۸ کیا یہ شخص کونیا نفرت انگیز ٹوٹا ہوا برتن ؟ یا ردی باسن ہے۔ جو منظور نہین ہوتا۔ وے کس واسطے نکالے جاتے ہین۔ وہ اور اوسکی اولاد اور ایسی زمین مین ڈالے جاتے ہین۔ جسے وے نہین جانتے۔ اے زمین زمین زمین خداوند کا کلام سن۔ ۳۰ خداوند یون فرماتا ہے۔ اس آدمی کو بے اولاد لکھو۔ ایسا آدمی جو اپنے دنون مین اقبال مندی کا مُنہہ نہ دیکھیگا۔ کیونکہ کوئی اسکی اولاد مین سے بھی اقبال مند نہوگا کہ کہ داؤد کے تخت پر بیٹھے اور یہوداہ پر سلطنت کرین"

اس پیشگوئی پر میاہ باب ۲۴ کو بچشم خود دیکھکر عیسائیون کا حضرت عیسی کو تخت داؤدی پر بادشاہی کرنیوالا کہنا۔ اور اس پیشگوئی پر میاہ باب ۲۳ کا مصداق ٹھہرانا بڑی شرمناک غلطی ہے اور اپنے آپ کو روز روشن شب کور بنانا ہے۔ انصاف وشرم کو کام مین لاکر عیسائی خیال کرکے بتادین کہ تاریخی شہادت اور بیبل کی گواہی سے حضرت عیسی کی زندگی دنیا مین وہ وقت کب آیا اور کس نے دیکھا یا سُنا جسمین یہوداہ نے نجات پائی۔ اور اسرائیل نے سلامتی سے سکونت کی حضرت مسیح کے وقت مین تو یہوداہ اور اسرائیل رومی بت پرست بادشاہ اغسطس کے زیر حکومت تھے۔ جسکا نائب بیت المقدس ہیرودیس تھا۔ اور اسکا کوتوال پلاطوس تھا۔ جسکے حکم سے حضرت عیسی بزعم نصاری سولی پر چڑھائے گئے۔

اے حضرت پوادر! کُتب تواریخ اور بیبل مین نظر کرنے سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یرمیاہ باب ۲۳ مین تولہرا شاہ ایران کی نسبت (جو بقول مُصنّف ناسخ التواریخ حضرت دانیال اور حضرت عزیز پر ایمان لاچکا تھا) یا اسکے والیسرے کورش داماد داریوش اول کی نسبت (جسکا نام بیبل مین خورش بیان ہوا ہے) یا داریوش ثانی کی نسبت (جسکو بیبل مین دارا بادشاہ لکھا گیا۔ اور وہ کورش اور اسکے جانشین احشورش کے بعد لہراسب شاہ ایران کی طرف سے بابل کا والیسرا ہوا تھا۔) پیشگوئی ہوئی ہے۔ جنکی عہد حکومت مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہوداہ اور اسرائیل بابل سے نکلے اور بخت نصر اور اسکے بیٹے اویل مراداخ کی قید سے رہائی پاکر یروسلم مین آباد ہوئے - اور ان بادشاہون کے حکم واجازت اور حکی نبی (جسکو بیبل مین حجی کہا گیا ہے) کی ترغیب سے زرو بابل اور یشوع وغیرہ اعیان بنی اسرائیل نے ہیکل بیت المقدس کو جو بخت نصر نے ڈہائی تہی از سر نو بنایا - اور یہوداہ اور اسرائیل کو شاہان مذکور کی طرف سے آزادی ملنے کے سبب نجات وامن حاصل ہوا - اس وقت یہوداہ اور اسرائیل کے ہر ایک شخص کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا - یہوہ اہ صدقینو یعنی خداوند ہمارا سچا ہے - جس نے ہمکو سترہ برس کی قید بخت نصر سے چہوڑا کر یروسلم مین آباد کیا - جس کلمہ کو عیسائی اب زبردستی اور ہٹ دہرمی سے حضرت مسیح پر لگاتے ہین - اس مقام مین ہم بیبل سے ثابت کرتے ہین کہ یہ پیشگوئی ان بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کی نسبت تہی - اور وہ حضرت مسیح سے پانچسو برس پہلے پوری ہو چکی ہے حضرت مسیح اسکا تعلق بشہادت بیبل حد امکان سے خارج ہے -

پس اولاً ہم اس پیشگوئی کے متعلق مذکورہ بالا اسی بیبل کی شہادت سے بیان کرتے ہین - پہر اسی بیبل کی شہادت سے یہ ثابت کر دکھائینگے کہ اس معنے کر یہ پیشگوئی حضرت مسیح سے پانسو برس پہلے پوری ہو چکی ہے -

واضح ہو کہ کتاب یرمیاہ کے باب ۲۳ مین جو شاخ نکالنے اور عدالت وصداقت سے ایک بادشاہ کے بادشاہی کرنی اور یہوداہ واسرائیل کی نجات وسلامتی پانے کا اجمالی ذکر ہوا ہے - اسکی تفصیل مین اس کتاب یرمیاہ کے باب (۳۰) مین یون فرمایا ہے -

وہ کلام جو خداوند کی طرف سے یرمیاہ کو پہنچا - اور اس نے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے - ساری باتین جو مین تجہسے کہین تو کتاب مین لکہہ لے کہ دیکہہ وہ دن آتے ہین خداوند کہتا ہے - کہ مین اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کی اسیری کو موقوف کرون گا اور مین ایسا کرون گا کہ وے اس زمین مین جسے مین نے اِن کے باپ دادون کو دیا تہا - پہر آوین اور مالک ہووین - (۱۰) اسلئے دیکہہ میرے بندے یعقوب مت ڈر - خداوند کہتا ہے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اے اسرائیل مت گھبرا کہ دیکھہ مین تجھے دور سے اور تیری اولاد کو اسیری کی سرزمین سے چھڑا ونگا اور یعقوب پھر یگا۔ اور وہ چین کریگا۔ اور آسودہ ہوگا۔ ۱۸۔ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ مین یعقوب کے خیمونکو جو اسیری مین ہین پھیر لاؤنگا۔ اور اس کے مسکنون پر رحمت کرونگا۔ اور شہر اپنے ٹیلے پر بنایا جائیگا۔ اور قصر اپنے ہی مقام پر آباد ہو جائیگا۔ اور اس کے باب ۳۱ مین کہا ہے۔ ۳ خداوند قدیم سے مجھہ پر ظاہر ہوا اور کہا کہ مین نے بڑے ابدی عشق سے تجھے پیار کیا۔ اسلئے مین نے اپنی شفقت تجھہ پر بڑھائی مین تجھے پھر بنا کرونگا۔ اور تو بنا کی جائیگی"۔

ان آیات مین اس اجمال پر میاہ ۳۳ باب کے کہ یہوداہ نجات پائیگا۔ اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا۔ یہ تفصیل ہوئی ہے کہ یہوداہ اور اسرائیل قید بخت نصر سے (جو ستر سال تک رہی) رہائی پائین گے۔ اور ہیکل بیت المقدس جو بخت نصر نے ڈھائی تہی از سر نو بنائیگی۔ ایسی ہی اس اجمال کی تفصیل کتاب زکریاہ مین ہوئی ہے۔ اسکے باب اول آیت ۱ مین ہے دارا (داریوش) کے دوسرے [illegible] خداوند کا کلام زکریاہ بن برکیاہ بن عدو کو پہنچا۔ اور اس نے کہا خداوند تمہارے باپ دادون سے بے نہایت ناراض ہوا۔ اسلئے تو ان سے کہہ کہ رب الافواج فرماتا ہے کہ تم میری طرف پھرو۔ رب الافواج فرماتا ہے تو مین تمہاری طرف پھرونگا۔ ۱۲ پھر خداوند کے فرشتے نے جواب دیکر فرمایا کہ اے رب الافواج تو یروسلم پر اور یہوداہ کے شہرون پر جن پر تو ستر برس سے غضب نازل کرتا ہے کب تک رحم نکریگا۔ (۱۳) اور خداوند نے اس فرشتے کے جواب مین جو مجھہ سے گفتگو کرتا تھا ملائم اور دلپذیر باتین کہین۔ ۱۶۔ اس لئے خداوند یون فرماتا ہے کہ مین رحمت کرکے یروسلم مین پھر آیا ہون۔ اس مین میرا گھر بنایا جائے گا۔ ۱۷۔ میرا شہر اقبالمندی سے لبریز ہونگے اور اسکے باب ۳ کے آیت ۷ مین ہے۔ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ اگر تو میرے راہون پر چلے گا۔ اور میری شریعت کو حفظ کریگا۔ تو تو میرے گھر پر حکومت کریگا۔ اور میرے صحنون کی نگہبانی کریگا۔ اور مین تجھے انمین سے جو یہان پاس کھڑے ہین ایسے لوگ دونگا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

جوکہ تیری رہنمائی کرین۔ (۸) اب اے یشوع سردار کاہن سن تو اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹھے ہین۔ کیونکہ یہ اشخاص اطور نشانی کے ہین۔ دیکھ مین اپنے بندے شاخ نامی کو پیش لاؤن گا۔ اور اسکے باب ۶ کے آیت ۱۲ مین ہے۔ دیکھ اور اس سے یون کہہ کہ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ دیکھ وہ شخص جسکا نام شاخ ہے۔ اور وہ اپنی جگہہ سے اُگیگا اور وہ خداوند کے ہیکل کو بنا دیگا۔ اور وہ صاحب شوکت ہوگا۔ اور وہ اپنے تخت پر بیٹھکر حکومت کریگا۔ اور وہ اپنے تخت پر جلوس کرکے کاہن بھی ہوگا۔ اور سلامتی کی مشورت دونو کے درمیان ہوگی۔ اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ دریدعیاہ اور حین بن صفنیاہ کی طرف سے ہونگے۔ تاکہ وہ خداوند کی ہیکل مین ایک یادگار رہووین۔ اور وے جو دور دور کے ہین سوآوین گے۔ اور خداوند کی ہیکل تعمیر کرین گے۔

اور اس کے باب ۷ آیت ۴ مین کہا تب رب الافواج کا کلام مجھے پہنچا کہ مملکت کے سارے لوگون اور کاہنون سے کہہ کہ جب تم لوگون نے پانچوین اور ساتوین مہینے مین ان ستر برس تک روزہ رکھا اور ماتم کیا تو کیا کبھی میرے لئے روزہ رکھا تھا۔ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ تم سچی عدالت کرو۔ اور ہر کوئی اپنے بھائی پر کرم اور رحم کیا کرے۔ اور اسکے باب ۸ آیت ۳ مین کہا ہے۔ خداوند یون فرماتا ہے کہ مین صیون مین پھر آیا۔ اور یروسلم کے درمیان سکونت کرونگا۔ اور یروسلم کا نام سچائی کی بستی ہوگا۔ اور رب الافواج کا پہاڑ مقدس کہلائیگا۔ ۴ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ پھر بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتین یروسلم کے کوچون مین بیٹھی ہوئی ہونگی۔ اور شہر کے کوچے لڑکے لڑکیون سے معمور ہونگے جو کوچون مین کھیلتے ہون گے۔ ۷۔ رب الافواج فرماتا ہے دیکھ کہ مین اپنے لوگون کو سورج کے نکلنے کے ملک اور اسکے غروب ہونیکے ملک سے چھوڑا لاؤن گا۔ اور مین انہین لاؤن گا۔ اور وے یروسلم کے درمیان سکونت کرین گے۔ اور وے میرے لوگ ہون گے اور مین سچائی و صداقت سے ان کا خدا ہونگا۔" ان آیات مین شاخ کی یہ تفصیل ہوئی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو ہیکل تعمیر کرے گا۔ اور نجات وسلامتی وعدل کی یہ تفصیل ہوئی ہے کہ لوگ بے کہٹکہ وبے روک ٹوک یروسلم مین رہین گے۔ اور عدل ورحمت سے باہمی سلوک کرین گے۔ اور کلمہ یہوواہ صدقینو کی یہ تفصیل ہوئی کہ یہ کلمہ خدا تعالی کی نسبت کہا جائیگا۔ اور خدا تعالے ہی خداوند صداقت کہلائیگا۔ اور جبکہ اس پیشگوئی کے معنے بیبل کی شہادت سے صاف طور پر وہ ثابت ہوئے۔ جو ہمنے بیان کئے ہین۔ تو اب ہم بیبل کی شہادت سے ثابت وبیان کرتے ہین کہ اس معنے کر اس پیشگوئی کا وقوع حضرت مسیح سے پانچسو برس پیشتر ہو چکا ہے۔ عزرا (حضرت عزیر علیہ السلام) نبی کی کتاب کے پہلے باب مین لکہا ہے۔ (جسکا سنہ حاشیہ مین پانچسو چہتیس برس مسیح سے پیشتر بیان کیا ہے۔) اور شاہ فارس خورس کی سلطنت کی پہلے برس مین اس خاطر کہ خداوند کا کلام جو یرمیاہ کے منہ سے نکلا تھا پورا ہووے (حضرت پولوس اپنی کتاب مقدس کے لفظ پورا ہووے کو چشم انصاف سے دیکہو اور شرم کو کام مین لاکر کہو کہ یہ لفظ پیشگوئی یرمیاہ کا وقوع پانچ سو برس قبل از مسیح ظاہر کر رہا ہے۔ یا اس پیشگوئی کو وقت ظہور مسیح تک معلق کرتا ہے۔) خداوند نے شاہ فارس خورس کے دل کو اوبہارا کہ اوس نے اپنی تمام مملکت مین منادی کروائی۔ اور اسے قلمبند بہی کر کے یون فرمایا۔ (۲) شاہ فارس خورس یون فرماتا ہی کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری مملکتین مجہے بخشین۔ اور مجہے حکم کیا کہ یروسلم کے بیچ جو یہوداہ مین ہے۔ اسکے لئے ایک مسکن بناؤن۔ (۳) پس اسکی ساری قوم مین سے تمہارے درمیان کون کون ہے۔؟ اسکا خدا اسکے ساتھ ہووے اور وہ یروسلم کو جو شہر یہوداہ ہے جاوے۔ اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گہر بنا دے (کہ وہی خدا ہے) جو یروسلم مین ہے۔ (۴) اور ہر ایک جو باقی رہا ہو ان سب مقامون سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو۔ سو اسی مقام کے لوگ سونا چاندی سے اور مال مویشی سے اسکی مدد کرین اور اس کے سوا وہ خدا کے گہر کے لئے جو یروسلم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے بدیئے گذرانین۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

138

(۵) تب یہوداہ اور بنیامین ابوئے رئیس اور کاہن اور لاوی ان سبہون کے ساتہہ جن کے دلون کو خدا نے ابہارا اٹہے کہ جا کے یروسلم مین کا خدا گہر بنا دین۔ (۶) اور ان سب نے جو انکے پڑوس مین تہے چاندی کے برتن اور سونے اور اسباب اور مواشی اور قیمتی چیزون سے ان کی دستگیری کی۔ اسکے سوا اپنی خوشی سے ہدیئے دیئے۔ (۷) اور خورس بادشاہ نے بہی خداوند کے گہر کے ان برتنون کو جنہین بنوکدنضر (بخت نصر) یروسلم مین سے لے لیا گیا۔ اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا۔ نکال لایا۔ ۸۔ اور شاہ فارس خورس نے اپنے خزانچی متردات کے ہاتھ سے نکلوایا اور اسنے انہین یہوداہ کے امیر شیش بضر کو گنوا دیا۔ (پہر انکی تعداد بیان کی) اور اسکے باب ۲ مین ان لوگون کی تفصیلی فہرست لکہی جسکو شاہ بابل بخت نصر قید کر کے لے گیا تہا۔ اور وہ اس بادشاہ فارس کے وقت مین یروسلم کو واپس آئے۔ اور اخیر مین اسکی میزان بتالیس ہزار تین سو ساٹھ (۴۲۳۶۰) بتائی۔ پہر باب ۳۔ آیت ۸ مین بیان کیا ہے کہ پہر خدا کے گہر کو یروسلم مین آ پہنچنے کے بعد دوسرے مہینے مین ۸ زرو بابل مین سیالتئیل اور یشوع بن یوصدق اور اس کے باقی بھائی کاہنون اور لاویون نے اور سب نے جو اسیری سے رہائی پا کے یروسلم کو آئے تہے۔ شروع کیا۔ ۱۲۔ لیکن بہت لوگ ان کاہنون اور لاویون اور ابوئی رئیسون مین سے جو بوڑہے تہے جنہون نے اس گہر کو دیکہا تھا۔ جب اس گہر کی بنیاد ان کے دیکہنے مین ڈالی گئی تو وہ بڑی آواز سے چلا کے رونے لگے لیکن بہتری خوشی سے للکارے۔ پہر باب ۴ مین بیان کیا ہے کہ جب یہوداہ اور بنیامین کے دشمنون نے سنا کہ وے جو اسیر ہوئے تہے۔ خداوند اسرائیل کے خدا کی ہیکل کو بناتے ہین۔ تو وے زرو بابل اور ابوی رئیسون کے پاس آئے اور انہین کہا کہ ہمین بہی اپنے ساتھ تعمیر کرنے دو۔ انہون نے انکار کیا۔ تو ان دشمنون نے بادشاہ ارتخشتا* کے پاس اس مضمون کی عرضی بہیجی کہ بنی

* ناسخ التواریخ مین کہا ہے کہ بیبل مین اسی کورش یا خورس کو ارتخشتا کہا گیا ہے مگر عزرا کی کتاب کے باب ۶ آیت ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے ارتخشتا کوئی اور ہے +

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہوداہ اس شہر اور گہر کو بنائین گے - تو یہ سرکار کے باغی ہو جائین گے - اور مالگذاری ندین گے -
تب بادشاہ ڈر گیا - اور اس گہر کا کام دارا کی سلطنت کے دوسرے برس تک موقوف رہا -
پہر باب ۵ مین کہا ہے کہ حجی نبی اور زکریاہ بن عیدو کی نبوت (یعنے ہدایت) سے رزوبابل
اور یشوع اُٹہے - اور خدا کے گہر کو یروسلم مین بنانے لگے اور دارا بادشاہ کے سخت اور
تاکیدی حکم سے وہ گہر بنا اور اُس بادشاہ کی سلطنت کے چہٹوین سال تیار ہوا - پہر باب ۷
مین بیان کیا کہ ارتخشتا (۹) بادشاہ کی سلطنت کے ساتوین برس حضرت عزرا (عزیر) یروسلم
مین آئے - اور بادشاہ کا فرمان اس مضمون کا انکو عطا ہوا - (۲۵) اے عزرا کہ تو اپنے خدا
کی اس دانش کے مطابق جو تجہے عنایت ہوئی ہے حاکمون اور قاضیون کو مقرر کر کہ نہر کے
پار سب لوگون کا جو تیرے خدا کی شریعت کو جانتے ہین انصاف کرین اور تم انکو جو نہ جانتے
ہون سکہلاؤ - (۱۶) اور جو کوئی تیرے خدا کی شریعت پر اور بادشاہ کے فرمان پر عمل نکریگا -
اسپر فی الفور سزا کا حکم کیا جاویگا - خواہ وہ قتل کا یا دیس سے نکالنے کا یا مال کی ضبطی کا یا قید
ہو ان آیات مین صاف و تصریح کے ساتہہ بیان ہوا - کہ پیشگوئی یرمیاہ کی حضرت مسیح سے پیشتر
خورس بادشاہ کے عہد مین پوری ہو گئی - اور یہوداہ کو نجات اور اسرائیل کو سلامتی حاصل
ہوئی - اور اُن مین صداقت عدالت حضرت عزیر کے یروسلم مین آنے کے بعد قائم ہو گئی ہے
اور اسی وقت مین یہوداہ صدقینوا کا کلمہ کہا گیا تھا - جو خدا تعالے عزّ و جلّ کی نسبت اور اسکے
حقمین صادق آتا تھا - عیسائی بے انصافی کرتے ہین کہ اس کلمہ کو حضرت مسیح کے حقمین قرار
دیتے ہین - اور جو اس کلمے کے ساتھ حالات وقت بیان ہوئی ہے انکا حضرت مسیح مین
پایا نہ جانا خیال مین نہین لاتے - اور انصاف کا خون کر رہے ہین -

از انجملہ تیسرا مقام کتاب یسعیاہ کا باب ۹ - آیت ۶ و ۷ ہے جسمین یہہ بیان ہے
کہ وہ جو بیٹا ہمکو بخشتا ہے اور فرزند تولد ہوتا ہے وہ ان خطابون سے مزین ہے - خدائے
قادر اب ابدیت شاہ سلامت مشیر عجوبہ تخت داؤدی پر آنے والا جسکی سلطنت کا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

زوال کبھی نہوگا۔ یہ پرچہ اول آتھم کے منقولہ الفاظ ہیں اصل کتاب اردو یسعیاہ کے باب ۹ میں یہ الفاظ بھی ہیں "اسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہوگی" اس پیشگوئی کو بھی حضرات عیسائی زبردستی حضرت مسیح پر جماتے ہین۔ اور اس پیشگوئی کے اس مضمون کو کہ وہ لڑکا تخت داؤدی پر آنے والا ہے خیال مین نہین لاتے۔ اور یہہ نہین سوچتے کہ حضرت مسیح تو اپنی تمام عمر مین فقیر و بینوا رہے بلکہ آپکے جد امجد یوکنیاہ بن یہویقیم کی اولاد سے کوئی صاحب بھی تخت داؤدی پر نہین بیٹھے۔ پھر حضرت مسیح اسکے مصداق کیونکر ہوسکتے ہین۔ اور درحقیقت یہ پیشگوئی حزقیاہ بن آخز بادشاہ کے حقمین ہے۔ جو حضرت یسعیاہ کے وقت مین پوری ہوچکی ہے۔ عیسائیون نے اس پیشگوئی بیان مین اپنی قدیم سنت تحریف سے کام لیا ہے۔ اور اس پیشگوئی کے مصداق مین ایسی صفات والفاظ کو از خود ملا دیا ہے کہ ایک انسان بادشاہ پر صادق نہ آسکین وہ یہ چار الفاظ و صفات ہیں اول خدائے قادر دوم اب ابدیت سوم جسکی سلطنت کا کبھی زوال نہوگا یا وہ ابد تک رہیگی چہارم لا انتہا۔ مگر اے حضرات ناظرین الفاظ عیسائیون کی تحریف کا نتیجہ ہین اصل پیشگوئی مین یہ الفاظ نہین کہے گئے۔ ہم اسمقام اصل عبارت عبرانی اس پیشگوئی کی نقل کرتے ہین۔ پھر ثابت کر دکھاتے ہین کہ یہ الفاظ و اوصاف تحریف سے ملائے گئے ہین۔ اور جو الفاظ اصل پیشگوئی مین ہین وہ حزقیاہ بادشاہ مین پائے جاتے ہین اور اس نظر سے وہ پیشگوئی ان کے حقمین صادق ہوچکی ہے۔ **اصل عبارت۔ عبرانی بخط عبرانی یہ ہے**

כִּי־יֶלֶד יֻלַּד־לָנוּ בֵּן נִתַּן־לָנוּ וַתְּהִי הַמִּשְׂרָה עַל־שִׁכְמוֹ וַיִּקְרָא
שְׁמוֹ פֶּלֶא יוֹעֵץ אֵל גִּבּוֹר אֲבִי־עַד שַׂר־שָׁלוֹם׃ לְמַרְבֵּה
הַמִּשְׂרָה וּלְשָׁלוֹם אֵין־קֵץ עַל־כִּסֵּא דָוִד וְעַל־מַמְלַכְתּוֹ לְהָכִין
אֹתָהּ וּלְסַעֲדָהּ בְּמִשְׁפָּט וּבִצְדָקָה מֵעַתָּה וְעַד־עוֹלָם קִנְאַת

عربی حروف مین اسکے الفاظ

كِي يِلِد يُلَّد لانُو بِن نِتَّن لانُو وَتِهِي هَمِّسرَاه عَل شِكمُو وَيِقرَا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

شِمُو فِلِ یُوحِیص اِیل کِبُّور اَبِی عَد سَر شَالُوم لِسَر بِهه هَمِسْرَه وُلْشَالُوم اِین
قِیص عَل کِسَا دَاوُد وِعَل مَمْلَکِتُو لِهَاکِین اَتَاه وُلْسَعَادَاه بِمِشْپَاط وَ
بِصَدَاقَاه مِیعَتَاه وَعَد عُولَام قِن اِت

اس کا ترجمہ

ہمارے لئے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور سلطنت اوس کے کاندہے پر ہوگی۔ اور وہ اس نام سے کہلائیگا۔ عجیب مشیر پہلوان یا زور آور سردار اور اپنے وقت کے لوگون کا مربی اور سلامتی کا شہزادہ اس کا اقبال حکومت اور سلامتی طاقتور با مقصد ہوگی۔ داؤد کے تخت اور اُسکی مملکت پر وہ درستی سے سنبہالے گا عدالت اور صداقت سے آج سے مدت دراز تک قابض رہیگا۔

اس عبارت مین جو اس لڑکے کو عجیب اور سلامتی کا شہزادہ کہا گیا ہے۔ یہ حضرت خرقیاہ پر اچھے طور پر صادق آچکا ہے چنانچہ اس واقعہ کے بیان سے جو آپکے وقت میں وقوع میں آیا ہے اور وہ اسی کتاب یسعیاہ اور کتاب سلاطین و تواریخ سے نقل کیا جائیگا۔ یہہ امر بخوبی ثابت ہے۔ ایسا ہی پہلوان یا زور آور ہونا اور اپنی قوم کا مربی ہونا اور اسی سلطنت کا ایک مدت طویل تک طاقتور رہنا بھی اسپر صادق آچکا ہے۔ کتاب دوم تواریخ اور دوم سلاطین اسپر شاہد ہے۔ عیسائیوں نے جو بجائے اُن الفاظ و صفات کے وہ چار لفظ اس پیشگوئی میں درج کئے ہیں اسمین اُنہوں نے تحریف سے کام لیا ہے۔

انکا پہلا لفظ نتیجہ تحریف لفظ خدائے قادر ہے جس کو اونہون نے عبرانی لفظ אל גבור ایل گبور کا ترجمہ قرار دیا ہے۔ اور اسمین تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ یہان ایل گبور کا صحیح ترجمہ پہلوان یا زور آور یا سردار ہے عبرانی زبان میں لفظ אל ایل چار معنے میں مستعمل ہوا ہے (۱) زور (۲) زور آور (۳) الٰہ (۴) اللہ (دیکھو لغات عبرانی پادری ولیم ہوپر پرنسپل ڈونٹی کالج لاہور مطبوعہ الہ آباد مشن پریس صفحہ ۱۲ سطر ۱۲) اور لفظ גבור کبور تین معنے میں مستعمل ہوا ہے۔ (۱) زور آور (۲) پہلوان (۳) سردار۔ (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۹ سطر ۲۵) اور چونکہ اس پیشگوئی میں یہ الفاظ ایک لڑکے کے حق میں جو انسان سے تولد ہونیوا تھا استعمال کئے گئے ہیں۔ لہذا ان الفاظ کے وہی معنی مناسب مقام و متعین ہیں جو انسان میں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پائے جاتے ہیں یعنے پہلوان یا زور آور یا سردار نہ وہ معنے جو خالق سے مخصوص ہیں یعنے اللہ یا الٰہ یا خدا ایسے معنے مخصوص بخدا تعالےٰ کو اسمقام میں مراد قرار دینا محض غلطی اور تحریف معنوی ہے۔

ان کا دوسرا تحریفی لفظ اب ابدیت ہے جسکو انہوں نے لفظ לעד ابی عد کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اسمیں تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اور درحقیقت ابی عد کا ترجمہ مناسب مقام "وقت کا باپ ہے" یعنے اپنے وقت کے لوگون کا مربی۔

اَب (אב) کے معنے عبرانی میں باپ کے ہیں جیسا کہ عربی میں اور بحالت اضافت אבי یا سی بولا جاتا ہے اور عد (עד) تین معنوں میں مستعمل ہو چکا ہے (۱) وقت (۲) ابد (۳) کوٹ (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۷۸۱ سطر اول) واز انجا کہ یہ لفظ ایک انسان بادشاہ کے حقمین مستعمل ہوا ہے لہذا اس کے معنے وہی اول مناسب مقام اور متعین ہیں۔ اور دوسرے معنے جو خدا سے مخصوص ہیں مراد ٹھہرانا ناجائز و تحریف معنوی ہے۔

انکا تیسرا لفظ نتیجہ تحریف لفظ انہا ہوا ہے جسکو انہوں نے این (אין) کا ترجمہ قرار دیا ہے اور اسمیں تحریف سے کام لیا ہے۔ اسمقام میں این (אין) کے معنے طاقتور کے ہیں (دیکھو صفحہ ۱۳ سطر ۳ لغات عبرانی ولیم ہوپر اور قیص (קץ) کا ترجمہ بمقصد ہے (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۷۰۳ سطر ۹)

انکا چوتھا لفظ تحریف سلطنت کے لازوال یا ابدی ہونیکا ہے جسکو انہون نے עולם (עד עולם) عد عولام کا ترجمہ قرار دیا ہے۔ اور اسمیں تحریف معنوی سے کام لیا۔ اور درحقیقت اسکا ترجمہ بہت طویل ہے۔ عد (עד) کے معنے ابھی بیان ہوئے ہیں اور عولام (עולם) کے معنے بڑے مدت کے اس مقام کے مناسب ہیں (دیکھو لغات عبرانی مذکور صفحہ ۲۹۰)۔

یہ ان پیشگوئی کے الفاظ کی تحقیق ہے جس سے یہ پیشگوئی شاہ حزقیاہ کے حقمیں صادق آسکتی ہے۔ اب اسی کتاب یسعیاہ اور سلاطین اور تواریخ سے اس پیشگوئی کا شاہ حزقیا پر صادق آنا ثابت کیا جاتا ہے۔

پس اول تو لازم سمجھ لینا چاہیئے کہ جس باب نہم کتاب یسعیاہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس سے پہلے آٹھویں باب آیت ۷ میں شاہ اسور کے چڑھائی کرنے اور لوگوں کے تنگی و تاریکی میں پڑجانے کی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پیشگوئی کیگئی ہے۔ پہر باب نہم مین اس تنگی و تاریکی کے دور ہوجانے کی بشارت کے ضمن مین اس لڑکے کی پیشگوئی کیگئی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لڑکا وہی ہے۔ جسکے وقت اور عہد حکومت و سلطنت مین وہ تاریکی دور ہوجائیگی جو شاہ اسور کی چڑہائی سے پیدا ہوگی۔

اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ بیبل کی شہادت سے وہ کون لڑکا ہے۔ جسکے وقت اور عہد سلطنت مین وہ تنگی و تاریکی دور ہوئی ہے۔ سو شاہ حزقیاہ ہے۔ جو اس پیشگوئی کے بعد تخت داؤدی پر تخت نشین ہوا۔ اور اسکی سلطنت کے چودہوین برس کے سنحاریب (جسکو بیبل مین سنحیرب کہا گیا ہے) نے یہوداہ کے شہرون پر چڑہائی کی جس سے تمام یہوداہ پر تنگی و تاریکی چہاگئی تب حزقیاہ کی دعا سے لشکر سنحاریب پر یہہ آفت آئی کہ خدا کے فرشتے نے ان کے بڑے بڑے بہادرون اور سردارون اور رئیسون کو فنا کیا۔ ایک شب مین ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیون کو واصل جہنم کیا۔ یہ عجیب و غریب فتح و سلامتی ہوئی۔ جسکی سب سے حزقیاہ نے سلامتی اور عجیب کہلایا ہے۔

ahmadimuslim.de

اب ہم اپنے بیان کی تصدیق کے لئے بیبل کی عبارات نقل کرتے ہین۔

یسعیاہ باب ۸ آیت ۷ مین کہا ہے۔ اب دیکھہ خداوند دریا کے سخت شدید سیلاب کو یعنے شاہ اسور اور اسکی ساری شوکت کو انپر چڑہا لائیگا۔ اور تب وے خراب حال اور بہوکے ہوکے سرزمین مین گذرینگے۔ اور ایسا ہوگا کہ جب وہ بہوکے ہون۔ تو وے اپنی جان سے بیزار ہونگے۔ اور اپنے بادشاہ اور خدا پر لعنت کرین گے۔ اور وے اوپر تاکینگے۔ ۲۲۔ پہر زمین کی طرف گہورینگے۔ اور کیا دیکہتے ہین۔ تنگی اور تاریکی کو کہ وہ سیاستہی سے تاریک ہوجائیگی اور تیرگی مین کہدیڑہی جائینگی۔ پہر اسکے باب ۹ مین کہا ہے۔ لیکن تیرگی دہان نہ رہے گی۔ ۲۔ وے لوگ جو تاریکی مین چلتے تہے۔ بڑی روشنی دیکہتے۔ اور انپر جو موت کے سایہ کے ملک مین رہتے تہے نور چمکتا۔ اسکے بعد آیت ۶ مین اس لڑکے کی وہ پیشگوئی ہے جسکو عیسائی مسیح کے حق مین لگاتے ہین۔

پہر اسکے باب ۱۰ آیت ۱۲ مین شاہ اسور کی گستاخی پر سزایابی کی پیشگوئی ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پہر اسکے باب ۲۰- آیت ۴ مین مصریون کے شاہ اسور کے قید مین آجانے کا ذکر ہے۔
پہر اسکے باب ۳۱- آیت ۸ مین اسوری کے گر جانیکی پیشگوئی ہے۔ پہر اسکے باب ۳۶
مین کہا ہے اور خرقیاہ بادشاہ کی سلطنت کے چودہ ین سال یون ہوا۔ کہ شاہ اسور سنحیرب
یہوداہ کے سب حصین شہرون پر چڑہا۔ اور انہین لے لیا۔ ۲ اور شاہ اسور نے رب ساقی
کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ لکیس سے خرقیاہ کے پاس یروسلم کو بہیجا۔ (۳) تب الیاقیم
بن خلقیاہ جو گہر کا مختار تہا۔ اور شبنہ منصدی اور محاسب یواخ بن آسف نکلکے اس پاس آئے
(۴) اور رب ساقی نے انہین کہا تم تو خرقیاہ سے یہ کہو بادشاہ عظیم اسور کا بادشاہ یون
فرماتا ہے۔ وہ کون سی امید ہے جسپر تو ایسا کہکے رہتا ہے۔ (۵) مجہہ مین لیکن فقط مہنہ کی
بات ہے مصلحت اور جنگ کی قوت موجود ہے سو اب تو کس پر اعتماد کرتا ہے۔ جو
تو نے مجہہ سے سرکشی کی۔ (۶) دیکہہ تجہے اس ٹوٹی ہوئی چھڑی پر مصر کے ٹل پر بہروسا ہے
(۱۸) خرقیاہ تمہین فریب دیکر یہ نہ کہنے پاوے جو کہتا ہے کہ خداوند ہمکو چہوڑا دیگا۔ بہلا کیا گرد ہون
کے معبودون مین سے کسی نے بہی اپنی سرزمین کو اسور کے بادشاہ کے ہاتھ سے
بچایا ہے۔ ۱۹- حمایت رودار ارفاد کے معبود کہان ہین۔ سفروایم کے معبود کہان ہین۔
کیا انہون نے سمرون کا ملک میرے ہاتھ سے بچا لیا۔ ان سارے ملکون کے معبودون
کے درمیان وہ کون ہے۔ جسنے اپنا ملک میرے ہاتھ سے بچایا۔ جو خداوند یہی یروسلم کو
میرے ہاتھ سے بچاویگا۔ ۲۲- الیاقم اور شبنہ اور یواخ خرقیاہ کے پاس آئے۔ اور اپنے
کپڑے چاک کئے ہوئے رب ساقی کی باتین اس سے بیان کین پہر باب ۳۷ مین کہا اور
ایسا ہوا کہ خرقیاہ بادشاہ نے یہ سن کے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے۔ اور ٹاٹ اوڑہا اور خداوند کے
گہر مین گیا۔ ۲- اور اس نے الیاقم اور شبنہ اور کاہنون کے بزرگون کو ٹاٹ اوڑہا کے یسعیاہ
بن اموص کے پاس بہیجا۔ ۳- اور انہون نے اس سے کہا کہ خرقیاہ یون کہتا کہ آجکا دن دکہہ
اور ملامت اور تہمت کا دن ہے۔ (۴) شاید کہ خداوند تیرا خدا رب ساقی کی سب باتین سنیگا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جسے اوس کے صاحب شاہ اسور نے بھیجا ہے کہ خدائے حیی کی تحقیر کرین۔ اور ان باتون کے سبب جو خداوند میرے خدا نے سنی ہین۔ تنبیہہ دیگا۔ پس تو ان باقیون کے واسطے خدا سے دعا مانگ۔ (۵) پس شاہ خرقیاہ کے ملازم یسعیاہ کے پاس آئے تب یسعیاہ نے انہین فرمایا تم اپنے آقا سے کہو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو ان باتون سے جنہین شاہ اسور کے جوانون نے کہکر میری تکفیر کی ہراسان مت ہو۔ دیکھ مین اسمین روح ڈالونگا۔ اور وہ ایک افواہ سُنکے اپنی مملکت کو پھر جائیگا۔ اور مین اسے اس ہی کی زمین مین تلوار سے مروا ڈالون گا۔ پھر اس باب کے آیت ۱۱ وغیرہ مین بیان کیا ہے۔ کہ شاہ اسور نے پھر خرقیاہ کو دھمکایا۔ اور ڈرایا۔ پھر آیت ۱۴ مین بیان کیا ہے کہ خرقیاہ نے خدا سے دعا مانگی کہ اے خدا تو ہمکو اسور کے ہاتھ سے بچالے۔ پھر آیت ۲۱ مین کہا ہے کہ حضرت یسعیاہ نے خرقیاہ کو کہلا بھیجا کہ خدا تعالے نے تیری سُن لی۔ ۳۳ سو خداوند شاہ اسور کے حق مین یون فرمایا ہے، وہ اس شہر مین نہ آئیگا اس پر تیر نہ چلائیگا جس راہ سے آیا ہے۔ اسی راہ سے پھر جائیگا۔ ۳۶۔ پس خداوند کے ایک فرشتے نے جاکے اسوریون کے لشکر گاہ مین ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے اور جب لوگ صبح سویرے اُٹھے تو دیکھو کہ وہ سب مرے پڑے تھے۔ ۳۷ تب سنخیرب شاہ اسور نے کوچ کیا اور چلا گیا۔ اور پھر گیا۔ اور نینواہ مین آرہا۔ ۳۸ اور ایسا ہوا کہ جس وقت وہ اپنے معبود نسروک کے گھر مین پوجا کرتا تھا۔ آدرم ملک اور سارآضر اسکے بیٹون نے اسے تلوار سے قتل کیا۔ اور وے بھاگ کر ارارات کی سرزمین کو گئے۔ اور اسکا بیٹا اسرحدون اسکی جگہہ بادشاہ ہوا۔

ایسا ہی دوم تواریخ کے باب ۳۲ و ۳۳ مین۔ اور دوم سلاطین کے باب ۱۸ و ۱۹ مین بیان ہوا ہے۔ آن کتابون کے ان بیانات سے صاف اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اڑکا جسکی پیشگوئی یسعیاہ باب ۹ مین ہوئی ہے۔ وہی شاہ خرقیاہ ہے جسکی دعا سے

نوٹ: اصل کتاب اردو متن یون ہے۔ مگر یہ کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے اور صحیح لفظ تحقیر ہی جو آیت ۲۲ مین گذرا ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خدا تعالے کے شاہ اسور کے لشکر مین ایک لاکھ پچاس ہزار کی جان ایک رات مین لے لی اور اس سے شاہ اسور کو ہزیمت اور شاہ خرقیاہ کو عجیب و فتح نصیب ہوئی - اور وہ پیشگوئی اس وقت پوری ہوگئی - حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ کسی طرح نہین ہو سکتی - عیسائی ظلم و ناانصافی کرتے ہین کہ اس پیشگوئی کو ناحق و بلا وجہ حضرت عیسی پر جماتے ہین -

وازانجملہ چوتھا مقام یسعیاہ باب ۷ آیت ۱۴ اور باب ۸ آیت ۱۰ مین ہے جسکو عبد اللہ آتھم نے پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء بضمن ایک فہرست کے پیش کیا ہے - جسکا مضمون ڈپٹی آتھم نے بیان کیا ہے - "دیکھو کنواری حاملہ ہوگی - اور بیٹا جنے گی - اور اسکا نام ایمانوئیل رکھینگے تم منصوبہ باندھو پر وہ باطل ہوگا - حکم سناؤ پر وہ ٹھیریگا - کہ خداوند ہمارے ساتھ ہے - اس جگہہ لفظ ایمانوائیل ہے" - اس پیشگوئی حضرت یسعیاہ کو بہی عیسائی زبردستی اور دہینگا دہینگی سے حضرت عیسی پر لگاتے ہین - اور اس پیشگوئی کے مضمون اور متعلقات سے آنکہہ بند کرکے اپنے آپکو بے انصافی سے بنا رہین - اور درحقیقت یہہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ کی خود انہی کے وقت مین پوری ہوگئی - شاہ احاس بن یوتام (جسکو بیبل مین اخز بن یوتام کہا گیا ہے) کے دشمنون شاہ ارام رضین وغیرہ نے اسپر چڑہائی کی تو اس سے احاس ڈر گیا - تب حضرت یسعیاہ نے اسکو بشارت دی - اور یہہ پیشگوئی کی کہ ایک جوان عورت لڑکا جنے گی - جس کا نام وہ خود عمانوائیل رکھیگی - وہ ہنوز سن تمیز کو نہ پہنچیگا کہ وہ زمین ان بادشاہون سے جو اسپر چڑہائی کرتے ہین - چہوڑائی جائیگی - اور ایسا ہی وقوع مین آگیا وہ لڑکا شاہ احاس کے وقت مین پیدا ہوا - اور اسی وقت شاہ احاس کے مخالفون کو پس پا کیا گیا - یہہ بات اسی کتاب یسعیاہ کے باب ۷ وغیرہ اور کتاب سلاطین دوم کے باب ۱۶ وغیرہ مین بہ تفصیل مذکور ہے - مگر حضرات عیسائی اس تفصیل سے آنکہہ بند کرکے اس پیشگوئی کو حضرت عیسی پر لگاتے ہین - اور اس مین اپنی سنت قدیم تحریف سے بہی کام لے چکے ہین کہ جوان عورت کی جگہہ کنواری عورت بنا دیا - اور بجاے اس فقرہ کے اسکے لڑکے کی والدہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسکا نام عمانوائیل رکہیگی - یہہ فقرہ گہڑلیا - کہ لوگ اسکا نام عمانوائیل رکہینگے - ہم اس مقام مین پہلے یسعیاہ باب ۷ کی عبرانی عبارت نقل کرتے ہین - جس سے ان حضرات کی تحریف ثابت ہو - پہر وہ تفصیل نقل کرین گے - جس سے ثابت ہو کہ یہہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ اور شاہ احاس کے وقت مین پوری ہوگئی تہی -

اصل عبرانی عبارت بخط عبرانی یہہ ہے -

לָכֵן יִתֵּן אֲדֹנָי הוּא לָכֶם אוֹת הִנֵּה הָעַלְמָה הָרָה וְיֹלֶדֶת בֵּן וְקָרָאת שְׁמוֹ עִמָּנוּ אֵל

حروف عربی مین — لکین یَتِّیْن اَدُوْنَانی ھُوا لِکِمْ اَوث ھِنہ ھا عَلْمَاہْ ھَارَہْ وُیُلِدِثْ بِیْن وِقَاراث شمُوْ عمَّانوائیل

اس عبارت کا صحیح ترجمہ ہے باوجود اس کے خدا تمکو آپ نشان دیگا - دیکہو עַלְמָה علماہ یعنے جوان عورت حاملہ ہوگی (یا ہے - کیونکہ لفظ הָרָה ہاراہ جو علماہ کا فعل ہے حال و استقبال دونو معنے کے لئے آتا ہے) اور وہ بیٹا جنے گی اور وہ اُسکا نام عمانوائیل رکھیگی. עַלְמָה אתשמו وقاراث شمو کے یہی معنی ہیں - اور حرف ث بجائے تاء ثانیت ہے) حضرات عیسائیوں نے اس عبارت کے ترجمہ میں دو تحریفیں کہی ہیں - ایک یہہ کہ علماہ کا ترجمہ کنواری کیا - اور حالانکہ اسکا صحیح ترجمہ جوان عورت ہے - کنواری کو عبرانی میں בְּתוּלָה بثولہ کہتے ہیں - اور علماہ جوان عورت کو کہتے ہیں - خواہ کنواری ہو - خواہ بیاہی - کتاب مقدس میں جہاں لفظ کنواری کا موقع ہے - وہاں بھی لفظ بثولہ بولا گیا ہے دیکھو کتاب خروج باب ۲۲ آیت ۱۶ - اور استثنا باب ۲۲ - آیت ۲۳ و ۲۸ - اور لغات عبرانی بھی اسپر شاہد ہے - دیکھو صفحہ ۵۶ سطر ۶ لغات عبرانی ولیم ہوپر - دوسری تحریف یہہ کہ وقاراث شمو کا ترجمہ یہہ کیا - کہ اسکا نام عمانوائیل رکھیں گے - یعنے لوگ حالانکہ وقاراث مونث کا صیغہ ہے جسکی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ے صفحہ ۲۹۰ کتاب ولیم ہوپر ملاحظہ کرو

143

ضمیر اس کی والدہ کی طرف راجع ہے[1]۔ عیسائیوں نے جب دیکھا کہ حضرت مسیح کا نام عمانوائیل نہ اُنکی ماں نے رکھا ہے۔ اور نہ باپ نے بلکہ فرشتے نے اسکا نام یسوع بتایا اور وہی نام اُسکی والدہ اور باپ نے اُسکا رکھا۔ (دیکھو انجیل متی باب ۱ آیت ۲۱ و ۲۵) تو اُنہوں نے اس فقرہ یسعیاہ باب ۷ کی اقتباس میں تحریف و تصرف کر کے اُسکا یوں بنا لیا۔ کہ اُسکا نام عمانوائیل رکھیں گے۔ (یعنے لوگ) اور اُسکو انجیل متی باب ۱۔ آیت ۲۳ میں درج کیا۔ یہ اُن حضرات کی تحریف و تصرف کا بیان ہے۔ اب اس پیشگوئی کی تفصیل اسی کتاب یسعیاہ وغیرہ سے کیجاتی ہے۔ جس سے ثابت ہو کہ وہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ کے وقت میں پوری ہو چکی ہے۔

یسعیاہ کے باب ۷ کے شروع میں ہے۔ اور شاہ یہوداہ اخز بن یوتام بن عزیاہ کے عصر میں ایسا ہوا۔ کہ شاہ آرام رضین شاہ اسرائیل فقح بن رملیاہ کے ساتھ یروسلم پر لڑنے چڑھا۔ پر وہ فتحیاب نہ ہوا (۲) اُسوقت داؤد کے گھرانے کو یہ خبر دی گئی کہ آرام۔ افرائیم کو ساتھ لے کے فوج بڑھاتا ہے۔ سو اوس کے دل اور ایسے لوگوں کے دلوں نے جنبش کھائی۔ جس طرح بن کے درخت اندھی سے جنبش کھاتے ہیں (۳) تب خداوند نے یسعیاہ کو حکم کیا۔ کہ تو اپنے بیٹے شیار یاشوب کو لے کے تالاب فراز کے دیواری نہر کے سرے پر جو رفوگروں کے میدان کے راہ میں ہے۔ اخز سے جا مل (۴) اور اسے کہ خبردار ہو۔ اور بے قرار مت ہو۔ ارامی رضین اور رملیاہ کے بیٹے کے غصہ بھڑکنے سے مت ڈر۔ اور تیرا دل نہ گھبراوے (۵) ازبسکہ ارام اور افرائیم اور رملیا کا بیٹا تیرے برخلاف مشورہ کر کے کہتے ہیں۔ (۶) کہ آؤ ہم یہودا پر چڑھیں اور اسے اٹھا دیں۔ اور اپنے لئے اُسے توڑتا کریں۔ اور طابیل کے بیٹے کو اسکے درمیان تخت نشین کریں (۷) اسلئے خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے۔ کہ اس منصوبہ کو پائے داری نہیں۔ بلکہ ایسا نہ ہوگا (۸) کیونکہ ارام کا دار السلطنت دمشق ہی ہوگا۔ اور دمشق کا سردار رضین پینسٹھ ۶۵۰ برس کے اندر افرائیم ایسا کٹ جائیگا کہ قائم نہ رہیگا (۹) افرائیم کا بھی دار السلطنت سمرون ہی ہوگا۔ اور سمرون کا سردار رملیاہ کا بیٹا۔ اگر تم ایمان نہ

[1] عیسائیوں کے ہاتھ میں جو اردو ترجمہ بیبل ہے اسمیں بھی ترجمہ برعایت ضمیر مؤنث "رکھے گی" کیا گیا ہے ۱۲

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

لاؤگے تو یقیناً قائم نہ رہو گے۔ (۱۰) پھر خداوند نے اخز سے خطاب کر کے کہا۔ (۱۱) خداوند اپنے خدا سے کوئی نشان مانگ۔ خواہ نیچے زمین خواہ اوپر بلندی میں۔ (۱۲) پھر اخز نے کہا میں نہیں مانگنے کا۔ اور میں خداوند کو نہیں آزمانے کا۔ (۱۳) تب نبی نے کہا۔ اے داؤد کے خاندان اب تم سنو انسان کو تھکانا ہمارے آگے نہائت چھوٹی بات ہے۔ سو کیا تم میرے خدا کو بھی تھکاؤ گے؟ (۱۴) باوجود اسکے خداوند آپ تم کو نشان دیگا۔ دیکھو اے انصاف عیسائیو! دیکھو اس نشان دکھانے کا کس کو وعدہ دیا گیا۔؟ کیا اسی بادشاہ خاندان داؤدی شاہ اخز یا احاس کو جو حضرت یسعیاہ کے وقت میں تھا۔ یہ وعدہ نہیں دیا گیا)۔

دیکھو کنواری (یہ عیسائیونکی من گھڑت اور تحریف ہے اصل میں جوان عورت کہا گیا ہے چنانچہ ثابت ہو چکا ہے) حاملہ ہو گی۔ اور بیٹا جنے گی اور اسکا نام اماتوائیل رکھے گی۔ عیسائیو! اس لفظ کو بھی دیکھو اور خیال کرو کہ تمنے اسکو کیا بنا لیا۔ اور بجائے اسکے انجیل میں یہ داخل کیا کہ لوگ اسکا نام [illegible] وشہد کھائے گا جس وقت وہ برا ترک کرنے کا اور بھلا پسند کرنے کا امتیاز پاوے (۱۶) پھر اس سے آگے کہ یہ لڑکا بد ترک کرنے کا اور نیک پسند کرنے کا امتیاز پاوے۔ یہ زمین جسے تو برباد کرتا ہے اپنے دونوں بادشاہوں سے چھوڑی جائے گی ان آیات میں صاف تصریح ہے۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ نے شاہ احاس کی تسلی کے لئے کی تھی اور اوسکو بطور نشان نمائی یہ بشارت دی تھی کہ ایک جوان عورت سے لڑکا پیدا ہوگا اور اوسکے زمانہ ہوش سنبھالنے سے پہلے تیری مخالف بادشاہوں کی بربادی ہو جائے گی۔ لہذا یہ ضرور تھا۔ کہ وہ لڑکا اوس کے وقت میں پیدا ہوتا۔ اور اوس کے پیدا ہونیکے بعد اپنے مخالفوں کے بربادی کا مشاہدہ کر لیتا۔

اب رہا یہ سوال وہ لڑکا کونسا تھا۔ سو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ یہودی لوگ کہتے ہیں وہ لڑکا حضرت یسعیاہ کے گھر میں نہیں کی جوان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اور اوس پر وہ کتاب یسعیاہ کے باب ۸ آیت ایک وغیرہ سے دست آویز کرتے ہیں

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

۱۴۴

پھر خداوند نے مجھے کہا کہ ایک بڑی تختی لے اور آدمی کی قلم سے اوسپر لکھ مہیر شالال حاش بز کے لئے (۲) اور کہ میں دیانت دار گواہوں یعنے عوریاہ کاہن اور ذکریا بن یبرکیاہ کو مقرر کروں۔ (۳) اور میں نبیہ کے پاس گیا وہ پیٹ سے ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو اسکا نام مہیر شالال حاش بز رکھ۔ (۴) کہ اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا۔ اے میرے باپ اے میری ما بول سکے دمشق کا مال اور سمرون کی لوٹ کو اٹھوا کے شاہ اسور کے حضور میں لیجاوینگے۔ (۵) ارے قوموں دہوم مچاؤ پر تم ٹکڑے ٹکڑے کٹے جاؤ گے۔ اور اے تم سب جو زمین کے دور اطراف میں ہو اُسے سُنو اپنی کمریں باندہو پر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کٹے جائیں گے۔ اپنی کمریں کسو پر تمہارے پُرزے پُرزے کئے جائینگے۔ تم منصوبہ باندہو۔ پر وہ باطل ہوگا۔ حکم سُناؤ پر وہ نہ ٹہیرے گا۔ کہ خداوند تمہارے ساتھ ہے۔"

یہ اخیر کا حملہ اس لڑکے کے دوسرے نام عمانوائیل کی طرف مشعر ہے۔ جیسا کہ اسکا پہلا نام مہیر شالال حاش بز ہے۔ اور دوم تواریخ کے باب ۲۸ اور دوم سلاطین کے باب ۱۶ میں بیان ہوا ہے کہ شاہ احاس نے ارامی رضین اور شاہ اسرائیل سے تنگ ہوکر شاہ اسور کیطرف التجا کی اور اس سے مدد مانگی چاہی (تواریخ ۲ ۲۸/۱۶) تب شاہ اسور نے اوسکی بات مانی اور اُسنے دمشق پر لشکر کشی کرکے اُسے لے لیا۔ اور یہ وہاں کے لوگوں کو اسیر کرکے قید میں لایا۔ اور رضین کو قتل کیا۔ تب اخز بادشاہ شاہ اسور تگلت پلاسر کی ملاقات کو چلا۔ (سلاطین ۲ ۱۶/۷ و ۹ و ۱۰) وغیرہ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی حضرت یسعیاہ شاہ احاس کے وقت میں پوری ہوگئی۔ اور وہ لڑکا وہی ہے۔ جو حضرت یسعیاہ کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔ عیسائی موعود لڑکا حضرت یسعیاہ کے لڑکے کو نہ مانیں تو وہ کوئی اور لڑکا تجویز کرلیں مگر وہ لڑکا ایسا ہونا چاہیئے جو حضرت یسعیاہ کے وقت اور شاہ احاس کے دشمنوں سے نجات پانے سے پہلے پیدا ہوچکا ہو۔ کیونکہ حضرت یسعیاہ کے وقت اس پیشگوئی کے پورا ہوجانے میں اونکو دم مارنے اور انکار کی گنجایش نہیں ہے۔ لہذا اس لڑکے کا بھی اسوقت میں پیدا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہوجانا ضروری ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ پیشگوئی نجات شاہ احاس تو اُسیوقت پوری ہوجائے اور وہ لڑکا جسکی پیدائش کو اس نجات کی علامت قرار دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح تو جو سات سو بیالیس برس کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ عیسائیونکی فہم و انصاف کو معلوم نہیں کیا ہوگیا ہے۔ کہ وہ ایسی موٹی بات کو نہیں سمجھتے۔ اور زبردستی اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح کو بناتے ہیں۔

واز انجملہ پانچواں مقام یسعیاہ باب ۴۰۔ آیت ۳ ہے جسکو ڈپٹی آتھم نے اس پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء پیش کیا ہے۔ جسکا مضمون یہ ہے۔ بیابان میں ایک منادی کرنے والے کی آواز۔ تم خداوند کی راہ درست کرو۔ اور اُسکے راستوں کو سیدھا بناؤ۔ اس پیشگوئی کو بھی حضرت عیسےٰ سے کوئی تعلق نہین ہے۔ یہ پیشگوئی بشہادت انجیل متی یوحنا بپتسما دینے والے مسیح کے حق میں ہے **متی باب ۳** میں آیت اسی ۳ تک کہا ہے ان دنوں یوحنا بپتسما دینے والا یہودیہ کے بیاباں میں ظاہر ہوکے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا توبہ کرو کیونکہ آسمانی کی بادشاہت نزدیک ہے۔ (۳) کیونکہ یہ وہی ہے جسکا ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت ہوا ہے جو کہ پکارنے والے کی آواز ہے کہ خداوند کی راہ کو درست کرو۔ اور اُسکے راستون کو سیدھا بناؤ۔ ایسا ہی باقی انجیلوں مرقس لوقا۔ یوحنا میں ہے۔ افسوس عیسائی انجیلونکو بھی توجہ سے نہیں دیکھتے۔ اور اسکے برخلاف عہد عتیق کی پیشگوئیوں کے بیجا تاولین کرکے اُنکو حضرت مسیح پر جماتے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے۔ کہ ایسی پیشگویاں مسیح کے حق میں تسلیم بھی کرلیجاویں تو بھی اُن سے اُن کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔ پھر ہم دعوے الوہیت مسیح کی تائید و ثبوت میں اون کو کیوں پیش کرتی ہیں۔

از انجملہ پانچواں مقام ملاکی باب ۳۔ آیت ۱۔ ہے۔ جسکو ڈپٹی عبداللہ نے اسی پرچہ ۲۵ مئی کی فہرست میں پیش کیا ہے۔ جسکا مضمون یہ ہے "دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا" اس پیشگوئی کو بھی حضرت مسیح کی الوہیت یا ابنیت جسکے ثبوت میں اسکو پیش کیا گیا ہے۔ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اسمیں مسیح کی بابت کچھ کہا گیا ہے تو اس سے مسیح کی صرف رسالت ثابت ہوتی ہے۔ نہ الوہیت۔ متی باب ۱۱۔ آیت ۱۰ میں

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور مرقس باب ۱۔ آیت ۲ و ۳ میں اور لوقا باب ۷۔ آیت ۲۶ وغیرہ میں ہے کہ مسیح نے اس پیشگوئی کو اپنے آپ پر اور یوحنا بپتسما دینے والے پر لگایا ہے اور یہ کہا ہے کہ پھر تم کیا دیکھنے کو گئے۔ کیا ایک نبی ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی سے بڑا۔ (۲۷) یہ وہی ہے جسکی بابت لکھا ہے۔ کہ دیکھ میں اپنے رسول کو تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیری راہ کو درست کرے یگا۔ (۲۸) کیونکہ میں تمسے کہتا ہوں۔ کہ ان میں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ یوحنا بپتسما دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا۔ یہ قول مسیح اگر عیسائیوں کی من گھڑت نہیں تو اس سے بجز اُسکے اور کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت عیسےٰ نے یوحنا کو اپنے پہلے آنے والا رسول اور اُن کی راہ درست کرنے والا کہا ہے۔ جس سے سمجھا جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ بھی اُنکے بعد آنے والے رسول ہیں۔ اور اگر عیسائی اسکے معنے یہ سمجھتے ہیں کہ یوحنا حضرت عیسےٰ کا رسول ہے۔ اور حضرت عیسےٰ اوسکے بھیجنے والے خدا ہیں۔ تو یہ انکی غلط فہمی یا بے [illegible] عیسائیوں کی بپتسما پایا اور اُنکے شاگرد و مرید ہوئے۔ اگر وہ خود خدا اور یوحنا کے بھیجنے والے ہوتے تو انکے مرید و شاگرد کیوں بنتے۔ ؛

از انجملہ چھٹا مقام کتاب پیدائش کا باب اول آیت ۲۶۔ اور باب ۳ آیت ۲۲ ہے۔ جنکو عبداللہ آتھم نے ۲۴ مئی کے پرچہ میں نقل کیا ہے۔ اور اس میں یہ بیان ہے کہ خداوند نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں (۱-۲۶) اور خداوند نے کہا ہے کہ "دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہوگیا۔" (۳-۲۲)

ڈپٹی آتھم نے پہلی آیت کی عبرانی عبارت اُردو حروف میں نقل کرکے اس کا ترجمہ ان الفاظ سے کیا ہے "کہا الوہیم خدا نے ہم بناویں آدم کو اوپر صورتوں اپنیوں کے اور اوپر شکلوں اپنیوں کے" اور یہ خیال کیا کہ اس آیت میں لفظ الوہیم جمع کا لفظ ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

جو خدا تعالے کے حق میں بولا گیا ہے۔ اور یہ خیال کیا کہ جن الفاظ کے معنے صورتوں اور شکلوں کے کئے گئے ہیں یعنے لفظ (בְּצַלְמֵנוּ) اور لفظ کدموثینو (כִּדְמוּתֵנוּ) وہ بھی جمع کے ہیں۔ ان تینوں الفاظ کا اطلاق خدائے واحد پر ہوا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی ذات میں باوجود وحدت کثرت بھی پائی جاتی ہے۔

پھر آپنے جمعیت لفظ الوہیم کی نسبت سرسید کا جواب نقل کیا ہے کہ لفظ الوہیم میں جمع تعظیمی ہے۔ یعنے نہ تعدادی۔ پھر اسکا یہ جواب دیا ہے کہ الوہیم خاص خدا تعالے کا نام ہے۔ اور اسماء خاص یا ناموں میں تعظیم کی نظر سے جمع نہیں بنائی جاتی۔ سید احمد خاں کو سید احمدان نہیں کہا جاتا۔

اور دوسری آیت کا صرف ایک لفظ عبرانی (کاحد ممنو) عربی حروف میں نقل کرکے اسکا ترجمہ کیا ہے۔ "ہم میں سے ایک کی مانند" یعنے آدم نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اور یہ خیال کیا ہے کہ (ممنو) صیغہ متکلم مع الغیر ہے۔ یہ لفظ خدا تعالے نے اپنے حق میں استعمال کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا کی ذات واحد میں کثرت بھی پائی جاتی ہے۔

پھر آپنے اس خیال کے مخالف یہودیوں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس لفظ متکلم مع الغیر میں خدا تعالے نے فرشتوں کو اپنے ساتھ لے لیا۔ اور انکی نظر سے "ہم میں سے" کا لفظ بولا ہے پھر اسکے جواب میں کہا ہے کہ فرشتوں کا ذکر متن کتاب میں آگے پیچھے کہیں نہیں ہے پھر اس ضمیر متکلم مع الغیر کا رجوع فرشتوں کی طرف کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور اگر ذکر ہو تو بھی فرشتوں کا علم خدا کے علم کی مانند ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ کسبی ہے۔ جو انکو ناپاک کر دیتا ہے لہذا فرشتے اس لائق نہیں ہیں، کہ خدا اون کو اپنے ساتھ لے کر اون کی نظر سے لفظ "ہم میں سے" بولے۔

پھر آپنے سرسید سے نقل کیا ہے کہ لفظ "ممنو" متکلم مع الغیر کا صیغہ نہیں بلکہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

146

جمع غائب ہے اور اس سے مراد آدم طبقہ ہائے ماقبل آدم معروف ہے۔ اور اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ آدم طبقہ ہائے ماقبل آدم معروف کا ذکر متن کتاب میں تو درکنار جیالوجی یا اور سائنس میں بھی نہیں ہے۔

ہم نے ویٹی آتھم کی اس بحث کے جواب میں ایک ایسی تحریر کی تھی جس میں اصل عبرانی عبارت توریت اور عبرانی لغات و صرف نحو سے یہ ثابت کیا تھا کہ لفظ الوہیم (אלהים) ذات باری تعالے کا خاص نام نہیں بلکہ یہ وصفی اسم ہے جس کے معنے سردار یا زور آور کے ہیں۔ اور ان ہی معنے کے نظر سے جیسا کہ اس لفظ کا اطلاق خدا تعالے پر ہوا ہے ویسا ہی حضرت موسےٰؑ و ہارونؑ۔ و حضرت عیسےٰؑ اور ایک فرشتے اور ایک بادشاہ کافر بخت نصر پر ہوا ہے (جن کی ذات میں کثرت کا خیال کسی کے دل میں نہیں گذرتا) اور اسپر آیات خروج ۷/۱ و ۴/۱۶ قاضی ۱۲/۲۲ و زبور ۴۵/۷ و ۸ حزقیل ۳۱/۱۱ وغیرہ کا حوالہ دیا۔

اور یہ ثابت کیا گیا تھا کہ بصلمینو اور کدموثینو کے معنے جمع کے نہیں ہیں۔ بلکہ مفرد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ بیبل میں ان الفاظ کا ترجمہ "اپنی صورت اپنی مانند" کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔

اور یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ ممنو (ממנה) توریت میں متکلم مع الغیر کے معنے میں کہیں نہیں آیا۔ جہاں لفظ وارد ہے وہاں واحد غائب کے معنے مراد ہیں۔

از انجملہ پیدائش ۲/۱۷ ۳/۳ ہے جن میں اس لفظ کا اطلاق اس درخت پر ہوا ہے جسکے کھانے سے آدم کو منع کیا گیا تھا۔ ایسے اور بہت مقام ہیں جن کی تفصیل سے تطویل ہوتی ہے۔

عبرانی گرامر میں بھی اس لفظ کو ضمیر واحد مذکر غائب قرار دیا ہے۔ اور اس مقام میں جو لفظ "کاحد" (כאחד) کا اس لفظ سے الحاق ہوا ہے اس سے بھی اوس کی جمعیت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لفظ کے معنے یکتا اور وحید کے گئے ہیں۔ اور اگر اس لفظ کو بقرینہ لفظ کاحد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جمع تسلیم کرلیا جاوے تو بھی وہ لفظ جمع غائب کا صیغہ ہوگا نہ جمع متکلم کا ولہذا اس لفظ سے متکلم یعنے خدا تعالےٰ میں کثرت ثابت نہ ہوگی بلکہ اون غائب اشخاص کی جنکی نظر سے یہ لفظ بولا گیا ہے۔

اور اگر اس لفظ کا توریت میں اور عبرانی زبان میں واحد و جمع غائب و متکلم سبھی معانی میں استعمال تسلیم کیا جاوے تو بھی مقام متنازع فیہ میں اس لفظ کے بمعنے متکلم مع الغیر ہونے اور اس سے ذات خدا میں کثرت ثابت ہونے کا بار ثبوت عیسائیوں کے ذمہ پر کیوں جائز نہیں کہ وہ لفظ اسمقام میں بمعنے واحد غائب مراد ہو۔ اور بفرض جمعیت کیوں جائز نہیں کہ وہ بمعنے جمع غائب ہو۔ اور بفرض جمع متکلم کیوں جائز نہیں کہ اسمیں خدا تعالےٰ اپنے ساتھ فرشتوں کو شامل کرلیا ہو جیسا کہ یہودی کہتے ہیں۔ اور فرشتوں کا ذکر بھی متن کتاب میں موجود ہے۔ ان سب احتمالات کے ساتھ عیسائیونکا اس آیت سے استدلال بحکم اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال باطل ہے۔

ہماری اس تحریر کی ہنوز کاپی نہ لکھی گئی تھی کہ مسٹر ابر مسیح آزاد توحیدی عیسائی کا رسالہ "الوہیم" چھپ کر ہمارے پاس پہنچ گیا۔ جسمیں ہماری تحریر کی اکثر پہلوؤں پر کافی بحث ہے واز انجا کہ وہ رسالہ عیسائیوں کی ایک عیسائی بھائی کی تالیف ہے۔ اور اسمیں عیسائیوں کے مستند اقوال سے استشہاد کیا گیا ہے جنسے عیسائیوں کا افہام یا افحام[1] بخوبی متصور ہے۔ اور ہماری تحریر کی عبرانی بحث سے ہمارے اکثر ناظرین کے عبرانی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انکے دلچسپی کی امید کم ہے۔ لہذا ہم نے اپنی تحریر کی اشاعت کو ملتوی کرکے بجائے اسکے اس رسالہ کے انتخاب کو مناسب سمجھا۔ عیسائی صاحبان اس رسالہ کے دلائل و اقوال کا کافی جواب دیکر اس رسالہ کے بیان کا ناکافی ہونا ثابت کرینگے۔ اور ہمارے ناظرین بھی ہماری عبرانی بحث سے دلچسپی کا اظہار کرینگے تو ہم اس تحریر کو شایع کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[1] افحام حار حطی سے بمعنی اسکات و الزام ہے۔ (مصحح)

انتخاب رسالہ الوہیم مسٹر اکبر مسیح

مسٹر آزاد اس رسالہ کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں (۳) الوہیم تثلیث کا نام نہیں مگر اس تثلیثی بحث کا صرف کوئی ایک پہلو مخدوش نہیں۔ بلکہ ہر پہلو ایسا ہی ضعیف ہے۔ پادری صاحب خدا کی اسماء جمع سے کثرت فی الوحدت نکالتے ہیں۔ اور کہتے ہیں "کہ خدائے تعالےٰ کے اُن ناموں میں وحدت فی التثلیث و تثلیث فی التوحید پائی جاتی ہے" صفحہ ۲۴ کلمہ یم عبرانی میں صرف نشان جمع کا ہے، تعظیم کا بھی الوہیم میں بوجہ تثلیث فی التوحید کے یہ کلمہ آیا ہے۔" نکات اسلام احمدیہ ص ۵۶ آپ اگر خدا کو یہ اسم جمع اسلئے دیا گیا کہ اوسکی ذات واحد میں تین آقانیم یعنے تثلیث ہے۔ تو یہ جمع دراصل نہ جمع تعداد یہ ہے نہ تعظیمیہ بلکہ جمع تثلیثہ ہے۔ پس اگر تین آقانیم یعنے تثلیث کو یہ نام زیب دیتا ہے تو ضرور کسی ایک اقنوم کو جو تین اقنوم یعنے تثلیث نہیں بلکہ ہر ایک اقنوم واحد ہے۔ یہ نام ہرگز زیب نہیں دیتا۔ مگر ہم دکھاتے ہیں کہ یہ نام مجرد ایک اقنوم کو بھی جس میں کوئی اقنوم نہیں ہے دیا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ الوہیم اسم جمع کا استعمال خدائے واحد کے لئے باعتبار کثرت آقانیم نہیں آیا۔ ورنہ صرف اقنوم واحد کو الوہیم نہ کہتے۔ زبور

۴۵: ۷۔ خدا باپ کو جو اقنوم واحد ہے۔ نہ کہ تثلیث کو الوہیم کہا۔ اسلئے الوہیم تیرے الوہیم نے تجھے تیرے شریکوں سے زیادہ ممسوح کیا۔ اور اگر تثلیثوں کی بحث درست[۲] ہو دیگر ہم اسے نادرست سمجھتے ہیں۔ صرف[۱] تثلیثوں کے مقابل پیش کرتے ہیں جو اوس کے قائل ہیں، تو اس آیت میں۔ ای الوہیم تیرا تخت ابد تک ہے۔ اگر الوہیم بیٹے کو کہا اور بیٹا باعتقاد تمہارے شخص واحد ہے نہ مجموعہ اقانیم ثلثہ تو شخص واحد کے لئے الوہیم جمع کا استعمال ہونا دکھلا رہا ہے کہ وہ باعتبار کثرت اقانیم فی الوحدت نہیں استعمال ہوا۔ نہ

---

[۱] دیکھو رسالہ تنقیح ص ۱۵۰-۱۱۰ و تائید التنقیح ص ۶۹-۸۶ [۲] یعنے بہ نسبت آیت آئندہ جسمیں تخت کا ذکر ہے۔ ع

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہاں نہ وہاں - کیونکہ اگر الوہیم تثلیث کو کہتے ہیں - تو پہر الوہیم باپ یا بیٹے کو علیحدہ علیحدہ کیونکر کہہ سکتے ہیں اسی طرح موسی کو جو ایک ذات اور ایک شخص تھا - الوہیم کہا ہے - خروج ۴/۱۶ و ۷/۱ گئوسالہ کو الوہیم کہا خروج ۲۲/۳۱ و نحمیا ۹/۱۸ ایک فرشتے کو بھی کہا قاضی ۱۳/۲۲

(۴) الوھیم کیسے جمع ھے - اوپر تبلایا گیا کہ مسٹر عبداللہ آتہم صاحب کہتے ہیں کہ "عبرانی میں کلمہ یم صرف نشان جمع کا ہے نہ کہ تعظیم کا بھی" تو اب یہ اُنکے ذمہ رہا کہ بتلاویں کہ پہر کیوں شخص واحد موسے کو الوہیم کہا کیوں فقط اقنوم واحد باپ کو یا فقط بیٹے کو (اگر وہ حوالہ[1] درست ہو الوہیم کہا کیوں واحد فرشتہ کو الوہیم کہا حال میں مسٹر آتہم صاحب نے بحوالہ پادری عبداللہ صاحب یہ فرمایا ہے کہ "عبرانی میں کسی قسم کی اسم میں جمع تعظیمہ کبھی نہیں آئی" بحث توحید یہ و تثلیثہ صفحہ ۸ پہر وہ بتادیں کہ آقا کو آقاؤں اور گہڑیال کو گہریالوں کیوں کہا جسکا ذکر ہم صفحہ ۹ میں کر آئے - اور سنئے ایوب کی کتاب باب ۴۰ - آیت ۱۵ [illegible] بہیموت کا ذکر آیا - یہ بہیموت جمع ہے [illegible] بہیما بمعنے جانور ہے - مگر اسکو بصیغہ جمع بلحاظ تفخیم کے بیان کیا - کیونکہ کوئی خاص نام اسکا عبرانی میں نہیں تھا اور پہر اسکے لئے واحد فعل و ضمیر کو لائے ایک جگہ نہیں کئی جگہ اور اور دیکھئے فرعون کو و فوطیفار کو اور یوسف کو بھی بصیغہ جمع خداوندوں کہا ہے شاہ مصر کا ساقی و نان پز اپنے خداوند (خداوندوں) شاہ مصر کے مجرم ہوئے پیدائش ۴۰/۱ فوطیفار کو جہاں بار بار آقا لکہا ہے دراصل وہاں اصل میں آقاؤں ہے باب ۲۹-۲-۲۰ وہ شخص جو اوس ملک کا مالک (مالکوں) ہے ہم سے سختی سے بولا باب ۴۲ - آیت ۳۰ و ۳۳ پر بھی کہا جاتا ہے کہ "عبرانی میں کسی قسم کی اسم میں جمع تعظیمہ کبھی نہیں آئے" ضرور آئی ہے کتاب امثال سلیمان باب اول آیت ۲۰ میں ہے - دانائی سڑک پر ہو کر بلاتی ہے لفظ دانائی جسکے لئے افعال وغیرہ بصیغہ واحد آئے ہیں - اصل میں بصیغہ جمع دانایون ہے - چنانچہ آتہورا مرو ورشن انگریزی میں لفظ دانائی پر یہ حاشیہ دیا ہوا ہے "عبرانی

[1] جو صفحہ ۲۹ میں گذرا جسمیں تخت کا ذکر ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دانا یوں ہے بمعنی عمدہ دانائی" دیکھئے اسم واحد کو تعظیماً بصیغہ جمع لکھا مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہ "عبرانی میں کسی قسم کے اسم میں جمع تعظیمہ کبھی نہیں آئی" آگے ہم کسی بڑے عبرانی صرفی و نحوی کو بھی پیش کر دینگے کہ عبرانی میں جمع تعظیمہ ضرور آتی ہے"۔

پھر مسٹر آزاد رسالہ الوہیم کے صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں (۶) الوہیم جمع تعظیمہ مسٹر آتھم صاحب اون لوگوں کا قول قبول نہیں کرتے جو الوہیم کو جمع تعظیمہ قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جو لوگ الوہیم کو بجائے جمع تعدادیہ کے جمع تعظیمہ قرار دیتے ہیں یہ بھول جاتے ہیں کہ اسمائے خاص میں تعظیم و تذلیل کبھی اور کہیں مربوط نہیں ہوئی۔ ایل اسم واحد خاص خدائے تعالےٰ کا ہے۔ اور اس کی جمع الوہیم ہے" بحث مابین توحیدیہ و تثلیثہ صفحہ ۷۔ ایل کو اسم خاص تصور کرنا خطا ہے۔ ایل اسم نکرہ ہے" اسکے معنے قوی مضبوط ہیں .... عبرانی میں یہ اپنے عام یعنے قوی یا بہادر کے معنوں میں خدا کے لئے بھی آیا ہے" پروفیسر میکشن ملر مسیح عمانوائیل ص ۲۶ و ۲۷ پس ایل معرفہ نہیں یہ اس سے بھی ثابت ہے کہ اوسکی جمع کر لیجاتی ہے۔ اسم نکرہ کی جمع ہوتی ہے۔ معرفہ کی نہیں۔ چنانچہ اس لفظ کا استعمال عام ہے خاص خدا کے لئے مخصوص نہیں دیکھو رسالہ تنقیح ص ۱۰۷ پس اسم عام میں تعظیم و تذلیل ضرور مربوط ہے[1]۔ لہذا الوہیم کبھی تو جمع تعدادیہ ہوتا ہے۔ اور کبھی جمع تعظیمہ۔ پروفیسر میکشن ملر فرماتے ہیں کہ چاہیئے اون الوہیم کے نام جنکو ابراہیم کے خاندان کے بیشمار جرگے پوجتے تھے کچھ ہی کیوں نہ ہوں ابراہیم نے یہ دیکھا کہ اون تمام الوہیم سے مقصود خدا تھا۔ اور اس طرح یہ الوہیم جس ایک نام میں ہر شئے جو کبھی الٰہی کہی گئی یا کہی جا سکتی ہے۔ ایک خاص نام بن گیا جس سے عمدگی کے ساتھ

[1] قرآن نے وحدت الٰہی کی موسومی تعلیم کو پوری طرح اختیار کر کے جابجا جمع تعظیمہ کا استعمال بھی کیا ہی سورہ واقعہ میں کئی مقامونپر اسم نکرہ کی جمع تعظیمی کی لفظی رعایت آئی ہے جیسے ام نحن الخالقون ہم ہیں پیدا کرنیوالے جسکا مفہوم اس سے زیادہ نہیں کہ میں جوں پیدا کرنے والا گو ہم بھی جمع ہے اور پیدا کرنے والا بھی۔ ۱۲

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

توحیدی زمانہ شروع کیا گیا۔ یہ تصور تو جمع کا تھا۔ مگر مفہوم واحد تھا۔ یہوواہ تمام الوہیم ہوا اسلئے کوئی دوسرا خدا نہ رہا"۔

پھر مسٹر آزاد اس رسالہ کے صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں۔ (۷) علمائے تثلیثی کی رائے موید توحید محققین تثلیثی علماء پر بھی اس الوہیم والی بحث کا ضعف اور اوسکی بے ثباتی ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ دراصل یہ بحث محض بوجہ ضعف شہادت کتابی موید مسئلہ تثلیث کے ایجاد کرنا پڑے۔ کسی عبرانی نے تو آجتک اس الوہیم سے تثلیث کا مسئلہ اخذ نہیں کیا۔ اب بعض نامور تثلیثی علماء عبرانی دان کا فیصلہ اس بحث کی اسقام پر سنئے۔

کاڈینل کیجیے ٹن۔ معروف فقیہہ رومن کتھولک اپنی تفسیر میں اقرار کرتا ہے "نہ بوجہ کسی اسرار اشخاص الٰہی کے بلکہ اسوجہ سے موسیٰ اس اسم کو فعل پیدا کیا بصیغہ واحد سے ملحق کرتا ہے کہ الوہیم کا مفہوم واحد ہے"۔

ahmadimuslim.de

شہرۂ آفاق کاڈینل بیلارمائن کہتا ہے کہ "بہ ثبوت مسئلہ تثلیث بہت لوگ یہ کہتے ہیں کہ نوشتہ میں اسم خدا بصیغہ جمع کو فعل واحد سے ملایا ہے۔ جیسے بارا الوہیم مگر میں اس دلیل کو مضبوط نہیں سمجھتا کیونکہ بمحاورہ کتاب مشہور اشخاص کے لئے اسماء بصیغہ جمع آتے ہیں گو کہ فعل اونکے لئے واحد ہی رہتا ہے۔ اس محاورہ کی کچھ تقلید ہم اہل اطالیہ بھی کرتے ہیں۔ جب معزز اشخاص کو ہم بجائے تو کے تم کہکر خطاب کرتے ہیں"۔ گارڈینل صاحب ۴۔ دلائل سے اپنے قول کی تائید و قول مخالف کی تردید فرماتے ہیں۔

پروٹسٹنٹ مصلحین میں سے جان کالون جو توحیدیوں کا دشمن جانی اور انکے سرغنہ عالم بے مثل و شہرہ آفاق سیرت مالکل سروٹیلس کا قاتل تھا۔ اس دلیل کے ضعف کو یوں آشکار کرتا ہے کہ "موسیٰ نے جو الوہیم اسم صیغہ جمع کو استعمال کیا اس سے ذات الٰہی میں تثلیث نکتہ کا اخذ کرنا عام ہے۔ لیکن یہ ثبوت الوہیم کا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

میں کسی طرح سے مضبوط نہیں اسلئے میں اس لفظ پر زور نہ دونگا بلکہ برخلاف اسکے اس قسم کی اپنیچ کھینچ کے تاویلات سے اپنے ناظرین کو متنبہ کرونگا"۔

چارلس راوزن ملر۔ اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ "الوہیم جو جمع ہے اسم الوہ کی جب ایک سچے خدا کے حق میں آتا ہے اوسکو مصنفان عہد عتیق بمعنے واحد لیتے ہیں کیونکہ زبان عبرانی کی یہ خصوصیت ہے کہ ہر واحد شے کے لئے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث جب وہ عظیم اور نفیس ہو صیغہ جمع کا لایا جاتا ہے"۔

اسی طرح جان مائکیلس صاحب اپنی عبرانی لغت میں فرماتے ہیں کہ "میں سمجھتا ہوں کہ اسم الوہیم جو عموماً افعال وصفات واحد کے ساتھ ملحق کیا جاتا ہے جمع تعظیمہ ہے۔ اور میں اس سے منکر ہوں کہ یہ کسی طور سے بھی اسرار تثلیث کی طرف اشارہ کرتا ہے اگر یہ لفظ پاک تثلیث پر دلالت کرتا تو اس سے یہ مستنبط ہوگا کہ وہ مسئلہ بوجہ روزمرہ استعمال زبان اسرائیل عہد نامہ کی بہ نسبت پرانے عہد نامہ میں بہت ہی زیادہ آشکارا تھا"۔ پروفیسر ولسن اپنی گرامر میں فرماتے ہیں کہ "وہ الفاظ جو دبدبہ شوکت وحشمت ظاہر کرتے ہیں عموماً بصیغہ جمع لائے جاتے ہیں"۔ پروفیسر اسٹوارٹ کی گرامر میں یہ مرقوم ہے کہ "بغرض تاکید عبرانی لوگ بہت سے الفاظ کو جو بمعنے خداوند وخدا وغیرہ تھے بصیغہ جمع مگر بمعنے واحد استعمال کرتے تھے۔ یہ جمع جمع تعظیمہ کہلاتی ہے"۔ حال کے مشہور مفسر تثلیثی ڈاکٹر مارکس ڈاڈز۔ اپنی تفسیر پیدائش آیت اوّل میں لکھتے ہیں "لفظ خدا الوہیم گو بصیغہ جمع ہے ہمراہ فعل واحد کے آیا ہے۔ نہ تو اسلئے کہ وہ کثرت اقانیم پر شامل ہے اور نہ اسلئے کہ یہ لفظی یادگار معلومہ پرستش کثرت اللہ کا رہ گیا ہے۔ یہ محض جمع تعظیمہ ہے (جیسے بادشاہوں کا ہم وغیرہ) یا شائد زیادہ صحت سے جمع مقداریہ (جیسے آسمانوں وسمندروں) جو مظہر بے انتہا بزرگی خدا کا ہے"۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یہ کہنا بیجا نہیں کہ عام تثلیثی قیاس اس آیت پر اس درجہ پایۂ تحقیق سے گرا ہوا ہے اوس کا منطق ایسا ضعیف و بے بنیاد ہے کہ زمانہ حال کے علماء تثلیثی نے اس کل بحث کو رکیک سمجھ لیا ہے۔ اور اون کو اوسکے دلیل پیش کرنے سے خود شرم آتی ہے بلکہ یہ کہنا حق ہے کہ کسی عالم نے اس روشنی کے زمانہ میں سنجیدگی کے ساتھ اسپر استدلال کرنے کی جرأت نہیں کی چنانچہ ڈاکٹر ولیم اسمتھ کی تاریخ عہد عتیق میں یوں رد ہوا ہے۔ "الوہیم کا صیغہ جمع بڑی بحثیں اوٹھا چکا ہے وہ وسواسی قیاس کہ وہ ذات الٰہی کے اقانیم ثلثہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اب تو علماء کے درمیان کوئی حامی پاتا نہیں یا تو وہ جیسا کہ نحویوں کا قول ہے جمع تعظیمہ ہے۔ یا وہ الٰہی قدرت کی کمالیت یعنے اون قدرتوں کے مجموعہ کو ظاہر کرتا ہے جو خدا نے دکھلائیں"۔ لفظ "ایل" کے معنی قدرت کے ہیں اور یہ مختصر لفظ بہادر یا زور آور شخص مثل یوخد نضر (حزقیل ۳۱/۱۱) کے لئے استعمال ہوا ہے اور یہ مفہوم اسکا خود بخود قدرت کے مفہوم سے پیدا ہوتا ہے [illegible] باب اول حواشی پس کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ہمارے ہندی علماء یوروپی علماء کی تقلید میں اس وسواسی خیال کی حمایت کو ترک کردیں۔ اور مسئلہ تثلیث کے لئے کوئی اور پائے چوبین ایجاد کریں۔ اے ناظرین اسپر غور کرو کہ یہ تمہارے علمائے تثلیثی کے اقوال ہیں"۔ ××× پھر مسٹر آزاد صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں (۸) قطعی دلیل کتاب اب ہم آپ کو ایک مختصر سی دلیل اس بات کی دیئے دیتے ہیں کہ الوہیم آقانیم ثلثہ کی نسبت نہیں بلکہ اقنوم واحد ہی کی نسبت بولا گیا ہے۔ اس دلیل کے لئے نہ آپ لغت عبرانی دیکھنے جاویں۔ اور نہ تفاسیر کا مطالعہ کریں صرف توریت کھول کر استثناء ۶/۴ کو دیکھیں اوس میں لکھا ہے "سن لے اے اسرائیل یہوواہ ہمارا الوہیم اکیلا یہوواہ ہے"۔ اکیلے یعنے واحد مطلق کو الوہیم کہا۔ اگر تثلیث کا لحاظ ہوتا تو یوں کہتے "یہوواہ ہمارا الوہیم تیکیلا یہوواہ ہے"۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پھر مسٹر آزاد صفحہ ۲۰ - میں لکھتے ہیں - اسم جمع پر تو بحث ہو چکی اب ضمیر جمع پر بھی بحث ہونا چاہیئے - اور ہم دیکھینگے آیا اوس سے کسی طرح مسئلہ کثرت فی الوحدت کو مدد پہنچ سکتی ہے - مسٹر عبدیاہ آنہم صاحب فرماتے ہیں " باب ۳ - آیت ۲۲ - کتاب پیدائش میں لکھا ہے کہ " یہوواہ الوہیم نے کہا کہ دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا " اس میں کثرت فی الوحدت ایسی عیان ہے کہ تخالف اسکا بجز بطلان کے اور طرح پر محال ہے " بحث توحید یہ و تثلیثہ ص ۶ ایسا ہی کیلب صاحب فرماتے ہیں کہ " ہم کا لفظ احدیت میں کثرت پیدا کرتا ہے " ص ۴۲

(۱) **تثلیثی تاویل مہمل** - پس تثلیثی بھائیوں کے خیال کے مطابق گویا تثلیث کی تینوں آقانیم باہم ایک دوسرے کو مخاطب کر کے یوں کہتے ہیں کہ " دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک اقنوم کی مانند ہو گیا " اور یہ خیال خود انہیں کے وایٹ تثلیثی میں بالکل باطل اور مہمل ہے اور ایک اعتراض قوی وارد ہوتا ہے کہ جب لفظ الوھیم جمع ہے اور تم اسکو تین آقانیم کے لئے موضوع سمجھتے ہو تو گویا تین آقانیم جنکو " یہوواہ الوہیم کہتے ہیں " - ملکر بولے " دیکھو " یعنے الوہیم نے کسی غیر الوہیم کو خطاب کیا جو ان تینوں آقانیم کے سوائے ہیں - پس لفظ ہم میں علاوہ تینوں آقانیم کے اور اشخاص بھی شریک ہو گئے جنکو الوہیم خطاب کرتا ہے اور یہ تمہارے دعوے کے خلاف ہے دوسرا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ جب تینوں آقانیم خدا سمجھے جاتے ہیں - آپس میں ہر طرح برابر تو آدم کسی ایک اقنوم کی مانند کیوں ہوا اگر ہوا تو تینوں آقانیم کے مانند ہوا - اور کہنا یوں چاہیئے تھا کہ " آدم ہم تینوں کے مانند ہوا " تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے آدم نیک و بد کی پہچان میں یہوواہ الوہیم یا اسکی کسی اقنوم مطروحہ کی مانند ہرگز نہیں ہوا - آدم مخلوق تھا - یہوواہ الوہیم اور اوسکی آقانیم خالق - خالق کے علم اور مخلوق کے علم میں کوئی حقیقی مناسبت و مشابہت نہیں ہو سکتی - پھر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آدم نے نیک و بد کی پہچان بدی کا تجربہ اوٹھا کر کی پہچان خدا کیلئے ناممکن ہے، اسکی تقدس کی ضد ہے۔

(۲) اگر اس آیت میں کثرت فی الوحدت کا اشارہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ تثلیث کو فائدہ نہیں پہنچاتا مطلق کثرت دو اور چار وغیرہ کو بھی شامل ہے خاص تثلیث کی مثبت نہیں ہے (۳) الوہیم کس کو خطاب کرتا ہے آئیت کے الفاظ پر نگاہ رکھو یہوواہ الوہیم نے کہا کہ دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا"

یہوواہ الوہیم نے کہا۔ خود کو خود تو مخاطب نہیں کرتا۔ یہوواہ الوہیم نے کسی دوسرے سے کہا جو یہوواہ سے غیر تھا۔ جنسے کہا ان سے یہ خطاب ہوا۔ دیکھو پس خطاب کرنے والا یہوواہ الوہیم ہے۔ مگر جن سے خطاب کیا جاتا ہے وہ یہوواہ نہیں۔ بلکہ یہوواہ کے سوائے۔ اسوقت تک عہد عتیق نے ہم کو الوہیت کی آقانیم کے نام نہیں بتائے نہ اُنکے شمار گنائے نہ یہوواہ کے مخاطب کوئی دوسرے یہوواہ بتائے ہمکو صرف ایک ہی یہوواہ الوہیم کی خبر ہے جو کسی کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ "دیکھو"

(۴) فرشتے خدا کے ہم صحبت ہم کو خدا کی کلام سے معلوم ہو چکا ہے کہ "جب خدا نے زمین کے کونے کا پتھر بیٹھلایا سارے بنی اللہ خوشی سے للکارتے تھے" ایوب ۳۸/۴ یہ بنی اللہ فرشتے ہیں جو خدا کے ساتھ شامل ہیں اور یہ خدا کا رحم و محبت ہے کہ وہ اپنے مخلوقوں کو اپنی صحبت و معیت میں قبول کر کے آپکو اُنکے ساتھ ملا کر لفظ ہم بولنے میں تامل نہیں کرتا یہ نہائیت ہی اوچھا خیال ہے کہ اسطرح کی صحبت و معیت سے خدا کی کسر شان ہوتی ہے بلکہ یہ تو عین اس کے شان کے شایاں ہے۔ کہ اوس کی شان جو کسی طرح گھٹ نہیں سکتی اس کی مخلوق کی شان کو بڑھاوے۔

پس ان کتابی خیالات کے مطابق آئیت کا مفہوم یہ ہوتا ہے" یہوواہ الوہیم نے (فرشتوں سے) کہا دیکھو (تم اے فرشتو) انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا"۔

* فقرہ نمبر ۲ میں اختصار کیا گیا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

لیکن تثلیثی خیال کے مطابق آیت اسطرح پڑہی جاوے گی۔

"یہوواہ الوہیم نے (اپنے اقانیم ثلثہ سے جو ہر ایک یہوواہ الوہیم خود تھا) کہا کہ دیکھو (اے اقانیم الوہیت) انسان نیک و بد کی پہچان ہم (آقانیم الوہیت) میں سے ایک (ایک اقنوم) کی مانند ہو گیا"۔

پہلی تفسیر وہ ہے جسکو تمام توریت دان مسیح کے زمانہ تک مانتے آئے ہیں دوسری وہ ہے جو صرف تثلیثی بہائیوں کے دماغ میں سمائی ہوئی ہے۔ کونسی تفسیر درست ہے اب پڑہنے والا خود غور کرے۔

(۵) توحیدی تفسیر پر پہلا **اعتراض** آتھم صاحب ہماری تفسیر پر اعتراض فرماتے ہیں جس کو انہوں نے اپنے خط مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۳ء میں[1] مجھ پر یوں ظاہر فرمایا ہے "بعض یہود نے جو اوسکی شرح یوں کی کہ اسم ضمیر ہم میں ساتھ خدا کے فرشتے بھی فرشتے شامل ہیں نادرست مطلق ہے اول اسلئے کہ متن کلام کہیں آگے پیچھے اول فرشتوں کو نہیں دکھلاتا جو مرجع اس ضمیر کا ٹھہرائے جائیں اور بدون نشان وہی اپنی مرجوع کی اسم ضمیر خبط پیدا کرتا ہے اور کلام کو مبہم ٹھہراتا ہے"۔

جواب اسکا یہ ہے کہ متن کلام آگے پیچھے اُن فرشتوں کو دکھلاتا ہے۔ جو مرجوع اس ضمیر کا ٹھہرائی جاویں اول تو آیت ہی میں خطاب کرنے والا الگ ہے۔ اور جسنے خطاب کیا جاتا ہے وہ الگ خطاب کرنے والا "یہوواہ الوہیم" ہے۔ جسنے خطاب کیا جاتا ہے وہ سوائے یہوواہ الوہیم کے کوئی ہیں جن کو ہم فرشتے کہہ رہے ہیں۔ مگر بہرحال وہ یہوواہ الوہیم خود نہیں ہو سکتے۔ اور خطاب بھی بہت ہی تاکیدی ہے۔ دیکھو جس سے خطاب کرنے والے ہیں اور جسنے خطاب کیا جاتا ہے اونکے درمیان غیریت کی صراحت ہوتی ہے جس کی وجہ سے نہ تو مطلب میں خبط پیدا ہوتا ہے نہ کلام مبہم ٹھہراتا ہے۔ بلکہ خبط پیدا

[1] دیکھو ضمیمہ اوّل (یعنے رسالہ الوہیم کا ضمیمہ)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرنے والی تثلیثی تفسیر ٹہرتی ہے۔ دوئم فرشتوں کا خدا کی صحبت و معیت میں ہونا ایک کتابی حقیقت ہے چنانچہ پیدائش ۲۸/۱۲ و ۱۳ میں یعقوب کے رویہ کے بیان میں ایک سیڑہی کا ذکر ہے۔ خدا کے فرشتے اوسپر سے چڑہتے اوترتے ہیں اور خداوند اوسکے اوپر کہڑا ہے۔ اور ایوب ۱/۸ میں لکھا ہے کہ بنی اللہ یعنے فرشتگان آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں پس خدا کے ساتھ فرشتوں کی معیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس آیت کا مفہوم اس سے بہتر کوئی نہیں کہ خدا نے انسے خطاب کیا اور اون کو اپنے صحبت میں قبول کر کے اپنے اور اُنکے لئے لفظ ہم کا استعمال کیا۔ اور پیدائش ۱۱/۷ و یشعیا ۶/۸ جنکا ذکر آگے آوے گا اوسی کی نظریں ہیں۔

(۶) توحیدی تفسیر پر دوسرا اعتراض۔ دوسرا اعتراض ہماری تفسیر پر آتہم صاحب کا یہ ہے۔

"دوئم وہ فرشتے مفروضہ علم بدی کا ازلی رکہتے ہیں یا کسبی۔ اگر کہو ازلی رکہتے ہیں تو مخلوق کیونکر ٹہرے اگر کسبی تو صحبت اقدس الہی کے لائق کیونکر ٹہر سکے"۔

جواب۔ دراصل یہ اعتراض تثلیثی تفسیر پر بڑے زور کے ساتھ عائد ہوتا ہے آتہم صاحب نے غور نہیں فرمایا۔ جس سے ثابت ہے کہ آدم نیک و بد کی پہچان میں آقانیم الہی کی مانند ہرگز نہیں بلکہ کسی اور ہستی کی مانند تھا کیونکہ آدم کو نیک و بد کی پہچان کا علم ازلی نہ تہا خدا کو ایسا علم ازلی ہے پس مشابہت کی وجہ زائل ہو جاتی ہے۔ پہر آدم کو یہ علم کسبی بھی ہوا۔ خدا کو یہ علم ممکن نہیں وہ قدوس ہے یہاں بھی وجہ مشابہت زائل ہوتی ہے۔ مگر فرشتوں کے علم کی نسبت ایسا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا فرشتوں کا علم ازلی تو نہیں مگر اسوجہ سے ضرور نہیں کہ پہر کسبی ہی ہو۔ کیونکہ فرشتوں کا علم (باستثنائے نافرمان فرشتوں کے) کسبی بھی نہیں مگر ایسا بھی علم ہو سکتا ہے جو نہ کسبی ہو اور نہ ازلی وہ علم حادث ہو بلا ذاتی تجربہ کے اور ایسا ہی علم فرشتوں کو نیکی و بدی کی پہچان کا ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور ایسا ہی آدم کو بھی قبل لغزش کے حاصل تھا۔ اور وجہ مشابہت علم محدود و حادث بھی ہے اور یہ مشابہت مخلوق کو مخلوق کے ساتھ حاصل ہے۔ نہ مخلوق کو خالق کے ساتھ آدم بھی مخلوق تھا فرشتے بھی۔ × × × × × × × × × × × × × × × ×

(۷) سرسید احمد کی تاویل پر آتھم صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"سرسید احمد خاں بہادر جو جملہ ممنو کے معنی بجائے ہم میں سے کے اون میں سے کرتے ہیں اور جو مرجوع اون کا آدم ہائے طبقہ ماقبل آدم معروف کو بتاتے ہیں سو متن تو بر کنار وہ کہیں جیالوجی وکسی اور سائینس یا تواریخ میں بھی نہیں دکھلا سکتے"۔ میں از بیل سرسید کا وکیل تو نہیں مگر اون کی اس رائے کو آپ کے اقوال سے مقابلہ کرکے قابل توجہ ضرور جانتا ہوں۔ آپ نے بحث توحید و تثلیثہ میں فرمایا ہے کہ "جملہ کا حد ممنو کے معنی ان میں سے ایک بھی ہو سکتے ہیں"۔ اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کلمہ ممنو کے معنی ہم میں سے اور اون میں سے ہر دو ہو سکتے ہیں"۔ صحیح اگر آیت کے معنی ہوں جیسا کہ شارحین قبول کرتے[1] ہیں۔ اور آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ "انسان نیک و بد کی پہچان میں اون میں سے ایک کے مانند ہو گیا"۔ تو گو سید صاحب نے اون کا مرجوع ڈھونڈنے میں غلطی کی ہو۔ میں آپکو اون کا مرجوع ایسا بتا دوں گا کہ آپ کو دقت کوئی بھی باقی نہ رہے گی اون کا مرجوع دراصل "آدم ہائے طبقہ ماقبل آدم معروف"۔ نہیں کیونکہ ایسے آدم ہائے کی خبر ہم کو نہیں مگر ہاں نافرمان فرشتوں کا ایک گروہ موجود تھا جو تجربہ بدی کا کرکے مثل آدم کے نیک و بد پہچاننے والا ہو گیا تھا اور مثل آدم کے اپنی حالت معصومیت سے گر کے عاصی ہو چکا تھا"۔ شیطان شروع سے قاتل اور سچائی پر ثابت نہ رہا۔ یوحنا ۸/۴۴ خدا نے فرشتوں کو جب اونہوں نے گناہ کیا نہ چھوڑا ۲۔ پطر ۲/۴ فرشتوں کو جو اپنی اگلی حالت میں نہ رہے بلکہ اپنی خاص مقام کو چھوڑ دیا اتنی سزا دی۔ یہودا ۱۱ ۶

---

[1] دیکھو اُن کی تفسیر بیبل۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

حقیقت میں کوئی دقت ان میں سے کام رجوع ڈھونڈنے میں نہیں ہے۔ دقت ہے تو یہ ہے آیا دراصل **کا حد ممنو** کا ترجمہ ان میں سے ایک ہوسکتا ہے اگر ہوسکتا ہے تو تمام عقدے حل ہوجاتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہم میں سے ایک کو قبول کرنے میں تامل نہیں ہوسکتا۔ مگر اسکے ہر معنے جو قابل قبول ہوسکیں اس معنے سے بہتر و معقول تر معلوم ہوتے ہیں جسکو تثلیثی علماء قبول کرنیکے لئے تیار ہیں۔

(۸) **خلاصہ دلیل توحید** دلیل ہماری یہ ہے کہ توریت میں کسی جگہ ذات احدیت کے اقانیم تبلائے نہیں گئے۔ پس ہم کسی طرح آقانیم کے وجود کو قبول نہیں کرسکتے پھر اس آیت میں مخاطب یہوواہ الوہیم ہے۔ کوئی ایک جزء الوہیت کا یا کوئی اقنوم الگ ہوکر مخاطب نہیں اور چونکہ پورا خدا مخاطب ہے وہ کسی دوسرے سے خطاب کررہا ہے اور کلمہ خطاب **دیکھو** ہے جسنے خطاب کررہا ہے وہ ہرگز خود اپنی ذات نہیں بلکہ کوئی ذات ہے جو اوس کی ذات سے غیر ہے اور یہوواہ الوہیم نہیں۔ اسکے بعد وہ کلمہ **ھم** کا استعمال کرتا ہے جس میں خطاب کرنے والا اور جن سے خطاب کیا گیا دونوں شامل ہیں کلام خدا ہم کو بتلاتا ہے کہ فرشتگان خدا کی صحبت میں ہیں اور اکثر اسطرح خدا نے اون کو مخاطب کیا ہے۔ مثلاً آو **ھم** اتریں پیدایش ۱۱/۷ میں کس کو بھیجوں اور **ھمارے** طرف سے کون جائے گا۔ یشعیا ۶/۸ پس ہم کلمہ ہم سے کثرت اقانیم اقنیہ نہیں نکال سکتے کلام خدا مانع ہے اگر کثرت ہے تو اشخاص کی کثرت ہے جس میں خدا اور فرشتگان داخل ہیں۔

پھر مسٹر آذاد اس رسالہ کے صفحہ ۳۰ میں تین اور آیات اسمضمون کی جنمیں خدا تعالے کی نسبت ضمیر جمع متکلم **ھم** اور **ھمارے** بولا گیا ہے اور اُنسے عیسائیوں نے کثرت فے الوحدت نکالی ہے۔ نقل کرکے اونکا جواب دیا ہے۔

اوّلی پس خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنادیں (پیدایش ۱/۲۶)

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دوم۔ آؤ ہم اُتریں اور اُنکی بولی میں اختلاف ڈالیں (پیدائش ۱۱/۷)

سوم۔ میں کس کو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جائے گا۔ (یشعیاہ ۶/۸)

پھر اسکے جواب میں کہا ہے کہ روئے زمین کی کل زبانوں میں قاعدہ ہے کہ واحد اپنی نسبت صیغہ جمع بھی بول سکتا ہے۔ پھر اسکو صفحہ ۳۵ تک مختلف زبانوں اور مختلف آسمانی کتابوں کی شہادت سے ثابت و مدلل کر دیا۔ اور مسلمانوں کو انکے جوابات سے مستغنی کر دیا۔

انتخاب رسالہ الوہیم ختم ہوا۔ امید ہے ناظرین اسکو مقام ششم متمسک عیسائیوں کا کافی جواب سمجھینگے کچھ کسر رہ گئی تو ہم اسکو نکالدینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

واز انجملہ ساتواں مقام مجموعہ حوالجات عہد عتیق ہے۔ جن کو ڈپٹی آتھم نے فہرست ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں اور پرچہ ۲۳ مئی ۱۸۹۳ء کی آٹھ سطروں میں گن سنایا ہے۔ اور اسکا کوئی مطلب نہیں بتایا۔ ہم نے ان مقامات کو عہد عتیق میں بچشم خود دیکھا تو وہاں الوہیت مسیح کے ذکر بلکہ اشارہ تک نہ پایا۔ لہذا ہم بھی ان حوالجات کی نسبت اجمالی رائے ظاہر کرتے ہیں کہ ان مقامات کو دعوے الوہیت مسیح کے ثبوت میں پیش کرنا ڈپٹی آتھم کے نقصان فہم کا اخروٹ ہے جو اسوقت انکے پیرانہ سالی کا عرض لازم غیر مفارق ہو رہا ہے۔ انکو عبداللہ آتھم کے دعوے الوہیت مسیح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عبداللہ آتھم ان حوالجات کی تفصیل کرتے تو ہم بھی انکے متعلق تفصیلی رائے ظاہر کرتے۔ جیسے کہ اور حوالجات عہد عتیق کی نسبت تفصیلی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ یہ پرچہ اول ڈپٹی آتھم اور اسکے دوسرے پرچوں (پرچہ ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء) کے مندرجہ مقامات عہد عتیق پر اسلامی رائے کا اظہار ہے۔ اب اس پرچہ اور اُسکے دیگر پرچوں متمسکات مقامات عہد جدید کی نسبت اسلامی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

اوّلاً یہ سن لینا چاہیئے کہ عہد جدید سے جس قدر الفاظ و عبارت متعلق الوہیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah.
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسیح تثلیثی عیسائی نکال کر پیش کرتے ہیں۔ ان سب کے جوابات توحیدی عیسائی مسٹر اکبر مسیح مختار باندانی اپنے رسالہ الوہیت مسیح و تثلیث کے تنقیح میں دیدیئے ہیں۔ جسنے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ انجیل اور اسکے متعلقات عہد جدید میں مسیح کی الوہیت کا نام و نشان نہیں ہے۔ عیسائیوں کا ان الفاظ و عبارت سے مسیح کی الوہیت نکالنا محض غلطی ہے جو بعض مواقع پر غلطی الفاظ اور بعض جگہ غلطی ترجمہ اور غلطی فہم پر مبنی ہے۔ مسٹر اکبر مسیح نے مسلمانوں کو ان الفاظ و عبارات کے جواب سے مستغنی کر دیا ہے۔ اور آیت کفی اللہ المؤمنین القتال کا صدق ظاہر کیا۔ تاہم ان الفاظ و عبارات متعلقہ اسلامی رائے ظاہر کرتی ہیں اگر ہم ہی اسکو مسٹر اکبر مسیح کے جوابات کا خلاصہ بھی نقل کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ اگر تثلیثی عیسائی اسلامی رائے کے مقابلہ میں کچھ کہنا چاہیں تو پہلے اپنے گھر کی خبر لے لیں۔ اور مسٹر اکبر مسیح کے جوابات کا جواب دیکر مسلمانوں کے جواب میں کچھ کہیں۔ پادری جی ایل ٹھاکر داس مشنری گوجرانوالہ نے مسٹر اکبر مسیح کے جواب میں ایک مضمون بعنوان عمانوائیل اخبار نور افشاں کے متفرق پرچوں میں چھپوایا ہے۔ جسکو مسٹر اکبر مسیح اکٹھا کر کے بطور مستقل رسالہ چھاپ دیا ہے۔ مگر وہ جواب کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ ہے اور سوال از آسمان و جواب از آسمان کا مصداق ہے۔ مسٹر اکبر مسیح نے اسکا جواب رسالہ تائید التنقیح میں ایسا دیدیا ہے۔ کہ پھر اسکے جواب میں پادری ٹھاکر داس سے بجز سکوت کچھ بن نہیں پڑا۔ اور آئندہ بھی امید نہیں کہ کسی تثلیثی عیسائی سے اس کا کوئی جواب بجز سکوت بن آوے۔

اس تمہید کے بعد واضح ہو۔ کہ منجملہ مقامات عہد جدید ایک مقام مکاشفات یوحنا باب ۱۔ آیت ۸ ہے جسمیں یہ بیان ہے کہ "خداوند یوں فرماتا ہے میں الفا و امیگا۔ اوّل و آخر جو ہے اور تھا اور آنے والا ہے۔ اور قادر مطلق ہوں" جسکو ڈبلیو آتھم نے پرچہ ۲۲۔ مئی میں بلا حوالہ۔ اور پھر پرچہ ۲۴ مئی مجملاً حوالہ سے۔ اور

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

۲۵ مئی ۱۸۹۳ء کی فہرست میں تفصیلاً نقل کیا ہے۔ اہل اسلام اس کتاب مکاشفات یوحنا کو عیسائیوں کے مسلّمہ اور معتبرہ کتب سے نہیں مانتے۔ کیونکہ وہ عیسایوں کے اقوال وعبارات ذیل میں اس کتاب سے انکار مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ھارن صاحب مفسر اناجیل اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ الوحین فرقہ نے جو دوسری صدی میں ہوا ہے جملہ تصانیف یوحنا سے انکار کیا۔ اور ریشنیڈر نے (جو بہت بڑا عالم عیسائی ہوا ہے) کہا ہے کہ سب تصانیف یوحنا۔ اسکی تصنیف نہیں۔ بلکہ کسی دوسرے نے دوسری صدی کے شروع میں تصنیف کر کے اس کی طرف منسوب کئے۔ لارڈنر کی چوتھی جلد کے صفحہ ۵۰۷ میں ہے کہ سرل۔ نے کتاب مشاہدات یوحنا کو نہیں مانا۔ یوسی بیس اپنی تاریخ کے باب ۲۵ میں لکھتا ہے کہ "ڈیونیشن" نی کہا ہے۔ کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا ہے۔ اور اسکے رد میں کوشش کی ہے اور کہا کہ یہ سب [illegible] اور ایسا ہی جناب [illegible] اور نسبت اس کی یوحنا کی طرف جھوٹ ہے اور اسکا مصنف نہ کوئی حواری ہے۔ نہ کوئی پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ اسکو سرن ٹس ملحد نے لکھا ہے۔ اور یوحنا کا نام لگا دیا اور دی ٹس ٹھوڈورس پروٹسٹنٹ واعظ رم بزرگ لکھتا ہے۔ کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہمنے قصد کر چھوڑ دیا۔ اور راجرس نے جو علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ تھا بہت بڑے علماء پروٹسٹنٹ کا نام لکھا ہے جنہوں نے ذیل کی کتابوں کو جھوٹا سمجھ کر نکال دیا ہے۔ (۱) نامہ عرابیون کا۔ (۲) نامہ یعقوب۔ (۳ و ۴) نامہ دوم وسوم یوحنا۔ (۵) نامہ یہودا۔ (۶) مشاہدات یوحنا۔ ڈاکٹر بنسن صاحب پروٹسٹنٹ لکھتا ہے کہ یوسی بیس کے وقت تک یہ کتابیں واجب التسلیم نہیں ہوئی تھیں۔ اور سریانی کلیسیوں نے نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم وسوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو واجب التسلیم نہیں مانا۔ اور مروز صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۱

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

میں لکھا ہے۔ کہ بہت سے محقق پروٹسٹنٹوں نے مشاہدات سے واجب التسلیم ہونے میں جھگڑا کیا ہے۔

ان اقوال کی نظر سے اہل اسلام اس کتاب کے کسی بات کے جواب دینے کو ضروری نہیں جانتے۔ ومعہذا وہ اسکے جواب وردّ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسکا مضمون انجیل یوحنا اور مرقس اور دیگر خطوط عہد جدید کی آیات ذیل مخالف ہے۔ تب یشوع نے جواب دیا اور کہا کہ میں تمسے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کرسکتا (انجیل یوحنا ۵-۱۹) کیونکہ جسطرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہے۔ اسی طرح اُسنے بیٹے کو بھی دیا ہے۔ کہ اپنے میں زندگی رکھے۔ (یوحنا ۵/۲۶) میں آپ سے کچھ نہیں کرسکتا۔ جیسا میں سُنتا ہوں۔ حکم کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے کیونکہ اپنی مرضی کو نہیں پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا ہے۔ چاہتا ہوں (یوحنا ۵/۳۰) جسطرح کہ زندہ باپ نے مجھے بھیجا۔ اور میں باپ سے زندہ ہوں۔ اسی طرح وہ بھی جو مجھے کھاتا ہے۔ مجھسے زندہ ہے (یوحنا ۶/۵۷) پھر یسوع نے انہیں کہا۔ میں آپ سے کچھ نہیں کرتا۔ مگر جو باپ نے مجھے سکھلایا ہے وہ باتیں کہتا ہوں (یوحنا ۸/۲۸) مگر اسدن اور گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں۔ اور نہ بیٹا۔ کوئی نہیں جان سکتا۔ (مرقس ۱۳/۳۲) مسیح اگرچہ وہ کمزوری سے صلیب پر مارا گیا۔ لیکن خدا کی قدرت سے وہ جیتا ہے۔ اور ہم بھی اُسمیں شامل ہو کے کمزور ہیں پر اسکے ساتھ خدا کی قدرت سے جو تمہارے حق میں ہے جیئینگے (۲ ۱۳/۴ قرنتی) کیونکہ وہ جو مرا تو گناہ کی نسبت ایک بار مرا۔ پھر جو جیتا ہے خدا کی نسبت جیتا ہے اسی طرح تم بھی گناہ کی نسبت مردہ ہو۔ پھر خدا کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے زندہ سمجھو۔ (رومی ۶/۱۱) ان آیات میں مسیح اور اُسکے رسولوں کے اقوال سے صاف بیان ہے کہ مسیح نہ اپنے آپ زندہ ہوا۔ نہ اپنے آپ کچھ کرسکتا ہے۔ نہ اپنے آپ علم رکھتا ہے۔ پھر بمقابلہ ان آیات کے جو مکاشفات

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کی آیات مذکورہ میں مسیح کو ازلی اور قادر مطلق کیا گیا ہے۔ وہ دروغ بے فروغ اور بناوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

مسٹر اکبر مسیح کا جواب بھی اسی کے قریب قریب ہے اُنہوں نے مکاشفات کو الہامی فرض کر کے بعض آیات والفاظ کو غلط اور بعض الفاظ کے معنے کو غلط قرار دیکر اسکے ایسے تاویلی معنے بیان کئے ہیں۔ جن سے مسیح کی الوہیت کی نفی ہوتی ہے۔ وہ صفحہ ۹۰ رسالہ تنقیح میں کہتے ہیں۔

(۷) مکاشفات کی کتاب سے بھی ایک آیت ثبوت الوہیت مسیح میں پیش کیجاتی ہے۔ گو کہ اس کتاب کو **رسولی** تصنیف کہتے ہیں۔ ہم کو تامل ہے۔ مگر اسپر بھی اپنے بھائیوں کی خاطر بحث کرتے ہیں۔ اسکا مصنف بھی ہمارے نزدیک توحیدی تھا۔

ahmadimuslim.de

(۱) خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ میں الفا اور امیگا اول اور آخر جو **ہے اور تھا اور آنیوالا ہے قادر مطلق ہوں** (۱/۸)

(۲) مسیح نے کہا میں الفا اور امیگا اوّل و آخر ہوں (۱/۱۱)

(۳) مسیح نے کہا۔ میں اوّل اور آخر اور زندہ ہوں۔ اور میں **موا** اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں (۱/۱۷ و ۱۸)

(۴) مسیح کا کلام وہ جو اوّل اور آخر ہے۔ اور **موا** تھا اور جیا ہے یہ باتیں کہتا ہے۔ (۲/۸)

(۵) کسی نے کہا میں الفا اور امیگا ابتداء اور انتہا اوّل و آخر ہوں (۲۲/۱۳)

ہم اس کتاب کے صفحہ ۶۳[۵۲] میں لکھ چکے ہیں کہ محض ایک سے الفاظ استعمال کرنے کی وجہ سے دو مختلف اشخاص ہم مرتبہ نہیں ہو جاتے اور جو الفاظ خدا کے لئے

[۵۱] ریوایزڈ ورشن کے مطابق۔ [۵۲] صفحہ ۶۳ کے اصل عبارت بصفحہ (۳۵۳) منقول ہو گی۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

غیر محدود وہیں انسان کے لئے بالکل محدود اور ادنے معنی ادا کرتے ہیں۔

ازلیت وابدیت خدا کی صفات مسلمہ ہیں اسلئے ان الفاظ الفا و امیگا اوّل و آخر سے خدا کی ازلیت وابدیت بغیر کسی تشریح زائد کے ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح باوجودیکہ جملہ سب کچھ جانتا ہے فی نفسہ علم غیر محدود یا ہمہ دانی ثابت نہیں ہوتی۔ تاہم چونکہ کلام مقدس میں خدا سے صفات ہمہ دانی بہت واضح طور پر منسوب ہوتی ہیں۔ اسلیئے جہاں لکھیں لکھا ہے خدا سب کچھ جانتا ہے۔ (۱ یوحنا ۳/۲۰) بلا تامل اس سے مراد ہمہ دانی لیتے ہیں برخلاف اسکے چونکہ کلام مقدس انسان کو نہائت وضاحت سے کم عقل و ناقص العلم بتلاتا ہے۔ لہذا جب اسکے لئے بعینہ وہی الفاظ تم سب کچھ جانتے ہو (۱۔ یوحنا ۲/۲۰) مستعمل ہوتے ہیں تو اسکا مفہوم ہمیشہ محدود و ادنی جانتے ہیں۔

(۱) اس آیت میں جہاں خدا متکلم ہے یوں مرقوم ہے۔ میں الفا و امیگا اوّل و آخر جو تھا اور جو ہے اور جو آنیوالا ہے قادر مطلق ہوں یعنے جملہ اوّل مجرد نہیں بلکہ جملہ ثانی کے ساتھ ملکر صفات ازلیت وابدیت کا اظہار کرتا ہے مسیح کو اگرچہ ایک معنی میں الفا و امیگا یا اوّل و آخر کہا ہے مگر اوس کو جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے قادر مطلق کبھی نہیں کہا اور صرف یہی اخیر جملہ الوہیت کو مجرداً فی نفسہ ثابت کرتا ہے اور یہی جملہ اُسکے حق میں مردود بھی ہے۔

(۲) یہ آیت غلط اور متن سے خارج ہے۔ ریوائیزڈ ورشن نے اُسکو متروک کر دیا ہے۔

(۳) و (۴) اُن آیات میں جو لقب مسیح کو دیا گیا ہے وہ خدا کے حق میں بالکل کفر ہے وہ اوّل و آخر ہے۔ اور موا تھا اور جیا ہے خدا کی نسبت کہنا کہ وہ موا تھا اور جیا ہے کفر ہے اور مسیح کے حق میں الفاظ الفا و امیگا اول و آخر دوسرے الفاظ جو موا تھا اور جیا ہے سے مل کر ضرور محدود ہو جاتے ہیں کیونکہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مسیح کی ذات انجیل میں حادث بیان کی گئی ہے اُسنے خود اپنے واجب الوجوب ہونے کی نفی کی دیکھو باب دوم فصل اوّل دفعہ ۱۔ اُسنے آپ کو باپ سے کمتر اور اُسکو اپنا خدا بتلایا ہے۔ پس عقل و نقل دونوں ہماری موئید ہیں۔

(۵) یہ آئیت مشتبہ ہے کیونکہ اسمیں اختلاف ہے کہ اسکا متکلم کون ہے آیا مسیح یا وہ فرشتہ جو کہتا ہے میں تیرا اور نبیوں کا جو تیرے بھائی ہیں ہم خدمت ہوں (آیت ۹) دونو رائیں درست ہوسکتی ہیں۔ اگر وہ فرشتہ جو اپنی عبودیت کا اقرار کرتا ہے متکلم ہے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ کلام کسی طرح الوہیت کی حد تک نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ ایک محدود و مجازی معنے رکھتا ہے۔ اور اگر مسیح متکلم ہے تو بھی وہی معنے درست و قرین عقل و نقل ہیں کیونکہ مصنف (مکاشفات کا) مسیح کو خدا نہ جانتا تھا۔ اور اگرچہ اُسنے اُسکے نہایت ہی اعلےٰ رتبہ کا اظہار کیا ہے جسقدر کائنات میں دوسری ہستی نہیں پہنچ سکتی تو بھی اوسکو خدا سے کمتر مانا ہے وہ خدا میں (نہ کہ کسی اقنوم میں) اور مسیح میں ہمیشہ امتیاز کرتا ہے۔

پھر اسکی تائید میں مکاشفات کے سات اقوال نقل کئے ہیں۔ جن میں خدا کو خدا قادر مطلق وغیرہ اور مسیح کو خدا کی طرف سے مختار اور اُسکا برہ اور اوس کی ہیکل کا ستون وغیرہ کہا گیا ہے۔

پھر صفحہ ۱۴ میں کہتے ہے کہ۔ پس معلوم ہوگیا کہ اس کتاب (مکاشفات) کے بموجب بھی مسیح خدا نہیں ہے اور ہم کو چاہیئے کہ تمام انجیل کے موافق اس کلام کی کہ "میں الفا و امیگا اوّل و آخر ہوں" تفسیر کریں۔ اسقدر تو ثابت ہوگیا کہ مسیح کے حقمیں اس کلام کے کوئی محدود معنے ہیں۔ وہ معنے کیا ہیں۔ اگر ممکن ہو۔ تو ہم دریافت کرینگے پھر ان معنے کو بیان کیا اور کہا کہ بشہادت باب ۳۔ آیت ۱۴۔ اس کتاب کے اور باب $\frac{1}{15}$ قلسی کی اس سے یہ مراد ہے کہ وہ سب مخلوقات سے پہلے مخلوق ہیں۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۲) بعض اہل اسلام اعتقاد رکھتے ہیں کہ سب سے پہلے خدا نے آنحضرتؐ کا نور پیدا کیا اور کل عالم اسی سے پیدا ہوا۔ (دیکھو رسالہ مشہور نور نامہ اور مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی) اور بشہادت $\frac{3}{1199}$ اقرد $\frac{1}{22}$ افسی و $\frac{12}{2}$ عبر مسیح کلیسا کا اول آخر ہے۔

پھر اس تاویل ثانی کی تائید میں تثلیثی علماء کے اقوال کو پیش کیا۔ اور کہا ہے "تثلیثی علماء اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ امر سیس (تفسیر یوحنا باب ۸۔ آیت ۲۵) لکھتا ہے یہ ظاہر ہے کہ مکاشفات میں مسیح کو پہلا اور پچھلا کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ آغاز اور انجام اوس کلیسا کا ہے۔ جس کی نیو اوس کی پہلی آمد پر پڑی اور جسکا انجام بخیر اوس کی دوسری آمد پر ہوگا۔ ڈاکٹر جان اوون (تفسیر خط عبرانیان ۱۳-۸) فرماتے ہیں مسیح ہمارے ایمان کا الفا و امیگا پہلا اور پچھلا آغاز کرنے والا اور انجام کرنے والا ہے انجیل کے معنے انجیل سے پوچھو۔ مگر مسیح کے اس خطاب کو خدا کے اس خطاب سے میں الفا و امیگا اول و آخر ہے اور جو تھا اور جو آنے والا قادر مطلق ہوں خلط ملط کر دینا۔ ایمان کو خلط ملط کر دینا ہے"۔

واز انجملہ دوسرا مقام یوحنا-۱-۸۔ ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں اس نے تبلایا جسکو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے پرچہ ۲۲۔ مئی ۱۸۹۳ء میں نقل کیا ہے۔ اور اکلوتے کی تفسیر میں اپنی طرف سے لفظ خدا بلا دیا۔

اس آیت کو الوہیت مسیح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بات خدا کی مخلوقات سے ایک ایک ذرہ اور درختوں کے ایک ایک پتے کی نسبت کہی جا سکتی ہے کہ خدا کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اسکی مخلوقات سے ذرہ ذرہ اور پتہ پتہ نے خدا کی وجود اور ہستی کو ظاہر کیا۔ ایک اعرابی کہتا ہے۔ البعرۃ تدل علی البعیر و اثر القدم علی المسیر فالسماء ذات الابراج والارض ذات الفجاج لایدلان

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

علی الصانع الخبیر ترجمہ یعنے میگنی سے اونٹ پہچانا جاتا ہے۔ اور پاؤں کے نشان سے چلنے کا پتہ لگ جاتا ہے پس کیا آسمان برجوں والا۔ اور زمین فراخ راستوں والی اپنے کاریگر کے وجود (خدا تعالےٰ) کا پتہ نہیں دیتی۔ ؂

ایک اور شاعر کہتا ہے۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ؂ ہر ورق دفتر یست معرفت کردگار ؂ پس یوحنا نے اسی معنے کر حضرت مسیح کو خدا کی ہستی بتانے والا قرار دیا ہے۔ تو اسمیں کوئی بحث و کلام نہیں ہے۔ اور اگر اس کلام یوحنا کا مقصود یہ ہے کہ خدا کی ہستی اور وجود کو مسیح کے پہلے کوئی نہ جانتا تھا۔ مسیح پیدا ہوا تب اوس نے خدا کی ہستی کو ظاہر کیا۔ تو اس معنے کر یہ کلام لائق تسلیم نہیں ہے۔ کیا حضرت مسیح کی پیدائش سے پہلے جسقدر انبیاء گذرے ہیں کسی نے خدا کی ہستی کو ظاہر نہیں کیا۔ اور حضرت مسیح کے پہلے سب انبیاء اور مومن خدا سے بے خبر رہے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا اور اگر اس سے یوحنا کا مقصود ہے کہ خدا تعالےٰ نے مسیح کے جسم اور صورت میں ظہور یا حلول کیا۔ اور اوتار لیا۔ تب خدا لوگوں کو نظر آیا۔ تو اس معنے کر یہ کلام کفر ہے۔ اور معہذا خلاف واقع اور کذب بنتی ہے۔ خدا تعالےٰ کا اجسام مخلوقات میں ظہور یا حلول کرنا اس کی الوہیت اور تقدس کے برخلاف ہے۔ اور یہ اُن لوگوں کا کفریہ عقیدہ ہے۔ جو رام چندر وغیرہ راجاؤں کو خدا کا اوتار کہتے ہیں۔ اسکے کذب ہونے پر یہ کلام خود دلیل ہے۔ کیونکہ اس میں اوّلاً کہا گیا ہے کہ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر اگر مسیح کی جسم و صورت کو خدا کا جسم و صورت قرار دیا ہے۔ تو گویا اسکو سب کا دیکھا ہوا قرار دیا۔ پھر اسکی نسبت شروع میں یہ کہنا کہ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ کذب نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

پھر اس کلام میں یہ کلمہ بھی خلاف واقعہ ہے۔ کہ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا بیبل میں خدا کے بیٹے اور بیٹیاں اور بہت ہیں۔ پھر مسیح کو اکلوتا بیٹا کہنا خلاف واقع نہیں تو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تو اور کیا ہے * * * بالجملہ اس آیت کے جو معنی صحیح ہو سکتے ہیں۔ اور اس معنے کر یہ آیت لائق تسلیم ہے۔ اس معنے کو الوہیت مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو معنے عیسائی سمجھتے ہیں اس معنے کر یہ آیت خلاف واقعہ ٹھرتی ہے۔ اور الہامی ماننے کے لائق نہیں رہتی۔ مسٹر اکبر مسیح نے اس آیت کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ اسکو الوہیت مسیح کی نفی کی دلیل ٹھراکر اس سے استدلال کیا ہے۔ چنانچہ رسالہ تنقیح کے صفحہ ۱۲۷ میں کیا ہے۔ اس دیباچہ کے آخر آیت ۱۸ میں گمان الوہیت مسیح کی قطعی طور پر نفی ہو جاتی ہے تا آخر قول جو مقام سوم کے جواب کی تائید میں منقول ہوگا۔

از انجملہ تلبیس امقام یوحنا باب ۱۔ آیت اسی ۳ ہے جس میں بیان ہے ابتدا میں کلام میں تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ اور یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اسی سے پیدا ہوئیں اور جو چیز پیدا ہوئی ہو۔ جسکو ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء کی فہرست میں نقل کیا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مسیح ازلی ہے۔ اہل اسلام اس کلام کو الہامی فرض کرین۔ تو اُسکے معنے وہ یہ بیان کر سکتے ہیں کہ خدا تعالے اوّل سے اپنی صفات کلام وغیرہ کے ساتھ موجود ہے۔ اُسنے عالم کو بنانا چاہا۔ تو اپنے حکم و کلام (کلمہ کن) سے بغیر کسی مادہ یا اسباب خارجی کے عالم پیدا کیا۔ اور اسکے کلمہ کن نے عالم اجسام میں ظہور کیا۔ یعنے اسکا ان میں اثر ظاہر ہوا یوحنا کے اس قول میں جو کلام کو خدا کہا گیا ہے تو اس سے اس کا یہ مقصود نہیں کہ کلام خدا تعالے سے جداگانہ کوئی ذات خاص یا اقنوم ہو کر خدا کہلاتا تھا۔ بلکہ اسمیں اس نے خدا کی ذاتی صفت کلام کو جسکا وجود خدا سے علیحدہ نہیں بطور مبالغہ خدا کہدیا ہے جیسے عادل زید کو اسکی کمال عدالت کے سبب زیدٌ عدلٌ یعنے زید سراپا عدالت ہے کہدیتے ہیں۔ اور ایسا ہی یوحنا نے اپنے پہلے خط کے باب اوّل آیت ۵ میں خدا کو نور کہا ہے۔ اور باب ۴ کے آیت ۸ و ۱۶ میں خدا کو محبت کہا ہے۔ باوجودیکہ

ان ہی آیات میں محبت کو بندوں کی صفت قرار دیا ہے۔

مسٹر اکبر مسیح نے یوحنا کے اس قول کو اور اسکے ساتھ اسکے اون اقوال کو جو اس کتاب کے ۴ ا۔ آیت میں۔ اُسنے کہے ہیں۔ کہ کلام مجسم ہوا۔ اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا۔ اور ہمنے اسکا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال اسنہ ۱۲۵ھ رسالہ تنقیح میں نقل کر کے اسکے جواب میں بضمن دفعہ اوّل کہا ہے۔ تمام گذشتہ بحث سے تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ۔ انجیل میں کوئی بھی ایسی آیت یا فقرہ نہیں جس سے کسی طرح بھی گمان الوہیت (یعنے مسیح) کی تائید ہو سکے۔ ہر جگہ نفی الوہیت ثابت ہے۔ پس ضرور ہے کہ یہ آیت بھی کُل انجیل کے منشاء کے مطابق ہو۔ نہ کہ مخالف اور ہمکو چاہیئے کہ اس آیت کی تفسیر کرتے وقت اپنی نظر تمام انجیل پر رکھیں۔

(۲) یہ دیکھنا چاہیئے کہ مقدس یوحنا نے خود اپنی انجیل نویسی کے بارے میں کیا دعوے کرتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے انجیل کس منشاء کے لئے لکھی ہے اونکا مقصود کیا تھا۔ اس انجیل کے اخیر میں ۲۰/۳۱ وہ فرماتے ہیں یہ لکھی گئی تاکہ

ایمان لاؤ۔ کہ یسوع وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اور تاکہ تم ایمان لا کے اسکے نام سے زندگی

پاؤ۔ یوحنا انجام میں یہ تو نہیں فرماتے کہ واقعات انجیل لکھی گئی کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع مسیح خدا ہے۔ یا وہ تثلیث کا اقنوم ثانی الوہیت میں خدا کے برابر ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ پھر وہ یوں کہتے کہ تم اسکی الوہیت پر ایمان لا کے زندگی پاؤ۔ بلکہ زندگی کا باعث اُسکی ابنیت و مسیحیت پر ایمان لانا ٹھہرایا۔ کیا یہ حیرت کا مقام نہیں کہ اگر مقدس یوحنا اپنی کتاب کے آغاز ہی میں یسوع کو خدا کہتے تو کتاب کے انجام میں ایک ضعیف نتیجہ نکال لیتے۔ کہ وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ پس ہم کو لازم ہوا۔ کہ ہم دیباچہ کی کوئی ایسی تفسیر کریں۔ جو کل منشاء انجیل اور مقدس رسول کی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ارادی اور انجام کتاب کے موافق ہو۔ نہ کہ اسکے صریح مخالف۔ بزرگ ٹرتولین فرماتے ہیں کہ مقدس یوحنا کی شرح ایسی کرنی چاہئے جو موافق اس سب کے نہ مخالف اوس سب کے ہو جو اُسنے دوسری جگہوں میں لکھا ہے۔ یا جو مین مخالف معنے الفاظ کے ہو۔ کیا اس انجیل ۱۴/۲۸ میں یہ نہیں لکھا۔ کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ ہمارے مخاطب اپنے عقیدہ کے موافق اس آیت کی تفسیر کہے کرسکیں۔ یہ آیت قطعی ہے۔ اسکا مفہوم ظاہر سے زیادہ ظاہر ہے۔ جب تک اس انجیل کے دل میں یہ آیت باقی ہے۔ اس انجیل کے دیباچہ سے الوہیت مسیح ثابت نہ ہوگی۔

(۳) اگر مقدس رسول کو منظور ہوتا کہ۔ وہ یسوع کو خدا کہیں تو وہ یوں صاف کیوں نہ کہدیتے۔ کیا ضرور تھا کہ وہ ایسے صاف مسئلہ کو جسکے اظہار پر اتنا نا سیس قادر ہوں اپنی انجیل میں بیان نہ کرکے کسی اولجھی ہوئی عبارت میں چھپاتے۔ اور ہر جگہ اوس کو ابن آدم و بیٹا و خدا کا بیٹا اور مسیح کہکے اسکے منہ کے یہ واضح الفاظ میرا باپ مجھسے بڑا ہے مرقوم کرتے اور انجام میں اپنی کتاب کا حاصل دلب لباب یہ تبلاتے کہ یہ سب کچھ لکھا گیا کہ۔ تم ایمان لاؤ۔ کہ یسوع وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔

(۴) ہم نہیں سمجھتے کہ اس آیت سے کیونکر الوہیت مسیح اخذ کی جاسکتی۔ اسمیں یہ تو نہیں لکھا کہ ابتدا میں مسیح تھا۔ اور مسیح خدا کے ساتھ تھا۔ بلکہ یہ لکھا ہے ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا۔ اور فضل اور راستی سے بھرپور ہوکر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہمنے اُسکا جلال دیکھا۔ جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔ پس مسیح خدا نہ تھا۔ خدا اس کلام کو کہا مسیح جسکا ظہور ہے۔ کلام نے جسم مسیح میں ظہور پکڑا۔ پھر دیکھنا چاہیئے کہ اخیر فقرہ میں یہ کہا ہے۔ وہ ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اوسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا۔ یہ نہیں کہا جیسا خدا کا۔ اور یہی اقرار اس انجیل کے اختتام میں بھی آیا جو کُل انجیل کا لب لباب ہے

ahmadimuslim.de

(۲۰/۳۱) پس نفی الوہیت مسیح اس انجیل کے آغاز و انجام کا ماٰل ہوا۔

(۵) اس دیباچہ کے آخر آئیت میں گمان الوہیت مسیح کی قطعی طور پر نفی ہو جاتی ہے۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے۔ اوس نے بتلا دیا۔ اب اگر در اصل مسیح خدا تھا تو مسیح کے دیکھنے والوں نے بالضرور خدا کو پوری طرح دیکھا۔ اور یہ غلط ہے۔ کہ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ مگر مسیح خدا نہ تھا۔ اسلئے خدا کو کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ سچ ہے۔

(۶) ایک اور بات بھی ہمارے بھائیوں کے غور کے قابل ہے۔ لکھا ہے ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ اگر بفرض محال تثلیثی معنے اس آئیت کے درست ہوں یعنے مسیح کلام و خدا ہے اور الوہیت کا دوسرا اقنوم تو بھی کلیسیا کے عقیدہ تثلیث کی پوری تردید اس جملہ سے یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا ہو جاتی ہے۔ اس سے ہر سہ اقنوم کی نفی ہوتی ہے اور خدا میں تثلیث نہیں بلکہ تثنیہ ماننا چاہیئے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ اگر الوہیت میں کوئی تیسرا اقنوم ہے۔ تو پھر یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ نہ تھا بلکہ اور یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھی۔ پس اس آیت کے تثلیثی معنے سے انکار کرنے کے لئے ہمارے پاس کافی سے زیادہ وجوہ ہیں ہم نے ثابت کیا کہ وہ عقیدہ صرف انجیل کے منشاء کے خلاف ہے۔ بلکہ مقدس رسول کے ارادہ و بدعا اور اُنکے ہر قول کے خلاف ہے۔ بچا چاہیئے کہ ہم جلد اس عقیدہ سے دست بردار ہوں۔

پھر دفعہ دوم میں اس آئیت کے صحیح معنے بیان کئے ہیں۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ رسول یوحنا نے اس مقام میں لفظ لوگس جسکا ترجمہ کلام کیا گیا ہے استعمال کیا ہے۔ اور اس لفظ لوگس کا ترجمہ کلام بھی ہوا ہے۔ عقل۔ علم۔ حکمت۔ و قدرت بھی ہوا ہے۔ بعض نے اسکا ترجمہ ظہور کیا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پھر یہ کہنا دشوار ہے کہ آیا اس آیت میں لوگس کسی شخص ہستی کو کہا ہے۔ یا محض بطور استعارہ یہ نام کسی صفت الہی کو دیا ہے۔ علماء تثلیثی کو بھی اس سے انکار نہیں ہے کہ۔ مجرد کلام سے غیر شخصی صفت الہی مراد ہو سکتی ہے۔ علاوہ بریں اخیر جملہ کے درست ترجمہ میں اختلاف ہے۔ اس جملہ کے دو ترجمہ ہو سکتے ہیں۔ (۱) یہی مروجہ ترجمہ کلام خدا تھا۔ (۲) خدا کلام تھا۔ چنانچہ لوتھر اور وکلف نے یہی ترجمہ کیا ہے اور ڈاکٹر کیمبل کہتے ہیں کہ۔ پرانی انگریزی ترجمہ میں جو ہنری ہشتم کے زمانہ میں رائج تھا۔ یہی ترجمہ تھا۔ ڈاکٹر ایڈم کلارک دونو ترجمہ قبول کرتے ہیں۔ خدا کلام تھا اسکے ہم معنی آیات انجیل میں ہیں۔ مثلاً خدا نور ہے۔ خدا محبت ہے۔ (۱ یوحنا ۱/۵ ۴/۱۶)

اور پھر ہمنے خاصکر یہ ثابت کیا ہے کہ۔ کلیسیا کا عقیدہ اس آیت سے مطلق تائید حاصل نہیں کر سکتا۔ اب ہم یہ دکھلاتے ہیں کہ جو بعض علماء جو علماء تثلیثی کے درمیان مستند اور ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔ اس آیت کو الوہیت مسیح کے ثبوت میں بالکل غیر کافی سمجھتے ہیں۔ انکی رائے ہے کہ لوگس کلام کو مجازی طور سے خدا (θεός) کہا یہ لوگ یونانی عبارت پر زور دیتے ہیں۔ ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا (τόνθεόν) معہ حرف تعریف) کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا (θεός) بغیر حرف تعریف تھا۔ یہی ابتدا میں خدا (τόνθεόν) معہ حرف تعریف) کے ساتھ تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ترجموں میں اصل یونانی کی رعایت نہیں ہو سکتی۔ انکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ۔ جو لفظ خدا کے لئے آیا وہی کلام کے لئے آیا۔ حالانکہ دونوں جگہ ایک ہی لفظ نہیں کلام کو صرف (θεός) کہا ہے (یعنے بغیر حرف تحریف) اور خدا کو (τόνθεός) بحرف تعریف پہلا لفظ بغیر حرف تعریف عام ہے اور اسکے معنے ایک خدا کے نہیں ہیں۔ اس لفظ کا استعمال سوائے خدا کے دوسرے کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر فریڈرک [illegible] لغت عہد

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جدید میں تسطیر فرماتے ہیں۔ مجازاً لوگس (ΛΟΓΟΣ) خدا کے معنی ہیں۔ وہ جو باختیار وبحکم خدا عمل کرتا ہے۔ وہ جو زمین پر خدا کا نائب ہے۔ اس طرح حاکموں اور قاضیوں کو خدا کہا ہے۔ دیوحنا ۱۰۔ ۳۴ و ۳۵ معہ زبور ۸۲۔ ۶ و خروج ۲۲۔ ۲۸ و زبور ۹۷۔ ۹۔ اور نیز فرشتوں اور بادشاہوں کو۔ ۱ قرہ ۸۔ ۵ و خروج ۷۔ ۱" برخلاف اس کے (ΘΕΟΣ ΤΟΥ) یعنے لوگس معہ حرف تعریف کے خاص ہے۔ اور سوائے باپ کے کبھی کسی دوسرے کے لئے مستعمل نہیں ہوسکتا۔ (دیکھو صفحہ ۴۰ رسالہ تنقیح) پہلی اور دوسری آیت میں دونو جگہ یہ امر نگاہ رکھا گیا ہے۔ کلام جس کے ساتھ تھا اُسکو دونو جگہ (ΘΕΟΝ ΤΟΥ) معہ حرف تعریف سے کہا۔ مگر ان دونوں مقاموں کے عین درمیان ہے۔ کلام کو صرف (ΘΕΟΣ) لوگس کہا بلا صرف تعریف محض بلا وجہ اور بلا ارادہ ایسا بہاری امتیاز الفاظ مقدس رسول نہیں فرماتے۔

پھر صفحہ [illegible] نقل کرکے صفحہ ۱۳۲ میں کہا ہے۔ (۲) ہم کلام کوئی شخصی ہستی ماننا ضروری نہیں سمجھتے مقدس یوحنا نے صفات الٰہی مثل حکمت و قدرت کا جسکا ظہور خلقت کائنات میں ہوا۔ بطور استعارہ ذات سے علیحدہ تصور کرکے اس کو لوگس کہا۔ اس دیباچہ میں بہت سے اصطلاحات مثل کلام۔ نور۔ تاریکی۔ فضل۔ اکلوتا۔ راستی۔ زندگی۔ وبہ پوری وغیرہ آئے ہیں۔ یہ جملہ اصطلاحی الفاظ اسوقت کے افلاطونی فلسفہ کی طرف اشارہ کرکے۔ انکی تردید کے لئے لکھے گئے ہیں۔ اگر انجیل میں مسیح کی الوہیت کی تعلیم واضح طور پر ہوتی تو اس دیباچہ کی تثلیثی شرح کرنے کے لئے کوئی آڑ ملتی۔ مگر جب تمام انجیل الوہیت مسیح کے خیال سے خالی ہے۔ اور اس میں عبودیت مسیح اور وحدت الٰہی کی تعلیم اس کثرت سے ہے تو لازم ہوا کہ اس کلام کی تفسیر بھی مطابق کل نتیجہ انجیل کے کیجاوے۔ مقدس یوحنا نے کبھی مسیح کو خدا نہیں کہا۔ اگر وہ مسیح کو خدا مانتے تو اس کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اظہار کے لئے انکے پاس الفاظ کی کمی نہ تھی۔ پھر کہا ہے۔ لوگس کے معنے کلام وحکمت وقدرت سب موزون ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی نیا خیال نہیں۔ پرانے عہد نامہ میں بھی اسکا مذکور ہے۔ ۱۔ مثال باب ۸ میں حکمت کو از راہ استعارہ ایک شخص کر کے خطاب کیا ہے۔ حکمت کہتی ہے جسوقت خدا نے زمین کی نیو پن ڈالیں اوس وقت پروردہ کی مانند اوسکے ساتھ تھی (امثا ۸/۲۹ و ۳۰) خداوند نے حکمت سے زمین کی بنیاد ڈالی اور عقلمندی سے آسمان کو رستہ کیا۔ امثا ۳/۱۹ اور دیکھو حکمت سلیمان ۱۱/۱ و ۲ و ۱۸/۱۵ عبر ۱۱/۳ میں ہے عالم خدا کی کلام سے بن گئے ۲ پطرس ۳/۵ میں ہے۔ خدا کی کلام سے آسمان مدت سے ہیں۔ جیسا یہاں الہی صفات کلام وحکمت وقدرت کو مجازاً بطور شخص کے بیان کیا۔ اوس دیباچہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ چونکہ حکمت وغیرہ صفات ایسی ہیں مجازاً اون کو خدا کیا۔ پس یہ کہنا کہ کلام خدا سے جدا حقیقی شخص یا اقنوم ہے غلط ہے۔ کیونکہ جس طرح کہہ سکتے ہیں خدا محبت ہے۔ یا خدا نور ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ خدا حکمت یا کلام ہے۔ آیت ۳ میں جو لکھا ہے سب چیزیں اوس سے موجود ہوئیں۔ اور کوئی چیز موجود نہ ہوئی۔ جو بغیر اس کے ہوئی۔ اوسکا مرجع نہ صرف کلام بلکہ خدا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آیت ۳ میں بھی ابتدأ میں خدا کے ساتھ تھا۔ خدا اسم قریب ترین ہے۔ آیت ۱۴۔ اور لوگس (کلام) مجسم ہوا (ΟΑΡΞΕΥΕΝΘΤΟ) گوشت یا جسم بنا درست لفظی ترجمہ ہے۔ اوسکا مدعا بجز اسکے کہ لوگس کا جسم مسیح میں ظہور ہوا۔ یعنے مسیح مظہر لوگس الہی ہے۔ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب یہاں اگر لوگس کے معنے قدرت یا حکمت کے ہوں۔ تو وہ مقدس پولوس کے اس کلام کے ہم معنے ہوگا۔ مسیح خدا کی قدرت اور حکمت ہے۔ اقر ۱/۲۴ اور فضل اور راستی سے بہرپور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال یہ مسیح کی تعریف ہے جس سے اسکی الٰہیت نہ کہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

الوہیت کا اظہار ہوتا ہے۔ مسیح ہمارے بیچ خدا کا ظہور ہو کر رہا۔ اور جس طرح اسرائیل کے لئے خیمہ یا عہد کا صندوق خدا کی حضوری تھی۔ زبور ۶۰ و ۶۱/۷۸ ہمارے لئے مسیح خدا کا خیمہ اور اسکی حضوری اور اُسکا ظہور ہے۔ کیونکہ وہ عمانوائیل خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تم خدا کی ہیکل ہو۔ اور خدا کی روح تم میں بستی ہے۔ (۱ قرنتھیوں ۳/۱۶) کتنا زیادہ مسیح خدا کی ہیکل ہے (یوحنا ۲/۱۹) خدا اوس میں بستا ہے۔ یقیناً وہ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے۔"

از انجملہ چوتھا مقام یوحنا ۸ باب ۵۸۔ آیت ہے۔ جس میں مسیح کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ بیشتر اس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں"۔ جسکو ڈپٹی آتھم نے پرچہ ۲۵ مئی کی فہرست میں نقل کیا ہے۔ اور اس سے حضرت مسیح کا ازلی ہونا نکالا ہے۔ اہل اسلام اس قول کو حضرت عیسےٰ کا قول تسلیم کرین تو اُس کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک مخلوق (مثلاً حضرت ابراہیم کی نسبت یا تمام مخلوقات کی نسبت) مسیح کا مقدم ہونا اُن کو ازلی نہیں بناتا۔ چنانچہ مولف رسالہ مسیح ابن اللہ نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۸۲ و ۸۳۔ میں کہا ہے۔ "کہ مسیح کا تمام مخلوقات سے پہلے ہونا اسکی الوہیت کو ثابت نہیں کرتا"۔ یہ تقدم (پہلے ہونا) ایسا ہے۔ جیسا آنحضرت صلعم نے اپنی نسبت فرمایا ہے۔ کہ میں اسوقت سے نبی ہون۔ جبکہ آدم ہنوز اپنے خمیرِ گِل میں تھا۔ اسکا روح جسم سے متعلق نہوا تھا۔ جسکے معنے یہ ہیں کہ "میں پیدائش آدم سے پہلے نبیوں میں لکھا گیا تھا"۔ ایسے ہی اس قول مسیح کے معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم سے پہلے وہ خدا کے علم وارادہ میں موجود تھی۔ مؤلف رسالہ مسیح ابن اللہ نے چونکہ اس امر کو مانتا تھا۔ لہذا اس قول مسیح سے الوہیت مسیح ثابت کرنے کے لئے نہ مسیح کے تقدم سے بلکہ مسیح کے اس لفظ سے کہ میں ہوں استدلال کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ "اس لفظ میں صرف ہستی کا ذکر ہے۔ نہ اسکے شروع کا ذکر ہے۔ نہ انجام کا۔ لہذا یہ لفظ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

مسیح کے ازلی ابدی ہونے کی خبر دیتا ہے۔ اور یہ وہی لفظ ہے جو خدائے قادر مطلق نے اپنے حق میں موسےٰ اور اسرائیلیوں کے خطاب میں کہا تھا۔ کہ میں وہ ہوں جو ہوں اور کوہ ہوریب کی جلنے والی جہاڑی میں کہا تھا۔ کہ میں ہوں۔ اسکا جواب انہیں کے بہائی مسٹر اکبر مسیح نے رسالہ تنقیح میں یہ دیا ہے۔ کہ گو یہ لفظ وہی ہے۔ مگر چونکہ اسکا متکلم ایک مخلوق اور حادث ذات ہے۔ لہذا اسکے معنے وہ نہیں ہیں جو خدا تعالے کے (جو قدیم اور قائم بالذات ہے) لفظ مذکور کے ہیں۔

پھر اس دعوے کو لغت یونانی اور بیبل سے ثابت کر دیا ہے۔ چنانچہ رسالہ تنقیح کے صفحہ ۴۷۔ میں کہا ہے۔ اس بحث کا ہر پہلو ایک عظیم غلطی پر مبنی ہے نہ تو مسیح نے کوئی ایسا لفظ استعمال کیا۔ جو اس کی ہستی کی ازلیت و ابدیت پر دلالت کرے۔ نہ اوس نے آپ کو میں ہوں جو میں ہوں کہا۔ جو کچھ تاویل یونیٹیرین کرتے ہیں۔ اوسی کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ کسی طرح اس قول سے اس سے زیادہ نہیں ثابت ہو سکتا کہ۔ مسیح اپنی پیدائش جسمانی سے بہت پہلے بھی موجود تھا۔ ہاں وہ ابراہام سے پہلے تھا یا یوں کہو کہ وہ تمام خلقت کا پہلوٹا ہے۔ مگر اس سے تو ازلیت یا الوہیت نہیں ثابت ہو سکتی۔ اسکا تو آپ کو یہی اقرار ہے کہ۔ مسیح کا تمام مخلوقات سے پہلے ہونا اس کی الوہیت کو ثابت نہیں کرتا۔ (مسیح ابن اللہ ۸۲ و ۸۳)۔

یہ اعتراض کہ جو لفظ ابراہام کی ہستی کے ساتھ کہا وہی مسیح نے اپنی ہستی کے ساتھ کیوں نہ کہا۔ بہت سبک ہے۔ ابراہام کی ہستی زمانہ ماضی میں محدود ہو چکی تھی۔ مسیح کی ہستی زمانہ ماضی سے لے کر زمانہ حال تک جاری تھی۔ اور ان دو مختلف صورتوں کا ایک ہی ماضی سے اظہار کرنا کیا ضرور تھا۔ اسلئے مسیح نے ابراہام کے لئے ماضی اور محاورہ یونانی کے مطابق اپنے لئے دوسرا موضوع لفظ استعمال کیا۔ ڈاکٹر ونیز جس نے انجیل کی مستند گرامر (صرف نحو) لکھی ہے۔ اس آیت کی نسبت لکھتا ہے۔ بعض

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اوقات صیغہ حال میں ماضی شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً جب ایک فعل ایسی حالت کو ظاہر کرتا ہے جو کسی قبل کے زمانہ میں شروع ہوئی۔ مگر اب تک جاری ہے۔ یعنے وہ اوس حالت کے کل دوران پر حاوی ہوتا ہے۔

اس صورت کی مثال میں یہی آیت پیش کی گئی ہے۔ جس لفظ کا ترجمہ میں ہوں ہے۔ وہ (ماسلا نا ٤ ٦٧٥ ٤) ہے یہ لفظ اور مقامات میں آیا ہے۔ چنانچہ یسوع نے اس سے کہا۔ اے فیلبوس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں (ماسلا نا ٤) اور تونے مجھے نہ جانا (یوحنا ۱۴/۵)

یہاں ہوں رہتا آیا ہوں کے معنے ادا کرتا ہے جسمیں ہستی کا آغاز ہمیشہ مفہوم ہے اور ماضی اور حال کے غیر منقطع علاقہ کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے۔ اسیطرح ہم آیت متنازعہ کے معنے بھی یہی کرتے ہیں۔ ابراہام کے پیدا ہونے کے قبل میں رہتا آیا ہوں۔ ضرور

ahmadimuslim.de

وہاں بھی آغاز ہستی مفہوم اور [illegible]

میں تعجب کرتا ہوں کہ صیغہ حال میں ہونے کے اوپر اسقدر کیوں زور دیا جاتا ہے جبکہ یونانی میں حال اکثر بجائے ماضی کے بھی مستعمل ہوا کرتا ہے۔ انجیل میں اور خصوصاً یوحنا کی انجیل میں تو ایسی بہت مثالیں ہیں۔ (دیکھو یونانی یوحنا ۱۳/۵ و ۱۵/۶ و ۲۴/۲۵ و ۱۴/۱ و ۹/۱۲ و ۲۷/۱۵ و ۱۴/۲۰ و ۱۲۴/۲۱ پس اس محاورہ کے مطابق اس آیت کا یہ ترجمہ بھی پیشتر اس سے کہ ابراہام پیدا ہوا میں تھا۔ بہت درست صحیح ہے جسکو بہت سے مستند علماء تثلیثی نے بھی قبول کیا ہے۔ افسوس کہ اس میں ہوں یا میں تھا کو ہوریب والا۔ میں وہ ہون جو میں ہوں۔ ناکامی کے ساتھ بنایا جاتا ہے تاکہ مسیح کو یہوواہ قدوس کہا جاوے۔ ذرا ان لوگ در اصل مسیح کی مراد۔ میں ہوں سے یہوواہ تھی۔ اور دیکھو کہ مسیح کا قول کیسا مہمل اور بے معنے ہو جاتا ہے۔ پیشتر اس سے کہ ابراہام تھا۔ میں ہوں۔ بنجاویگا۔ پیشتر اس سے کہ ابراہام تھا۔ یہوواہ"

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یعنے بجائے مسیح کے ابراہام یہوواہ ہوجاتا ہے۔ میں ہوں کا استعمال تو بہت عام ہے۔ اگر اوسکو یہوواہ کا مترادف سمجھنے لگیں۔ تو بڑی قباحت ہوگی۔ اسی باب کی آیت ۲۴ میں فرماتے ہیں۔ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ میں ہی ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مروگے۔ آیت ۲۸۔ جب تم ابن آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے۔ تب تم جانو گے کہ میں ہوں۔ اور اس میں ہوں کے ساتھ مسیح یہوواہ ہونے کا نہیں بلکہ اپنی عبودیت کا یوں اقرار کرتے ہیں۔ میں آپ سے کچھ نہیں کرتا۔ مگر جو باپ نے مجھے سکھلایا۔ اور دیکھو اوس نے اونہیں کہا۔ میں ہوں ڈرومت۔ (یوحنا ۶/۲۰ اور ۱۸/۸-۲۴) میں میں ہوں۔ اگر یہوواہ کا نام ہے۔ تو افسوس کہ اس جنم کے اندھے نے جسے مسیح نے چنگا کیا۔ بہت ہی خطرناک کلمہ اپنی زبان سے نکالا جب اوس نے اُن لوگوں کے جواب میں جو اوس کی صحت تشخیص پر شک کرتے تھے کہا۔ میں ہوں (یوحنا ۹/۹) ہاں اگر میں ہوں۔ یہوواہ کا خطاب ہے تو جھوٹے مسیح جنکی نسبت ہمارے خداوند نے فرمایا کہ وہ کہیں گے۔ میں ہوں۔ (مرقس ۱۳/۱۶ و لوقا ۲۱/۸) دعوے الوہیت کریں گے۔

یہ کہ اس آیت میں نہ تو مسیح نے اپنی ازلی و ابدی ہونے کا دعوے کیا ہے اور نہ آپ کو ہوریب والا میں ہوں۔ جو میں ہوں بنایا۔ خود علماء تثلیثی کی شہادت سے ثابت ہے۔ پادری پیٹر ڈیوڈسن صاحب اپنے رسالہ Opinions Concerning Christ باب ۳ فصل ۲۔ دفعہ ۳ میں کہتے ہیں۔ کہ مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ۔ اس قول کے معنے یہ ہیں کہ۔ مسیح میں ہوں۔ تھا۔ مگر بعض تثلیثی مفسرین ان الفاظ کے معنے کو اس حد تک کھینچ لیجانے پر راضی نہیں ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ انکا مفہوم گویا یہی ہے کہ پیشتر اسکے کہ ابراہام تھا۔ میں تھا۔ یہ تو بہرحال ثابت ہوگیا کہ مسیح نے ازلیت

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کا دعوے کیا اور نہ آپ کو یہوواہ کہا۔ اب ہم دکھلاتے ہیں کہ اوس نے برخلاف اسکے اپنی اسی تقریر میں اسی باب میں اپنی انسانیت کا بہت صاف اقرار کیا۔ وہ اُن یہودیوں سے کہتا ہے۔ تم مجھے قتل کیا چاہتے ہو۔ جو ایسا شخص (آدمی) ہے کہ حق بات جو میں نے خدا سے سُنی تمہیں کہی۔ (یوحنا ۸/۴۰)۔ اگرچونکہ یہ لکھا ہے۔ کہ جب یسوع نے اُنسے کہا پیشتر اس سے کہ ابراہام ہوا۔ میں ہوں۔ تب اُنہوں نے پتھر اوٹھائے کہ اوسے ماریں پر یسوع نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ مؤلف مسیح ابن اللہ کہتا ہے۔ دیکھئے۔ یہودیوں نے ایسے بیان کا اصلی مطلب سمجھا۔ اور وہ دعوی جو اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ پہچانا۔ مگر اپنے ذاتی تعصب اور غضب سے پتھر اوٹھائے کہ۔ اوسے ماریں۔ (حاشیہ ھ) کیا ہم ان دشمن یہودیوں کے شکر گذار ہوں کہ انہوں نے ہمارے خداوند پر پتھر اوٹھا کر ہمکو اوس کی الوہیت کا ثبوت دیا۔ ہمارے مخاطب سمجھتے ہیں کہ یہودی مسیح کو مارنے کا قصد ہمیشہ اسکی دعوے الوہیت ہی کو سُنکر کیا کرتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔

یہودیوں نے مسیح سے حقارت اور غصہ سے پوچھا تھا۔ کیا تو ہمارے باپ ابراہام سے بزرگتر ہے۔ (آیت ۵۲) وہ ناصرت کے نبی کو ابراہام سے بزرگ ماننا ہرگز نہیں چاہتے تھے وہ جلتے تھے رشک کھاتے تھے۔ انکے تئیں ابراہام سب سے بزرگ تھا۔ اُن کو صرف یہ سننا کہ مسیح ابراہام سے بزرگ تر ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ مسیح کو سنگسار کرنے کے لئے کافی سے زیادہ تھا۔ وہ ایسے تعصب میں غرق تھے کہ مسیح نے اسوقت اُنکے درمیان زیادہ کلام کرنا مناسب نہ جانا۔ مسیح کی ایام میں ایسا کئی مرتبہ ظہور میں آیا۔ جب ناصرت کے عبادت خانہ میں مسیح نے وعظ کیا۔ تو یہودی اوس کی باتوں کو سنتے ہی غصہ سے بھر گئے۔ اور اوسے پہاڑی کی چوٹی پر لے چلے کہ اوسے سر کے بل گراویں۔ (لوقا ۴/۲۸ و ۲۹) جب مسیح نے سبت کے روز ایک

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مغلوج کو چنگا کیا۔ تو یہودیوں نے یسوع کو ستایا اور اسکے قتل کی گھات میں لگے کیونکہ اوس نے یہ کام سبت کے روز کیا۔ (یوحنا ۵/۱۶) یہودی اسبات سے اندیشناک تھے۔ کہ خلقت مسیح کے پیچھے ہوئی جاتی ہے۔ وہ کہتے تھے۔ ہم کیا کریں کہ یہ مرد بہت معجزہ دکھاتا ہے۔ اگر ہم اسے یوں ہی چھوڑ دیں تو سب اسپر ایمان لاوینگے۔ بہتر ہے کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے۔ نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔ (یوحنا ۱۱/۴۸ و ۵۰) پس اونگھتے کو ٹہیلتے کا بہانا اون کے پتھر اوٹھانے یا قتل کرنے کے منصوبوں کے۔ بھلی چلائی حضرت داؤد کا قول مسیح کے حقمیں پورا ہوچکا۔ انہوں نے کیسنہ کی باتوں سے مجھ کو گھیر لیا۔ وہ بے سبب مجھ سے لڑتے ہیں۔ اور دیکھو صفحہ ۴۳۲" رسالہ تنقیح کے صفحہ ۴۳۲ میں جو مسٹر اکبر مسیح نے کہا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہودیون نے مسیح کی کلام کے صحیح معنے سمجھ کر انکو مدعی الوہیت نہیں جانا تھا۔ بلکہ پتھر اٹھانے کے لئے اُنہوں نے ایک بہانہ بنالیا تھا کہ یہ مدعی الوہیت ہے۔

ازانجملہ پانچواں مقام یوحنا ۱۷/۵ ہے جس کا یہ بیان ہے اور اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا۔ بزرگی دے۔ جسکو ڈپٹی آتھم نے فہرست ۲۵ مئی میں نقل کیا ہے اور اسکے اس لفظ سے کہ "دنیا سے پیشتر جلال رکھتا تھا۔ مسیح کی ازلیت نکالی ہے۔ مگر یہ ڈپٹی اتھم کی صرف غلط فہمی ہے۔ صرف دنیا سے پیشتر ہونا ازلیت ثابت نہیں کرتا۔ ازلیت وہ ہے جسکی کوئی ابتدا نہ ہو۔ جو اسمقام مفقود ہے۔ بلکہ اس آیت کے مابعد کی آیات ثابت کر رہی ہیں کہ یہ جلال اور جو کچھ مسیح کو دیا گیا ہے۔ خدا کی طرف سے دیا گیا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو چیز کسی کو دیجاتی ہے وہ حادث ہوتی ہے اور غیر ذاتی نہ قدیم و ازلی۔ اس آیت کے بعد آیت ۶ وغیرہ میں یوں لکھا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۶) میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر جنہیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا۔ ظاہر کیا ہے۔ وے تیرے تھے اور تو نے انہیں مجھے دیا ہے۔ (۷) اور انہوں نے تیری کلام پر عمل کیا ہے۔ اب اُنہوں نے جانا ہے کہ سب چیزیں جو تو نے مجھے دیں تیری طرف سے ہیں۔ (۸) اور سب میری تیری ہیں۔ اور تیری میری ہیں۔ اور میں ان سے بزرگی پاتا ہوں (۱۱) میں دنیا میں آگے نہ رہونگا پر وے دنیا میں ہیں۔ اور میں تجھ پاس آتا ہوں اے قدوس باپ اپنے ہی نام سے اونہیں جنہیں تو نے مجھے بخشا حفاظت سے رکھ تاکہ وے ہماری طرح ایک ہو جائیں (۱۲) جب تک کہ میں اونکے ساتھ دنیا میں تھا تب تک میںنے تیرے نام سے اُنکی حفاظت کی۔ بلکہ جنہیں مجھے دیا ہے میںنے اُنکے نگہبانی کی۔ اور کوئی اُن میں سے سوائے ہلاکت کے فرزند کے ہلاک نہیں ہوا۔ تاکہ نوشتہ پورا ہوا۔ (۱۸) جسطرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا میں نے بھی اونہیں دنیا میں بھیجا ہے (۱۹) اور اُنکے واسطے میں اپنی تقدیس کرتا ہوں تاکہ وے بھی سچائی سے مقدس ہوں (۲۰) میں صرف اُنہیں کے لئے نہیں بلکہ اُنکے لئے بھی جو انکی کلام سے مجھ پر ایمان لاوینگے عرض کرتا ہوں (۲۱) تاکہ وے سب ایک ہوویں جیسا کہ تو اے باپ مجھ میں اور میں تجھ میں کہ وے بھی ہم میں ایک ہوں۔ تاکہ دنیا ایمان لاوے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔ (۲۲) اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے۔ میں نے انہیں دیا ہے۔ تاکہ وے ایک ہوں۔ جسطرح سے کہ ہم ایک ہیں۔ (۲۳) میں اُن میں اور تو مجھ میں تاکہ وہی ایک ہو کے کامل ہوویں۔ اور کہ دنیا جانے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جسطرح کہ تو نے مجھے پیار کیا ہے۔ تو نے اونہیں بھی پیار کیا ہے۔ (۲۴) اے باپ میں چاہتا ہوں کہ وے بھی جنہیں تو نے مجھے بخشا ہے۔ جہاں میں ہوں میرے ساتھ ہوویں تاکہ وے میرے جلال کو جو تو نے مجھے بخشا ہے۔ دیکھیں کیونکہ تو نے مجھے دنیا کی پیدائش سے آگے پیار کیا ہے۔ ان آیات میں جو صفت مسیح نے اپنے لئے تجویز کی ہے۔ اسکو خدا کی طرف سے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اسکی دی ہوئی صفت کہا ہے۔ اور اس میں اپنے پیروان کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ایسی صفت کوئی بیان نہیں ہوئی جو ازلی ہو۔ اور مسیح کے ذاتی جسمیں کوئی اور مخلوق مسیح کا شریک نہو۔

ازانجملہ چھٹا مقام یوحنا ۱/۱۰و۳ جسمیں یہ بیان ہے سب چیزیں اسی سے موجود ہوئیں۔ کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اسکے ہوئی۔ وہ جہان میں تھا۔ اور جہان اسی سے موجود ہوا۔ اور جہان نے اسے نہ جانا۔

اور ساتواں مقام عبرانی ۱/۲و۳ ہے جسمیں یہ بیان ہے۔ ان آخری دنوں تم سے بیٹے کے وسیلہ سے۔ بولا جس نے اوس کو ساری چیزوں کا وارث ٹھیرایا۔ اور جسکے وسیلہ سے اُس نے عالم بنائی وہ اسکے جلال کی رونق ہے۔ اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی ہی قدرت کی کلام سے سنبھال لیتا ہے۔

اور آٹھواں مقام قلسی ۱/۱۵و۱۶و۱۷ ہے جسمیں یہ بیان ہے جو اَن دیکھے خدا کی صورت ہے۔ وہ ساری مخلوقات کا پلوٹھا ۱۶۔ کیونکہ اسی سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں اور دیکھی اور اَن دیکھی کیا تخت کیا حکومتیں کیا ریاستیں کیا مختاریاں پیدا کی گئی ہیں۔ ساری چیزیں اوسی سے اور اس کے لئے پیدا ہوئیں۔ اور وہ سب کے آگے ہے۔ اور اوسی سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔

اور نواں مقام افسی ۳/۵ ہے۔ جس میں یہ بیان ہے۔ کہ خدا نے سب کچھ یسوع مسیح سے پیدا کیا۔

ان چار مقاموں کو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے پرچہ ۲۵۔ مئی ۱۸۹۳ء کی فہرست میں نقل کیا ہے۔ اور ان سے مسیح کا خالق مخلوقات اور محافظ کُل ہستی ہونا نکالا ہے۔ مگر ان مقامات سے مسیح کی خالق اور محافظ ہستی ہونا نکالنا عبداللہ آتھم ہی کا کام ہے جو پیرانہ سالی کے سبب مختل الحواس ہو رہا ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان مقامات سے تو مسیح کے خالق ہونے کی نفی نکلتی ہے۔ نہ اثبات پہلے مقام (یوحنا ۱/۳ و ۱۰) میں اولاً آیت ۳ میں گو مجملاً کہا گیا ہے۔ کہ اس سے سب چیزیں موجود ہوئیں۔ مگر اخیر آیت میں صاف تصریح سے کہا گیا کہ وہ جہان میں یعنے مخلوقات میں تھا۔ اور وہ منجملہ مخلوقات جہان ایک مخلوق تھا۔ مگر ایسا مخلوق کہ اور مخلوقات کا مبدا تھا۔ کیونکہ اَور جہان اوسی سے ہوا۔ یعنے اُسکے بعد سلسلہ مخلوقات اسی سے چلا جسکو مصنف کتاب مذکور یوحنا نے آپنے مکاشفات ۳/۱۴ میں یوں تشریح کرکے ادا کیا کہ وہ خدا کی خلقت کا مبدأ ہے۔ اور تیسرے اور **چوتھی** مقام (فلسی ۱/۱۵ و افسی ۳/۹) میں اسکو صاف اور تصریح کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ خلقت کا پہلوٹا ہے۔ اور خدا نے مسیح سے سب کچھ پیدا کیا۔

پھر ڈپٹی عبداللہ آتھم کا ان مقامات سے مسیح کی خالقیت نکالنا مختل الحواسی نہیں تو اور کیا ہے حضرت مسیح کی نسبت عیسائیوں کا یہ دعوے کہ وہ مبدء خلق ہیں۔ ایسا ہے جیسا بعض اہل اسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت کہا ہے۔ کہ سب سے پہلے آپ ہی کا نور خدا نے پیدا کیا تھا۔ پھر اوسی سے سارا جہان پیدا ہوا۔ جس سے کوئی شخص آنحضرت صلعم کا خالق ہونا نہیں نکال سکتا۔ پھر ایسے ہی دعوے سے جو مسیح کی نسبت ہوا ہے اسکا خالق ہونا کیونکر نکالا جاسکتا ہے۔

اس تیسرے مقام میں جو مسیح کی نسبت یہ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ ساری چیزیں اوسی کے لئے پیدا ہوئیں یہ ایسا ہی دعوے بعض اہل اسلام نے آنحضرت ؐ کی نسبت کیا ہے۔ اور خدا تعالے کا یہ قول نقل کیا ہے۔ **لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتَ الدُّنْيَا** یعنے اگر میں تم کو اے رسول پیدا نہ کرتا تو آسمان اور دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

پس پھر اگر دعوے سے مسیح کی خالقیت ثابت ہوتی ہے۔ تو اسکے پہلے مستحق

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آنحضرت صلعم ہیں۔ اس مقام سوم میں جو کہا گیا ہے کہ۔ اسی سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔ یہ اس بناء پر دعوے کیا گیا ہے کہ مسیح مبدء و مادہ عالم ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک کسی مبدء کی فرع باقی ہے۔ گویا وہ چیز باقی ہے۔ مگر اس سے یہ ثابت ہونا نہیں آتا کہ۔ مبدء اس چیز کی علت فاعلی ہے۔ پس اگر مسیح کو مبدء عالم فرض کیا جاوے تو۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ عالم کا محافظ و قیم اور اسکے وجود کی علت فاعلی ہے۔ اس عالم کا محافظ و قیم و مفیض الوجود تو وہی ذات واجب الوجود ہے جس نے اس عالم اور اسکے مبداء کو پیدا کیا ہے۔

اب رہا دوسرا مقام عبرانی $\frac{12}{2\text{و}3}$ سو وہ بھی مسیح کے خالق ہونے کی نفی کرتا ہے نہ اثبات۔ اسمیں بھی صاف تصریح ہے۔ کہ خدا نے مسیح کے وسیلہ سے عالم بنائی مسٹر عبداللہ آتھم نے آنکھ بند کر کے اسمقام سے مسیح کا خالق ہونا نکالا ہے۔ اور لفظ خدا اور لفظ وسیلہ کو وسکی آنکھ نے نہیں دیکھا کہ [illegible] پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔

اسمقام دوم میں جو مسیح کو خدا کی ماہیت کا نقش کہا گیا ہے۔ اور مقام سوم میں خدا کی اندیکھی صورت۔ اسکو اگرچہ مسیح کی خالقیت سے کوئی تعلق نہیں تاہم دونو لفظ بحث کے لائق ہیں۔ سو اس باب میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ صرف مسٹر اکبر مسیح کی تحقیق کو پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں کہ ان الفاظ سے کوئی ناواقف عیسائی یہ نہ سمجھ لے کہ۔ مسیح کی صورت مرئی خدا کی اصلی صورت تھی۔ اور اس کی ماہیت (انسانیت) خدا کی ماہیت تھی۔

مسٹر اکبر مسیح رسالہ تنقیح کے صفحہ ۳، میں لکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں مسیح کو خدا نہیں کہا۔ بلکہ اندیکھے خدا کی صورت کہا ہے۔ جب خدا کا جوہر ذاتی اور اس کی ماہیت اصلی نادیدنی ہے (۱ تمط $\frac{6}{16}$) تو کوئی صورت دیدنی خدا کی شبیہ تام

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہیں ہوسکتی۔ کس طرح بھلا کوئی دیدنی صورت نادیدنی خدا کے برابر ہوسکتی ہے۔؟
تم ہی بتلاؤ کیا کبھی کوئی صورت اس شئے کے برابر ہوسکتی ہے جسکی وہ صورت ہو
کیا تم اپنی تصویر کو اپنے برابر سمجھتے ہو۔ پھر کتنی بڑی نافہمی ہے کہ اندیکھے خدا کی دیکھی
صورت کو بھی خدا کہیں۔ کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ۔ آدم کو خدا نے اپنی صورت پر
پیدا کیا۔ (پید ۱/۲۷) کیا نہیں لکھا ہے کہ۔ مرد خدا کی صورت اور اسکا جلال ہے
(اقر ۲۱/۷) سب آدمی خدا کی صورت پر پیدا ہوئے (یعقو ۳/۹) تو کیا مسیح خدا کی
صورت اور اسکے جلال کی رونق ہونے سے خدا ہو جائے گا۔ خدا کی صورت اور اُسکا
جلال سب ہیں۔ مگر صورت مختلف درجہ کی ہوتی ہے۔ مسیح خدا کی غایت درجہ پاک و
نفیس صورت ہے۔ اس سے بہتر ہمارے گمان میں ممکن نہیں۔ ہاں وہ خدا کا بہت
صاف فوٹو گراف ہے۔ اسلئے جس نے اوسے دیکھا اوس نے خدا کو دیکھا۔ مگر یاد رکھو
کہ وہ صرف خدا کی صورت ہے خود خدا نہیں ہے۔

ahmadimuslim.de

پھر صفحہ ۷۰ میں لکھتے ہیں یہ کہنا کہ ایک شخص دوسرے کی صورت میں ہے۔ یہ
نہیں کہا ہے کہ دونو شخص برابر یا ایک ہے۔ بلکہ مراد ہمیشہ یہی ہوتی ہے۔ بعض خاص
امور میں ایک دوسرے کی مشابہ ہے۔ کیونکہ دیکھئے بعینہ یہی الفاظ آیت ۷ میں یوں
آئی ہے۔ اوس نے خادم کی صورت پکڑی *

ڈاکٹر وھبٹے اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ بہت سے مفسرین سمجھتے ہیں کہ۔
خدا کی صورت سے رسول کا مطلب تھا۔ کہ مسیح در اصل اور صورحقیقت خدا تھا۔ گو کہ یہ ایک

* یہ لفظ جو ہیں۔ اور انسان کی شکل بنا۔ اور آدمی کی صورت میں ظاہر
ہو کر آپ کو پست کیا۔ یہ مسیح کی سچی انسانیت کی نفی نہیں کرتے۔ بلکہ مُراد
اس سے صرف یہ ہے کہ۔ مسیح انسانوں میں ظاہر ہو کر کوئی جلیل القدر بادشاہ
یا کوئی صاحب ثروت و شوکت شخص نہیں تھا۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

حقیقت مسلمہ ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس جگہ اس جملہ کا یہ مطلب نہیں۔ اوسنے چار دلیلوں سے یہ امر ثابت کیا ہے اور دلیل دوم میں لکھا ہے کہ یہ قول خدا کی صورت سے ماہیت الٰہی سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس قول سے کہ خادم کی صورت سے خادم کی ماہیت ظاہر ہوتی ہے۔ کچھ زیادہ پائیدار نہیں ہے"۔ مسیح دراصل خادم نہ تھا بلکہ اپنی پست حالت میں خادم سا نظر آتا تھا۔ اسی طرح مسیح خدا ہی نہ تھا۔ بلکہ صرف خدا کی صورت تھا۔ اور اپنی جلالی ہستی میں خدا نہیں۔ بلکہ خدا سا نظر آتا تھا۔ کیونکہ خدا کے بعد مسیح کے سوا کسی دوسرے کو یہ درجہ عطا نہیں ہوا"۔

یہ مسٹر اکبر مسیح نے عیسائی ہونے کی وجہ سے یہ کہا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ دعوے غلط ہے۔ مسلمان بھی اعتقاد آنحضرت صلعم کی نسبت رکھتے ہیں۔ ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

پولوس کے تینوں خطوں عبرانی و افسی و فلسی کے جواب میں جو کچھ ہم نے یا مسٹر اکبر مسیح کہا ہے وہ ان خطوط کو الہامی فرض کر لینے کی صورت میں جواب ہے اور اگر ہم اُن خطوں کا الہامی ہونا تسلیم نہ کریں تو ہم کو اُن جوابات کی جگہ یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ حضرت پولوس نے جو کہا ہے۔ انکی من گھڑت ہے۔ لہذا وہ لائق اعتبار نہیں۔

مسٹر اکبر مسیح تو صرف عبرانیون کے نام نامہ پولوس کو الہامی نہیں مانتے۔ اور اپنے رسالہ کے حاشیہ صفحہ ۱۰۶ میں لکھتے ہیں۔ مثل مکاشفات کے ہم اس خط کو بھی رسولی تصنیف نہیں سمجھتے بہت سے تثلیثی عالم ہمارے ہم خیال ہیں۔ مگر چونکہ یہ خط انجیل میں بھی شامل ہے۔ اور اکثر لوگ اس کو مقدس پولوس کی تحریر سمجھتے ہیں۔ لہذا اس پر بھی بحث کرنا ضروری ہوا۔ اس خط کا مصنف چاہے کوئی ہو۔ مگر وہ مسیح کو خدا نہ مانتا تھا"۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور ہم پولوس کی کسی کلام یا تحریر کو الہامی نہیں مانتے اور اس پر منجملہ دلائل عدیدہ ایک یہ دلیل اسی پولوس کے اقوال ذیل پیش کرتے ہیں آپ اپنے نامہ اول قرنتیون کے باب ۹ میں فرماتے ہیں۔ ۱۹ باوجودیکہ میں سب سے آزاد ہوں آپ کو سب کا غلام ٹھیرایا۔ تاکہ میں بہتیروں کو نفع میں پاؤں ۲۰ میں یہودیوں کے درمیان یہودی سا بنا تاکہ میں یہودیوں کو نفع میں پاؤں شریعت والوں میں شریعت والا تاکہ شریعت والوں کو نفع میں پاؤں (۲۱) اور بے شریعت لوگوں میں بے شریعت سا (ہرچند میں خدا کے نزدیک بے شریعت نہیں ہوا بلکہ مسیح کی شریعت کا تابعدار تھا۔) تاکہ میں بے شریعت لوگوں کو نفع میں پاؤں (۲۲) کمزوروں میں کمزور سا بنا تاکہ کمزوروں کو نفع میں پاؤں۔ میں سب آدمیوں کیواسطے سب کچھ بنا تا۔ کہ ہر ایک طرح سے کتنوں کو بچاؤں۔ (۲۳) اور میں یہ سب انجیل کے واسطے کرتا ہوں تاکہ اوروں کے ساتھ آپ بھی شریک ہوں۔ اور اپنے نامہ دوم بنام قرنتیوں کے باب ۱۱ میں فرماتے ہیں۔ ۱۷۔ جو کچھ میں کہتا ہوں سو خداوند کے راہ سے نہیں۔ بلکہ بے وقوفی کی راہ سے۔ اور اس استقلال سے جو فخر کے ساتھ ہوتا ہے کہتا ہوں۔ ۱۸۔ ازبسکہ بہت لوگ جسمانی طور پر فخر کرتے ہیں۔ تو میں بھی فخر کرونگا۔ کیونکہ تم بے وقوفوں کی برداشت خوشی سے کرتے ہو۔ اسلئے کہ آپ عقلمند ہو" یہ قول حضرت پولوس کا گویا اس پہلے قول کی شرح ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ اون لوگوں کے سامنے جو بیوقوفوں کی بات کی برداشت کرتے ہیں آپ بے وقوف بنگئے تھے۔ اب اگر ہم اُس کلام ۱۱/۱۲ کو واقعی اور سچا کلام سمجھیں تو اس سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ جو کچھ پولوس نے کہا ہے وہ بے وقوفی کا کلام ہے۔ الہامی نہیں ہے۔ اور اگر ہم اس کلام کو واقعی نہ سمجھیں اور پولوسی یا ایسی خیال کریں کہ اُنہوں نے عقلمند ہوکر اپنے آپ کو بے وقوف ٹھیرایا۔ تو یہ کلام جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پھر ایسے جھوٹے کی کسی بات کا اعتبار ہے۔

اسسے بڑھکر اور سنو آپ رومیوں کے خط کے باب ۳ میں فرماتے ہیں۔ ۷۔ پھر اگر میرے جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی اسکے جلال کے لئے ظاہر ہوئی تو مجھ پر کیوں گنہگار کی طرح حکم ہوتا ہے۔

اور آپ فلپیوں کے نام خط کے باب اول کے ۱۸۔ آیت میں لکھتے ہیں پس کیا ہے ہر طرح سے مسیح کی خبر دیجاتی ہے۔ خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے" یہ اقوال صاف بتاتے ہیں کہ آپ مسیح کے لئے نیک نیتی سے جھوٹ بھی بول لیا کرتے پس ایسے شخص کی بات کا کیا اعتبار ہے۔ اور کیوں جائز نہیں کہ جو کچھ اپنے مسیح کی تعریف میں کہا ہے اُسمیں جھوٹ ہی سے کام لیا ہو الہام کا اسمیں کچھ بھی دخل نہو۔

از انجملہ دسواں مقام عبرانی ۱۳/۸ ہے جسمیں یہ بیان ہے کہ۔ یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکسان ہے جسکو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے فہرست پرچہ ۲۵ مئی میں نقل کیا ہے۔ اور اسکے ساتھ عبرانی ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲/۱ اور زبور ۱۰۲/۲۵ و ۲۶ و ۲۷ کا حوالہ دیا ہے اور اس سے یہ نکالا ہے کہ مسیح کی ذات لاتبدیل ہے۔ مگر اے حضرات ناظرین یہ پولوس کا خط بنام عبرانیاں ہے۔ جس کا حال ابھی مذکور ہوا۔ ولہذا اسکی نسبت کوئی خاص اسلامی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ تاہم عیسائیونکے پاس خاطر سے اُسکی نسبت رائے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس سے مسیح کی ذات کا لاتبدیل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ انکے دین اور نیکر۔ اخلاق اور ہدائیت کا جسکو روحانی بادشاہی کہا گیا ہے۔ کیونکہ عبرانی ۸/۱ و ۹ میں جسکا اس خط عبرانی ۱۳/۸ کی تفصیل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ الہی بادشاہی کا ذکر ہے۔ نہ ذات مسیح کا اس کی عبارت یہ ہے ۸۔ مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ۔ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہے۔ راستی کا عصا تیری بادشاہت کا عصا ہے۔ ۹۔ تو نے راستی سے الفت اور بدی سے عداوت رکھی۔ اسی سبب سے اے خدا تیرے خدا نے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خوشی کے تیل سے تیرے شریکوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ ممسوح کیا۔ ۱۰۔ اور یہ کہ اے خداوند تو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی۔ اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں وے سب نابود ہو جاوینگے۔ پر تو باقی ہے۔ اور وے سب پوشاک کی مانند پرانے ہونگے۔ ۱۲۔ اور چادر کی طرح تو انہیں لپیٹیگا۔ اور وے بدل جائینگے پر تو وہی ہے۔ اور تیرے برس جاتے نرہینگے۔

ان آیات میں سے آیت ۸ صاف بتاتی ہے کہ مسیح کی بادشاہی اور تخت کو ہمیشہ رہنے والا کہا ہے۔ نہ اسکی ذات کو لہذا یہ آیت عبداللہ آتھم کے دعوے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ شائد یہاں یہ سوال ہو کہ ان آیات میں مسیح کو خدا کہا گیا ہے۔ اس قول کا جواب مسٹر اکبر مسیح نے کافی دیدیا ہے۔ اسمقام میں نقل کر دینا کافی ہے آپ اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۰۶ میں لکھتے ہیں۔ (عبرانیوں کو خط ۱/۸ و ۹) اس آیت کی یونانی متن ذو معنے ہے۔ اور مترجمین میں اختلاف ہے۔ ڈاکٹر ولیم شرلاک اپنے رسالہ Vindication of the Trinity صفحہ ۲۰۰ میں فرماتے ہیں کہ۔ جملہ زیر بحث میں لفظ خدا اسم فاعل بھی ہو سکتا ہے۔ اور منادی بھی ڈاکٹر ارلسیمس کہتا ہے کہ۔ یہ مشتبہ ہے کہ ذیل کے ترجموں میں سے کونسا ترجمہ درست معنے ادا کرتا ہے۔ تیرا تخت اے خدا ابد تک ہے۔ یا خدا ہی تیرا تخت ہے ابد تک کیونکہ یونانی متن ذو معنے ہے۔ وکلف کا ترجمہ۔ خدا تیرا تخت ہے ابد تک۔ ٹنڈل کا ترجمہ۔ خدا تیرا مسند ہوگا ابد تک۔ گریسباخ کے متن کا ترجمہ خدا ہے تیرا تخت ابد تک۔ روزن ملر کہتا ہے بعض اصل کا یوں ترجمہ کرتے ہیں۔ خدا ہے تیرا تخت یعنے تیرے تخت یعنے سلطنت کو خدا ابد تک سنبھالیگا۔ کیونکہ تخت سے اکثر از روئے استعارہ سلطنت مراد ہوتی ہے۔ اور ایک نئے استعارہ سے خدا کو تخت کہا۔ کیونکہ وہ اس سلطنت کا موجد اور حامی ہے۔ اسی طریق سے نبی ملہم بسا اوقات

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

خدا کو چٹان اور قلعہ اور اپنی خوشی کہتا ہے۔ یعنے اپنے امن اور خوشی کا موجد۔ یہ رائے درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ عبرانی ۱/۶ زبور ۴۵/۶ کا اقتباس ہے۔ اور بقول جان کالون و دیگر مفسرین زبور ۴۵ یقیناً حضرت سلیمان کی شان میں تصنیف ہوا تھا۔ اور حضرت سلیمان کی نسبت خدائے پاک کا وعدہ ہوا تھا۔ کہ میں اس کی سلطنت کو قائم رکھونگا۔ وہ میرے لئے گھر بناوے گا۔ اور میں اسکا تخت ابد تک پائیدار رکھونگا۔ میں اسکا باپ ہونگا۔ اور وہ میرا بیٹا ہوگا (۲ تواریخ ۱۷/۱ و ۱۱/۱۳) پس آیت متنازعہ کے یہ معنے خدا ہی۔ تیرا تخت ہے ابد تک قرین قیاس ہیں۔ قطع نظر اسکے اگر ہم ترجمہ مروجہ قبول بھی کرلیں تو بھی ہم نہیں جانتے کہ اوس سے الوہیت مسیح کیونکر ثابت ہوسکتی ہے۔ اس زبور میں ابتداءً حضرت سلیمان کو خطاب کیا گیا تھا۔ جو کچھ اسمیں لکھا ہے وہ سب حضرت سلیمان کی نسبت ہے۔ جو اسرائیل کے ایک بڑے جلیل القدر بادشاہ اور نبی تھے۔ عبرانیوں کے خط میں وہ آیات اسی زبور سے لئے گئے ہیں۔ اگر واقعی اوس زبور میں حضرت سلیمان کو لفظ خدا سے خطاب کیا ہے تو ضرور کسی مجازی وادنے معنے میں کیا ہوگا۔ کیونکہ اوسکے ساتھ ہی لکھا ہے خدا تیرے خدا نے تجھے ممسوح کیا۔ یہ ممسوح کسی طرح اپنے قادر مطلق خدا کا ہمسر نہیں ہوسکتا جو اوسکو ممسوح کرتا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں لفظ خدا مجازی طور پر نبیوں اور دوسرے اسرائیلی بزرگوں کی نسبت استعمال کیا گیا ہے* اگر حضرت سلیمان اسلئے

* اصل عبرانی الفاظ جنکا ترجمہ خدا ہوتا ہے۔ الوہیم اور ایل ہیں۔ عبرانی بیبل میں لفظ الوہیم ۲۵۵۵ دفعہ آیا ہے جسمیں سے ۲۴۵ آیات میں اس لفظ کا استعمال سوائے خدا کے دوسروں کے لئے مجازاً ہوا۔ چنانچہ موسی (خروج ۷/۱ و ۴/۱۶) صموئیل کی روح (۱ صمو ۲۸/۱۳ و ۱۴) قاضی (خروج ۲۱/۲۲ و ۸ و ۹ و ۲۸) اور دوسرے بادشاہ اور حاکم بھی (زبور ۸۲/۱ و ۶) مجازاً الوہیم کہے گئے ہیں۔ اسیطرح

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کہ سب سے پہلے اون کو اسطرح خطاب کیا گیا۔ تیرا تخت اے خدا ابد تک ہے۔ خدا نہیں ہو سکتے۔ تو مسیح کیونکر اسلئے خدا ہو سکتے ہیں کہ بعد میں وہی خطاب ان سے منسوب کر دیا گیا۔ اگر محض وہ لفظ خدا مطلقاً الوہیت پر دال ہے۔ تو نہ صرف مسیح بلکہ اون سے پہلے حضرت سلیمان کو بھی خدا ہونا چاہیئے۔ دونوں جگہ اس آیت کے ایک ہی معنے ہوں گے۔

مگر ابھی تو اسی میں شک ہے کہ۔ تیرا تخت اے خدا ابد تک ہے۔ درست ترجمہ ہے۔ اس آئت کے کئی ترجمہ کئے گئے ہیں۔ جیسا اوپر دکھلایا گیا۔ بہت سے نامور عبرانی دان کہتے ہیں کہ عبرانی عبارت کا درست ترجمہ یہ ہونا چاہیئے۔ تیرا خدا کا یعنے تیرا خدا کا (دیا ہوا)* تخت ابد تک ہے۔ کہ یہی معنے درست ہیں۔ اور بطریق النسب عبرانی عبارت کی ایسی تعبیر کی جاتی ہے۔ ہمارے ریوائیزڈ ورشن کے مترجمان تسلیم کرتے ہیں وہ زبور ۴۵-۶ کا ترجمہ مروجہ متن میں لکھ کر اوس عبارت کا دوسرا ترجمہ حاشیہ پر یہ لکھتے ہیں۔ یا تیرا تخت خدا کا تخت ہے۔ پس لازم ہوا کہ اصل عبرانی کے موافق عبرانیونکی خط میں بھی اس اقتباس کو درست طور سے یوں پڑہیں۔ تیرا خدا کا دیا ہوا تخت ابد تک ہی کیونکہ یہاں یونانی کے درست معنے صحیح عبرانی پر منحصر ہیں۔ دیکھو اس میں مسیح کو کسی مجازی معنی میں بھی خدا نہیں کہا۔ بلکہ مسیح کو خدا تخت دیتا ہے۔ اس سے عبودیت ظاہر ہوتی ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ (۳۴۰) لفظ ایل کا بھی منجملہ ۲۲۲ مقامات کے ۱۸ مقامات میں مجازی استعمال ہوا ہے۔ یسعیاہ ۹/۶ میں ہمارے مترجمان نے اس کا ترجمہ خدا کیا ہے۔ مگر جب بعینہ وہی لفظ بتوخذ نصر بادشاہ وغیرہ کے حق میں آیا (حزقیل ۳۱/۱۱ و ۳۲/۲۱) تو اسکا ترجمہ انہوں نے زبردست یا زور آور کر دیا درست طور سے دونوں جگہ ایک ہی ترجمہ کرنا واجب ہے یعنے زبردست حاکم یا بادشاہ۔

* [illegible] صاحب پرانے عہد نامہ کے ترجمہ میں یہی قبول کرتے ہیں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

نہ کہ الوہیت۔

ہم نے اوپر ثابت کیا کہ۔ اگر بالفرض مسیح کو مصنف خط عبرانیاں مجازی طور سے خدا بھی لکھتا تو بھی مسیح کی الوہیت نہ ثابت ہوسکتی۔ اب دیکھو کہ مسیح کی الوہیت کے خیال کا ان آیات میں پورا ابطال ہوجاتا ہے۔ ذرا ان کلمات کو غور و توجہ سے پڑھو۔ اسی سبب سے خدا* تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے شریکوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ ممسوح کیا (عبر ۱/۸ زبور ۴۵/۷) کیا بزرگ خدا کا بھی کوئی خدا ہوسکتا ہے۔ کیا اوس بزرگ خدا کے شریک ہوسکتے ہیں۔ کیا خدا زیادہ ممسوح کیا جاسکتا ہے۔؟ پھر اگر دراصل مسیح حقیقی خدا ہے تو یہ سب کفر ہمکو قبول کرنا پڑے گا۔

اگر بالفرض اسمقام میں مسیح کو مجازی طور سے خدا بھی کہا ہوتا تو بھی کیا وہ اُسکے برابر ہوسکتا۔ جو اسکا (تیرا) خدا ہے۔ اور جو اوس کو اس کے شریکوں سے زیادہ ممسوح کرتا ہے۔ مگر عقل نہیں قبول کرتی۔ کہ ایسے مقام میں کسی کو جس کی نسبت خدا تیرے خدا کا مذکور آیا ہو۔ مجازاً بھی خدا کہا ہو۔ مگر یہ کتنے سنجیدہ اور پاکیزہ معنے ہیں کہ خدا قادر باپ نے جو ہماری نجات کے پیشوا مسیح کا خدا ہے۔ اوسکو اُسکے کُل شریکوں سے زیادہ ممسوح کیا۔ کیونکہ اگرچہ ہم سب خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک ہیں (روم ۸/۱۷) تاہم خدا نے اُسے بہت سرافراز کیا۔ اور اوس کو ایک ایسا نام بخشا جو سب ناموں سے بزرگ ہے۔ (فلپی ۲/۹) تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹا ٹھیرے۔ (روم ۸/۲۹)

ازانجملہ گیارھواں مقام مکاشفات ۲/۲۳ ہے۔ جسمیں یہ بیان ہے اور سارے کلیساؤں کو معلوم ہوگا۔ کہ میں وہی ہوں۔ جو دلوں کو اور گردوں کا

* بعض الوہیت کے معتقد اس جملہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ اے خدا تیرا خدا۔ مگر یہ بالکل نادرست ہے۔ کیونکہ یہی الفاظ (زبور ۵۰/۷) میں بھی آئے ہیں۔ اور وہاں اِن کا ترجمہ یہی ہوا ہے خدا تیرا خدا۔ اسے کی گنجایش نہیں۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جانچنے والا ہوں۔ جس کو ڈپٹی عبداللہ آتھم نے فہرست ۲۵ مئی میں نقل کیا ہے۔ اور اس سے مسیح کا ہمہ دان ہونا نکالا ہے۔

مگر ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ کتاب مکاشفات یوحنا۔ عیسائیوں میں اتفاق کے ساتھ الہامی تسلیم نہیں کی گئی۔ لہذا ہم کو اُسکی نسبت کوئی نئی اسلامی رائے ظاہر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ **تاہم** مزید اہتمام افہام و افحام کے لئے اُسکے رد و ابطال کے لئے ایسے معارضات پیش کرتے ہیں۔ جنکو قبول کرنے میں عیسائیوں کو عذر و کلام نہیں ہے۔ اور اُنکے قبول کرنے سے عیسائیوں کو یہ ماننا پڑے گا کہ۔ اس مقام مکاشفات میں جو مسیح کی نسبت کہا گیا ہے۔ وہ محض دروغ بے فروغ ہے

مرقس ۵/۲۵ وغیرہ و لوقا ۸/۴۳ وغیرہ میں بیان ہے کہ۔ مسیح کو ایک بیمار عورت نے پیچھے سے آکر چھوا۔ وہ بیماری سے اچھی ہو گئی۔ تو مسیح نے گو اسوجہ سے کہ اسمیں سے قوت نکل گئی۔ یہ جان لیا کہ اوس کو کسی نے چھوا ہے۔ پر یہ نہ جانا کہ کس نے چھوا ہے بناء علیہ اپنے اور لوگوں سے پوچھا کہ میرے کپڑوں کو کس نے چھوا ہے۔ اوس کے شاگردوں نے کہا۔ تو دیکھتا ہے کہ لوگ تجھ پر گرے پڑتے ہیں۔ پھر تو کہتا ہے۔ مجھے کس نے چھوا۔ تب اوس نے چارون طرف نگاہ کی تاکہ اُسے جس نے یہ کام کیا تھا دیکھی۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ وہ چھپتی نہیں تو وہ کانپتی ہوئی آئی۔ اور اقبالی ہو گئی"۔

یہ قصہ صاف بتاتا ہے کہ۔ مسیح دلوں اور گردوں کے جاننے والے اور ہمہ دان نہ تھے۔ ہوتے تو فوراً اوس عورت کو جان لیتے۔ اور اوس کی بابت کسی سے سوال نہ کرتے۔

مسیح کا اتنا جان لینا کہ مجھے کسی نے چھوا ہے۔ ہمہ دانی و غیب دانی نہیں بلکہ یہ اپنی ذاتی و اندرونی قوت کو جاننا ہے۔ اور اس قوت کے نکل جانے سے کسی

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

غیر متعین شخص کو جسنے انکو چھوا۔ اور انکی قوت کو نکال لیا۔ جان لینا ہے۔ اس عورت کے شفا پانے سے مسیح کی قوت کے نکل جانے سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح میں جو بیماروں کو اچھی کرنے کی قوت تھی۔ وہ معجزانہ اور وہبی اور غیبی نہ تھی۔ بلکہ کسبی اور عملی تھی۔ کیونکہ وہبی اور غیبی قوت ظہور تاثیر سے کم نہیں ہوتی۔ یہ قوت عملی اور کسبی کی شان ہے کہ جب عامل کثرت سے عمل کرتا ہے۔ تو وہ کم ہو جاتی ہے۔ یا بالکل معدوم ہو جاتی ہے۔

کرنل الکاٹ تھیوصوفیسٹ۔ جب ہندوستان میں آئے اور انہوں نے اس عمل کی قوت سے بیماریوں کو اچھا کیا۔ تو ایک مشہور جنٹلمین نے اپنے رسولی کا علاج ان سے کرانا چاہا۔ تو انہوں نے جواب میں کہا۔ کہ اب میری قوت کثرت عمل سے کم ہو گئی ہے۔ لہذا میں اسکا علاج نہیں کر سکتا۔ یہ بات اُن ہی دنوں اخباروں میں چھپ کر مشتہر ہو گئی تھی۔

عیسائی ان کتابوں کو الہامی اور آسمانی جانتے ہیں۔ تو انکو اس امر کی تسلیم سے کہ مسیح کی قوت بالکل گئی مسیح کے اس معجزہ سے انکار کرنا اور مسیح کو صرف ایک عامل ماننا پڑے گا۔ ہم اہل اسلام چونکہ ان کتابوں کی ایسی باتوں پر جن کو قرآن اور حدیث نے تصدیق نہیں کیا۔ یقین نہیں رکھتے۔ اور اس یقین سے حدیث لاتصدقوا اھل الکتب ولا تکذبوھم کو (جس کی شرح اشاعت السنۃ جلد (۱۱) میں ہو چکی ہے۔) مانع پاتے ہیں۔ لہذا ہمارا یہی ایمان و یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح وہبی اور اعجازی طاقت سے اور خدا کے اذن سے بیماریوں کو اچھا کرتے تھے۔ اور اس قصہ کے مفہوم سے وہ معجزات مسیح سے انکار نہیں کر سکتے۔ عیسائیوں کو وہ انکار لازم ہے یا اسکا کافی جواب دینا ضروری ہے۔

اور مرقس ۱۴/۱۵ وغیرہ اور لوقا ۲۲/۶۴ میں ہے کہ ظالموں نے حضرت مسیح کی آنکھ بند کر کے آپ کے منہ پر طمانچے مارے۔ اور پھر استہزاً پوچھا کہ اپنی نبوت سے بتا کہ

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تجھے کس نے مارا ہے۔ تو اس موقعہ پر بھی حضرت مسیح نے کسی کا نام نہ بتایا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُنہوں نے مارنے والوں کو نہ جانا۔ جانتے تو ضرور اس موقع پر اون کے نام بتاتے۔ اور اُن ظالموں کو شرمندہ کرتے۔ یہ قصہ بھی صریح دلیل ہے۔ کہ آپ ہمہ دان وغیب داں نہ تھے۔

اور مرقس ۱۳/۲۳ میں ہے کہ آپ نے قیامت کے حالات و علامات بیان کرکے صاف فرمایا۔ مگر اوس دن اور اسی گھڑی کی بابت سوائے باپ نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں۔ اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا۔ یہ بھی نص قطعی ہے کہ آپ ہمہ داں نہ تھے۔

اور انجیل لوقا ۶/۱۳ وغیرہ میں ہے۔ کہ حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں کو بلا کر ان میں سے بارہ کو چن لیا۔ اور اس کا نام رسول رکھا۔ اور اُنکے حق میں یہ کلمات فرمائے۔ "(۲۰) مبارک ہو تم جو غریب ہو کیونکہ خدا کی بادشاہت تمہاری ہے۔ (۲۱) مبارک ہو تم جو اب بھوکے ہو کیونکہ آسودہ ہوگے۔ مبارک ہو تم جو اب روتے ہو کیونکہ ہنسو نگے۔ (۲۲) مبارک ہو تم جب ابن آدم کے لئے لوگ تم سے کینہ رکھیں۔ اور تمہیں خارج کردیں۔ اور ملامت کریں۔ اور تمہارا نام برا جانکے نکالیں۔ (۲۳) اسدن تم خوش رہو اور خوشی سے اچھلو۔ اسلئے کہ دیکھو آسمان پر تمہارا بڑا بدلا ہے۔"

حضرت مسیح ان الفاظ میں شہادت دیتے ہیں کہ۔ وہ بارہ کے بارہ خدا کی مقبول و مبارک ہوئے۔ اور آسمانیز انکا اجر لکھا گیا۔ حالانکہ ان بارہ میں سے ایک یہودا اسکریوطی بھی تھا۔ جو آخر مرتد ہوگیا۔ اور حضرت مسیح کو اُس نے پکڑوایا۔ اور آسمان کی بادشاہت سے خارج ہوا۔

یہ فعل یہودا کا گو آخر حضرت مسیح کو معلوم ہوگیا تھا۔ اور آپ نے اشارۃً بتا بھی دیا تھا۔ چنانچہ لوقا ۲۲/۲۱ اور متی ۲۶/۲۱ و ۲۳ مرقس ۱۴/۸ یوحنا ۱۳/۱ وغیرہ میں آیا ہے۔ مگر اس انتخاب کے وقت آپ کو اس کا علم نہ ہوا تھا۔ ہوتا تو آپ یہودا کو

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

بشمول بارہ رسولوں کے آسمانی اجر کا مستحق نہ بناتے۔ اور اسکے حق میں یہ شہادت نہ دیتے اس شہادت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ۔ آپ غیب دان اور ہمہ دان نہ تھے۔

از انجملہ بارہوان مقام متی ۱۸/۲۰ ہے جسمیں مسیح کا یہ قول منقول ہے کہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں۔ وہان میں اُن کے بیچ ہون۔ اور متی ۲۸/۲۰ ہے جسمیں یہ قول مسیح کا اپنے شاگردوں کے خطاب میں منقول ہے۔ میں زمانہ کے تمام ہونے تک برابر تمہارے ساتھ ہون۔ اور یوحنا ۱/۴۸ ہے جسمیں نتھنی ایل کے خطاب میں مسیح کا یہ قول منقول ہے کہ۔ اس سے پہلے کہ فیلبوس نے تجھے بلایا۔ جب تو انجیر کے درخت کے تلے تھا میں نے تجھے دیکھا۔ اور یوحنا ۳/۱۳ ہے جسمیں مسیح کا یہ قول منقول ہے۔ کوئی آسمان پر نہیں گیا۔ سوائے اوس شخص کے جو آسمان پر سے اترا ہے۔ یعنے ابن آدم جو آسمان پر ہے۔ ان اقوال اربعہ کو مسٹر عبداللہ نے فہرست ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء میں نقل کیا ہے۔ اور ان سے مسیح کا حاضر و ناظر کل [illegible]

ahmadimuslim.de

مسلمان انکی نسبت یہ کہتے ہیں کہ۔ جو حاضری ناظری ان اقوال اربعہ میں ہوئی۔ وہ بعض اشخاص اور بعض وقتوں اور جگہوں سے مخصوص محدود ہے۔

پہلے قول کی حاضری ان لوگوں یا جماعت سے مخصوص ہے۔ جو مسیح کے نام سے اکٹھے ہوں۔ نہ ایسے وسیع جو مسیح کے منکرون کو بھی شامل ہو۔ دوسرے قول کی حاضری مسیح کے شاگردوں سے مخصوص ہے۔ جو اس قول کے مخاطب ہیں۔ نہ ایسے وسیع جو بیخبر شاگردوں کے اور عیسائیوں کو بھی شامل ہو۔ تیسرے قول میں صرف ایک شخص نتھنی ایل کو اسکے آنے سے پہلے مسیح کا دیکھ لینا بیان ہوا ہے۔ نہ یہہ کہ مسیح تمام جہان یا تمام عیسائیوں کو (جن میں وہ عورت بھی شامل تھی۔ جس نے اون کو چھوا اور اُن کو اُس کا پتہ نہ لگا۔) دیکھ لینا۔ چوتھے قول میں مسیح کا صرف آسمان پر جانا اور ہونا بیان ہوا ہے۔ نہ زمین کی ہر طرف و جانب و محل و مکان میں۔ اور ایسی حاضری و

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ناظری مسیح کو خدا نہیں بنا دیتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا حاضر و ناظر ہونا ایسا محدود و مخصوص نہیں ہے کہ۔ وہ خاص خاص لوگوں اور خاص خاص جگہوں اور وقتوں میں محصور ہو۔

عیسائیوں کو معلوم نہیں کہ۔ ایسا محدود و مخصوص حاضر و ناظر ہونا آنحضرت صلعم کے امت کے ولیوں اور آپ کے غلاموں میں پایا گیا ہے* ۔ آنحضرت صلعم کے عالیجناب کا تو کیا ذکر ہے۔ باایں ہمہ آنحضرت کو خدا نہیں مانا گیا۔ تو حضرت مسیح کو ایسی محدود و مخصوص حاضری و ناظری سے کیونکر خدا مانا جا سکتا ہے۔

مسٹر اکبر مسیح کا جواب بھی اسکے قریب قریب ہے۔ وہ اپنے رسالہ کے صفحہ ۶۱۔ میں لکھتے ہیں"۔ اگر مسیح کسی طور سے کسی محدود دائرہ میں حاضر و ناظر ہو بھی تو اس سے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ یہاں تو مسیح صرف دنیا کے آخر ہونے تک صرف عیسائیوں کے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر خدا تو ازل سے ابد تک ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر رہا ہے۔ اور رہے گا۔ وہ ہے اور تھا اور آنے والا قادر مطلق ہے

ahmadimuslim.de

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ اس محدود دائرہ میں بھی مسیح خدا کی طرح حاضر و ناظر نہیں ہے۔ ہاں وہ موجود ہے۔ مگر کن روحانی قواعد و طاقتوں کی بدولت ہم ٹھیک نہیں جان سکتے مگر یہ جانتے ہیں کہ۔ بغیر خدا کیطرح حاضر و ناظر ہونے انسان کی روح کو بھی کچھ اسی قسم کی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔

کیا ہم متعجب نہیں ہوتے۔ جب ہم مقدس پولوس کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ میں نے تو جسم سے غیر حاضر پر روح سے حاضر ہو کر اسی طرح کہ گویا حاضر ہوں۔ اسپر جس نے ایسا کام کیا۔ یہ حکم دیا کہ تم اور میری روح اس شخص کو کلیسیا سے خارج کرو (۱ قر ۵ و ۳ و ۴) اگرچہ میں جسم کی نسبت سے دور پر روح کی نسبت سے تمہارے پاس ہوں

* یا ساری الجبل کا قصہ حدیث اور عقائد کی کتابوں میں۔ اور اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر (۱۰) میں ملاحظہ ہو۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(قلسی ۲/۵) اسی طرح حضرت الیشا کی نسبت لکھا ہے۔ کہ جب نعمان مبروص چنگا ہو کر اس سے رخصت ہو کر چلا گیا۔ تو نبی کا خادم جیحازی چھپ کر اسکے پیچھے دوڑا گیا۔ اور اور اس سے نبی کے نام سے کچھ تحفہ اپنے لئے حاصل کر لیا۔ مگر جب وہ الیشا کے سامنے آیا۔ اوس نے جیحازی سے کہا کہ۔ میرا دل اس وقت جسوقت وہ شخص اپنی گاڑی پر سے اُتر کر تیری ملاقات کو پھرا تیرے ساتھ نہ گیا تھا۔ (۲ سلا ۵/۲۶) اور کُل ماجرا جو جیحازی اور نعمان کے درمیان گذرا۔ اسطرح بیان کیا۔ گویا نبی اپنے جسم کے ساتھ موجود تھا۔ جو جو روحانی طاقتیں انسان کو دیجا سکتیں ہیں انکی انتہا کون بشر تبلا سکتا ہے۔

جب روح میں ہو کر مسیح کے ایک رسول کو اس قسم کی قدرت حاصل تھی کہ وہ باوجود قید قفس عنصری کے اپنے شاگردوں کے درمیان جو اوس سے دور تھے۔ ایک قسم سے موجود ہو سکتا تھا۔ تو کیا تعجب کہ اس سے رسول کا اوستاد خداوند اپنے اس جسم کی نئی طاقتوں کی بدولت جو اوسکو قبر سے زندہ ہونے پر عطا ہوا تھا۔ اور جسکی عجیب و غریب قوتیں شاگردوں نے بھی مشاہدہ کی تھیں۔ دنیا کے آخر ہونے تک ہمیشہ اون کے ساتھ ہو۔ مگر اس سے ہرگز یہ لازم نہیں کہ وہ خدا کی طرح حاضر و ناظر ہو جاوے۔ چنانچہ مشہور و معروف رومن کیتھلک فقیہ کارڈنل بلرمائن کہتا ہے۔ کہ متی ۱۸ و ۲۰ و ۲۸ - ۲۰ سے مسیح کی نسبت یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل اور امداد کے وسیلہ حاضر ہے جسکے لئے اظہر ہے۔ کہ اوسکی جسمانی حاضری درکار نہیں کیا ہم کو عموماً نہیں معلوم کہ آدمیوں کے درمیان بادشاہ کو اپنی کل سلطنت پر اختیار ہے۔ مگر وہ اس سب پر بذریعہ اپنی حاضری کے قابض نہیں ہوتا۔

* ہمارے بہائیوں نے نوشتوں کو مقابلہ نہ کر کے اکثر مسیح کے حق میں ایسی غلطیاں کی ہیں۔ اگر کہیں کوئی الفاظ جو خدا کے حق میں مستعمل ہوتے ہیں۔ کبھی مسیح کے حق میں

* یہ وہ عبارت رسالہ تنقیح کی ہے جسکا وعدہ نقل صفحہ ۳۱۳ رسالہ ہذا میں ہوا تھا۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

محمدیونکے مقابلہ سے عیسائیونکی گریز

جون ۹۴ء مین خاکسار کو فتحگڈہ جانیکا اتفاق ہوا۔ تو وہان خاکسار کی مجلس وعظ مین پادری فتح مسیح مشنری آئے اور بعض شکوک پیش کر کے ان کے جوابات شافیہ پاکر ساکت و منفعل ہوئے۔ اس انفعال کو دور کرنیکی غرض سے وہ اپنے بڑون سے مباحثہ کرانے کے خواستگار ہوئے۔ اون سے مراسلت ہوئی تو وہ بہی آخر ساکت ہوئے۔ اس باب مین جو مراسلت ہوئی ہے وہ ذیل مین بعنوان عیسائی و محمدی نقل کیجاتی ہے۔ بقیہ مضمون عیسائیونکی باہمی جنگ پر اسلامی رائے آیندہ درج رسالہ ہوگا انشاء اللہ تعالے

عیسائی

جناب مولوی محمد حسین ابو سعید صاحب!

آپ جب فتحگڈہ مین تشریف لائے تہے تو مسجد مین وعظ کرتے ہوئے آپنے فرمایا تھا کہ اسلام ہر طرح سے غالب ہے وغیرہ۔ میری عرض ہے کہ مسجدون اور گہرون مین بیٹھکر اسطرح کے نعرے مارنا بہت آسان ہے۔ اگر آپ کو اظہار حق کا کچہہ پاس ہے اور سمجہتے ہین کہ قرآن حقیقتاً کلام الٰہی ہے۔ تو ذرا باہر میدان مین نکلکر اسکا ثبوت دیجئے۔ امرتسری مباحثہ کی بابت تو آپ خود ہی گواہی دیتے ہین۔ کہ مرزا قادیانی نے عیسائیون کے مقابل اچہی جواب نہین دیئے۔ اور شکست کہا گیا ہے۔ علاوہ برین آپ لوگ اسکو مسلمان بہی نہین سمجہتے۔ پس اب اگر آپ چاہین تو عیسائی آپ لوگون سے مباحثہ کرنیکو تیار ہین۔ آپ خود مقابل آوین یا اپنے مین سے کسیکو انتخاب کر کے مسیحون کے پیش کرین۔ علی ہذا القیاس۔ مسیحی لوگ اپنے مین سے کسیکو منتخب کر کے آپ لوگون کے پیش کر دینگے۔ پس آپ کو اگر مباحثہ کرنا یا کرانا منظور ہو تو جلدی اطلاع فرماوین۔ بعد شرائط اور مکان مباحثہ برضامندی طرفین تجویز ہو جائیگا۔ امید ہے آپ مرزا قادیان کی طرح ادہر ادہر کی باتین بنا کر مباحثہ کو ٹال نہ دین گے۔ اور یونہی لایعنی باتین پیش نہ کر دین گے۔ (جیسے اکثر مرزا کرتا ہے۔) جنکا فیصلہ امر محال ہو۔ اور مباحثہ ملتوی ہو جائے۔ زیادہ سلام۔

آپکا نیازمند۔ فتح مسیح از فتحگڈہ تحصیل بٹالہ۔ ۲۲۔ جولائی ۱۸۹۴ء

محمدی

بٹالہ دفتر اشاعۃ السنۃ۔ ۲۵۔ جولائی نمبر ۵۱۴

مشفقی پادری فتح مسیح صاحب!۔ آپکا خط مورخہ ۲۲۔ جولائی ۹۴ء متضمن درخواست مباحثہ مین نے مسرت سے پڑہا۔ مین نے آپکی اس درخواست سے پہلے ہی پادریون سے مباحثہ کی درخواست اپنے رسالہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

مین درج کر کے چھاپ[1] دی ہے جسکا پروف ملاحظہ کے لئے مرسل ہے اور اس درخواست کے ساتھ مباحثہ تحریری کی بنا بھی قائم کر دی ہے۔ یعنی الوہیت مسیح اور تثلیث پر اپنے رسالہ مین بحث شروع کر دی ہے اس رسالہ کو دیکھکر اور اس بحث کو پڑہکر پادری صاحبونکی تسلّی نہوئی۔ اور پھر بھی اون کی خواہش تقریری بحث کے لئے ہوئی تو وہ جس وقت بحث کی درخواست کرین گے مین اسکو منظور کرونگا اور شرائط سے اون کے اطلاع دونگا۔ چونکہ آپ حال ہی مین نئے پادری ہوئی ہے۔ اور آپ کی معلومات مذہبی اور تجارب انتظامی ہنوز کم ہین۔ اور اپنی سوسائیٹی مین آپکا ہنوز وہ اعتبار نہین ہے جو پُرانے پادریون کا ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ وہ درخواست مباحثہ صرف آپکی طرف سی نہو بلکہ کسی مشہور اور پرانے اور تجربہ کار پادری کی طرف سے ہو۔ گو آپ کا نام بھی اوسمین شامل رہے

آپکا خیر خواہ۔ ابو سعید محمد حسین۔

عیسائی

جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب! آپکا خط مورخہ ۲۵ جولائی ملا۔ مشکور ہون۔ آپنے خوب کیا۔ کہ مباحثہ کی درخواست پادری صاحبان سے پہلے کر دی ہوئی ہے۔ جزاک اللہ۔ خدا حق کی مدد فرماوے۔ آمین ۰

آپ کا یہ فرمانا کہ مسیح لوگ آپ کی تحریری بحث کو پہلے پڑہین۔ اگر تسلّی نہو تو پہر تقریری مباحثہ ہو۔ اس کے جواب مین یہ عرض ہے کہ تحریرین تو بہتیری دونون طرف سے دھری پڑی ہین۔ وہی پرانی سوال دوسرے الفاظ مین افراط تفریط سے ادا کئے جاتے ہین۔ اب زمانہ آگیا ہے کہ خدا حق کو غالب کرے سو تقریری مباحثہ کی منظوری فرمائی۔ اور واضح ہو کہ مباحثہ کی درخواست میری ہی طرف سے آپ خیال نہ فرماوین۔ بلکہ جناب ڈاکٹر کلارک صاحب اور جناب ڈاکٹر پادری ڈائٹ بریخٹ صاحب وغیرہ بزرگون کی طرف سے سمجھین۔ ہم سب مسیح مدّت سے دیکھ رہے ہین۔ کہ کوئی شخص محمدیون مین سے اُٹھے تاکہ محمدی مذہب کی حقیقت زیادہ کہل جاوے۔ شکر ہے کہ اپنے مباحثہ کی درخواست پہلے ہی کر دی ہوئی ہے اب مناسب ہے کہ اہل اسلام کی طرف سے دو چار معتبر شخص چنے جاوین۔ اور اسی طرح سے عیسائی صاحبان اپنے مین سے دو چار شخص چن لین اور باتفاق راے طرز مباحثہ اور مکان اور تاریخ وغیرہ مقرر کئے جاوین۔ مسیحی دین کے بزرگون کی طرف سے دو چار شخص شرائط وغیرہ قائم کرنیکے لئے اور ایک

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[1] دیکھو صفحہ ۲۱۳ نمبر ۷ جلد ۱۶

مباحثہ کرنیکے لئے منتخب کیا جاویگا - باقی جو آپنے میری نسبت لکہا ہے - کہ تم نئے پادری ہو ... اور اپنی سوسائیٹی مین بہی تمہارا وہ اعتبار نہین جو پرانے پادری کا ہے - ایسی باتون کا جواب دینے سے اس وقت مین اغماض کرتا ہون - اسلئے کہ مبادا گفتگو کا رُخ اور طرف پلٹ جاوے - صرف اتنا عرض کر دیتا ہون کہ آیندہ ایسی باتون سے آپ پرہیز کرین تو بہتر ہوگا - آپکا نیازمند - فتح مسیح - ۲۹ - جولائی ۹۴ء

نیز آپ اگر اجازت دین تو جو خطوط فیمابین مباحثہ کی بابت لکہے جاوین وہ چھپوائے جاوین خواہ اخبار مین - یا الگ - بندہ فتح مسیح -

محمدی

بٹالہ - ۳۱ - جولائی ۱۸۹۴ء نمبر ۵۳۲

مشفق پادری فتح مسیح صاحب! - آپکا دوسرا خط مورخہ ۲۹ - جولائی ۱۸۹۴ء مین نے آج وصول کیا - اوس پہلے خط کی نسبت مجہے زیادہ مسرت حاصل ہوئی ہے کیونکہ اوسمین آپنے یہ تحریر کیا ہے کہ مباحثہ کی درخواست میری ہی طرف سے آپ خیال نفرماوین - بلکہ جناب ڈاکٹر کلارک صاحب اور جناب ڈاکٹر پادری وائیٹ بریچٹ صاحب وغیرہ بزرگون کی طرف سے سمجہین - مین بہی اسیکا خواہان تہا کہ مباحثہ ہو تو کسی ایسے شخص سے ہو جو نامی و مشہور تجربہ کار ہو - کسی نوآموز یا نئے پادری سے نہ ہو جسکی وجہ یہ ہے کہ نامی و تجربہ کار پادری کا انفلوئنس (رعب و اعتبار) قوم مین زیادہ ہوتا ہے - اور اسکا ساختہ پرداختہ قوم مین منظور کیا جاتا ہے - لہذا اس مباحثہ کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے - اور کسی نئے شخص اور نوآموز سے مباحثہ ہو تو اوسکا اثر قوم پر نہین پڑتا - قوم یہ کہہ دیتی ہے کہ وہ شخص بچہ تہا - نوآموز تہا - ناتجربہ کار تہا - لہذا اسکا الزام یا سکوت یا تسلیم قوم کا الزام یا سکوت تسلیم نہین ہوسکتی - اب جو آپنے یہ لکہا ہے کہ یہ درخواست مباحثہ پادری کلارک صاحب و پادری وائٹ بریچٹ صاحب کی جانب سے سمجہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ان صاحبون نے اس درخواست مین آپکو اپنا نائب یا وکیل بنایا ہوگا - اور یہہ ہی میرا مدعا تہا - پہر مین اس سے کیون خوش نہ ہوتا - پس مین بڑی مسرت کے ساتھ آپکو اطلاع دیتا ہون کہ مجہے ان دونون صاحبون سے مباحثہ منظور ہے - اگر پادری وائٹ بریچٹ صاحب خواستگار و شائق مباحثہ ہین تو یہ مباحثہ بہت آسانی سے ہوسکتا ہے - مین اور وہ دونون ایک شہر مین رہتے ہین - لہذا وہ جیسے باوصف مشنری ہونے کے ایک دنیاوی میونسپل کمیٹی کے کام مین اپنی اوقات صرف کرتے ہین - ویسے ہی اس مذہبی کام مین جو اون کا اصلی فرض منصبی ہے وہ ہر روز

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

یا تیسرے دن یا ہفتہ مین ایکدن کا کوئی وقت مباحثہ مقرر کردین۔ اوسوقت ایکدن وہ خاکسار کے مکان پر آوین اور ایکدن مین اون کے مکان پر جاؤنگا۔ اسطور پر مہینون تک بلا تکلیف و بلا حرج مباحثہ جاری رہیگا۔ اور اسکا انجام اچھی طرح خوش اسلوبی اور سیری سے ہوگا۔ اور اگر ڈاکٹر کلارک صاحب خواستگار و شائق مباحثہ ہین تو بجاے ہر روز ہر ہفتہ یا ہر مہینے مین چار یا آٹھ دن وہ مقرر کر سکتے ہین جنمین نصف ایام مین امرتسر اونکی جگہہ مین پہونچونگا۔ اور نصف ایام اونکو بٹالہ مین آنا ہوگا۔ ہر جلسہ کے انتظام امن کا ذمہ دار وہ شخص ہوگا جسکے مکان پر جلسہ ہوگا۔ اور تعداد اشخاص طرفین مساوی ہوگی۔ سوال و جواب کی پہلے زبانی تقریر ہوگی۔ پہر جب باتفاق میجارٹی جواب مطابق سوال سمجہا جاویگا۔ تب اوسکو دو کاتبون کے ذریعہ سے قلمبند کیا جاویگا۔ سابق جنگ مقدس امرتسر کیطرح یہ ہرگز نہوگا کہ جو کچھ کسی کے دلمین آوے لکہاتا چلا جاوے۔ اور خارج از مبحث و فضول باتون مین مصروف ہوکر بحث کو کہین سے کہین لے جاوے۔ اور فریقین کی اوقات کا خون ہوتا رہے۔ یہ شروط مباحثہ ہین۔ اب مبحوث عنہ کی تعین کی جاتی ہے۔ بحث توحید و تثلیث یا الوہیت مسیح اور کفارہ مین ہوگی اسی سے یہ بات ثابت ہوجاویگی کہ اس وقت خالص کتاب آسمانی اور حقانی قرآن مجید ہے جو توحید سکہاتا ہے اور اوس کفارہ کی نفی کرتا ہے۔ یا توریت و انجیل ہے جن سے عیسائی تثلیث یا الوہیت مسیح نکالتے ہین۔ اس بحث سے پہلے فریقین کو یہ اختیار ہوگا کہ چند اصول موضوعہ یا علوم متعارفہ کی تمہید کرلیوین تاکہ اونہی اصول و علوم سے امور متنازعہ فیہ کا تصفیہ کرین لیجئے۔ ہمنے شرائط بھی لکہدیئے۔ اور امور بحث بہی متعین کردیئے۔ اب آپ اون دونو صاحبون مین سے کسی صاحب سے منظوری بحث و شرائط تحریر کراکے براہ راست ارسال کرائین۔ اور کارروائی شروع کرادین مگر یہ یاد رہے کہ بجاے اون صاحبون کے آپ بذات خود جواب خط و منظوری بحث کی تکلیف نہ اوٹہاوین اور اگر اب بہی آپ ہی وکیل بنکر جواب خط منظوری بحث و تقرر شروط کے متصدی ہوئے تو اس طرف سے آپکی تحریر کا کوئی جواب نہ دیا جاویگا جسکی وجہ وہی ہے جو شروع خط مین بیان ہوئی ہے آخر خط مین جو آپنے خطوط چہپوانیکی اجازت چاہی ہے میری طرف سے آپ کو ان چارون خطون کی اشاعت کی اجازت ہے۔ مگر اس شرط سے کہ انپر اور کچہ نہ بڑہاوین اور نہ انپر حاشیہ لگاوین۔ اور اگر پادری صاحبان موصوف الصدر نے بحث کو منظور کرلیا تو پہر ان خطون مین خود بخود مباحثہ کا رنگ آجاویگا اور ضرور ان کو شائع کرنا پڑیگا۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ ان چار خطون کے ساتھ پانچوان اپنا

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

175

جواب الجواب ملاکر اونکو چھپوا دین اور اپنے آپ کو میرا مقابل مباحث بنا دین اور خاص اپنی ذات سے مباحثہ کی بنا قائم کرین تو مین اس اشاعت کی اجازت نہین دیتا کیونکہ مین آپکو مقابل و مباحث بنانا نہین چاہتا جسکی وجہ شروع خط مین بیان ہو چکی ہے۔ اوس وجہ سے آپ ناراض نہون کیونکہ وہ کمال نیک نیتی سے لکھی گئی تھی +

ابو سعید محمد حسین

عیسائی

مشفقی جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب! تسلیم۔ آپکا خط مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۴ء جو آپنے بنام پادری فتح مسیح صاحب بھیجا ہے مجھے ملا اوسکے مطالعہ سے طبیعت شاد ہوئی خصوصاً اسبات سے کہ آپ جیسے بزرگ نامور عالم صرف تحقیق حق کیلئے انجیل اور قرآن مقابل رکھکر تصفیہ چاہتے ہین۔ مین نہایت خوشی سے آپکے اس مبارک پیام مناظرہ کو قبول کرتا ہون لیکن میری خیال مین بحث کو اتنا طول دینا کہ ہفتون اور مہینون تک ہوتی رہے فضول ہے اسلئے کہ اول تو کوئی معزز شخص ایسا عدیم الفرصت نہوگا جو اتنی لانبی بحث مین ہمیشہ شامل ہو سکے۔ اور دوسری یہ کہ جب آپ اور نیز مین بھی یہ نہین چاہتا کہ سابق جنگ مقدس یا تحریر کی طرح تسانیت اور سوفسطائی سے کام لیا جائے۔ تو پھر کیا ضرورت ہے کہ فریقین کبھی ادھر اور کبھی اُدھر آوین جاوین بہتر ہو کہ مختصر سوال دو چار مقرر کئے جاوین اور انکے جواب بھی عام فہم قطعی فیصلہ کرنیوالے تحریر ہون جنکو دیکھکر علاوہ حاضرین اور لوگ بھی فائدہ اوٹھا سکین۔ مقام مباحثہ کے لئے آپ خود دانا ہین۔ بٹالہ اور امرتسر مین سے جو مقام آپ مفید عام جانین اور پسند کرین اوس سے اطلاع دین۔ میرے خیال مین تو امرتسر مناسب ہے۔ کیونکہ بڑی جگہہ ہے۔ آیندہ جو آپکی رائے مبارک مین آئے اوس سے بندہ کو مطلع فرماوین۔ اور نیز یہ کہ شرائط کی تکمیل ہو جاوے۔ فقط والسلام۔

۷۔ اگست ۱۸۹۴ء دستخط انگریزی۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک۔

محمدی

بٹالہ اشاعۃ السنۃ اوفس ۸۔ اگست ۹۴ء نمبر ۵۵۵

ڈیر ڈاکٹر صاحب! آپکا خط مورخہ ۷۔ اگست ۹۴ء مین نے مسرت سے پڑھا اگر آپ خیال کرتے ہین کہ یہ مباحثہ ایک دو روز مین طے ہو سکیگا تو بسم اللہ کیجئے بندہ حاضر ہے۔ (۲) مقام کی بابت آپ مجھے اختیار دے چکے ہین بٹالہ کو منتخب کرون خواہ امرتسر کو۔ لہذا مین بٹالہ کو ترجیح دیتا ہون۔ آپ جب چاہین غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماکر مباحثہ شروع کر دین۔ اور اگر زیادہ دن لگ گئے تو پھر مین حسب وعدہ خط سابق جہان آپ جائینگے آپکے مکان پر حاضر ہونگا انشاء اللہ

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آپ جب قصد بٹالہ کرین اس سے تین چار روز پیشتر اطلاع دین تاکہ میرے احباب اہل لاہور و امرتسر بہی اس مجلس مین شریک ہوسکین۔ اور اگر میرے امرتسری دوستون نے مجہے امرتسر مین آنے پر مجبور کیا تو مین آپ کو اس تبدیلی سے اطلاع دونگا۔ انشاء اللہ تعالے (۳) شرائط کی مین تو خط سابق مین تکمیل کر چکا ہون آپ اوسمین کچہہ بڑہانا چاہتے ہین تو اس سے اطلاع دین۔ (۴) آپکے خط سے یہ معلوم نہ ہوا کہ مباحثہ کے لئے آپ منتخب ہونگے؟ یا پادری وائیٹ بریچٹ صاحب؟ جو صاحب ہون اون کا ساختہ پرداختہ دوسرے صاحب کو منظور کرنا ہوگا۔ (۵) چونکہ پادر فتح مسیح صاحب نے آپ دونو صاحبون کی طرف سے شوق مباحثہ ظاہر کیا تہا۔ اور مین نے بھی آپ ہی دونو صاحبون سے مباحثہ منظور کیا ہے۔ لہذا امید ہے کہ اب اسکا خلاف نہوگا۔ اور کوئی اور صاحب اس مباحثہ کے لئے منتخب نہونگے۔ ہان جنکو آپ دونو صاحب اپنے سے بڑھکر اہل علم و تجربہ کار اور قوم مین ذی اعتبار سمجہکر اسکا ساختہ پرداختہ منظور کرلین گے وہ صاحب بہی آپکی جگہہ منتخب ہوسکتے ہین۔

آپکا خیر خواہ۔ ابو سعید محمد حسین۔ ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ

عیسائی

مشفقی جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سلامت! بعد سلام کے واضح راے روشن ہو کہ آپکا خط مورخہ ۸۔ اگست ملا۔ چونکہ یہان [illegible] مین خط مذکورہ کے جواب دینے سے قاصر رہا۔ امید ہے کہ آپ معاف فرمائینگے۔ کمال خوشی کی بات ہی کہ آپ مناظرہ کے لئے بالکل تیار ہین۔ مکان مناظرہ کی بابت ہمنے شریفانہ طور پر آپکو تحریر کیا تہا کہ امرتسر ہر صورت سے بہتر ہے۔ آپکو اختیار نہین دیا گیا تہا کہ آپ قطعی جو چاہتے ہین سو کرین۔ آپ میرے خط کا ملاحظہ فرمادین۔ مین پہر عرض کرتا ہون کہ امرتسر بہتر ہے۔ یہان زیادہ مفید عام ہوگا۔ مناظرہ کی بابت واضح ہو کہ آپکو محمدیت کی صداقت ظاہر کرنی منظور ہے۔ اور برعکس اسکے ہمین مسیحیت کی صداقت۔ لہذا کوئی ہمارا ذاتی جہگڑا یا کام نہین۔ اظہار حق سے تعلق ہے۔ نہ کسی خاص شخص سے ہے۔ چونکہ اہل اسلام کی طرف سے آپ موجود ہین یا جسکو آپ چاہین آپ پیش کرسکتے ہین۔ نیز از جانب مسیحیان مین جسکو مناسب سمجہون پیش کرونگا۔ یا خود پیش ہوجاؤن گا۔ اور اگر کسیکو پیش کرون خاطر جمع رکہئے کوئی لائق ہی ہوگا۔ امید ہے کہ اس بات کو آپ قبول فرمادین گے۔ کہ ایسے مبارک موقع پر اپنے شان کے خواہان نہین۔ مگر راستی اور صدق دل سے اللہ تعالے کی صداقتون کا اظہار چاہتے ہین۔ دیگر عرض یہ ہے کہ اب خط و کتابت کو طول دینے سے چندان فائدہ نہین ہے۔ مین اپنی طرف

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سے ڈاکٹر فخرالدین لاہر صاحب میڈیکل مشن امرتسر اور نیز پادری فتح محمد صاحب فتحگڈھ کو ایلچی مقرر کرتا ہون
اور اسی طرح آپ بھی جس کسیکو چاہتے ہین مقرر کیجئے - تاکہ باہمی اتفاق سے شرائط مباحثہ قرار پائین - اور جو
شرائط تجویز کی جاتی ہین - وہ آپکی اور میری منظوری کے لئے پیش ہوئین - تاکہ اگر ہم کسی قسم کی ترمیم کرنا
چاہین تو کرسکین - اور بعد اس نظر ثانی اور ہمارے دستخط منظوری کے شرائط مذکورہ پختہ جانین جائینگی
اور اون کے موجب مناظرہ ہوگا - اور جب شرائط تجویز کئے جاتے ہین - تو جس کسی نے ہمارے طرف سے
پیش ہونا ہے خواہ مین خواہ کوئی دیگر انکا نام لکھا دیا جائیگا - اب شرائطون کی آپ جلد تدارک فرمادیں فقط
زیادہ سلام - ۲۸ - اگست - دستخط انگریزی - ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک -

محمدی

اشاعۃ السنۃ آوفس - بٹالہ ۲۹ - اگست ۱۸۹۴ء نمبر ۶۰۶

عنایت فرمائے من ڈاکٹر ایچ مارٹن کلارک صاحب! آپکا خط مورخہ ۲۸ - اگست ۱۸۹۴ء مین نے تعجب اور مایوسی کے
ساتھ پڑھا - (۲) تعجب کی ایک وجہ یہ ہی کہ آپ اپنے خط مورخہ ۷ اگست ۱۸۹۴ء مین صاف تحریر کر چکے ہین "مقام مباحثہ
کے لئے آپ خود انا ہین بٹالہ اور امرتسر مین سے جو مقام مفید عام جانین اور پسند کرین اول سے اطلاع فرماوین -
میرے خیال مین تو امرتسر مناسب ہے کیونکہ بڑی جگہ ہے آئندہ جو آپکی رائے مبارک مین آوے اوس سے بندہ کو مطلع فرماوین"
اب آپ خط ۲۸ اگست ۱۸۹۴ء لکھتے ہین کہ "مکان کی بابت مین نے شریفانہ طور پر آپکو تحریر کیا تھا کہ امرتسر ہر صورت سے
بہتر ہے آپکو اختیار نہین دیا گیا تھا کہ آپ قطعی جو چاہتے ہین سو کرین"

میرے نزدیک آپکی یہ تحریر - تحریر سابق کے برخلاف ہے - سابق تحریر مین آپنے تعین مکان کی نسبت اپنی
رائے ظاہر کرکے آئندہ شریفانہ طور پر مجھے اختیار انتخاب دیا تھا - جب کسی کو اپنی رائے کے برخلاف کسی کی بات
مان لینی منظور ہوتی ہے تو اوس وقت شریفانہ محاورہ سے وہ یون کہتا ہے کہ فلان امر مین میری رائے تو ایسی ہے
مگر آئندہ جو رائے آپکی ہو اوس سے اطلاع دین جسکے معنے یہ ہوتے ہین کہ اوس رائے کی تسلیم کرنے کو مین حاضر ہون صرف آپکی
اطلاع دہی کا منتظر ہون - اب آپ اس اختیار دینے سے انکار کرتے ہین - اگر آپ کو اس محاورہ کے معنے تسلیم کرنے
مین تامل ہو تو آپ اصل مباحثہ سے پہلے اسی امر کو طے کرلین - اور اہل لسان سے اسکا تصفیہ کرائین - خاص کسی شخص
یا اشخاص کو مصنف بنائین - یا اس سوال کو اخبار مین چھپوا کر اسپر پبلک کی رائے حاصل کرین ٭

ہر چند یہ امر اصل مبحث مقصود سے چندان تعلق نہین رکھتا - مگر جب ہمارے فہم پر ایسے بڑے الفاظ کے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

معانی سمجھنے مین اسقدر اختلاف کرین اور ایک فریق دہو کہا کہا جاوی تو ہمارے لئے ضرور ہے کہ ہم اپنے مفہومونکا ایگزامینیشن کرائین - تاکہ ہم آیندہ مباحث مقصودہ مین غلطی نہ کہادین - (۲) دوسری وجہ تعجب ہی کہ مین اپنے خط نمبری ۵۳۲ مین اپنی شرائط کی تفصیل کرکے خط نمبری ۵۵۵ کے فقرہ نمبر ۳ مین صاف لکہہ چکا ہون کہ "شرائط کی مین تو خط سابق مین تکمیل کرچکا ہون - آپ اونمین کچہہ بڑہانا چاہتے ہین تو اس سے اطلاع دین"

اس کے جواب مین آپنے نہ تو ہماری شرائط پر کوئی نکتہ چینی کی نہ اپنی شرائط کی اطلاع دی - اور تصفیہ شرائط کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنی چاہیئے +

ایصاحب! اگر آپکو ہماری شرائط کو قبول کرنے مین کوئی عذر تہا تو پہلے اسکو پیش کرتے - اور اگر اپنی طرف سے شرائط بڑہانا منظور تہا تو پہلے اون شرائط سے اطلاع دیتے - پہر جب مین اوس عذر کو نہ مانتا یا اون شرائط کے تسلیم سے انکار کرتا - تو آپ تصفیہ کیلئے کمیٹی مقرر کرتے - بلا بیان عذر و شرائط آپنے یہ سوال پیش کیا ہے تو بر تقدیر سے اسکا یہی جواب ہے کہ یہ سوال قبل از وقت ہی (۳) تیسری وجہ تعجب ہی کہ مین نے اپنے خط نمبر ۵۵۵ کے فقرہ نمبر ۳ و ۴ مین حسب نشا خط پادری فتح مسیح مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۹۴ء صاف لکہدیا تہا کہ "مباحثہ مین آپ خود پیش ہو سکتے ہین یا پادری رامبوٹ صاحب یا پادری ٹیلر صاحب اگر ان مین سے صاحب پیش ہونگے تو وہ اس شرط سے پیش ہو سکین گے کہ آپ دونو صاحب اونکو علم و تجربہ و اعتبار مین اپنے سے بڑہکر سمجہین اور اونکا ساختہ پرداختہ منظور کرلین - آپنے میری اس شرط کو نام آوری اور شان خواہی و عزت طلبی پر مبنی سمجہا - اور اسکے جواب مین یہ لکہدیا کہ جسکو ہم مناسب سمجہین گے ہم پیش کرین گے - جسکو آپ چاہین آپ پیش کرین -

آے صاحب! نام آوری و جاہ طلبی کے خیال کو اسلام نے ریا قرار دیکر شرک ہڑایا ہے - ہمارے نبی علیہ السلام کا قول ہے ان یسیر الریا شرک[۱] ہمارا مقصود اوس شرط سے صرف یہ ہے (چنانچہ خط نمبری ۵۳۲ مین ہم ظاہر کرچکے ہین -) کہ لائق اشخاص کا قوم پر اثر پڑتا ہے - اور انکا ساختہ پرداختہ تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ کام ہر ایک کا نہین ہے لہذا اب بہی مین وہی شرط پیش کرتا ہون اور آپکو اطلاع دیتا ہون کہ اگر آپ خاص مجہہ سے مباحثہ چاہین تو آپ اوس شرط کو مان لین - اور اگر آپ بلا پابندی شرط مذکور کسیکو پیش کرینگے تو ادہر سے بہی کوئی ایسا ہی پیش کیا جائیگا - آپ قبل از مباحثہ مباحثہ کرنیوالہ کا نام لین تاکہ اسطرف سے بہی ویسا ہی مباحث مقرر کیا جاوے - (۵) چوتہی وجہ تعجب یہ ہے کہ مین نے اپنے خط نمبری ۵۳۲ مین مبحث کی تعین کردی ہے کہ بحث توحید تثلیث یا الوہیت مسیح و کفارہ مین ہوگی اور اسی سے یہ بات ثابت ہوجاویگی کہ اس وقت خالص کتاب آسمانی اور حقانی قرآن

[۱] ترجمہ تہوڑی سی نمائش بہی شرک ہے -

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

مجید ہے جو توحید سکہاتا ہے اور کفارہ کی نفی کرتا ہے - یا توریت و انجیل جنسے عیسائی تثلیث و الوہیت مسیح و کفارہ نکالتے ہین -

اسکے مقابلہ مین آپ مجمل صداقت محمدیت و عیسائیت کو محل بحث ٹہراتے ہین - اور بحث کو عام کرنا چاہتے ہین - ایصاحب! بحث خاص ان ہی مسائل مین ہوگی - جبتک انکا تصفیہ نہوگا کوئی اور بحث شروع نہوگی - (۶) مایوسی کی وجوہات بہی یہ ہی وجوہات ہین جب ان مبادی مین آپکی طرف سے ایسے عذرات پیش ہو رہے ہین جو اصل مبحث مقصود کے مانع و مزاحم ہین اور وہ ہماری جائز شروط کو پورا نہین ہونے دیتے - تو پہر آپکی طرف سے اصل بحث کے وقوع کی کب امید ہو سکتی ہے - ہماری طرف سے مستعدی اور طیاری کو تو آپ اپنے خطون مین مان چکے اور اسپر خوشی ظاہر کر چکے ہین - لہذا اب آپ نہین کہہ سکتے کہ التواے بحث آپکی طرف سے ہے -

آپکا خیر خواہ - ابو سعید محمد حسین

عیسائی

کرمفرما سے بندہ [illegible] آپکا خط مورخہ ۲-۱ ۹۴ء تعجب اور مایوسی سے بہرا ہوا مجہے ملا - آپکا تعجب اور مایوسی دیکہکر مجہے تعجب ہوا - آپ لفظ شریفانہ سے ایسے پریشان ہوئے کہ قبل از مباحثہ اسیکا تصفیہ ہونا ضروری سمجہا اور وہ بہی بذریعہ اخبارات - تو پہر مجہے حیرت ہے کہ شہرت و نام آوری (جسکا آپنے اپنے خط مین انکار کیا) کسکو کہتے ہین -

خیر جب آپ خود مقر ہین کہ یہ امر بحث سے چندان تعلق نہین رکہتا تو میرے خیال مین بہتر ہے کہ اس لفظی نزاع کی طرف آیندہ توجہ نکیجاوے جو میری نیت و مراد اون لفظون سے تہی مین نے صاف باطنی سے آپ پر ظاہر کر دی - خیال رکہئے کہ یہ مباحثہ ہی نہ آپنے میرا کوئی احسان ماننا ہے اور نہ مین نے آپکا ممکن نہین کہ مین آپ کو یکطرفہ اختیار دیتا کہ آپ جو چاہین سو کرین - سب سے پہلے مرضی آپکی یہ ہے کہ مناظرہ مین آپکے بالمقابل مین پیش ہون یا پادری وائٹ بریچٹ صاحب سو جناب من مین خود حاضر ہون آپ مطلع رہین - آپکی جانب سے سوال توحید - و تثلیث - و الوہیت مسیح و کفارہ مین ہونگے - لیکن یہ آپ کیا فرماتے ہین کہ اور کسی بارہ مین بحث نہوگی کیا مین قرآن و محمدیت پر سوال کرنیکا حق نہین رکہتا ہون ؟

آپ سے مخفی نہوگا کہ مباحثہ مین فریقین کو اختیار سوال و جواب ہوتا ہے آپ قصداً یا سہواً اسکو فراموش نفرمائین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

پادری فتح محمد صاحب سے جو آپکی خط وکتابت ہوئی ہے اوس سے اب کچھہ واسطہ نہین اب آپ مجھ سے غرض دو واسطہ رکھین - کمیٹی تصفیہ شرائط کے لئے اسواسطے بھیجنی مناسب سمجھی گئی ہے کہ ان کاغذی گھوڑون سے فیصلہ ہونا دشوار ہے کمیٹی سے سہولیت وآسانی ہے - اپنی سفیرون کی معرفت جس قسم کا آپ انتظام چاہین ظاہر کرسکتے ہین نیز ہم بھی ایسا ہی کرین گے جو قواعد وہ ٹہرالین بعد نظر ثانی اور آپکے اوسپر دستخط ہونے پر وہ پختہ سمجھی جائینگی اور اونہین قواعد کے بموجب مناظرہ ہوگا - اب انہین کی دیری ہے کیونکہ جبتک شرائط مقرر نہون مباحثہ بھی بیفائدہ ہے ہر امر کے لئے پابندی قواعد ضروری ہے

مقام مباحثہ اگر آپ امرتسر پسند نہین کرتی تو اتنا تو ضرور کرنا ہوگا کہ جودن میرے سوال کرنیکے ہین وہ آپ امرتسر مین تشریف لاکر گذارین - اور جودن میرے جواب دینے کے مقرر ہون - وہ مین آپکے شہر ٹبالہ مین بسر کرون لیکن انمین خلق اللہ کو ناحق تکلیف ہوگی - بہتر تو یہ ہے کہ بالکل مناظرہ امرتسر ہی مین ہو نہ معلوم کہ ایک صدر اور عالیشان مقام کو چھوڑکر ایک گوشہ اختیار کرنے سے آپکی کیا غرض ہے - غالبًا مناظرہ کے شائق محمدی وعیسائی جماعت امرتسر ہی کو ہونگے فقط والسلام ۳۱ - اگست سنہ ۹۴ء

دستخط انگریزی - ہنری مارٹن کلارک -

محمدی

اشاعۃ السنۃ اوفس - ٹبالہ ضلع گورداسپور - ۴ - ستمبر سنہ ۹۴ء نمبر ۶۱۲

آپکا خط مورخہ ۳۱ - اگست سنہ ۹۴ء مینے دوسری ستمبر کو ۴ بجے کے قریب ایسے وقت مین پایا جو میرا ہوا خوری کا وقت تہا - تیسری کو مین بیمار رہا اسلئے جواب مین ایک روز کا توقف ہوا - (۲) آپکے اس خط نے میرے تعجب کو بڑہایا - اور مایوسی کو زیادہ کیا - (۳) مین اس خط کے ایسے فقرات سے کہ آپکے لفظ شریفانہ سے پریشان ہون شہرت دنام آوری کسکو کہتے ہین - وغیرہ " وغیرہ سے چشم پوشی کرتا ہون تاکہ اصل مطلب سے دور نہ پڑجاؤن - مگر اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہون کہ آیندہ آپ ایسی باتون سے قلم کو روکین - آپ یورپین ہین ایشیائی محاورہ مین یہ الفاظ موہم درنج خیر ہین ایشیائی مخاطبون سے اون کے محاورہ کے موافق خطاب مناسب ہے -

(۴) آپ کہتے ہین کہ کیا مین قرآن ومحمدیت پر سوال کرنیکا حق نہین رکہتا -

آے صاحب کون کہتا ہے کہ آپ سوال کا حق نہین رکہتے - بیشک رکہتے ہین - مگر اونہین تین مسائل مندرجہ شروط سابق مین بلکہ از انجملہ صرف اس ایک مسئلہ کے دائرہ کے اندر کہ عیسیٰ خدا یا ثالث ثلثہ

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(دون اوف ہتری ایکل گاڈز) ہے یا نہین - اسے ایک مسئلہ مین محمدی عیسائی پر یہ سوال کرسکتا ہے کہ تمہاری انجیل مین مسیح کو خدا یا ثالث ثلثہ کہا گیا ہے - اسلئے وہ انجیل بنامہ خدا کا کلام نہین ہوسکتی - اور عیسائی مسلمان پر یہہ سوال کرسکتا ہے کہ تمہارے قرآن مین اس مسئلہ کی نفی کیگئی ہے - اسلئے عیسائیون کو اسکے کلام خدا ہونے مین تامل ہے - اب آپکو اختیار ہے کہ خود سائل بنین اور مجھہ سے اسکا جواب لین - اور اس امر کا ثبوت طلب کرین کہ قرآن اس مسئلہ کی نفی کرتا ہے - پھر وہ کلام خدا کیونکر ہوسکتا ہے یا مجھے سائل بننے کی اجازت دین اور خود مجیب بنین - اور یہ ثابت کرین کہ جو انجیل یہ مسئلہ سکھاتی ہے وہ کلام الٰہی کیونکر ہوسکتی ہے -

واز آنجاکہ یہہ مسئلہ اپنے ایک ایک شق نفی یا اثبات کے ساتھ دونو مذہب محمدیت و عیسائیت مین اصل اصول مانا جاتا ہے - محمدیت نفی کو اصل اصول تسلیم کرتی ہے - عیسائیت اثبات کو لہذا اسی ایک مسئلہ تحقیق سے کس و ناکس کو جو فہم و انصاف رکھتا ہوگا واضح ہوجائیگا - کہ مذہب حق کونسا ہے - محمدیت یا عیسائیت - اور خالص کتاب سماوی کونسی ہے - قرآن یا انجیل - پھر معلوم نہین کہ آپ قصدًا یا خطائًا اس امر پر کیون اصرار فرماتے ہین کہ فریقین کے سوال و جواب کا ہم انتظار کرین

ایصاحب آپ اس اصرار کو واپس لین - یہ اختیار کسیکو نہوگا - اور ہرگز نہوگا صرف ایک ہی مسئلہ مین مباحثہ ہوگا تا ن یہ مسئلہ طے ہوجائیگا تو اس کی تکمیل و توضیح کے لئے اسکی فروعات مین بھی مباحثہ ہوسکیگا - (۵) آپ فرماتے ہین پادری فتح محمد (فتح مسیح مراد ہے) سے جو آپکی خط و کتابت ہوئی ہے اس سے اب کچھہ واسطہ نہین - اب آپ مجھہ سے عرض و واسطہ رکھین - اس سے آپکی شاید یہ مراد ہے کہ خاکسار کے خط نمبری ۵۳۲ مین جو تعیین مبحث ہوچکی ہے وہ منسوخ ہوجائے -

ایصاحب ! اس خط کو آپنے رسیو کیا اور اوسکی مندرجہ مضمون و پیغام کو قبول کرکے اوسپر خوشی کا اظہار فرمایا - یہہ تعیین مبحث اگر منظور نہوتے تو اوس خط کے جواب مین آپ صاف فرماتے ہمکو یہ تعیین منظور نہین - آپنے ایسا نہین فرمایا اور اوسکو بالتفصیل منظور کیا تو اب اس خط سے آپ واسطہ قطع نہین کرسکتے اور اوسکے مضمون تعیین مبحث کو منسوخ نہین فرماسکتے -

قطع نظر ان وجوہات سے بحکم عقل بھی مباحثہ مین متنازع فیہ و مبحوث عنہ ایک ہی کو تعین ہونا چاہئے اوسکی ایک شخص نفی کرے دوسرا اثبات نہ یہ کہ ایک تو کسی چیز مثلاً کونین کی خوبی پر بحث کرے - دوسرا (سوال) - دوسری چیز

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

مثلاً کسٹرائل کی خوبی پر۔

یہ قاعدہ مباحثہ کہ پہلے چندروز عیسائی مذہب محمدی سوالات کرین پھر محمدی عیسائی مذہب پر چند اور قسم کے سوالات کرین۔ (جیساکہ امرتسر کے جنگ مقدس مین ہوا ہے) صرف جاہل دجّال کادیانی کا ایجاد و احداث ہے۔ میری علم وخیال مین یہ طریق مباحثہ کسی کتاب فن مناظرہ مین پایا نہین جاتا۔ لہذا ہمارے لئے لازم بلکہ جائز بھی نہین کہ ہم اس جاہل دجّال کی تقلید کرین اور جہان کے عقلا کا خلاف۔ (۶) تقریری کمیٹی تصفیہ کے لئے پھر آپنے اصرار فرمایا ہے۔ ایصاحب! میرے خط نمبری ۶۰۶ پر نظر ثانی کرین اور اوسکو توجہ سے پڑھین مین اپنی شرائط اپنے خط ۵۳۲ مین بیان کرچکا ہون جس پر آپنے اپنے خط مورخہ ۷۔ گست مین کوئی اعتراض نہین کیا۔ گویا اون کو تسلیم کرلیا۔ اور آپنے اپنی شروط کو ہنوز پیش نہین کیا۔ تاکہ دوسری جانب سے اون کے تسلیم مین عذر واقعہ ہوتا۔ اور تصفیہ کے لئے کمیٹی کی ضرورت پیش آتی۔ پھر آپ کمیٹی تصفیہ کس ضرورت کیلئے مقرر کرنا چاہتے ہین۔ اور ایسی باتون کے بیان ورد وقبول کے لئے کیون کاغذی دوڑاتے ہین۔ آپ پہلے اپنی شرائط کو تو بیان کرین ممکن ہے کہ مین اونکو مناسب سمجھون۔ اور قبول کرلون اوس وقت بھی مین کسیکو اپنا وکیل نہ بناؤنگا۔ بلکہ بذاتِ خود کمیٹی مین شامل ہونگا۔ مین یہ نہین چاہتا اور نہ اس امر کو جائز سمجھتا ہون کہ اپنی رائے کا مالک دوسرے کو بنادون۔ اور اسکا مملوک ہوکر خود بے اختیار ہوجاؤن۔ آپکو اختیار ہے۔ جسکو چاہین اپنا وکیل مقرر کرین۔ آپکے وکیلون کی رائے اور میری رائے کا اختلاف ہوا۔ تو اسکا تصفیہ کسی ثالث سے کرایا جاویگا۔ بالجملہ آپ پہلے شرطین تحریر کرین پھر تقرر کمیٹی کا نام لین

مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے بٹالہ مین تشریف لانا منظور کیا ہے جسکے عوض مین بجب نوبت مین بھی اوتنے دن جتنے دن آپ بٹالہ مین بسر کرین گے امرتسر مین بسر کرونگا۔ مین نے اسی نظر سے اپنے فقرات مذکورہ شروع خط سے اغماض کیا ہے اور یہ سمجھا کہ میرا مدعا حاصل ہولیا ہے اب اون فقرات کے متعلق ایسی بحث کرنا جو حصل مقصود سے اجنبی ہے فضول ہے۔ **ابوسعید محمد حسین**

اس خط کا ڈاکٹر کلارک صاحب نے جواب نہین دیا۔ چلو مباحثہ ختم ہوا۔ ناظرین! یہ مباحثہ سی عجز وگریز نہین تو اور کیا۔

(پیشگوئی) ہم الہامی نہین کادیانی کی سی الہام بازی اپنا شعار نہین صرف عقل سے کہتے ہین کہ کوئی تثلیثی عیسائی ہم سے کبھی مقابلہ نکریگا۔ کریگا تو الزام کہائیگا اور زک اوٹھاوے گا۔ انشاء اللہ تعالے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

179

اعادۂ تبیہ کادیانی

ناظرین! ہم کادیانی کو مردہ سمجھکر اسکا جنازہ پڑھ چکے تھے۔ اور آئندہ کے لئے اسکے خطاب سے قلم اوٹھا چکے تھے۔ کہ اس کے چند اشتہار اور آ پہنچے۔ لہذا مجبور ہو کر اون کے جواب مین قلم اوٹھاتے اور اس مثال کو عمل مین لاتے ہین۔ مرے پر سو دِرّے ✤

دجال کادیانی کی نئی چال کا مآل

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ✤ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

کذاب دکیادلاثانی دجال کادیانی نے ناواقف مسلمانوں کو دام میں لانے اور اپنے دام افتادگان سے فلوس کمانے کی غرض سے یہ تجویز مشتہر کی تھی کہ میں اسلام کو طعن اور بیجا الزام مخالفین اسلام سے بچانے کے لئے گورنمنٹ سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ "دفعہ ۲۹۸۔ تعزیرات ہند کو وسیع کیا جائے"۔ مسلمان میری مدد کریں۔ اور اس درخواست میں میرے ساتھ ہو جاوین

اس کے جواب میں ادہر سے مضمون[1] دجال کادیانی کی نئی چال مشتہر ہوا اور اس میں عام مسلمانوں کو یہ بتایا گیا کہ کادیانی کا مقصود اس تجویز سے مسلمانوں کو اپنی خیر خواہی جتانا اور اس ذریعہ سے انکا مال مارنا ہے۔ اور اس تجویز کا اسکے ہاتھ سے انجام پذیر ہونا دو وجہ سے ناممکن ہے۔

اوّل یہ کہ وہ خود اس جرم کا مرتکب ہے جسکو اس درخواست سے ہٹانا چاہتا ہے دوم یہ کہ اسکے لائلٹی (وفاداری) مشتبہ ہے۔ کوئی مسلمان وفادار گورنمنٹ یہ کام کرے۔ تو یہ انجام پذیر ہو سکتا ہے۔

اس مضمون کے مشتہر ہونے سے مسلمان اسکے دام تزویر سے واقف ہو گئے۔ اور جو اسمین پہنس گئے تھے وہ نکل آئے۔ اُنہون نے جو اوس کی درخواست پر دستخط کئے تھے واپس لئے۔

[1] یہ مضمون زر جو تہ پر شائع ہوا ہے جنکے پاس نہین پہنچا وہ آدہ آنہ (۰/) کا ٹکٹ بھیجکر خدمت کرین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کادیانی نے یہ ناکامی دیکھ کر فوراً اپنا استعفا مشتہر کر دیا۔ اور یہ کام خاکسار (راقم مضمون) کے سپرد کر دیا۔

ہم نے خدا کے محض فضل و توفیق سے اس کام کا بیڑا اوٹھا لیا۔ اور اُس کی کارروائی کو شروع کر دیا۔ تو اثنار کارروائی میں معلوم ہوا کہ کادیانی کا وہ استعفا بطور نفاق و تقیہ تھا۔ اور درحقیقت وہ اپنی درخواست پر دستخط کرانے کی کارروائی سے باز نہیں آیا۔ و معہذا وہ ان ہی دنوں میں اپنی تالیف ایسے رسائل شائع کرنا چاہتا ہے۔ جو اس کارروائی کے حسن اتمام کے لئے قوی مانع اور سخت سدراہ ہیں۔ اسپر ہمنے کادیانی کے نام ایک پرائیویٹ خط لکھا جسکو بعینہٖ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

۶۳۳ لاہور۔ ۴۔ نومبر ۱۸۹۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً مسلماً

مرزا غلام احمد صاحب

سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ آپکا خط مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۵ء بذریعہ رجسٹری میرے پاس جس روز سے پہنچا اوسی روز سے میں نے اس کارخیر کی جس سے آپ مستعفی ہوئے ہیں کارروائی شروع کر دی۔ اوّلاً بٹالہ کے اعیان اسلام سے اس کارخیر کے انتظام میں شریک ہونے کی درخواست کی۔ پھر امرتسر پہنچا اور وہاں کے علماء و فضلا سے اسمیں شمولیت و اعانت کی درخواست کی پھر لاہور پہنچا اور وہاں کے قومی حامیوں اور دین کے خادموں لیڈروں (رائیوں) سے مدد چاہی۔ پھر ضلع گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ و حافظ آباد وغیرہ میں پہنچا۔ اور وہاں بھی یہی سوال کیا۔ ان مقامات کے وکیلوں اور پالیشن (انتظامی امور کے جاننے والے) اشخاص سے بھی ملا۔ اور ان سے بھی شمولیت و اعانت کا خواستگار رہوا۔ میری اس کارروائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان مقامات کے علماء و لیڈروں اور وکیلوں نے مجھ سے شرطیہ وعدہ اعانت کیا ہے (جیسا کہ بقول آپکے نواب محسن الملک نے آپ سے شرطی وعدہ اتفاق و ہمدردی کیا تھا)۔ ان حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ بعد مشاورت و باہمی مباحثہ آپ کی درخواست کا قطعی جواب دیا جائے گا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ آپس میں مباحثات کر رہے ہیں۔ اور کئی جلسے کر چکے ہیں۔ جب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ان علماء اور لیڈروں کا اس امر پر اتفاق ہوگیا تو پھر میں ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کو ملونگا۔ اور اُن سے پرائیویٹلی اجازت حاصل کرکے پبلکلی اور اوفیشیل کارروائی شروع کرونگا و بمشاورت و معاونت علماء و وکلا اس درخواست کا نیا مضمون جس میں آپکی مجوزہ شروط کے علاوہ کئے اور شروط اور تشریحات بھی ہونگی۔ مرتب کرکے پبلک اہل اسلام میں مشتہر و مستدا و ل کرکے عام اتفاق حاصل کرونگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس کارروائی کو اس طریق و ترتیب سے شروع کرنے کی وجہ آپ پر مخفی نہ ہوگی۔ آپ جانتے ہیں (اور اسی* وجہ سے آپ اس کام سے دست بردار ہوئے ہیں۔) کہ یہ کام قومی کام ہے نہ شخصی۔ لہذا یہ قوم ہی کے اتفاق اور شمولیت سے انجام پذیر ہو سکتا ہے نہ کسی ایک شخص (خاکسار یا آپ) کی ذاتی سعی اور شخص طاقت سے۔ لہذا اولاً اس کام میں علماء کا اتفاق ضروری ہے جنکے ہاتھ میں عوام کا مسخر ہونا آپ ہی اپنے استعفاء کے صفحہ اوّل سطر ۱۴ میں تسلیم کر چکے ہیں اور اُنکے اتفاق کے بغیر ایسے کاموں کا حسن انجام ناممکن و محال ہے۔

ثانیاً [illegible] اہل اسلام کا اتفاق [illegible] کام کا مفید و ممکن الوقوع ہونا دیکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ صرف عقلی تجویز سے علماء اور عام عقلا اس کو دیکھ سکتے ہیں اور

* جس وقت ہماری تحریر آپکے پاس پہنچی اور وہ پڑھی گئی۔ اوس وقت اوسپر خوب نکتہ چینی کی گئی۔ مگر شام کے جلسہ کانفرنس میں آپ نے اپنے حواریوں میں یہ تقریر کی کہ اس کام کا انجام پذیر ہونا اس شرط پر موقوف ہے کہ کثرت سے اسپر دستخط ہوں اور اس کام کے کرنے والوں کی حکام تک رسائی ہو ہماری جماعت چونکہ قلیل ہے اس لئے کثرت دستخطوں کی امید نہیں۔ اور حکام تک ہماری آمد و رفت ہی نہیں اور محمد حسین کو حکام تک رسائی ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے کثرت سے دستخط بھی ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ کام اُنکو سپرد کرنا چاہیئے۔ یہ بات ہم سے مولوی حسن ابو رحمت شاستری نے کہی ہے جو آپکے پاس کئی مہینے رہے ہیں۔ اور وہ آپ کے رسائل مذکورہ کی ہندی لکھنے لکھانے میں مددگار رہے۔ آپ انکار کریں گے تو ہم اون کو شہادت میں پیش

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اسی عقلی تجویز سے یہ خاکسار اس کام کو مفید مان چکا ہے۔ ان پرائیویٹ مدارج و مراتب کے طے ہونے کے بعد گورنمنٹ کی اجازت بھی اس میں ضروری ہے۔ جسکے اختیار اور حکومت کے ہاتھ میں خدا تعالےٰ نے ہماری باگ دیدی ہے۔ اور بلا رضامندی گورنمنٹ کے ہم اپنا کوئی قانونی امر نہیں کر سکتے۔ اس طریق و ترتیب کے لئے کوئی امر سد راہ نہوا تو خدا تعالےٰ سے امید قوی ہے کہ یہ کام اچھی طرح سے انجام پذیر ہوگا۔ مگر میں کمال افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے امرتسر میں آتے ہی ایک مشہور و نامور عالم سے جو تمام شہر کا مقتدا ہے۔ اور لاہور میں آتے ہی ایک اخبار کے مسلمان ایڈیٹر اور ایک اسلامی انجمن کے ممبر سے سنا تھا کہ آپ کے تابعین و خلفاء راشدین اب بھی لوگوں سے آپ کے نقشوں پر دستخط کراتے پھرتے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ وہ نہ تو اس کا نام لیتے ہیں اور نہ آپ کا۔ بلکہ کہیں تیاری مسجد کا نام لے کر دستخط کراتے ہیں۔ اور کہیں اون ہندوؤں پر نالش کرنے کا نام جنہوں نے بعض اخبارات میں بانئی اسلام کی توہین کی ہے وہ لوگ اپنی اس کارروائی دستخطوں سے آپ کے استعفا کی تکذیب کر رہے ہیں۔ اور یہ بتا رہے ہیں کہ آپ کا استعفا محض برائے نام ہے نہ حقیقی۔ اور پریکٹیکل (عملی) میں نے ان زبانی خبروں کا باوجود معتبر ہونے راویوں کے اس لئے کہ وہ کارروائی آپ کی غیوبت میں ہوئی ہے۔ اور نالائق خلیفوں کی ہے نہ آپ کی کچھ لحاظ نہ کیا اور اپنی کارروائی کو بند نہ کیا۔ بلکہ جاری رکھا تھا مگر ۲۰۔ نومبر ۱۸۹۵ء کو ضلع سیالکوٹ سے ایک خط اس مضمون کا میرے پاس پہنچا ہے کہ ۲۰۔ اکتوبر کو ایک پیکٹ مرسلہ مرزا غلام احمد ملا جس میں خط مطبوعہ واسطے دستخط کرانے کے ملفوف تھا۔ اور ایک وہ خط جس میں اوس نے اپنے گروہ کو اس کارروائی سے علیحدہ کیا ہے۔ میں آپ سے بطور مشورت دریافت کرتا ہوں کہ ہم اس فہرست (یعنے نقشہ مرسلہ کادیانی) پر جو دستخطوں کے واسطے طبع کی گئی ہے دستخط کر کے قادیاں میں بھیجدیں یا آپ کی طرف" ھذا لفظہ

اس خط نے پہلے زبانی خبروں کو بھی معتبر اور صحیح کر دیا۔ اور مجھے یہ یقین دلایا ہے کہ آپ نے جو استعفا مشتہر کیا ہے وہ اس مثل کا مصداق ہے کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں دکھانیکے اور" اس خط کا بیان راست اور مطابق واقع ہے تو آپ در پردہ میری اس کارروائی کے سد راہ ہو رہے ہیں۔ [illegible] اہل اسلام یہ جان لینگے کہ آپ بھی اس کارروائی میں شریک ہیں [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

181

مجھے آپ کا ثانی اثنین قرار دینگے۔ اور میرے ساتھ اس کارروائی میں شریک ہونگے۔ اور گورنمنٹ بھی آپ کی اس رائے کے مشتہر ہونے سے میری کارروائی کو آپ کی کارروائی سمجھ گی اور یہ تمام کارروائی اوسی اعتراض کا مورد ہوگی جس اعتراض کی وجہ سے آپ کو علیحدگی اختیار کرنی پڑی ہے۔ آپ اگر میری اس افسوس اور شکایت کے جواب میں بہ انکار پیش آئیں گے۔ اور اُلٹا مجھ سے ثبوت خلاف طلب کرینگے تو یہ بحث طویل ہوگی۔ اور اصل بات چھوٹ جائے گی۔ لہذا میں بحث کو چھوڑ کر ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہوں جس سے آئندہ آپکے خلفاء کی مداخلت موقوف و قطع ہو سکے وہ یہہ ہے کہ وہ جملہ کاغذات (نقشے) جن پر ۲۰۷۵ دستخط ہو چکے ہیں۔ اور وہ کاغذات جو اُن کے بعد آپ کے پاس پہنچے ہوں۔ اور جملہ خطوط و تحریرات جو اس کارروائی کے متعلق آپکے پاس آئی ہوں جن کا ذکر آپ اپنے استعفا میں کر چکے ہیں یا وہ ہنوز کا نقید نشل (مخفی) ہیں سب کے سب بذریعہ رجسٹری میرے پاس بھیج دیں۔ اور اس امر کو بذریعہ اشتہارات و اخبارات مشتہر کر دیں تاکہ آئندہ آپ کو یا آپ کے اتباع کو دستخط کرانے کا حوصلہ نہ رہے۔ اور اُن دستخطوں کو آپکی پارٹی میں فضول اور بیکار سمجھا جائے۔

ہم ان دستخطوں اور تحریرات سے اور فائدہ اوٹھانا نہیں چاہتے۔ آپ کے دل میں کوئی اور خیال نہ گذرے۔ اور ہم بعد اتمام اس کارروائی کے وہ کاغذات آپ کو واپس دینگے خاطر جمع رہے۔

اس کارروائی کے متعلق ایک امر اور بھی آپ کی توجہ کے لائق ہے۔ اور میری کارروائی کا عمدہ نتیجہ پیدا ہونے کے لئے بمنزلہ شرط۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے مسودہ درخواست کے صفحہ ۴ سطر ۱۹۔ میں ظاہر کر چکے ہیں کہ اس درخواست سے صرف مسلمانوں ہی کا فائدہ متصور نہیں ہے بلکہ ہر قوم اس فائدہ میں شریک ہے۔ لہذا نہائت ضروری امر ہے کہ ہم فائدہ اقوام غیر کو بدلائل سمجھاویں اور اُن کو اپنی درخواست میں شریک کریں۔ اور درخواست پر ہندوؤں عیسائیوں سکھوں وغیرہ کے بھی دستخط ثبت ہوں۔ اور یہ درخواست نیشنل (قومی) درخواست ہو جائے۔ جسکو کسی مذہب یا کسی فرقہ سے خصوصیت نہیں ہوتی۔ اور اسپر گورنمنٹ کی پوری توجہ ہو اور اس امر کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ ان دنوں مسلمانوں کی طرف سے جو اس درخواست کے پیش کرنے والے اور اس سلسلہ کے محرک بنتے ہیں۔ اقوام غیر کے لئے کوئی تازہ مذہبی رنج

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور نیا جوش و اشتعال مخالفت پیدا نہو۔ اور وہ درخواست کنندگان کو صلح جو و امن خواہ سمجھ کر اُن کی درخواست پر دستخط کر دیں۔ مگر میں نے افسوس کے ساتھ یہ بھی سُنا ہے اور آپ کے اشتہارات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آجکل ہندوؤں اور سکھوں پر ایک تازہ چھرا چلایا ہے ہندوؤں کے دیرینہ زخم کو تازہ کر کے اون کو رنج پہنچایا ہے۔ اور سکھوں کو تازہ زخم کیا ہے۔ اور ان سے لڑائی کرنیکا بنیادی پتھر رکھا ہے۔ ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک رسالہ "آریہ دھرم" لکھا ہے جسمیں ایک بڑا شرمناک و فحش آمیز الزام اُن کو دیا ہے۔ جو نا قابل ذکر ہے۔ اور سکھوں کے مقابلہ میں ایک رسالہ "دست بچن" لکھا ہے۔ جسمیں سکھوں کے بانی مذہب اور اُنکے گورو نانک کو مسلمان قرار دیا ہے جو اُن کے دلوں پر ایسا زخم کرنیوالا ہے جو کسی مسلمان کو سکھہ یا کافر کہنے سے ہو سکتا ہے۔ اور نیز اسمیں سکھوں کے گرو سے آریوں کے ویدوں کی مذمت نقل کی ہے جس سے آریوں اور سکھوں کی باہمی جنگ کا اندیشہ ہے۔

یہ رسائل شائع ہونگے تو سکھوں اور ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے سخت رنج اور اشتعال پیدا ہوگا۔ اور ہماری درخواست پر انکا دستخط کرنا محال ہو جائے گا۔

ahmadimuslim.de

پس اگر آپ اس درخواست کی تکمیل چاہتے ہیں تو ان رسائل کی اشاعت کو ملتوی کر دیں آپ اگر اپنے آپ کو مسلمان جانتے ہیں تو ان دونوں رسائل کی اشاعت کو اس خیال سے ملتوی کریں کہ ان اقوام غیر کو مسلمانوں کی طرف سے رنج نہ پہنچے۔ اور مسلمانوں کی درخواست مذکور پر انکا اتفاق ہو۔ اور اگر آپ اہل اسلام سے خارج ہیں (جیسا کہ علماء اہل اسلام کا خیال ہے) تو اس خیال سے انکی اشاعت کو ملتوی کریں کہ آپ بھی بشمولیت دیگر غیر اسلامی اقوام اس درخواست سے اتفاق کرنے کے لئے مدعو ہیں۔ بلکہ اس درخواست کے اوّل یا یوں کہیں کہ مستعفے محرک آپ ہیں لہذا ضرور ہے کہ اس درخواست کے برخلاف آپ سے کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ ان رسائل کو آپ شائع کرینگے تو نہ صرف غیر اسلامی دنیا میں بلکہ اسلامی جماعتوں میں بھی اس درخواست کے برخلاف جوش و فساد کی آگ بھڑکانے والے آپ متصور ہونگے۔ ہندو اور سکھ آپ سے اور آپ کے سب سے مسلمانوں سے (جنمیں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں) یوں آشفتہ ہونگے۔ اور بھڑکینگے اور کہیں گے کہ آپ نے ان رسائل میں ان کے مذہب اور اکابر مذہب کی سخت توہین کی ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

182

پھر آپ کی درخواست انسداد توہین کیوں کر لائق اتفاق ہے۔ مسلمان اسلئے آپ سے آشفتہ ہونگے۔ اور بہڑکیں گے۔ اور کہیں گے کہ آپ نے آیت وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[1] کا خلاف کیا اور غیر اقوام کے اکابر کو برا کہکر اپنے اکابر دین کو برا کہلوایا۔ پھر اس درخواست انسداد توہین پر کیونکر کسی کا اتفاق ہوگا۔ آپ اگر یہ عذر کرینگے کہ ہم نے جو کچھ ان رسائل میں لکھا ہے اُن کی مسلمہ کتب سے لکھا ہے تو وہ لوگ بہی اپنی گالیوں کی تائید و ثبوت میں یہی بات کہینگے اور مسلمانوں کی بعض کتابوں سے ایسی باتیں نکال دیں گے جنکو وہ اپنے خیال میں اپنے الزاموں کا مستند سمجھتے ہونگے۔ اسمیں شک ہو تو مسلمانوں کی "کتہا سلوئی" اور اُسکا جواب ہندوؤں کی طرف سے۔ اور گنیہا لال الکھ دہاری کی تصانیف ملاحظہ کرو

اصل قانون کی دفعہ ۲۹۸ جس کی تشریح آپ چاہتے ہیں بہی اجازت نہیں دیتے کہ جو بات کسی کی دل آزاری و توہین کے موجب ہو سکتے ہو چہاپ کر مشتہر کیجائے گو انکی مسلمہ کتاب میں وہ موجود ہی کیوں نہ ہو۔ × × × × × × × × × × × × × ان امور کیطرف آپ نے توجہ نہ کی۔ تو عام اہل اسلام کو یقین ہوگا کہ آپ نے اپنا استعفا اپنی کسر نفسی و بے غرضی جتانے کے لئے مشتہر کیا تہا اور درحقیقت آپ کو اس کام کے انجام پذیر ہونے سے کوئی ہمدردی نہیں۔ آپ کا مقصود صرف نام آوری ہے۔ آپ نے پہلے وہ تجویز نکال کر نام پیدا کرنا چاہا کہ میں مسلمان اور اہل اسلام کا ہمدرد ہوں۔ اسلام کی ہمدردی میں گورنمنٹ سے مقابلہ کے لئے کہڑا ہو گیا ہوں۔ جب ادہر سے مضمون نئی چال شایع ہوا۔ اور وہ راز نہفتہ کھل گیا۔ تو آپ نے دوسرے طریق سے نام پیدا کرنا چاہا کہ میں بے نفس ہوں ذاتی غرض سے پاک ہوں کام سے کام رکھتا ہوں۔ نہ نام سے۔ یہ کام دوسرا کوئی کرے تو میں خوش ہوں۔ اور در پردہ ایسے وسائل میں کوشش کرنا شروع کیا کہ یہ کام انجام پذیر نہ ہو اور پہر یہ مشتہر کیا جائے کہ۔ دیکھا ہم نے اس کام سے استعفا دیا تو پھر کسی دوسرے سے یہ کام نہو سکا۔

اس استعفا میں جو آپ نے اپنی سنت قدیم دجالیت سے کام لیا ہے۔ اسکا ذکر میں اس آشتی آمیز و صلح خیز خط میں مناسب نہیں سمجھتا آپ نے میرے معروضات بالا کی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[1] جنکو مشرکین خدا کے سوا پوجتے ہیں انکو گالی مت دو۔ پہر وہ ناانصافی سے خدا کو گالی دینگے۔

طرف توجہ نہ کی۔ اور اس کارروائی سدراہ ہونے سے توبہ نہ کی تو آپ کے استعفا کے جواب میں اُس دجالیت کی تشریح کیجائیگی جس سے آپ کی ترکی تمام ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس کارروائی کا طریق و ترتیب میرے نزدیک کانفیڈینشل اور پرائیویٹ رکھنے کے لائق ہے۔ لہذا میں اس خط کو چھاپنے کی آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ ہاں آپ کو اختیار ہے کہ اپنی رائے سے چھاپ دیں۔ یا میری رائے کے مطابق کانفیڈینشل رکھیں۔

اس خط کا جواب تاریخ وصول سے ایک ہفتہ کے اندر دیں۔ اور مجھے بقبولیت معروضات مذکورہ بالا مطمئن کریں۔ ایک ہفتہ تک اسکا جواب متضمن قبولیت نہ آیا تو آپ کی استعفا کا جواب ترکی بترکی دیا جائے گا۔

اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ٭ اگر جنگ جوئی ندارم درنگ ٭

آپکا سچا خیر خواہ

ابو سعید محمد حسین۔ ٭

خط بند ہوا جسکی کاپی ساتھ لگا جسکا جانا ۱۰ نومبر ۱۸۹۵ء کو وصول کیا۔ مگر میعاد مقررہ ایک ہفتہ تک کجا دو مہینے تک اس خط کا **جواب نہ دیا**۔ اس التواء کا ایک **سبب** یہ معلوم ہوا۔ کہ اسکو اس کارروائی میں اپنی دست اندازی ترک کرنا۔ اور اس کام کا انجام پذیر ہونا منظور نہ تھا۔ اسکا مقصود صرف اپنے دام افتادگان میں نام پیدا کرنا۔ اور اس ذریعہ سے اُن سے فلوس جھاڑنا تھا۔ بناءً علیہ اوس نے اس اثناء میں اپنی کارروائی (دستخط کرانے) کو جس سے بظاہر استعفا دیا تھا۔ جاری رکھا جسکا اثر یہ نکلا کہ استعفا کے وقت وہ دستخطوں کی تعداد دو ہزار کے قریب بتا چکا تھا۔ اور اب پانچہزار تک بتاتا ہے۔ اور اس سبب سے اسکے پاس اس کام کیلئے بہت سا روپیہ بھی آگیا۔ **دوسرا سبب** یہ کہ ان رسائل سدراہ کارخیر مذکور کی اشاعت کو ملتوی کرنا۔ اور اس التواء کے ذریعہ سے اس کارخیر کا انجام پذیر ہونا اوسکو منظور نہ تھا۔ اور ان رسائل کے چھپنے میں توقف تھا۔ اس عرصہ دو ماہ میں اُنہ رسائل چھاپ کر مشتہر کر دیئے۔ اور اُن کی فروخت سے خوب ٹکہ کما لئے۔ اور اوہر دستخطوں کے ذریعے کچھ لوگ قابو میں آگئے۔ تو اب اوائل جنوری ۱۸۹۶ء میں آپ نے ہمارے اس **خط کا جواب** مضمون جمعہ کی تعطیل کے ضمن میں **ان الفاظ سے**

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

دیا ہے۔ جو ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں۔ "جب یہ کام اُن کو (یعنے خاکسار کو) سپرد کیا تو چونکہ ان کی صرف اتنی ہی غرض تھی کہ ہمارا چلتا ہوا کام روک دیا جائے اسلئے وہ چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور میری طرف ایک خط لکھا جسکا ماحصل یہ تھا۔ کہ تم اپنی کتابیں کہ جو حال میں مخالفین مذہب کے حملوں کے ردّ میں لکھی گئی ہیں شائع ہونے سے روک دو اور اس طرح اُن کو تلف کر کے وہ برا اثر لوگونمیں پھیلنے دو جسکے مٹانے کے لئے یہ تالیفات ہیں۔ تب میں یہ کارروائی کرونگا ورنہ نہیں۔ جب یہ خط اون کا پہنچا تو مجھ کو اُنکے حال پر رونا آیا۔ کہ یا الٰہی ان لوگوں کی کہانتک نوبت پہنچ گئی یہ عجیب تحکم ہے کہ ہمارے مخالف ہمارے سید و مولےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صریح گالیاں دیں۔ طرح طرح کی ناپاک تہمتیں لگا دیں۔ یہانتک کہ نعوذ باللہ زنا و ڈکیتی وغیرہ کے بہتان اس پاک ذات کی نسبت شائع کریں۔ اور نہایت بری باتیں آنجناب کے حق میں کہیں۔ اور یہ مولوی ہمیں اسقدر قلم اُٹھانے سے بھی منع کریں کہ ہم بطریق مدافعت انکا جواب لکھیں اور ان کی زہرناک باتوں سے لوگوں کو بچاویں۔ اور دستخط کرانے کے لئے یہ شرط ٹھہراویں کہ مخالف جو چاہیں کریں۔ مگر ہم اپنے پیارے رسول کی عزت کے لئے کچھ بھی غیرت نہ دکھلاویں"۔

اب ناظرین انصاف کریں اور داد انصاف دیگر کہیں کیا ہمارے خط کا صرف یہی مضمون ہے جو کادیانی نے نقل کیا ہے۔ اور کیا ہم نے اس کار خیر کے متعلق صرف چپکے بیٹھ رہنے کے سوا کوئی کارروائی نہ کی تھی۔ اور کیا ہمارا خط اس کار خیر کو روک دینے والا ہے یا اس کی روک کو جو کادیانی کے دستخط کرانے سے۔ اور اُسکے رسائل اشتعال انگیز کی اشاعت سے پیدا ہونے والی تھی۔ اٹھانے والا۔ اور کیا ان رسائل کی اشاعت کو روکنا آنحضرت صلعم کو مخالفین سے گالیاں دلوانا ہے۔ یا گالیاں دلوانے سے منع کر کے ان گالیوں کو روکنا۔ اہل اسلام کادیانی کے رسائل و مضامین "ست بچن" و "آریہ دہرم" و "رسالہ نور القرآن" خصوصاً آخر الذکر رسالہ کو دیکھیں گے تو یقین کرینگے کہ کادیانی نے مخالفین کی آتش عناد کو بھڑکا دیا اور اوسپر کیسروسین آمل (مٹی کا تیل) ڈالدیا ہے۔

اب مخالفین اسلام اور بانی اسلام کو اسقدر گالیاں دینگے۔ کہ اس سے پہلے عشر عشیر نہیں

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ملیں۔ اور معہذا کادیانی کی درخواست توسیع دفعہ ۲۹۸ کے لئے (اگر وہ اسکو گورنمنٹ میں پیش کرے گا) سدراہ ہو جائیں گے۔ کادیانی کی مداخلت مذکورہ اور اشاعت رسائل مذبورہ نے ہم کو اس درخواست کی منظوری سے مایوس کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس پراپیوٹ خط کو چھاپ دیا ہے۔ اور جب تک اس نے اپنی دست اندازی اور دستخط کرانے کا اقبال نہ کیا تھا اور نہ اُن رسائل کو مشتہر کیا تھا۔ ہم نے اسخط کو مشتہر نہ کیا تھا۔ کادیانی اب بھی اس کار خیر کا انجام پذیر ہونا ممکن سمجھتا ہے تو وہ اس کام کو کرے۔ نہیں تو اسکے ملتوی ہونے کا مظلمہ اُسکے سر پر رہے گا۔ جس نے اپنی دست اندازی اور اشاعت رسائل فتنہ پردازی سے ہماری کارروائی کو روکدیا ہے کادیانی اس کام سے جان چھوڑانیکے لئے اگر یہ عذر کرے کہ میرے چلتے کام کو روک دیا۔ اب میں کیا کرسکتا ہوں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمنے اس کام کو کب چھوڑا۔ اور تمہارے خیال میں یہ کب رُکا رہا۔ تم اب تک دستخط کرا رہے ہو جس کی تعداد دو ہزار سے پانچہزار تک بتا رہے ہو۔ اب اسکام کو پورا کرو اگر اپنے دعوے میں سچے ہو۔ ورنہ آپ کے دام افتادہ حمقاء کو بھی یقین ہو جائے گا کہ آپ کو کام سے کام نہ تھا۔ صرف نام سے کام تھا۔ کادیانی نے اپنے اس جواب خط اور پہلے مضمون اشتہار میں جو دجالیت ظاہر کی ہے اسکے اظہار سے قلم کو عمداً روکا گیا ہے۔ اس اظہار کے لئے ہمارے پاس نہ وقت ہے نہ کاغذ میں گنجائش۔ کادیانی اپنی شرارت اور خباثت سے باز نہ آیا تو آئندہ اسکا اظہار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

دجالین قادیان کی اور نئی چالیں

چھیڑ خوبوں سے چلے جائے اسد ✤ گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

قادیان کے دجال اکبر اور اُسکے نائبین دجاجلہ آئے دن نئی چالیں نکالتے ہیں اور اُن میں ناکام بھی رہتے ہیں۔ مگر اس چال بازی سے باز نہیں آتے۔ اور اس شعر مرزا غالب پر جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے۔ عمل کر رہے ہیں۔

دجال اکبر کادیانی کی پہلی چال (بتجویز توسیع دفعہ ۲۹۸ تقریرات ہند) کی حقیقت کھل گئی اور مضمون "دجال کادیانی کی نئی چال" کی اشاعت سے اسکی خود غرضی ظاہر ہو گئی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اور اس چال میں اوس کو ناکامی ہوئی۔ جس کی تفصیل مضمون "دجال کادیانی کی نئی چال کا حال" میں ہو چکی ہے تو اب اُسنے **دوسری چال اختیار** کی ہے۔ اور ناواقف مسلمانوں کو دام میں لانے اور اپنے سادہ لوح دام افتادگان کے مال مارنے کے لئے یہ تجویز مشتہر کی ہے کہ میں گورنمنٹ سے اس امر کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سرکاری دفاتر اور محکمات و سکولوں میں بجائے اتوار جمعہ کی تعطیل ہوا کرے۔ مسلمان اس درخواست میں میرے ساتھ ہوں اور میری درخواست پر دستخط کریں۔

ناظرین! آپ جانتے ہیں؟ کادیانی اب الہام بازی کیوں چھوڑ بیٹھا ہے۔ اور آئے دن ایسی چالیں کیوں نکالتا ہے؟

اے حضرات اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ جب عبداللہ آتھم اور شوہر ثانی زوجہ فرضی کادیانی کے فوت نہ ہونے نے اسکی پیشگوئیوں کو جھوٹا کیا ہے۔ اور اسلامی دنیا نے (بجز شرذمہ قلیل حمقاء دام افتادگان کادیانی) اسکو دعوے الہامات و پیشگوئیوں میں جھوٹا جان لیا تب سے اسکے الہام یا یوں کہو کہ شیطان [illegible] تنگ ہو گیا ہے۔ اب یہ کسی الہام کے دعوے کی جرأت نہیں کرتا۔ اور اگر کرے بھی تو اُسکا اعتبار اسکے مخالفین میں تو کجا اکثر موافقین میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اسکے عقائد کفریہ مشتہر ہونے اور اسپر کفر کے فتوے لگائے جانے کے سبب وہ اسلامی دنیا کے نزدیک اسلام سے پہلے ہی خارج ہو چکا تھا۔ اب وہ مسلمان یا ولی کہلائے تو کیونکر کہلائے؟ اور چپکا بیٹھا رہے تو کہاں سے کھائے؟ حضرات یہ بات آپ کو معلوم ہو چکی ہے۔ اور نمبر جلد اشاعت السنہ میں بتائی گئی ہے۔ کہ اوسکی اراضی کی (جنکی نظر سے وہ اپنے آپ کو رئیس قادیان سمجھ رہا ہے) آمدنی دو سو روپیہ سال سے زیادہ نہیں اور یہ آمدنی اسکے خرچ ایک مہینے کے لئے مکتفی نہیں۔ یہ سوچکر وہ لوئی نہ کوئی ایسی تجویز نکالتا ہے جس سے وہ ناواقف مسلمانوں میں مسلمان اور اسلام کا خیر خواہ متصور۔ اور اپنے دام افتادگان حمقاء میں ان کا رہبر و مجدد و بنا رہے۔ اور اس ذریعہ سے ٹکڑا کما کھائے۔ **بناء علیہ** پہلے اُسنے ۵ تجویز توسیع دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند نکالی تھی۔ اس میں اس بے منہ کی کھائی ہے تو اب **یہ تجویز تعطیل جمعہ** کی نکالی ہے۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس میں اوس نے عام مسلمانون کو خیر خواہی جتانے اور رغبت دلانے کے علاوہ یہ دہمکی بھی دی ہے۔ کہ اگر تم اس تجویز میں میرے ساتھ نہ ہوگے اور مجھے اپنا لیڈر (ہادی) نہ سمجھوگے۔ اور اپنا ریپریزنٹیٹو (وکیل) تسلیم نہ کروگے تو میں تم کو گورنمنٹ کا باغی قرار دیکر تمہاری مخبری کرونگا۔ اور گورنمنٹ سے یہ کہونگا۔ کہ فلان فلان اشخاص گورنمنٹ کے باغی ہیں۔ اور اس گورنمنٹ کے ملک کو دارالحرب سمجھ رہے ہیں۔ اوسوجہ سے وہ میری اس درخواست سے متفق نہیں ہوئے اور گورنمنٹ کو یہ چکما دیا ہے۔ کہ اب تو میں گورنمنٹ کا مخبر بن گیا ہون۔ گورنمنٹ کے باغیوں کی فہرستین مرتب کرکے گورنمنٹ میں پیش کرنے کو تیار ہوگیا ہوں۔ اب تو مجھے باغی و بدخواہ سلطنت تصور نہ کیا جاوے اور سول ملٹری گزٹ اور اشاعت السنت کے بیانات و تحریرات پر وثوق و اعتبار کو اُٹھا لیا جاوے۔

مگر اے حضرات چونکہ خدا تعالےٰ نے خاکسار ایڈیٹر اشاعت السنۃ کو اظہار مکاید و مغالطات کادیانی کا ایک خاص ملکہ عطا کیا ہے۔ لہذا وہ حسبۃً للہ و نصحاً لخلق اللہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کی پبلک کو کادیانی کے مکر و فریب پر جو اس تجویز سے اُسنے پیش نظر رکھا ہے۔ آگاہ کرکے اس سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

مسلمانوں کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہے کہ جمعہ کی تعطیل باوجودیکہ بحق اسلام و اہل اسلام مفید ہے۔ اور جو شخص اوسکو مفید نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں۔ اسلام کا بدخواہ ہے اس قسم کی درخواست ہے کہ ایک عیسائی گورنمنٹ (جو اپنے مذہب کی نظر سے نہ کسی فریق رعایا کی رعایت سے اتوار کے دن تعطیل کرتی ہے۔ اور اپنے ہی مذہب نہ مذہب رعایا کے لحاظ سے اسکو ترک یا تبدیل نہیں کرسکتی۔ اور نہ اس تعطیل کے ساتھ وہ ایک ہفتہ میں بلحاظ مذاہب مختلفہ رعایا متعدد تعطیلیں منظور کرسکتی ہے۔) اسکی قبولیت و منظوری کی امید نہیں ہے۔

اس سے پہلے بارہا مسلمانوں نے اس مفید تجویز کا ارادہ کیا۔ مگر آخر یہی سوچ کر کہ ایک غیر اسلامی گورنمنٹ سے اسکی قبولیت کی امید نہیں۔ اس تجویز کو گورنمنٹ میں پیش نہ کیا۔ ہم کو خوب یاد ہے کہ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور کے ایک جلسہ عام میں اس انجمن کے سکرٹری (خاکسار راقم مضمون) نے صرف اسقدر درخواست کرنے کی تجویز کو پیش کیا تھا کہ جمعہ کے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دن صرف ملازمین دفاتر اور طلباء مدارس کو صرف ایک گھنٹہ ادا نماز جمعہ کے لئے اجازت ملے اور اس گھنٹہ کے عوض میں معمولی وقت حاضری سے پہلے یا پیچھے ان سے ایک گھنٹہ کام لیا جایا کرے۔ مگر میجارٹی (جمہور) کے اتفاق سے اس درخواست کی تجویز نامنظور ہوئی۔ اور یہی بات پیش کی گئی کہ غیر اسلامی گورنمنٹ سے اس درخواست کی قبولیت کی امید نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی خیال میں آئی۔ کہ مبادا اس درخواست کے منظور نہ ہونے سے پہلے حالت (کہ بعض مسلمان وقتاً فوقتاً افسران بالادست کی اجازت سے نماز جمعہ پڑھ لیتے ہیں) بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔ **کادیانی** کو بھی اس بات کا **یقین** ہے کہ مسلمانوں کی یہ درخواست عیسائی گورنمنٹ سے قبولیت کی امید نہیں رکھتی۔ ولیکن اوسکو تو اوسکی قبولیت سے کوئی کام نہیں۔ اوسکو تو اپنا نام حاصل کرنے اور ناواقف مسلمانوں سے خیر خواہ اسلام کہلانے سے کام ہے۔

اور چونکہ وہ در پردہ دشمن اسلام اور دہریہ ہے۔ اور موجودہ ہیئت اسلام و مسلمانوں کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ لہذا کچھ بعید نہیں کہ یہ درخواست اُسنے اسی غرض سے تجویز کی ہو کہ یہ درخواست گورنمنٹ سے نامنظور ہو تو موجودہ حالت (افسران بالادست کی خاص اجازت بھی جاتی رہے۔ اور جمعہ جماعت کا بکھیڑا دور ہوتا نظر آوے۔

کادیانی نے جو اس درخواست کی منظوری کی وجوہات بیان کئے ہیں وہ بھی اسی قسم کی ہیں کہ پہلے ہی پیشی میں نامنظوری کا حکم لے کر آوین۔ اس کی وجہ ۲ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ کا خلاصہ یہ ہے کہ "نماز جمعہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اسی نظر سے اسلامی بادشاہ اس دن کی تعطیل کرتے چلے آئے ہیں۔ گورنمنٹ اتوار کو موقوف کر کے جمعہ کی تعطیل نہ کرے گی تو مسلمانوں کو آتش رشک میں جلنا پڑے گا۔ اور بصورت منظوری تعطیل جمعہ کے خطبوں میں گورنمنٹ کا ذکر و شکر ادا ہوگا" اور یہ ایسی وجوہات ہیں جنکو مسلمانوں کا عیسائی گورنمنٹ میں پیش کرنا اپنی حماقت ظاہر کرنا ہے۔ یا گورنمنٹ کو نادان و نافہم بنانا۔

اگر ان وجوہات کے بیان میں مسلمان راست گو سمجھے جائیں گے۔ تو خود احمق کہلائیں گے۔ اور اگر وہ دروغگو اور گورنمنٹ کو دھوکہ دینے والے خیال کئے جائیں گے تو اس بدگمانی کے محل ہوں گے کہ وہ گورنمنٹ کو نادان اور مسلمانوں کے دھوکہ میں آجانیوالی گورنمنٹ سمجھتے ہیں۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کیا کوئی عقلمند مسلمان ایک عیسائی بادشاہ کو یہ کہہ سکتا۔ کہ حضرت سلطان روم جمعہ کی تعطیل کرتے ہیں تو آپ بھی کریں۔ اور ہم کو رشک میں نہ جلاویں۔ آپ یہ تعطیل منظور کریں گے تو ہم جیسے سلطان روم کا ذکر خیر خطبہ میں کرتے ہیں آپکا بھی کرینگے۔ ؟ کیا اسکے جواب میں وہ بادشاہ نہ کہے گا کہ سلطان روم تو مسلمان ہے اور اسپر رعایت احکام اسلام واجب ہے۔ اور وہ عموماً مسلمانون کا ایک خلیفہ یا امیر سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے اُسکا ذکر خلافت و امارت مسلمانوں کا ایک مذہبی فرض ہے۔ اور میں مسلمان نہیں ہون اور نہ امیر المؤمنین کہلاتا ہون۔ مجھے تم سلطان روم کی نظیر بنا کر دھوکہ دیتے ہو یا اسمیں اپنا حمق ظاہر کرتے ہو۔ اسلامی بادشاہوں کی تعطیل جمعہ پر تمکو رشک آتا ہے۔ تو ایک دن اُن بادشاہوں کے مذہب پر رشک کروگے۔ اور مجھے مسلمان ہو جانے کی درخواست کروگے۔ رہی **وجہ اوّل و سوم و چہارم** سو بھی مضحکہ صبیاں ہیں اور وہ اس لائق نہیں کہ ایک دانا و مہذب گورنمنٹ اون کی طرف التفات کرے۔

وجہ اوّل کا خلاصہ یہ ہے کہ اتوار کی تعطیل میں گورنمنٹ نے ہنود اور عیسائی رعایا کی رعائت کی ہے اس وجہ (اول) کو گورنمنٹ خلاف واقعہ قرار دے گی۔ اور صاف کہے گی کہ ہندوؤنکو تو تعطیل اتوار سے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ رہی رعایا عیسائی سو بھی تعطیل اتوار میں محل رعایت نہیں ہیں۔ گورنمنٹ اس دن کی تعطیل اور تعظیم اس دن سے کر رہی ہے جبکہ وہ ہندوستان پر قابض نہوئی تھی۔ بلکہ کسی ملک کی رعایا کے فرمانروا نہ بنی تھی۔ اس دن کی تعطیل و تعظیم میں گورنمنٹ کو اپنے مذہب کی رعائت ہے نہ کسی فریق یا فرد رعایا کی۔

تیسری وجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کی تعطیل گورنمنٹ کو مخبری کا کام دیگی جو شخص باوجود تعطیل جمعہ کی نمازوں میں حاضر نہ ہوگا۔ کادیانی گورنمنٹ میں اسکی مخبری کرے گا۔ کہ وہ سرکار کا باغی ہے۔ گورنمنٹ کی سلطنت میں جمعہ پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتا۔

یہ وجہ تو ایک ایسی وجہ ہے کہ اسکو گورنمنٹ میں پیش کرنے والا پاگل کہلائے گا۔ اور وہ خود باغی سلطنت تصور کیا جائیگا۔ اور اوس کی نسبت گورنمنٹ کا یہ خیال ہوگا کہ یہ ہماری وفادار رعایا کو باغی بنا کر رعایا اور فرمانروا میں بغض و عناد و فتنہ و فساد ڈالنا چاہتا ہے۔ کوئی عقلمند اور نیک نیت کسی شخص کو ایک حکم کی تعمیل ترک کرنے سے اس حکم کا منکر نہیں بنا سکتا۔ ایسے شخص کو منکر

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

186

قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جو آپسمیں پھوٹ و فساد ڈالنا چاہتا ہے۔

مسلمانوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے۔ پھر کیا وہ منکر نماز سمجھے جاتے ہیں۔؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ اتفاقی دار الاسلام بلاد اسلام خصوصاً مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جو جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ پانچوں وقت کی نماز ہضم کر جاتے ہیں۔ پھر کیا وہ فرضیت نماز کے منکر اور مکہ و مدینہ کو دار الحرب سمجھنے والے اور حضرت سلطان روم کے باغی تصور کئے جاتے ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

پھر کسی کا صرف نماز جمعہ میں حاضر نہ ہونے کے سبب وفادار رعایا کو باغی قرار دینا پاجی بننا اور ہندوستان میں بناء بغاوت قایم کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

اس مخبری کے جواب میں گورنمنٹ یہ کہہ سکتی ہے کہ ہمارے پاس مخبری کرنے والے اور بہت ہیں خاص کر ایک محکمہ سیکرٹ پولیس (مخفی پولیس) اسی غرض سے قایم ہے جسکے ذریعہ سے باغیون اور بدخواہوں سلطنت کا گورنمنٹ کو بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ امر فضول ہے کہ مسلمانونکے ایک مذہبی امر مین گورنمنٹ پارٹ لیکر اس مذہبی امر کو مخبر بنا دے۔

ahmadimuslim.de

علاوہ بریں جن مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان میں ادائے نماز جمعہ فرض نہین ہے وہ یہ خیال نہیں رکھتے کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ کادیانی کتب فقہ سے جاہل ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ فقہاء نے بعض مواضع میں باوجود انکے دار الاسلام ہونے کے ادائے جمعہ کو فرض نہیں مانا۔ اور ایسی شروط کو شرط اداء جمعہ قرار دیا ہے۔ جو بعض مواضع دار الاسلام میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ اور اسواسطے اُنکے نزدیک وہاں جمعہ فرض نہیں ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

وجود مصر یعنے شہر و تنفیذ احکام) وصحو و شرعیت وغیرہ جنکی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔

اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ جن کتابوں میں یہ شرائط بیان ہوئی ہیں وہنا ز علیہ فرضیت ادائے جمعہ کی نفی کی گئی ہے۔ وہ کتابیں دار الاسلام میں تالیف ہوئیں۔ اور اون میں اپنے بلاد کا حکم نہ دار الحرب کا بیان کرنا مقصود تھا۔ اور جس وقت یہ ہندوستان کسی کے خیال میں بھی دار الحرب نہ تھا یعنے سلاطین مغلیہ کے زیر حکومت تھا۔ اسوقت اس ہندوستان میں ادائے جمعہ کی نسبت اختلاف ہوا تھا۔ پھر یہ جاہل بعض مسلمانان ہند کے جمعہ نہ پڑھنے سے کیونکر نکال

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سکتا ہے کہ وہ اوسکو دار الحرب سمجھتے ہیں۔

وجہ چہارم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعطیلیں ہندوں کی تعطیلوں سے نصف سے کم ہیں۔ گورنمنٹ جمعہ کی تعطیل سے اس نقصان کو پورا کرے۔ یہ وجہ بھی ایسی ہے جس سے بجز حماقت پیش کرنے والے کے کچھ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواب گورنمنٹ سے یہ ملے گا کہ جمعہ کی تعطیل کرنے سے اسلامی تعطیلیں ہندوؤں کی نسبت کئی حصہ زیادہ ہو جائیں گی۔ پھر ہندوں کی طرف سے یہی سوال پیدا ہوگا۔ اور دن جمعہ کی تعطیل کو پھر موقوف کرنا پڑے گا۔

وجوہات پیش کردہ کا دیانی کا حال ناظرین نے سن لیا تو اس سے اون کو یقین ہو سکتا ہے کہ یہ وجوہات ایسی ہیں کہ پہلے ہی پیشی میں اس درخواست کو نامنظور کرائیں گی۔ لہذا مسلمان کا کام نہیں کہ ان وجوہات کے ساتھ اس درخواست کو گورنمنٹ میں پیش کرے۔ اور مسلمانوں کو ذلیل کراوے۔ اور احمق بناوے۔ اور موجودہ حالت اجازت کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے۔

گورنمنٹ کے حضور میں یہ مودبانہ التماس ہے کہ کا دیانی کے اس عذر مخبری پر گورنمنٹ اسکو خیر خواہ سلطنت نہ سمجھ لے اور اُسکے ان کارستانیوں جو سول ملٹری اور اشاعت السنۃ نے گورنمنٹ کے حضور میں پیش کی ہیں چشم پوشی نہ کرے۔ اور اسکے دعوے خیر خواہی پر گورنمنٹ اس سے یہ سوال کرے۔ کہ اگر تم خیر خواہ سلطنت ہو اور بغاوت گورنمنٹ سے بری ہو تو تمہاری پیشگوئی میعادی ہشت سالہ سے کیا غرض ہے۔ اور تمہارے اس فقرہ صہ ۶۰۱ کتاب وساوس

کہ جب انسان نافرمان ہو جاتا ہے ملک حقیقی کو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو بلا توسط رسل نافرمانوں کے مالوں کو تلف کرے اور انکی جانوں کو معرض عدم میں بھیجدے اور یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری نازل فرماوے کیا معنی ہیں مگر اس سوال کے وقت اپنے ملک وسلطنت کے وفادار ایڈوکیٹ ایڈیٹر اشاعت السنۃ کو بھی سامنے کھڑا کرلے۔ پھر دیکھے کہ اس سوال کے جواب کا دیانی سے دعوے خیر خواہی و عدم بغاوت کا دیانی کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے یا جھوٹا ہونا۔

تیسری نئی چال اس کی اور دیکھو۔ آپ نے ایک جلسہ تحقیق مذاہب کا اشتہار دیا ہے۔ اور اسمیں یہ بیان کیا ہے کہ یہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوگا۔ اور اسمیں نو مذاہب مخالفہ اسلام۔ موسوی۔ عیسائی۔ آریہ۔ برہمو۔ تھیوسی۔ جین۔ بدھ۔ سناتن دھرم۔ دہریہ۔ فلاسفر کے فاضلوں کو جو اپنے مذہب کے زبانیں۔ عبرانی۔ سنسکرت وغیرہ سے واقف ماہر ہوں

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

تشریف لائیں گے۔ اور اسلام کی طرف سے خود بدولت (کادیانی صاحب) پیش ہونگے۔ اور یہ جلسہ ایک مہینے تک رہے گا۔ اور آنے والوں کا خرچ مہمان داری وکرایہ مکانات فرد کش ہونے کا کادیانی کے ذمہ ہوگا۔ اور جو صاحب کرایۂ آمد ورفت چاہیں وہ بھی کادیانی دے گا وغیرہ وغیرہ "۔ معلوم نہیں موضع قادیان مین کرایہ کا مکان بجز مکانات کادیانی کونسا ہے جسمین وہ لوگ فرد کش ہونگے

ناظرین! آپ جانتے ہین؟ کادیانی اس جلسہ کے تجویز مین یہ کیا چال چلا ہے۔؟ **اے حضرات!** اینہمہ از پے آنست کہ زرے طلبد۔ اس سے آپ کا اصل مقصود صرف یہ ہے کہ اپنے دام افتادہ احمقوں (جو عقل کے اندھے اور کانٹھ کے پورے ہیں) سے اخراجات مہمانداری وکرایۂ مکانات وآمد ورفت کے بہانہ سے ٹکے وصول کرے۔ وبس سوائے اس امر کے اس اشتہار سے کوئی نتیجہ نہ نکلیگا۔ اور ہرگز نہ نکلیگا۔

کادیانی کو خود اس امر کا ایسا **یقین** ہے (جیسا کہ دو اور دو چار ہونے کا یقین ہوتا ہے) کہ کادیانی کی دعوت پر نہ کوئی بمبئی یا کلکتہ سے عبرانی دان یہودی آوے گا۔ نہ چین یا برہما سے مذہب بدھ کا فاضل اور نہ یوروپ کے دہریوں سے کوئی فلاسفر اور نہ ہندوستان وپنجاب سے کوئی برہمو یا آریہ وعلے ہذا القیاس۔

اس یقین کیوجہ کا بھی کادیانی کو علم ویقین ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مجھے بہت لوگ جھوٹا ودغاباز جانتے ہیں۔ اور بہتیرے پاگل سمجھتے ہیں۔ ایسا کم سے کم کوئی ایک بھی نہیں جو مجھے مخاطب صحیح سمجھتا ہو۔ اور عالم وفاضل ومحقق اور طالب حق سمجھ کر مجھ سے مباحثہ اور احقاق حق کا خواہاں ہوکر میرے گھر پر آوے۔

یہ یقین اوس کو **اس تجربہ** کے ذریعہ سے **حاصل ہوگیا** ہے کہ اسنے بارہا لوگونکو اپنے مقابلہ کے لئے اشتہار دیئے ہیں۔ اور ان اشتہاروں میں علاوہ زاد راہ کے سال بھر تک دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ دینے کی بھی وعدے کئے مگر اکثر لوگوں نے اسکو فریبی یا پاگل سمجھ کر اسکے اشتہاروں کا جواب تک نہ دیا۔ بعض نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ ہمنے تیرے اشتہار کو آگ میں ڈالدیا ہے۔ بعض نے ایسا ہی کچھ اور سنایا۔

اس تجربہ سے اوسکو وہ یقین ہوگیا ہے۔ اسلئے اُسنے بے دھڑک یہ اشتہار جلسہ تحقیق مذاہب

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جاری کر دیا ہے۔ جس سے وہ مقابلہ مخالفین سے تو بے فکر ہے۔ اور اس امر کی امید رکھتا ہے کہ اس ذریعہ سے کچھ نہ کچھ روپیہ وصول ہو ہی جائیگا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہمارے مخالف مولوی ہزار بار عام لوگوں کو ہمارے فریبوں پر آگاہ کریں۔ مگر جہاں احمقوں سے خالی نہیں ہے۔ نہ کبھی ہوا ہو اور نہ آئندہ ہوگا۔ **شیخ چلی مر گیا** ہے تو کیا ہوا۔ اُسکے ذریات کا تو اختتام نہیں ہوا۔ **اس غرض** حصول زر کے سوا اس اشتہار کا کوئی نتیجہ نکلے تو ہماری پیشگوی کی غلطی کی جو مالی سزا کا دیانی تجویز کرے ہم بھگتنے کو حاضر ہیں۔ اور اگر ہمارا کہنا درست نکلے تو آئندہ کا دیانی لن ترانیان ہانکنے اور اس ذریعہ سے عام مسلمانوں کو (ممکنا اتباع کا دیانی کا ذکر نہیں) دام میں لانیکا خیال دماغ سے نکال دے۔ امام محدث دارقطنی نے بغداد والوں کو کہا تھا کہ یا اھل بغداد لا تطمعوا فی الکذب علی رسول اللہ صلعم ما دمت حیًّا۔ یعنے اے بغداد والو جب تک میں زندہ ہوں تم آنحضرت صلعم پر جھوٹی حدیثیں وضع کر کے افترا کرنے کی طمع نہ رکھو میں بھی بتاسی قول دارقطنی کا دیانی کو کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں آپ عام مسلمانون کو دھوکہ دینے اور دام میں لانے کی طمع چھوڑ دیں۔

ahmadimuslim.de

اب ہم کا دیانی سے ایک سوال کرتے ہیں اور اپنے اس تیسری چال کے بیان کو ختم کرتے ہیں کہ بفرض محال یہ جلسہ منعقد ہو گیا۔ اور مذاہب تسعہ مذکورہ کے فاضل چین برہما یوروپ وغیرہ بلاد سے جمع ہو کر کا دیانی کے مقابلہ کے لئے مستعد ہو کر اس امر کے مستفسر ہوئے کہ آپ جو اسلام کی طرف سے وکیل ہو کر ہم سے مخاطب ہوتے ہیں اور مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے پاس اس امر کی کیا دلیل و دست آویز ہے۔ کہ آپ مسلمانونکے وکیل ہیں۔ اور آپکے ساختہ پرداختہ کو مسلمان اپنا ساختہ پرداختہ سمجھیں گے۔ اسلامی دنیا میں تو یہ مشہور ہے کہ آپ باضابطہ مسلمانوں کے گروہ سے خارج کئے گئے ہیں۔ اور پشاور سے کلکتہ و مدراس و بمبئی تک آپ کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر اسلام کے مختلف فرقونکے علماء فتوے لگا چکے ہیں۔ تو اسکے جواب میں آپ کیا فرمائینگے؟ کیا صرف یہی کہ ہمکو **حکیم نورالدین** جمونی بھیروی نے کافر نہیں کہا۔ یا **منشی محمد احسن** امروہی بھوپالی نے رسالہ تحذیر میں ہمکو کفر سے بچا لیا ہے۔ اسکے جواب میں وہ پھر اسی فتوے کو پیش کرینگے اور کہینگے کہ وہ بھی آپ کی متابعت کے سبب اسلام سے خارج ہو چکے ہیں اسکے جواب میں آپ کیا ارشاد فرمائینگے۔ بلینوا۔ توجروا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس کی چوتھی نئی چال اور دیکھو پادری فتح مسیح مشنری فتحگڈہ سے

کادیانی نے نقل کیا ہے کہ اسنے ایک خلیفہ کادیانی کو کہا کہ عبداللہ آتھم کی موت کے متعلق پیشگوئی کادیانی کو سچی جاننے والی ایک حقیر جماعت اتباع کادیانی ہے جسکی تعداد چار پانچ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ آدمی ہونگی۔ پھر اسکے جواب میں کہا ہے کہ وہ (پادری) کسقدر ایسے آدمیوں کے دستخط چاہتے ہیں جو اسبات کا اقرار کرتے ہوں کہ درحقیقت یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور اگر ہم پندرہ سو یا دو ہزار یا تین ہزار یا چار ہزار کے دستخط کرادینگے تو اُنکا دعوے باطل ہوگا یا نہیں؟

ناظرین! کیا آپ جانتے ہیں کہ اس چال سے کادیانی کی کیا غرض ہے؟ اے **حضرات** یہ غرض اس سیاہی کو دھونا ہے۔ جو عبداللہ آتھم کے فوت نہ ہونے سے آپکے مُنہ مبارک پر جمی ہوئی ہے۔ اور اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اُتارنا جو اسدن سے زیب گلو ہو رہا ہے۔ تاکہ اس ذریعہ سے پھر وہ فتوحات مالی جاری ہون جو اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے سے مسدود ہو رہی ہیں۔

حضرات! ہم اس مضمون میں اس پادری کے تصدیق تائید نہیں کرتے اور نہ اسکا یہ بیان کہ اس پیشگوئی کو سچی جاننے والی جماعت کادیانی میں صرف پندرہ آدمی ہیں لائق تصدیق ہے۔ اور نہ یہ شخص کسی اور بیان میں مسلمانوں کی تائید کے لائق ہے یہ شخص جب سے نیا پادری بنایا گیا ہے تب سے آنحضرت کی عالیجناب میں ناپاک الفاظ استعمال میں لاتا ہے۔ اور یہ اپنی معمولی باتوں میں بھی راست گوئی کا ملتزم نہیں ہے۔ ہم سے اِسکی خط وکتابت ہوئی تو اسمیں اوس نے راستی و دیانت سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ اس خط وکتابت کے درج رسالہ ہونے سے[1] ناظرین کو یقین ہوگا۔ لہذا ایسا شخص اس لائق نہیں کہ کوئی مسلمان اسکی تائید کرے بلکہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اسکی واجبی خدمت گذاری کرے۔

بلکہ اس مقام میں ہم کو یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اس تعداد کے بیان میں جیسا کہ یہ نیا پادری جھوٹا ہے ویسا ہی کادیانی جھوٹا ہے۔ اور اس دروغ کے سبب **ہر دو ملامت** کے مستحق ہیں۔ **نیا پادری** اسلئے کہ اُسنے کادیانی کی جماعت کے یا اس جماعت میں پیشگوئی کو سچی جاننے والونکی تعداد بہت کم بتائی ہے۔ حمقاء اتباع کادیانی جو اس پیشگوئی کو سچا جانتے ہیں سو سے بھی زیادہ ہیں۔

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

[1] یہ خط کتابت رسالہ مین بصفحہ ۳۵۳ وغیرہ درج ہوچکی ہے۔ اسکو اس نئے پادری نے اخبار نور افشان مین درج کرایا تو اسمین بہت تصرف کیا۔ از انجملہ یہ کہ اپنے خط مورخہ ۹ جولائی ۹۴ء کے آخری فقرہ کو خورد برد کرکے اسکا جواب جو ہماری طرف سے تھا اخبار

اور کادیانی اس لئے کہ اوس نے جھوٹ کا تودہ طوفان باندہ دیا۔ اس قدر تعداد کے بیان میں جھوٹ کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔

اس نفی سے ہماری یہ مراد نہیں کہ وہ چار ہزار آدمیونکے نام لکھ کر مشتہر نہیں کر سکتا نام تو وہ دس ہزار اشخاص کے گن سنائیگا۔ اور سیالکوٹ کے بافندے۔ اور بہیرہ خوشاب کے لوہار ونائی۔ اور جہلم کے جُہلا۔ اور ضلع گوجرانوالہ کے سفہاء۔ فجا۔ متا۔ نورا۔ کمّا۔ تانا۔ کیما۔ حسو۔ للو۔ کلو وغیرہ کو ان ناموں کا مصداق بھی دکھا دیگا۔

ہماری مراد اس نفی سے یہ ہے کہ وہ اس تعداد کے ایسے لوگوں کو پیش نہیں کر سکتا جو قانون شریعت یا عدالت کے رو سے شہادت میں قبول کئے جانیکے لائق ہوں۔

ہم کادیانی سے اس قسم کے لوگ اور اہل اسلام سے نہیں چاہتے اور اسقدر کے تعداد کی بہی اوسکو تکلیف نہیں دیتے بلکہ خاصکر اسی کے اتباع و معتقدین میں سے بجائے چہار ہزار صرف چار اشخاص کی شہادت پر اکتفا کرتے ہیں اگر وہ ایک جلسہ عام اہل اسلام میں بالاتفاق حلف کے ساتھ شہادت دینگے کہ پیشگوئی متعلق موت آتھم سچی ہوگئی ہے تو ہم ان چار کی شہادت کو آپکے اتباع سے چار ہزار کی شہادت تسلیم کرینگے۔ اور کادیانی کو اس دعوے میں سچا اور اس تعداد کے بیان میں صرف نئے پادری کو جھوٹا کہینگے۔ وہ چار اشخاص یہ ہیں۔

(۱) آپکے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب جمونی بہیروی۔

(۲) آپ کے خلیفہ دوم منشی یا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بہوپالی۔

(۳) آپ کے بڑے مالی حواری (مددگار) خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔

(۴) آپ کے چھپے حواری حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ یا اُنکی جگہ منشی الٰہی بخش صاحب ایکوٹنٹ یا منشی عبدالحق صاحب پنشنر۔ یہ چاروں حضرات بالاتفاق اس پیشگوئی کو سچا کہیں گے تو ہم کادیانی کے اس دعوے کو مان لینگے۔

یہ چاروں حضرات یا ان میں سے کوئی صاحب اس پیشگوئی کو سچا کہنے سے انکار کرینگے۔ تو ہم چار اشخاص اور یا کسی ایک منکر کی جگہ ایک اور صاحب کو منتخب کرینگے۔ وعلے ہذا القیاس اس ترتیب و ترکیب سے اتباع کادیانی سے جملہ سنجیدہ اشخاص اس پیشگوئی کے منکر ثابت ہونگے۔ اور

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اس سے کادیانی صاحب اپنے اس دعوے میں جھوٹے ٹھیرینگے۔

حضرات ناظرین ہم کو امید نہیں کہ کادیانی صاحب ان چاروں حضرات یا اور سنجیدہ اشخاص کو اس شہادت میں پیش کریں۔ یا انکا انکار اس شہادت سے پیش کرکے اور لوگوں کے انتخاب کی اجازت دیں۔ اسلئے ہم آپ صاحبوں کی اطلاع کے لئے اس راز کو آشکارا کرتے ہیں کہ تیسرے صاحب (**خانصاحب محمد علی خان**) اس پیشگوئی کو ایک مجلس خاص آتباع کادیانی ساکنان لودہانہ میں چھوٹا کھ چکے ہیں۔ اور یہ بات لودہانہ میں کس و ناکس کو معلوم ہے وہ ہرگز اس شہادت میں شامل نہ ہونگے۔ ایسا ہی خلیفہ **اول کادیانی حکیم** صاحب بھی ایک کارڈ میں اس پیشگوئی کو جھوٹا لکھ چکے ہیں۔ وہ بھی امید ہے کہ اس شہادت کی طرف رخ نہ کرینگے **ان دونو** صاحب کی شہادتِ خلاف اور اشخاص جماعت کادیانی کے دو ہزار اشخاص کی برابر ہے اسکے مقابلہ میں کادیانی کے دو ہزار کی شہادت تو کَاَنْ لَمْ یَکُنْ و بے اعتبار ہے۔ دو ہزار سے زیادہ اشخاص وہ گن سنائیگا۔ تو ہم دو اشخاص ایسے ہی اور پیش کرینگے۔ ذیل میں وہ کارڈ نقل کیا جاتا ہے۔ جو خلیفہ اوّل کادیانی نے **غلام محی الدین** صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور کے نام ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۴ء کو مقام بہاولپور سے لکھا تھا۔ اور وہ بعینہ ہماری پاس موجود ہے۔

وہ یہ ہے

السلام علیکم۔ پیشگوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ اب اسکا کیا سِرّ ہے۔ انشاء اللہ ہے چند روز کے بعد میں ظاہر کرسکونگا۔ انشاء اللہ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔ **نورالدین** از بہاولپور۔ دولت خانہ۔

ناظرین ان دو شہادتوں کو انصاف سے پڑھیں۔ اور داد انصاف دیکر کہیں کہ کادیانی دعوے شہادت پندرہ سو یا پانچ ہزار میں کس قدر راستی پر ہے۔ یہ **حضرت** اقدس (اکذب) دجال اکبر کی **نئی چالوں کی چار مثالیں** ہیں۔ اب **ایک مثال** آپ کے نائبین **وجاجلہ** کی بھی ناظرین سن لیں۔

آپ کے خلیفہ اول **حکیم نورالدین** صاحب اور خلیفہ دوم **میاں کریم بخش** صاحب سابق ٹیچر امریکن مشن سکول سیالکوٹ نے (جنکو کادیانی نے مولوی عبدالکریم صاحب کا خطاب

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دیا ہے۔ جیسے اُسنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کا لقب دیا ہوا ہے۔ اور ایک نے دوسرے کے ساتھ ؎ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ پر عمل کر رکھا ہے) ملکر علماء مسلمین کے نام عموماً اور خاکسار کے نام خصوصاً ایک اشتہار جاری کیا ہے جسمیں یہ درخواست اور تحدی ہے کہ انجمن حمائت اسلام لاہور کی جلسہ سالانہ یا کسی اور جلسہ میں لاہور جیسے مقام مشہور میں ہمسے بالمقابلہ فضائل اسلام کے بیان میں تقریر کریں یا لکچر دیں۔

ناظرین کیا آپ جانتے ہیں کہ ان حضرات نائبین دجال اکبر کا اس چال سے مقصود کیا ہے اور دونو صاحبوں نے ملکر کیوں اشتہار جاری کیا ہے۔؟

حضرات! اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے **تین** دفعہ یہ خاکسار ذرہ بیمقدار محض بتائید ملک جبار و قہار حکیم صاحب کو زک دیکر بھگا چکا ہے **ایک دفعہ** ۱۸۹۱ء میں ایک مجمع علماء لاہور میں عرصہ دو گھنٹہ میں آپ کو ملزم کیا۔ تیسرے آپ راجہ جموں کی ملاقات کے بہانہ سے تیسرے پہر گفتگو کرنے کا وعدہ کر کے بھاگے۔ اور پھر سامنے نہ آئے اور لودہانہ جا پراجی وہانسے آپ کو تار کے ذریعہ سے بلوایا گیا۔ تو آپ نے کادیانی کو پیش کرنا چاہا۔ آخر وہ بھی مقابلہ میں نہ آیا۔ اور نہ مباحثہ وقوع میں آیا اسکی تفصیلی کیفیت رسالہ نمبر ۱ و ۲ جلد ۱۳ میں بصفحہ ۱۲ ہو چکی ہے۔

دوسری دفعہ ۱۸۹۳ء میں ریل کے سفر میں آپ قابو میں آگئے۔ اور لاہور سے امرتسر پہنچنے تک پہنے رہے۔ آخر ساکت ہوئے۔ اور ریل گاڑی سے اُتر کر جان چھوڑائی۔ اسکا حال بیان رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ میں چھپ چکا ہے۔

تیسری دفعہ میں ریل گاڑی میں آپ قابو آئے۔ مگر گفتگو سے صاف انکاری ہو کر مقام پہلور میں فراری ہو گئے۔ اسوجہ سے آپ اپنے شاگرد رشید کریم بخش کو باوجودیکہ وہ ظاہری و باطنی اعضاء وقوے میں معذور بھی ہے۔ برطبق مشہور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ساتھ لیکر میدان میں نکلے ہیں۔

یہ تو اُنکی معیت کی وجہ ہے اب **مقابلہ کی خواہش کی** وجہ سنو۔ اس اشتہار میں آپ نے اپنے اُن مسائل میں جنمیں مباحثہ کرنے سے بھاگے تھے۔ مقابلہ نہیں چاہا۔ بلکہ قدیم اسلام کے فضائل بیان کرنے میں مقابلہ چاہا ہے۔ **اسکی وجہ یہ ہے** کہ آپ کے مسائل مذہب کادیانی نے تو آپ کو اور آپ کی جماعت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ علمائے ہندوستان و پنجاب نے

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

آپ لوگونپر فتوے کفر لگا رکہا ہے۔ اب آپ ان مسائل کفریہ کو عام مجمعونمیں چہپانا اور بجائے ان مسائل کفریہ کے اتفاقی مسائل اسلام بیان کرنا چاہتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں مسلمان کھلائیں اور اس سیاہی کو جو فتوائے تکفیر نے آپ پر لگا رکھی ہے دہو ڈالیں مگر خاکسار چونکہ آپ کی نبض کو خوب پہچانتا ہے۔ لہذا وہ آپکے اس تقیہ ونفاق کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس غرض میں آپ کو کامیاب ہونے نہیں دیتا۔

پس بجواب آپ کے اشتہار کے عرض رسان ہے کہ میاں کریم بخش صاحب کو تو میں کیا کوئی اہل علم مخاطب صحیح نہیں سمجھتا۔ ہاں آپکے مقابلہ کے لئے حاضر ہون۔ جسوقت چاہیں اور جس جگہ (بجز قادیاں) کہ وہ دار الشیطان ہے۔ اور بقول کادیانی[1] (یزیدیونکا مکان) آپ چاہین خاکسار کو بلالین خاکسار آپکے مقابلہ میں تقریر کرنے کو لکچر دینے کو آپ سے مباحثہ کرنے کو حاضر ہے مگر ایسا ہرگز نہ ہونے پائیگا کہ آپ تقیہ اختیار کرکے اپنے مسائل کفریہ مذہب کادیانی کو چہپائیں اور قدیم اسلام کے اصول ومسائل کے اظہار سے اپنے اسلام کو حاضرین پر ظاہر وثابت کریں۔ جیساکہ کادیانی نے مباہلہ صوفی **عبد الحق غزنوی** میں کیا تھا۔ اور اس ذریعہ سے بعض مسلمانون کو مونڈ لیا۔ بلکہ آپ جن مسائل میں کچھ کہنا چاہینگے اور ان میں طلاقت ولیاقت دکہائینگے۔ وہ خاصتہ ومجردۃً آپ کے مسائل مذہب کادیانی ہونگے۔ اور اُنکے جواب میں اسطرف سے بھی ان ہی مسائل میں کچھ عرض کیا جائیگا۔ یہ شرط منظور ہے تو بسم اللہ آئیے۔ اور جہاں چاہیئے خاکسار کو بلائیے۔

حضرات اس تحریر کے چہپنے میں توقف نظر آتا تھا اسلئے خاکسار نے اس اشتہار کے جواب میں حکیم صاحب کے نام ایک قلمی خط بذریعہ رجسٹری ۱۶ تاریخ جنوری ۱۸۹۶ء کو روانہ کردیا تھا۔ اس خط کے جواب میں حکیم صاحب کا کارڈ بھی آیا۔ مگر اسمیں قبولیت مباحثہ ومقابلہ کی نسبت ایک حرف تک نہیں لکھا۔ اس خط کے مضمون میں مباحثہ کے جواب میں لکھا تو صرف یہ لکھا ہے کہ کریم بخش کا نام حسین بخش کے نام سے بہتر ہے۔ جسکا جواب ترکی بترکی دیا گیا۔ آج ایک کارڈ حکیم صاحب کا متضمن مطالبہ کتاب مطالب عالیہ اور آیا ہے۔ اسمیں بھی قبولیت مباحثہ کا حرف نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکیم صاحب کا وہ اشتہار صرف گیدڑ بہبکی تھا۔ آپ کو بالمقابلہ تقریر کرنی منظور نہیں ہے۔

[1] صفحہ ازالہ کادیانی ملاحظہ ہو۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ذیل میں خط وکتابت نقل کیجاتی ہے جو اندنوں حکیم صاحب سے ہوئی

بٹالہ ۱۶ جنوری ۱۸۹۶ء

مشفقی حکیم نورالدین صاحب

سلام علی من اتبع الہدےٰ۔ آپکا اشتہار اور آپکے پیرومرشد (ظاہری) کادیانی کے چند اشتہارات جسروز مینے وصول کئے۔ اُسی روز انکے جوابات تحریر کردئے۔ وہ جبکہ آپکے پاس پہنچینگے انشاء اللہ تعالےٰ شاید ان کے چھپنے مین دیر ہو۔ اسلئے آپکے اشتہار کے جواب کا خلاصہ قلمی ارسال کرتا ہون۔ کریم بخش سابق ٹیچر اسکول سیالکوٹ کو (جو مولوی عبدالکریم کہلاتا ہے) تومین مخاطب صحیح نہین سمجھتا۔ آپکے مقابلہ مین تقریر کرنے کو لکچر دینے کو آپ سے بحث کرنیکو ہر وقت اور ہر جگہہ (بجز قادیان) تیار ہون۔ جہان آپ چاہین مجھہ سے مقابلہ کرلین۔ بشرطیکہ آپ مذہب نیچری کادیانی کے مسائل جو رسائل کادیانی فتح توضیح ازالہ۔ وسادس۔ حمامہ وغیرہ مین بیان ہوئے ہین بیان کرین۔ اور انکار کرد مجھ سے سُنین اور اگر آپ تقیہ ونفاق کے طور پر صرف وہ قدیم مسائل بیان کرین جو اہل اسلام کے مسائل وعقاید ہین اور اپنے مذہب نیچری کادیانی کے مسائل کو زبان پر نہ لاوین تو اسکے مقابلہ مین کسی مسلمان کا کچھہ کہنا ضروری نہین ہے۔ اور اپنے علم وتقریر وذلاقت وخوش بیانی کی نمائش اور ریا مسلمان کا کام نہین ہے۔ آپکا پرانا خدمتگذار۔ ابوسعید محمد حسین۔

اسکا جواب حکیم صاحب کی طرف سے۔

کریم بخش حسین بخش سے بہرحال بہتر ہے۔ نوردین۔

اسکا جواب خاکسار کی طرف سے۔

مشفقی حکیم صاحب! سلام علی من اتبع الہدےٰ۔ کریم بخش کے صرف نام پر اعتراض نہ تھا بلکہ اوسکے مولوی کہلانے پر۔ اس اعتراض کو حسین بخش کا نام نہین اوٹھا سکتا جبتکہ حسین بخش کے خداداد علم مین کریم بخش شریک ومماثل نہو۔ آپنے یہ نہ سوچا اور جواب لکھہ مارا۔ اس سے اپنے میرے اس گمان کو مصدق ومحقق کیا۔ کہ آپ لوگونمین صحبت کادیانی کی برکت ہی فہم۔ انصاف۔ للہیت۔ وحقانیت کا شمہ نہین ہے۔ جو ہے نفسانیت جہل جدل عناد وغیرہ ہے۔ بس اعلام کا شکریہ آپکی کل جماعت پر واجب ہے۔ قبولیت مباحثہ۔ اور تقریر بالمقابلہ کا جواب آپنے نہ دیا۔ کیا پہر بھاگے جیسے ایکدفعہ لاہور مین۔ اور دو دفعہ ریل مین بھاگے تھے۔ ابوسعید محمد حسین

اسکا جواب نہین آیا۔ اور نہ آئیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de
Digitized by Khilafat Library Rabwah.